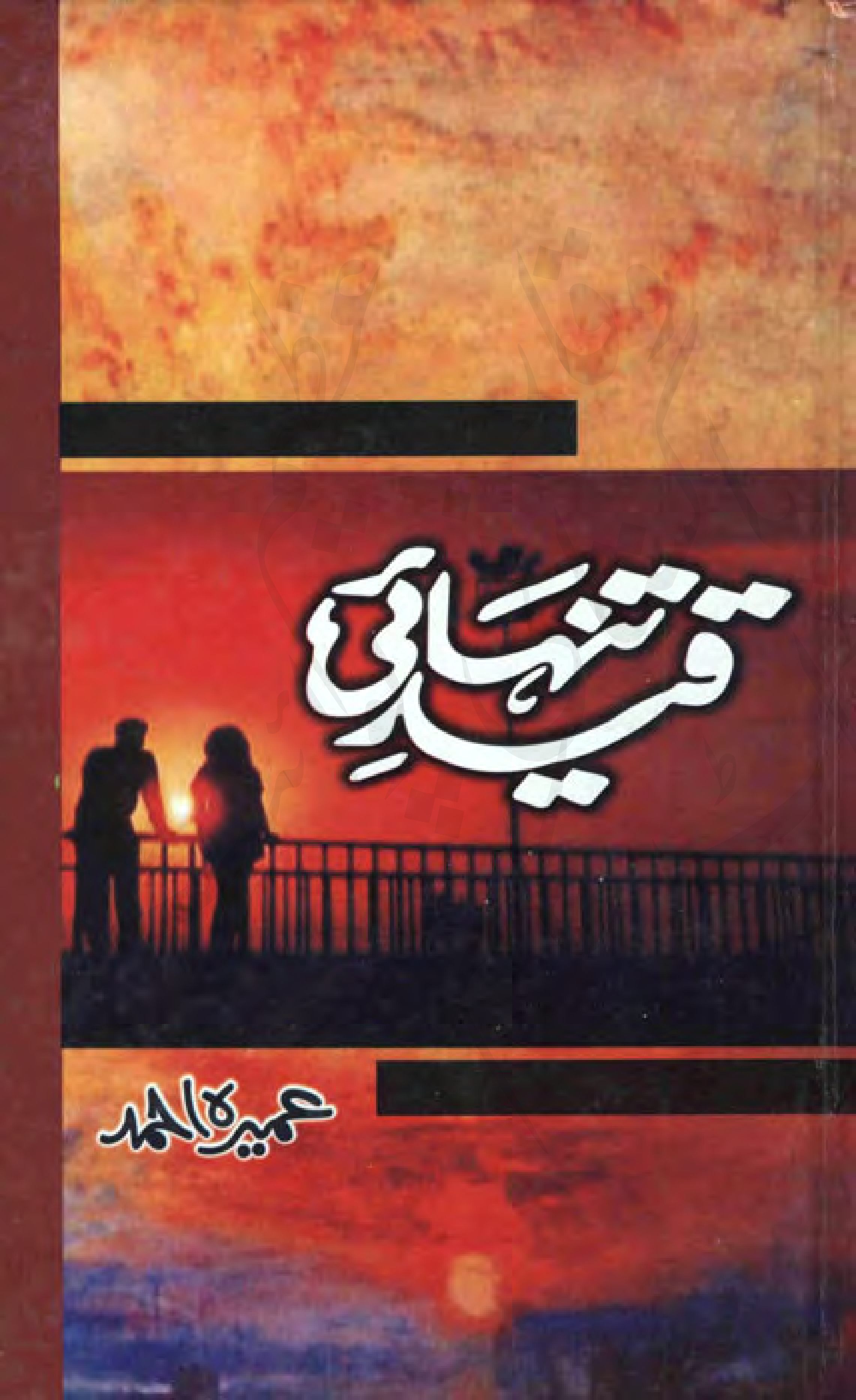

قیدِ تنہائی
عمیرہ احمد

مرکزی کردار

1- معیز سکندر
2- عائشہ معیز
3- نور
4- فرحان
5- انیلا
6- معیز کی ماں
7- عائشہ کی ماں

ثانوی کردار

1- فرح
2- حیدر
3- حرا
4- حسیب
5- منصور
6- مسٹر سلطان
7- مسز سلطان
8- ملازمہ
9- ڈرائیور
10- شبانہ
11- سارہ
12- جاوید
13- چند مرد
14- ظفر
15- ظفر
16- خالہ
17- چند ماہ کی بچی
18- چار سالہ بچی
19- آٹھ دس سالہ بچی
20- رشتے والی
21- دو تین بچے

لوکیشنز (انگلینڈ)

پاکستان
انگلینڈ

قسط نمبر 1

Scene No # 1

وقت: رات/ فجر کا وقت

جگہ: عائشہ کا کمرہ

کردار: عائشہ

فجر کی اذان ہو رہی ہے۔

حی الصلوۃ　　حی الاالصلوۃ

حی الفلاح　　حی الاالفلاح

بستر میں لیٹی عائشہ کی آنکھ یک دم کھل جاتی ہے کمرے میں نیم تاریکی ہے وہ بستر میں لیٹے آنکھیں کھولے کچھ دیر جیسے اذان سنتی رہتی ہے۔ پھر وہ اُٹھ کر اپنے بستر میں بیٹھ جاتی ہے۔ بے حد تھکے ہوئے سست انداز میں وہ سرہانے سے اپنا دوپٹہ اُٹھا کر اوڑھتی ہے۔ اذان ابھی بھی ہو رہی ہے۔ کمرے کی لائٹ آن کرتی ہوئی اُٹھتی ہے اپنے چپل بستر کے نیچے سے پہنتے ہوئے۔

//Cut//

Scene No # 2

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم (انگلینڈ)

کردار: معیز

معیز کے بیڈروم میں سیل فون بج رہا ہے وہ سو رہا ہے۔ نیند میں ہڑبڑا کر اُٹھتا ہے۔ پھر آنکھیں مسلتے ہوئے بیڈ سائیڈ پر پڑی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے سیل اُٹھا کر کال ریسیو کرتا ہے۔ (دوسری طرف کی بات سنتے ہوئے)

معیز: Hello...... Yes...... (یک دم شاکڈ انداز میں) ...... What? ...... (شاکڈ اور بے یقینی میں ......) ...... My God! ......------ Ok-- I'll be there ok

(وہ فون ہاتھ میں پکڑے کچھ دیر شاک کے عالم میں بیٹھا رہتا ہے یوں جیسے اُس کی سمجھ میں نہ آیا ہو کہ ہوا کیا ہے پھر وہ بیڈ سائیڈ ٹیبل پر ایک فریم میں لگی اپنی، انیلا اور اپنے بیٹے کی ایک تصویر پر نظر ڈالتا ہے۔ پھر تصویر اُٹھا لیتا ہے اور اُسے دیکھتا ہے یوں

جیسے ابھی بھی شاک میں ہو۔

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا کمرہ

کردار: عائشہ

عائشہ واش روم کے آئینے کے سامنے کھڑی اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے۔ پھر سیدھی ہوتی ہوئی آئینے میں اپنا عکس دیکھتی ہے۔ اُس کے چہرے پر بے حد تھکن اور آنکھوں میں خالی پن ہے۔ اُس کی آنکھوں کے گرد حلقے اور چہرے پر بہت ہلکی سی جھریاں ہیں۔ خالی ذہن کے ساتھ وہ اپنے ماتھے اور آنکھوں کے گرد جھریوں پر اپنی انگلیاں پھیرتی ہے۔ یوں جیسے اُن کے ہونے کا یقین چاہ رہی ہو۔ پھر بے حد تھکے ہوئے انداز میں اپنے چہرے کو تولیے سے تھپتھپاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 4

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، فرحان (دس گیارہ سالہ)

معیز فرحان کے بیڈروم میں داخل ہوتا ہے۔ فرحان اپنے بیڈ میں سویا ہوتا ہے۔ وہ کچھ تھکے ہوئے انداز میں اُس کے بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے۔ کچھ دیر وہ اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے۔ پھر اُسے آہستہ آہستہ جگانے لگتا ہے۔

معیز: فرحان......فرحان......

فرحان: (یک دم آنکھیں نیند میں کھولنے کی کوشش) ......What?......

معیز: اُٹھ جاؤ بیٹا......

فرحان: (آنکھیں مسل کر کھڑکی کو دیکھ کر) Is it morning?

معیز: (مدھم آواز) ......No...... We have to go out.

فرحان: ......Why?...... (کچھ حیرانگی سے اُٹھ کر معیز اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: عائشہ،نور

نور اپنے کمرے میں کمپیوٹر کے سامنے بیٹھی chatting کر رہی ہے۔ وہ مکمل طور پر مصروف نظر آ رہی ہے۔ عائشہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی ہے۔ اور اُسے جاگتا دیکھ کر اُس کی طرف آتے ہوئے کہتی ہے۔

عائشہ: ......تم پھر ساری رات جاگتی رہی ہو......؟

نور: (اسی انداز میں)......اسائنمنٹ پر کام کر رہی تھی میں......

عائشہ: (اُس کے عقب میں کھڑے ہو کر)...... اذان ہو گئی ہے ......نماز پڑھ لو بیٹا ......
(اُس کے عقب میں کھڑے ہو کر)

نور: (کچھ جھنجھلا کر تلخی سے)...... میں نے کتنی بار کہا ہے مجھے نماز کا مت کہا کریں ......
روز وہی ایک ہی بات ......آپ کو شوق ہے آپ پڑھیں جا کر

نور: (عائشہ چند لمحے کھڑی اُسے دیکھتی رہتی ہے پھر اُسی طرح کمرے سے جانے لگتی ہے نور اُسے دیکھے بغیر کہتی ہے۔)......دروازہ ٹھیک سے بند کر کے جائیں ......(عائشہ ایک لمحے کے لیے رُکتی ہے پھر دروازہ بڑی احتیاط سے بند کر کے باہر نکل جاتی ہے۔
نور اُس کے جانے کے بعد پلٹ کر دروازے کو دیکھتی ہے۔ اور کچھ دیر دیکھتی ہی رہتی ہے اُس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی اذیت ہے۔

//Cut//

Scene No # 6

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز،فرحان

معیز لاؤنج میں گم صم بیٹھا ہے جب فرحان تیار ہو کر لاؤنج میں آتا ہے۔

فرحان: I am ready. (معیز چونک کر اُس کو دیکھتا ہے۔ پھر کھڑا ہونے لگتا ہے جب فرحان کہتا ہے۔)

فرحان: ......لیکن آپ نے بتایا نہیں پایا......ہم اس وقت کہاں جا رہے ہیں؟ (اُٹھتے اُٹھتے

کچھ تھکا ہوا بیٹھ جاتا ہے۔ پھر فرحان کو اپنے پاس بلا کر اپنے سامنے کھڑے کر کے اُس کا چہرہ دیکھتا ہوا اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہتا ہے۔

معیز: We are going to the hospital.

فرحان: ......Why? (حیرانی سے)

معیز: Mummy has an accident. (مدھم آواز)

فرحان: What? ......What happend? (یک دم خوفزدہ ہو کر)

معیز: She had a serious accident. (کچھ سوچ کر جیسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ کیا کہے)

فرحان: Is she ok? ......Is she alright? (معیز کے خاموش رہنے پر پھر کہتا ہے۔)

معیز: ---- No, ---- your Mummy has left us.----she is dead.
(فرحان کی آنکھوں میں شاک اور خوف نمودار ہوتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن/فجر کا وقت

جگہ: عائشہ کا کمرہ

کردار: عائشہ

عائشہ ایک مصلّے پر بیٹھی دعا مانگ رہی ہے۔ پھر وہ دعا مانگنے کے بعد ایک قرآن پاک جا کر لے کر آتی ہے۔ اُسے کھولنے سے پہلے وہ چند لمحے قرآن پاک کے جز دان (اوپر چڑھے ہوئے غلاف) کو دیکھتی ہے۔ وہ اُس کی شادی میں دیا جانے والا قرآن ہے۔ اوپر چڑھا ہوا کپڑا کچھ پرانا لگ رہا ہے لیکن وہ کچھ فینسی کپڑے سے بنا ہے۔ وہ کچھ دیر جیسے کسی گہری سوچ میں قرآن پاک کے جزدان پر انگلی پھیرتی ہے۔ پھر جیسے اُس کے کانوں میں کوئی آواز آتی ہے۔

ماں: Voice over......اب طاق میں سجا کر مت رکھ دینا ...... روز تلاوت کرنا قرآن پاک کی......

عائشہ: ساری نصیحتیں آپ نے مجھے آج ہی کر دینی ہیں؟

ماں: ......کرنی پڑتی ہے نصیحت ......تم سنتی تھوڑا ہو کسی کی......؟

عائشہ: ......آپ کی تو سنتی ہوں......(ہنس کر)

ماں: ......[illegible]

عائشہ: (لاپرواہی سے)......میاں کی فکر نہ کریں آپ......اُسے سنبھال لوں گی میں......

ماں: ......اس طریقہ سے بات کرتے ہیں شوہر کے بارے میں......؟(ڈانٹ کر)

عائشہ: (ہنس کر)......اب یہ مت کہیے گا کہ گناہ ملے گا

ماں: (ناراض ہوکر)......نہیں وہ تمہیں نہیں ملے گا...... مجھے ملے گا......اب چڑھاؤ یہ غلاف قرآن پاک پر......(عائشہ جیسے حال میں واپس آتی ہے پھر قرآن پاک کھول لیتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات

جگہ: سڑک

کردار: فرحان،معیز

معیز گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے جبکہ فرحان برابر والی سیٹ پر بیٹھا ہے۔اُس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا ہے۔لیکن وہ جیسے خود پر قابو پاتے ہوئے ونڈسکرین سے باہر دیکھ رہا ہے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے معیز ایک ہاتھ اُس کے کندھوں پر تسلی دینے والے انداز میں رکھے ہوئے ہے۔وہ اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے تو فرحان سسکی لیتے ہوئے کہتا ہے۔

فرحان: I will always miss her.

معیز: I know......(مدھم آواز)

فرحان: I loved her so much.(آواز بھرا جاتی ہے۔)

معیز: I understand......(مدھم آواز)

فرحان: How can she go like that?----I will always miss her. ---- Will you miss her? (سسکی لے کر روتا ہے اور کہتا ہے۔) معیز گاڑی چلاتے ہوئے اُسے تھپکتا رہتا ہے۔فرحان یک دم معیز سے کہتا ہے۔معیز چونک کر اُسے دیکھتا ہے لیکن جواب نہیں دے پاتا،فرحان بھیگی آنکھوں کے ساتھ اُس کا چہرہ دیکھ رہا ہے۔معیز بھی اُس کا چہرہ دیکھ رہا ہے لیکن وہ جواب نہیں دے پاتا۔

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

کردار: عائشہ

عائشہ کچن میں کھڑی چائے کا ایک کپ تیار کرنے کے بعد ایک ٹرے میں رکھ دیتی ہے۔پھر وہ ٹرے لے کر کچن سے باہر نکلتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ،معیز کی ماں

معیز کی ماں اپنے کمرے میں اپنے بستر پر بیٹھی قرآن ہاتھ میں پکڑے اُس کی تلاوت کر رہی ہے۔عائشہ کمرے میں چائے کا کپ پکڑے سلام کرتی داخل ہوتی ہے۔

عائشہ: السلام علیکم (سلام کا کوئی جواب نہیں آتا معیز کی ماں قرآن پڑھنے میں مکمل طور پر مصروف ہے عائشہ چائے کا کپ اُس کے سائیڈ ٹیبل پر رکھتی ہے۔عائشہ چائے کا کپ رکھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اُس سے پوچھتی ہے۔)

عائشہ: ...... دوپہر میں آج کیا پکاؤں امی ......؟ (قرآن سے نظریں ہٹائے بغیر بڑے ٹھنڈے سے لہجے میں)

ساس: ......سونیہ اور ملیحہ آ رہی ہیں دوپہر کے کھانے پر......چکن کا قورمہ بنالو...... بریانی بنالو اور بریانی کے ساتھ کباب ......کوئی سبزی بھی بنانا ساتھ ......اور میٹھے میں کھیر بنا لینا ......(بے تاثر چہرے کے ساتھ ہدایات سنتے ہوئے سر ہلاتی ہے۔)

عائشہ: ......جی ......دھونے کے لیے کپڑے ہیں......؟

ساس: (اُسی انداز میں)......اُدھر باتھ روم میں پڑے ہیں۔(عائشہ چپ چاپ باتھ روم کا دروازہ کھول کر اندر چلی جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات/دن

جگہ: ہاسپٹل

کردار: معیز،فرحان،مسز سلطان،مسٹر سلطان

انیلا کے پیرنٹس مسٹر اور مسز سلطان ویٹنگ ایریا میں بیٹھے ہوئے ہیں مسز سلطان رو رہی

ہے۔جبکہ سلطان بھی بے حد رنج کے عالم میں بیٹھا ہے۔تبھی معیز فرحان کو لیے اندر داخل ہوتا ہے۔

معیز: ......السلام علیکم ......(اُس کی آواز پر مسٹر اور مسز سلطان متوجہ ہوتے ہیں اور مسز سلطان یک دم بے حد غصے میں اُٹھ کھڑی ہوتی ہے اور روتے ہوئے چلاتی ہے۔)

مسز سلطان: ......تمہاری جرأت کیسے ہوئی یہاں آنے کی......؟

سلطان: صفیہ calm down (روکتے ہوئے)

مسز سلطان: you have murdered my daughter.

سلطان: (مسز سلطان کو سمجھاتے ہوئے)......پلیز......

مسز سلطان: (روتے ہوئے غصے سے)......نکالو اسے یہاں سے ...... میں اسے اپنی بیٹی کی شکل بھی نہیں دیکھنے دوں گی......

سلطان: (مسز سلطان سے)......بیٹھ جاؤ......بیٹھ جاؤ......

مسز سلطان: (روتے ہوئے)......How dare he......کس نے بلایا ہے اسے یہاں......؟

سلطان: (معیز فرحان کا ہاتھ پکڑے کھڑا صبر سے یہ سب دیکھ رہا ہے۔مسز سلطان سے)......فرحان کا سوچو......

مسز سلطان: (روتے ہوئے)He is a rascal like his father.(اُس کے اس جملے پر معیز کے چہرے کی رنگت بدلتی ہے۔فرحان کا ہاتھ پکڑے وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ،فرح

عائشہ لانڈری میں مشین آن کیے کھڑی ہے۔جب فرح جماہی لیتے ہوئے اندر آتی ہے ایک لانڈری باسکٹ جو کپڑوں سے بھری ہے وہ پکڑے ہوئے ...... اور اُس کی باسکٹ کو لانڈری میں رکھتے ہوئے عائشہ سے کہتی ہے۔

فرح: ......بچوں کو جگا دیا......؟

عائشہ: ......ہاں ابھی جگا کر آئی ہوں......(مدہم آواز)

فرح: ......لنچ باکس میں آج فرنچ ٹوسٹ بنا دینا حرا کو......رات کو کہا تھا اُس نے مجھے......

(ہدایت دیتے ہوئے)

عائشہ: (اسی طرح جاتے جاتے)......بنا دوں گی......

فرح: ......اور حیدر کو ناشتہ ضرور کروا دینا ...... ناشتہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے......حبیب کے کپڑے بھی نکال دیئے ہیں ......وہ بھی پریس کر کے لٹکا دینا۔(کہتے ہوئے جماہی لیتے ہوئے پھر چلی جاتی ہے۔عائشہ اُسے جاتا دیکھتی ہے پھر لانڈری باسکٹ کو جو کپڑوں سے بھری ہوئی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: دن/رات

جگہ: ہاسپٹل

کردار: معیز،مسز سلطان،فرحان

فرحان ہاسپٹل کے کوریڈور میں پڑے ایک بینچ پر بیٹھا ہے۔کچھ فاصلے پر معیز اور سلطان کھڑے بات کر رہے ہیں۔سلطان بے حد رنجیدہ جبکہ معیز سنجیدہ ہے۔

معیز: میں کبھی یہ سب نہیں چاہتا تھا۔

سلطان: (رنج سے)......میں جانتا ہوں ......صفیہ شاک میں ہے ابھی اس لیے اس طرح ری ایکٹ کر رہی ہے......بہت بڑا loss ہے ہمارے لیے......

معیز: ......فرحان کے لیے بھی......(مدھم آواز)

سلطان: ......صفیہ چاہتی ہے funeral ہم لوگ......(سر ہلاتے ہوئے)

معیز: مجھے اعتراض نہیں ہے آپ جس طرح چاہیں کر سکتے ہیں ...... میں نہیں جانتا تھا سب کچھ اس طرح......

معیز: (کچھ دیر کے بعد کچھ رنج سے)......میں سب کچھ اس طرح ختم نہیں کرنا چاہتا تھا......

سلطان: I know......مگر یہ سب کچھ ایسے ہی ہوتا تھا۔(گہرا سانس لے کر)

//Cut//

Scene No # 14

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، نور، حرا، حیدر، ڈرائیور

عائشہ حرا اور حیدر کے بیگ اُٹھاتے اُنہیں ساتھ لیے باہر آرہی ہے اور بیگ گاڑی میں رکھتی ہے۔ دونوں بچے گاڑی میں بیٹھتے ہیں جب نور بھی کالج کے لیے تیار بیگ پکڑے باہر آتی ہے۔ اور عجلت کے عالم میں گاڑی میں بیٹھنے لگتی ہے۔

عائشہ: ......ناشتہ نہیں کیا نور......؟

نور: (کچھ سردمہری سے کہہ کر جاتی ہے۔)......آپ کو دوسروں کو کروانے سے فرصت ملے تو میرا خیال آئے......late ہو رہی ہوں میں......

عائشہ: ......دو منٹ لگیں گے......میں ابھی......(پیچھے لجاجت سے کہتے ہوئے)

نور: (بات کاٹ کر)......مجھے دو منٹ نہیں چاہیے آپ کے......یہ بھی آپ اپنے سوشل ورک کے لیے رکھیں......(نور تلخی سے کہہ کر گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔ عائشہ اُسی کی اُسی طرح کھڑی رہ جاتی ہے۔ ڈرائیور گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی باہر لے جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: نور، عائشہ، حرا، حیدر، ڈرائیور

گاڑی کو ڈرائیور ریورس کرتے ہوئے پورچ سے باہر نکال رہا ہے اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی نور پورچ میں ملگجے کپڑوں اور کچھ بکھرے بالوں کو سمیٹے کھڑی عائشہ کو دیکھ رہی ہے۔ اُس کی آنکھوں میں اب ایک عجیب سارنج ہے۔

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: ہاسپٹل

کردار: معیز، منصور

منصور معیز سے گلے ملتا ہوا اُسے تسلی دینے والے انداز میں تھپک رہا ہے۔ وہ دونوں اس وقت ہاسپٹل کی reception پر ہیں۔ الگ ہوتے ہوئے معیز کا چہرہ دیکھ کر

منصور: Are you ok?

معیز: I think so---(مدھم آواز)

منصور: ......مجھے جلدی انفارم کر دیتے تو میں ساتھ ہی نکل آتا۔ How is Farhan (سنجیدہ)

معیز: He is very upset.

منصور: Poor child ---- کہاں ہے ابھی......؟ (دونوں چلنے لگتے ہیں۔)

معیز: ......انیلا کی فیملی آ گئی ہے......اُنہی کے پاس ہے......

منصور: ......پاکستان انفارم کیا؟

معیز: ......ابھی نہیں......کچھ سمجھ ہی نہیں آئی مجھے (اٹک کر) یہ سب تو میں نے کبھی نہیں سوچا تھا......(ساتھ چلتے ہوئے منصور اُسے پھر تھپکتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 16-A

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، ملازمہ

ملازمہ لاؤنج کی صفائی کر رہی ہے۔ جب عائشہ اندر داخل ہوتی ہے اور اُس سے کہتی ہے۔

عائشہ: ......لاؤنج صاف کر کے پھر امی کا کمرہ صاف کر دو......

ملازمہ: ......ابھی کل صاف کیا تھا......دو دن تو نکالا کریں وہ......(کچھ خفا)

عائشہ: ......گندا ہو جاتا ہے کمرہ اس لیے کہتی ہیں وہ روزانہ صفائی کے لیے......(مدھم آواز)

ملازمہ: ......گندا نہ بھی ہو تو بھی اُن کو خواہ مخواہ کی چیخ چیخ کی عادت ہے......اور یہ عادت آپ نے ہی ڈالی ہوئی ہے۔ (عائشہ ایک لمحہ خاموشی سے اُسے دیکھتی ہے پھر ایک کپڑا پکڑ کر دیوار پر لگی تصویروں سے گرد صاف کرنے لگتی ہے۔ اُن تصویروں کو صاف کرتے کرتے وہ معیز اور اُس کے بیوی بچے کی تصویر پر آ کر رک جاتی ہے اُس کی آنکھوں میں ایک بہت عجیب سا تاثر آتا ہے۔ پھر وہ اُس تصویر کو صاف کرنے لگتی ہے۔)

// InterCut //

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: ہاسپٹل کی پارکنگ

کردار: معیز

معیز ہاسپٹل کے باہر ایک بینچ پر چپ چاپ بیٹھا ہے۔ کچھ دیر اسی طرح بیٹھے رہنے کے بعد معیز اپنا سیل فون نکال کر اپنی ماں کو کال کرتا ہے۔

معیز: ......ہیلو السلام علیکم......معیز بول رہا ہوں امی......

//Cut//

Scene No # 16-B

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، ملازمہ

عائشہ اُس تصویر کو صاف کر رہی ہے جب ملازمہ کچھ دلچسپی سے اُس سے کہتی ہے۔

ملازمہ: ......سنا ہے معیز صاحب آ رہے ہیں پرسوں پاکستان......؟

عائشہ: ......ہاں آ رہے ہیں۔ (مدھم آواز)

ملازمہ: ......بیوی اور بچے کو بھی ساتھ لائیں گے؟

عائشہ: ......پتہ نہیں......(کچھ دیر بعد) (گرد صاف کرتے ہاتھ رُکتا ہے)

ملازمہ: ......ویسے بڑا حوصلہ ہے عائشہ بی بی آپ کا......دل کو کچھ نہیں ہوتا آپ کے؟

عائشہ: (بات بدل کر وہاں سے جاتی ہے۔)......لاؤنج صاف کر کے پھر امی کا کمرہ صاف کر دینا......(کہہ کر چلی جاتی ہے۔

عائشہ: میں کچن میں جا رہی ہوں......(ملازمہ کچھ دیر بڑی عجیب سی نظروں سے اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔ پھر سر جھٹک کر دوبارہ کام کرنے لگتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر/ ہاسپٹل کا لان

کردار: معیز، معیز کی ماں

معیز کی ماں کچھ پریشان فون کان سے لگائے معیز سے کہہ رہی ہے۔

ماں: ......لیکن یہ سب ہو کیسے گیا......؟

معیز: (سنجیدہ)......بس......کچھ سمجھ نہیں آئی......ایکسیڈنٹ میں کچھ اور لوگوں کی بھی

ڈیتھ ہوئی ہے......

ماں: (سنجیدہ)......میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں کیا کہوں......مجھے تو بار بار فرحان کا خیال آ رہا ہے......اُس کا کیا حال ہے......؟

معیز: ......بہت پریشان ہے وہ......

ماں: (پریشان)......تم پرسوں نہیں آؤ گے پھر......؟

معیز: ......نہیں میں آ رہا ہوں......انیلا کا funera اُس کے ماں باپ کرنا چاہتے ہیں...... اور مجھے یہاں بیٹھ کر کیا کرنا ہے۔ (مدھم آواز)

ماں: (سنجیدہ لیکن کچھ جلدی سے)......بس ٹھیک ہے آ جاؤ تم......یہاں اپنے بہن بھائیوں کے درمیان دل کا بوجھ ہلکا ہو گا تمہارا......پریشانی کم ہو گی......اور فرحان کو بھی ساتھ لے آؤ......(سنجیدہ جلدی سے)

معیز: ......ساتھ ہی لا رہا ہوں اُسے......بس سیٹ دیکھنی پڑے گی۔ (سنجیدہ)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا باورچی خانہ

کردار: عائشہ، فرح

عائشہ کچن میں کھانے کا انتظام کر رہی ہے اور کچھ سبزیاں کاٹنے میں مصروف ہے جب فرح اندر آتی ہے اور اُس سے کہتی ہے۔

فرح: ......امی کہہ رہی ہیں بس ایک آدھ سالن ہی رہنے دیں......ملیحہ اور مدیحہ کھانے پر اپنے بچوں کو نہیں لائیں گے اور بلکہ شاید کھانا بھی نہ کھائیں۔

عائشہ: (چونک کر)......کیوں......؟

فرح: (حیرانی سے)......آپ کو نہیں پتہ......؟

عائشہ: ......کیا؟......(سنجیدہ)

فرح: ......معیز بھائی کی بیوی کی ڈیتھ ہو گئی ہے ایک ایکسیڈنٹ میں......(کہتے ہوئے جاتی ہے۔ عائشہ شاکڈ کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہے۔)

// Flashback //

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر (بڑا کمرہ)

کردار: عالیہ، عائشہ

عالیہ بے حد پر جوش انداز میں فون پر معیز سے بات کر رہی ہے۔

عالیہ: ......بہت بہت مبارک ہو بیٹا......ارے کتنی دعائیں کی تھیں میں نے تیری خوشیوں کے لیے......شکر ہے گھر بس گیا تیرا......(اندر کمرے سے باہر آتی عائشہ ٹھٹک جاتی ہے۔ اُس کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ عالیہ اس کو دیکھ لیتی ہے لیکن پھر بھی اُسی طرح فون پر بولتی رہتی ہے۔)

عالیہ: ......ارے بہو سے بات تو کرا......ابھی گھر پر نہیں ہے......؟ چلو کوئی بات نہیں ......پر بات ضرور کرانا میری اُس سے ......اور میں تو مٹھائی لا کر بانٹتی ہوں ابھی محلے میں ...... لے بھلا کیوں ......؟ آخر شادی ہوئی ہے تیری ...... اور بہو اور اپنی تصویریں بھیجنا مجھے......(عائشہ بمشکل چلتے ہوئے کچن میں چلی جاتی ہے عالیہ اسی طرح بولتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: عائشہ

عائشہ کچن میں بے حد اَپ سیٹ آتی ہے اور کچھ دیر جیسے خالی الذہنی اور شاک کے عالم میں کاؤنٹر پر کھڑی رہتی ہے۔ باہر عالیہ اسی پر جوش عالم میں فون پر معیز سے بات کر رہی ہے۔ عائشہ کے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ پھر عالیہ فون بند کر کے اُسے آواز دیتی ہے۔

عالیہ: Voice over......ارے عائشہ آج رات کے کھانے پر ذرا اہتمام کر لینا......ملیحہ کو کھانے پر بلا رہی ہوں ...... مدیحہ کو بھی بلاؤں گی ......قورمہ بنا لینا......ساتھ پلاؤ بنا لینا چکن کا......اور ساتھ کھیر بنا لینا۔ (عائشہ اسی طرح چہرے پر بے پناہ تکلیف لیے کھڑی ہے۔ وہ جیسے اپنے آنسوؤں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، نور

نور بستر میں گہری نیند سو رہی ہے جبکہ عائشہ کمرے میں نیم تاریکی میں بیٹھی سسک رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عالیہ، ملازمہ، عائشہ

عالیہ فریم کی ہوئی معیز اور انیلا کی کچھ تصویریں ملازمہ کو دیتے ہوئے اُنہیں دیوار پر لگا رہی ہے۔ دیوار پر لگی عائشہ اور معیز کی شادی کی ایک تصویر ملازمہ اُتار دیتی ہے۔ کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی عائشہ بے حد اور رنج کے عالم میں اُس تصویر کو دیکھتی ہے جو عالیہ دیوار پر لگوا رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عالیہ، عائشہ، نور

عائشہ کچن میں کام کر رہی ہے باہر لاؤنج میں نور ایک کھلونا پکڑے عالیہ کے پاس بیٹھی دیوار پر لگی اُس تصویر کو دیکھتے ہوئے عالیہ سے کہتی ہے۔

نور: ......میری امی اور پاپا کی پکچر کہاں ہے؟ (اندر کام کرتی عائشہ ٹھٹکتی ہے اُس تصویر کو دیکھتے ہوئے)

عالیہ: ......یہ بھی امی ہے تمہاری......

نور: ......نہیں یہ میری امی نہیں ہے۔

عالیہ: ......یہ نئی والی امی ہے تمہاری......

نور: ......لیکن مجھ کو نئی امی نہیں چاہیے......میری امی کی پکچر لگاؤ یہاں......(ضد کرتی ہے)

عالیہ: (ڈانٹ کر)......چل ماں کے پاس آ گئی ماں کی حمایتی......ایک ماں تھی دوسری شادی کے لیے چھوڑ کر جا رہی تھی۔ (اندر کھڑی عائشہ کا رنگ اور پھیکا ہوتا ہے۔ نور روتے ہوئے تقریباً بھاگتی ہوئی وہاں سے جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، نور

عائشہ رنجیدہ کھڑی ہے جب نور روتے ہوئے اندر آتی ہے اور اُس سے لپٹ جاتی ہے۔

نور: ......مجھ کو نئی امی نہیں چاہیے......تم دادی کو کہو تمہاری اور پاپا کی پکچر لگا دیں......(رو پڑتی ہے اُسے لپٹاتے ہوئے)

عائشہ: ......وہ دادی نے نہیں اُتاری پاپا نے اُتاری ہے نور......

نور: ......کیوں اُتاری ہے؟ (روتے ہوئے)

عائشہ: (بے حد رنجیدہ)......تمہاری امی سے غلطی ہو گئی ہے......بہت بڑی غلطی......(نور حیرانی سے روتے ہوئے ماں کو دیکھ رہی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، نور

عائشہ کچن کی ٹیبل کی ایک کرسی پر گم صم بیٹھی ہے تبھی نور کچن میں آتی ہے۔

نور: ......کھانا دے دیں مجھے......(اُس کی سوچوں کا تسلسل یک دم ٹوٹتا ہے۔)

عائشہ: ......ہاں......آؤ......بیٹھو......(وہ یک دم گڑبڑا کر اُٹھتی ہے اور کھانا گرم کرنے لگتی ہے۔ نور کرسی کھینچ کر بیٹھ جاتی ہے۔ عائشہ کھانا گرم کرتے ہوئے جیسے نور کو کچھ بتانا چاہتی ہے لیکن پھر بار بار جھجک جاتی ہے پھر بالآخر جیسے وہ کچھ حوصلہ کر کے کہتی ہے۔)

عائشہ: ......تمہارے پاپا کا فون آیا تھا آج......

نور: (بے حد سرد مہری سے بات کاٹ کر)......اُن کی بیوی کی ڈیتھ ہو گئی......بتا دیا ہے دادی نے......(پاس بیٹھتے ہوئے)

عائشہ: ......بہت دُکھ کی بات ہے......

نور: (تلخی سے)......کس کے لیے؟ میرے لیے نہیں ہے......دادی بھی مجھے پریشان لگیں دُکھی نہیں......پھر آپ کو کس چیز کا دکھ ہو رہا ہے؟ (کچھ دیر بعد)

عائشہ: ......تمہارے پاپا اور تمہارے بھائی کے لیے یہ......

نور: (کچھ غصے سے بات کاٹتی ہے)......ایکسکیوز می......کون سا بھائی......؟ میرا کوئی بھائی نہیں ہے......میرے باپ کی ایک اور اولاد ہے اور بس......

عائشہ: ......اپنے پاپا کے بارے میں اس طرح بات کیوں کرتی ہو؟ (کچھ ٹوک کر)

نور: ......کیونکہ وہ deserve کرتے ہیں۔ (کولڈ انداز میں)

عائشہ: ......وہ تم سے بہت محبت کرتے ہیں......

نور: (بات کاٹ کر بے حد غصے سے)......محبت......؟......میری پانچ Senses کام کرتی ہیں......محبت کس چیز کو کہتے ہیں میں جانتی ہوں......میں نے اپنی زندگی میں اپنے باپ کو ایک بار دیکھا ہے......میں مہینے میں دو بار اُن سے بات کرتی ہوں......تین جملوں سے زیادہ بات نہیں ہوتی ہماری......باپ کی محبت کیا ہوتی ہے......میں جانتی ہوں......میں دیکھتی ہوں......وہ یہ چیز نہیں ہے......وہ یہ چیز نہیں ہے۔ (اُس کی آواز بھرّاتی ہے پھر وہ یک دم اُٹھ کر چلی جاتی ہے۔ عائشہ آنکھوں میں نمی لیے بیٹھی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: ہاسپٹل

کردار: معیز، منصور

دونوں ہاسپٹل کی ایک بینچ پر بیٹھے ہیں۔ معیز کچھ تھکا ہوا بات کر رہا ہے۔

معیز: ......شادی نہیں mess تھا یہ......لیکن پھر بھی میں یہ سب نہیں چاہتا تھا......جو بھی تھا وہ میرے بچے کی ماں تھی۔

منصور: (سنجیدہ) I understand......میں اتنے سال سے divorce سے روک رہا تھا تم

لوگوں کو......اور اب divorce چھوڑ کر اتنی بڑی tragedy......(سنجیدہ)

معیز: ......اگر فرحان نہ ہوتا تو میرا اور اُس کا رشتہ بہت پہلے ختم ہو گیا ہوتا......(مدھم آواز)

منصور: ......اب کیا کرو گے؟ پاکستان لے کر جاؤ گے اُسے......؟

معیز: ......ظاہر ہے یہاں تو نہیں چھوڑ سکتا......

منصور: ......اُسے تمہاری پہلی شادی کا پتہ ہے......(کچھ سوچ کر)

معیز: ......یہی سب سے مشکل کام ہے......آج تک کبھی اُس سے بات نہیں ہوئی...... ......لیکن اب کروں گا۔

منصور: ......اور اَپ سیٹ ہوگا؟ (شوچ کر)

معیز: (تھکا ہوا انداز) But I have no other option...... پاکستان لے کر جاؤں گا تو پتہ تو چل ہی جائے گا اُسے......وہاں جا کر پتہ چلا تو زیادہ اَپ سیٹ ہوگا وہ ......(کچھ دیر بعد)

منصور: ......اپنی پہلی شادی اور بیٹی کے بارے میں کچھ نہ بتا کر غلطی نہیں کی تم نے......؟ (مدھم شکست خوردہ انداز)

معیز: ......زندگی میں غلطیوں کے علاوہ میں نے اور کیا کیا ہے؟ (منصور بول نہیں پاتا۔)

//Cut//

Scene No # 28

وقت: دن

جگہ: عائشہ کی ماں کا گھر

کردار: عائشہ، ماں

عائشہ کی ماں فون پر عائشہ سے بات کر رہی ہے۔ عائشہ عجیب گم صم ہے اور ماں بھی بے حد سنجیدہ ہے۔

ماں: ......معیز کی بیوی کا انتقال ہو گیا......؟ (مدھم آواز میں)

عائشہ: ......ہاں......

ماں: (کچھ دیر بعد)......پاکستان آ رہا ہے نا......؟

عائشہ: (کچھ سوچ کر)......پتہ نہیں......(کچھ دیر بعد)

ماں: ......تم فون کر لیتیں اُسے

عائشہ: (کچھ حیران ہو کر)......میں......؟......میں کیا کہتی اُن سے؟

ماں: (عجیب سا رنج ہے اُس کی آواز میں)......اس بار آئے گا تو......شاید کوئی بہتری کا امکان پیدا ہو جائے اب...... بڑی لمبی سزا ہو گئی ہے تیری عائشہ......(عائشہ کی آنکھوں میں یک دم نمی جھلکتی ہے۔ اُس کے چہرے پر ایک عجیب سا تاثر آتا ہے۔ وہ یک دم فون رکھ دیتی ہے۔ دوسری طرف سے پکارتی ہے۔)

ماں: ......عائشہ......عائشہ......(پھر کچھ رنج کے عالم میں فون رکھ دیتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 29

وقت: دن

جگہ: قبرستان

کردار: معیز، فرحان

معیز بے حد خاموشی سے ایک قبر کے پاس کھڑا قبر کو دیکھ رہا ہے۔ قبر پر پھولوں کا ایک بکے رکھا ہے۔ وہ چپ چاپ کسی گہری سوچ میں ڈوبے قبر کو دیکھ رہا ہے۔ پھر جیسے بے اختیار وہ ایک گہرا سانس لے کر برابر میں کھڑے فرحان کو دیکھتا ہے۔ جو بے حد اُداسی سے قبر کو دیکھ رہا ہے۔ پھر وہ فرحان کے کندھے پر ہلکا سا ہاتھ رکھتا ہے فرحان اُس کا چہرہ دیکھتا ہے۔ پھر اشارہ سمجھتے ہوئے ساتھ چلنے لگتا ہے۔ دونوں خاموش چل رہے ہیں۔ پھر کچھ دیر بعد فرحان کہتا ہے۔

فرحان: Why do people die?

معیز: (معیز چونک کر اُس کو دیکھتا ہے۔) I don't know

فرحان: ......آپ کو پتہ ہونا چاہیے......

معیز: (چونک کر)......کیوں......؟ (بے ساختہ)

فرحان: Parents know everything

معیز: yes they should ---- but......(کچھ بول نہیں پاتا) ممی کے لیے بس دعا کریں......

فرحان: (باپ کا چہرہ دیکھ کر)......کیا دعا......؟

معیز: That may God rest her soul in peace. ......(فرحان کچھ نہیں کہتا خاموش چلتا رہتا ہے پھر کچھ دیر کے بعد کہتا ہے۔)

فرحان: ......آپ اب پاکستان جائیں گے تو میں کہاں رہوں گا......؟

معیز: ......تم میرے ساتھ پاکستان جا رہے ہو...... (فرحان چونک کر اُس کا چہرہ دیکھتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 30

وقت: رات

جگہ: معیز کی ماں کا کمرہ

کردار: معیز کی ماں، ملیحہ، مدیحہ

معیز کی ماں اور بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں اور تینوں بے حد سنجیدگی سے ڈسکس کر رہی ہیں۔

ماں: ......بیٹھے بٹھائے کیا مصیبت آن پڑی میرے بیٹے پر...... (سنجیدہ)

ملیحہ: امی مصیبت تو خیر وہ پہلے بھی تھیں بھائی جان کے لیے...... (بے ساختہ)

مدیحہ: ......اور کیا طلاق لے کر بھی اتنی ہی پریشانی اُٹھانی پڑتی بھائی کو...... (بے ساختہ)

ملیحہ: ......تب تو بیٹا بھی چھن جاتا اُن سے ......اب کم از کم فرحان تو پاس ہی رہے گا......

ماں: (پریشان)......جو بھی ہے پریشان تو ہے نا وہ......

مدیحہ: (ہمدردانہ انداز)......بس بھائی جان کی قسمت ہی اچھی نہیں ہے......اپنی مرضی سے دونوں شادیاں کیں لیکن دونوں میں سے کوئی ایک عورت بھی اچھی نہیں نکلی بھائی جان کے لیے......

ماں: (ٹوکتے ہوئے)......اب یہ ساری باتیں دوسروں کے سامنے مت کرنا ......کسی کو نہیں پتہ کہ معیز اور انیلا کے درمیان طلاق کا کوئی مسئلہ چل رہا تھا......تم بھی کسی کو مت بتانا۔ (بے ساختہ)

ملیحہ: ......میں بے وقوف نہیں ہوں......اپنے گھر میں کوئی مصیبت کھڑی نہیں کرنی میں نے

مدیحہ: ......بھائی جان کب آ رہے ہیں......؟

//Cut//

Scene No # 31

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، فرحان

فرحان اپنے بستر میں نیم تاریک کمرے میں آنکھیں کھولے لیٹا ہے جب معیز

کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔

فرحان: (مدھم آواز میں)......پاپا......

معیز: ......تم ابھی تک سوئے نہیں ......؟ (معیز اُس کی طرف اُس کے بیڈ پر آ کر بیٹھ جاتا ہے۔)

فرحان: I can't sleep. (کچھ رنجیدہ آواز میں معیز جواب دینے کی بجائے اُس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگتا ہے۔فرحان کچھ کہے بغیر یک دم باپ سے لپٹ جاتا ہے۔معیز اُسے تھپکنے لگتا ہے۔کچھ دیر بعد معیز اُس سے کہتا ہے۔)

معیز: ہم لوگ پاکستان جا رہے ہیں...... میں نے تمہاری سیٹ بھی بک کرا لی ہے۔

فرحان: ہم کب تک رہیں گے وہاں......؟ (مدھم آواز)

معیز: ......چند ہفتوں کے لیے......

فرحان: ......اوکے......

معیز: (کچھ سوچتے اور جھجکتے ہوئے) I have to tell you something Farhan

فرحان: What? (بے حد سوچ کر)

معیز: you have a step mom and step sister in Pakistan.

//Cut//

Scene No # 32

وقت: رات

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: نور، عائشہ

نور ایک کتاب پڑھ رہی ہے اپنی سٹڈی ٹیبل پر بیٹھی عائشہ دودھ کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے اُس سے کہتی ہے۔

عائشہ: ......میں سوچ رہی تھی تمہیں اپنے پاپا کو فون کرنا چاہیے

نور: ......کس لیے......؟ (اپنے کام میں مصروف)

عائشہ: (مدھم آواز)......بہت بڑی ٹریجڈی ہوئی ہے اُن کے ساتھ......تمہیں افسوس کرنا چاہیے اُن سے......

نور: ......کوئی ٹریجڈی نہیں ہے پاپا کے لیے......اُن کا دل بہت سخت ہے......بڑی آسانی سے بھول جا...

ہیں اب......

عائشہ: ...... پھر بھی نور تمہیں اُنہیں فون کرنا چاہیے ...... کیا سوچتے ہوں گے وہ کہ...... (بات کاٹ کر سرد مہری سے)

نور: (تلخی سے)...... وہ ہمارے بارے میں کچھ نہیں سوچتے ...... اچھا نہ برا وہ ہمارے بارے میں کچھ نہیں سوچتے ...... نہ وہ ہم سے کوئی توقع لگائے بیٹھے ہیں ...... ہم اُن کی زندگی کا حصہ نہیں ہیں اب ...... چودہ سال میں آپ کو یہ بات سمجھ نہیں آئی ......

عائشہ: ...... میں نہیں ہوں اُن کی زندگی کا حصہ ...... تم تو ہو ...... (رنجیدہ اور مدھم آواز)

نور: ...... میرے نام کے ساتھ اُن کا نام لگتا ہے ...... اگر اس کو زندگی کا حصہ ہونا کہتے ہیں تو ہاں میں اُن کی زندگی کا حصہ ہوں ...... مگر اتنا حصہ تو آپ بھی ہیں ...... (سرد مہری سے)

عائشہ: ...... تم ...... (کچھ دیر بول نہیں پاتی پھر کہتی ہے)

نور: (بات کاٹ دیتی ہے) ...... امی ...... جا کر سو جائیں آرام سے ...... پاپا کی زندگی میں کوئی mess نہیں ہے ...... اور اگر کوئی ہوا بھی تو وہ صاف کر لیں گے He is good at it. ...... ہماری زندگی میں mess کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ ہمیں اُس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے ...... (عائشہ کچھ دیر اُس کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے پھر کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 33

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، فرحان

معیز فرحان کے بستر پر بیٹھا ہے اور فرحان بے حد مدھم آواز میں کہتا ہے۔

فرحان: I know ---

معیز: .... تمہیں ...... تمہیں کیسے پتہ ......؟ (کچھ شاکڈ ہو کر)

فرحان: Mummy told me. Thats why she hated you ---- Thats why she wanted to divorce you.

معیز: Thats not why she hated me ----- And that`s not why she wanted to divorce me. (کچھ دیر خاموش رہ کر)

Then?

معیز: (بات بدل دیتا ہے۔) your sister will ----- like you.

فرحان: (کچھ لمحوں کے بعد) And my step mom? (کچھ دیر شاکڈ انداز میں کچھ بول نہیں پاتا پھر یک دم اُٹھ کر چلا جاتا ہے کہتے ہوئے)

معیز: ...... سو جاؤ فرحان ...... It`s getting late. (فرحان اُسے جاتا دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 34

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ

عائشہ رات کو جاگ رہی ہے وہ اپنے بستر پر بیٹھی سوچ رہی ہے اُس کے کانوں میں اپنی ساس کی آواز گونج رہی ہے۔

Voice over

ساس: ...... معیز نے شادی کرنی ہے ...... بڑے اچھے خاندان کی لڑکی ہے ...... بڑی تکلیف کاٹی ہے میرے بیٹے نے ...... اب صبر کا پھل ملا ہے اُسے ...... nationality مل جائے گی اب اُسے ...... (عائشہ اپنے بستر سے اُٹھ کر کمرے میں کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ کھڑکی کی گرل سے وہ باہر جھانکتی ہے یوں جیسے اندھیرے میں کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔)

//Cut//

Scene No # 35

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز کھڑکی کے سامنے رات کو کھڑا باہر دیکھ رہا ہے۔ باہر اندھیرا ہے یوں جیسے وہ کسی گہری سوچ میں ہے۔ پھر وہ کچھ دیر بعد پلٹ کر آتا ہے۔ بیڈ سائیڈ ٹیبل سے وہ ایک والٹ نکالتا ہے اور اُسے کھولتا ہے۔ والٹ میں فرحان کی ایک تصویر لگی ہے۔ وہ کچھ دیر اُس تصویر کو دیکھتا رہتا ہے۔ پھر وہ آہستہ سے اُس تصویر کو نکالتا ہے۔ اُس تصویر کے نیچے اُس کی عائشہ کی اور چند مہینوں کی نور کی ایک تصویر ہے۔ معیز کی آنکھوں میں ایک عجیب سا رنج آتا ہے۔ وہ اُس تصویر کو دیکھتا رہتا ہے۔

// Freeze //

قسط نمبر 2

Scene No # 1-A

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر (انگلینڈ)

کردار: معیز

معیز بٹوے میں لگی عائشہ کی تصویر کو دیکھتے ہوئے جیسے کچھ یاد کرنے لگتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: معیز، عائشہ

معیز بائیک چلا رہا ہے۔ عائشہ پیچھے بیٹھی ہوئی ہے۔

عائشہ: ......خالہ نے کیا کہا پھر......؟

معیز: ......وہی کہا جو پچھلی بار کہا......امی کا پتہ ہے تمہیں ایک بار کسی بات پر اڑ جائیں تو ہٹتی نہیں ہیں وہ اپنی بات سے......

عائشہ: ......تو تم نے کیا سوچا......؟

معیز: جو سوچا ہے وہ تم جانتی ہو......وہ نہیں ہٹتیں اپنی بات سے تو ہٹوں گا میں بھی نہیں......

عائشہ: (بے ساختہ)......اور میں بھی تمہیں صاف صاف کہہ رہی ہوں...... میں مرجاؤں گی لیکن تمہارے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی

معیز: ...... جانتا ہوں یار...... اور اگر تم کرو گی تو جان سے مار دوں گا تمہیں میں...... (بے ساختہ)

عائشہ: (کندھے پر ہاتھ مار کر)......شرم نہیں آتی دھمکی دے رہے ہو مجھے...... (کندھے پر ہاتھ مار کر)

معیز: ......دھمکی کون دے رہا ہے...... بتا رہا ہوں تمہیں (جتانے والا انداز)

عائشہ: ......مار سکتے ہو مجھے؟ (بے ساختہ)

معیز: ......تمہیں نہ مار سکا تو کم از کم تمہارے اُس "ہونے والے کچھ" کو ضرور مار دوں گا......

عائشہ: (ہنستی ہے پھر کہتی ہے)......اتنی قتل و غارت کرنے کی پلاننگ مت کرو......صرف خالہ کو مناؤ......

معیز: (بے ساختہ)......اُن کو تو منا ہی لوں گا میں...... پر تم ظفر کو مناؤ پہلے۔

عائشہ: (بے ساختہ)......ظفر بھائی کو منا لوں گی میں......وہ میری مرضی کے بغیر کہیں شادی نہیں کریں گے میری......

معیز: (بے ساختہ)......اور امی بھی مان جائیں گی...... نہ مانیں تو ہم گھر سے بھاگ کر شادی کر لیں گے......

عائشہ: ......شرم کرو کچھ......(ڈانٹتی ہے)

معیز: ......کہنے میں کیا حرج ہے یار......

عائشہ: ......فلمی باتیں مت کیا کرو میرے ساتھ......

معیز: ......پہلے تو کبھی نہیں روکا تم نے......

عائشہ: ......کب نہیں روکا میں نے......؟

معیز: ...... جب میں اظہار محبت کرتا ہوں تم سے......

عائشہ: ......فلمی ہے وہ......؟ بہت ماروں گی تمہیں میں......(مکا اُس کے کندھے پر مار کر)

//Cut//

Scene No # 3-A

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ

عائشہ کو کھڑکی سے باہر کچھ دیکھتے ہوئے جیسے ماضی یاد آنے لگتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: معیز، عائشہ

دونوں پاپ کارن کھاتے ہوئے پارک میں چل رہے ہیں۔

معیز: (اپنے لفظوں پر زور دے کر)...... پسند کرتا ہوں......؟ مرتا ہوں میں تم پر......

عائشہ: ......دوبارہ کہو...... میں نے سنا نہیں...... (بے نیازی سے)

معیز: ......50 دفعہ کہتا ہوں ہر بار تم سے...... تمہاری تسلی نہیں ہوتی......

عائشہ: ......نہیں......

معیز: ......کیوں......؟ (مسکرا کر)

عائشہ: ......کیونکہ جھوٹ بولنے کی بڑی عادت ہے تمہیں...... (ناراض ہو کر)

معیز: ......بکواس مت کرو۔ (بے ساختہ)

عائشہ: ......سچ کہہ رہی ہوں میں...... پتہ نہیں کس کس کو کہا ہوگا...... تم نے یہ......

معیز: (حیرانی سے)...... یہ کہ میں مرتا ہوں اُن پر......؟

عائشہ: ......اور کیا......

معیز: (ناراض ہو کر)......گلا دبا دوں گا میں تمہارا...... پتہ ہے تمہیں...... دس سال سے تمہارے علاوہ اور کس کو کہہ رہا ہوں یہ......اور دوسری کون سی لڑکی ہے جس کا طعنہ دے رہی ہو تم مجھے۔

عائشہ: (تیز آواز میں)......شمائلہ کو کیا کہہ رہے تھے پرسوں شادی میں......؟

معیز: ......اُس سے بات کر رہا تھا...... اظہار محبت نہیں کر رہا تھا۔

عائشہ: (ڈانٹ کر)......اظہار محبت نہیں کر رہے تھے اور وہ خوامخواہ میں شرما رہی تھی......

معیز: ......اس کو شرمانے کی عادت ہے...... کہہ رہی تھی بریانی لا دیں...... وہ لا کر دی...... اب شادی کے فنکشن میں کسی کو کھانا لا کر دے دینا رومانس ہے......؟ (ہنستا ہے)

عائشہ: ......مجھے تو نہیں لا کر دیا تم نے کچھ بھی......

معیز: ......تم نے مجھ سے کہا؟

عائشہ: ......یعنی میں کہتی تو صرف تب تم لا کر دیتے......؟ (طنزیہ)

معیز: ......ہاں...... جیسے مجید کو کہہ رہی تھیں تُم...... میں نے تو نہیں کہا کہ اُس سے کیوں بات کر رہی تھیں تم بار بار...... (ناراض)

عائشہ: ......میرا مجید سے بات کرنا فوراً نظر آ گیا تمہیں......اور تم خود ثمینہ کے ساتھ دو گھنٹے کھڑے گپیں لگاتے رہے وہ کچھ نہیں......

معیز: ......دو گھنٹے کہاں سے ہو گئے......؟ دس منٹ کھڑا رہا ہوں گا اُس کے ساتھ......

عائشہ: (ناراض ہو کر)......چلو چھوڑ کر آؤ مجھے گھر...... مجھے اگر پتہ ہوتا کہ یہاں لا کر طعنے

دینے ہیں تم نے تو کبھی نہ آتی......بس اب کبھی نہیں آؤں گی تمہارے ساتھ......

معیز: ......طعنے دے رہا ہوں تمہیں......؟ اور جو تم کہہ رہی ہوں وہ کیا ہے......؟ اور بات شروع کس نے کی ہے؟ (ناراض)

عائشہ: ......کہہ دو میں نے کی ہے......

معیز: ......اچھا غصہ مت کرو...... (موڈ بدلنے کی کوشش)

عائشہ: ......کیوں نہ کروں......

معیز: ......بری لگتی ہو......

عائشہ: ......تمہیں تو ویسے ہی بری لگتی ہوں میں......

معیز: (مسکرا کر)......صرف غصے میں بری لگتی ہو یار......

عائشہ: (منہ بنائے)......ٹھیک ہے پھر تم اُس لڑکی سے شادی کرنا جو تمہیں غصے میں بھی اچھی لگے گھر چھوڑ آؤ اب مجھے۔

معیز: ......تم لگتی ہو نا مجھے غصے میں اچھی...... (چھیڑتے ہوئے)

عائشہ: ......ابھی کہا تم نے کہ بری لگتی ہوں۔

معیز: ......جھوٹ کہا یار میں نے......

عائشہ: ......اسی لیے تو کہتی ہوں بڑے جھوٹ بولتے ہو تم۔ (ناراض)

//Cut//

Scene No # 1-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز کی آنکھوں میں عجیب سا رنج اور افسردگی ہے۔

// InterCut //

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: ریسٹورنٹ

کردار: معیز، عائشہ

دونوں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔

عائشہ: ......ظفر بھائی دیکھ لیں نا تو میرا گلا تو دبائیں گے ہی تمہیں بھی بڑے جوتے پڑیں گے۔

معیز: (بے ساختہ)......شہر کے آخری کونے میں آ گئے ہیں......اب بھی ظفر بھائی دیکھ لیں تو قسمت واقعی خراب ہوگی ہماری......

عائشہ: ......اب جلدی جلدی کھانا ختم کرو اور گھر چھوڑ کر آؤ مجھے

معیز: (ناراض ہو کر)...... میں باتیں کرنے کے لیے لے کر آیا ہوں اور تمہیں کھانے کی پڑی ہے۔

عائشہ: (بے ساختہ)......ایک تو باتیں ختم نہیں ہوتیں تمہاری......

معیز: ...... ہاں نہیں ہوتیں ...... مجھے بہت کچھ کہنا بہت کچھ بتانا ہوتا ہے تمہیں (کندھے اُچکا کر)

عائشہ: (مسکراتے ہوئے جیسے کچھ فخریہ)...... بہت کچھ......؟ ...... کچھ ایسا ہے جو تم مجھے نہ بتاتے ہو......؟

معیز: ......نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے ...... یار ویسے میں تو واقعی سب کچھ تمہیں بتا دیتا ہوں (کچھ سوچ کر)......اچھی عادت نہیں ہے یہ......

عائشہ: (بے ساختہ بُرا مان کر)......کیوں اچھی عادت نہیں ہے......؟......

معیز: (بے ساختہ شکوہ کرتے ہوئے)......تمہارے پاس تو اب میری بات سننے کے لیے وقت نہیں ہوتا تو شادی کے بعد کہاں سے وقت ہوگا......؟

عائشہ: ...... باتیں سنتی نہیں تمہاری......؟ پچھلے دو گھنٹے سے کیا کر رہی ہوں ...... پھر بھی طعنہ دے رہے ہو مجھے......(ناراض ہو کر)

معیز: ......طعنہ کہاں دے رہا ہوں یار......اپنا اندیشہ بتا رہا ہوں۔(بے ساختہ)

عائشہ: ......اب یہ اندیشہ اپنے پاس رکھو تم...... ویسے یہ خیال کیسے آیا ہے تمہیں کہ مجھ کو سب کچھ نہیں بتانا چاہیے تمہیں......

معیز: ......ایسے ہی یار......

عائشہ: (کھانا کھاتے ہوئے)...... اگر یہ جواد کا مشورہ ہے تو جان سے مار دوں گی میں اُسے......

معیز: ......تمہارے بارے میں کسی کا مشورہ نہیں سنتا میں (ہنستا ہے)

عائشہ: ......جواد کے علاوہ

معیز: (بے ساختہ)......نہیں یار......جواد کی بھی نہیں سنتا۔

//Cut//

Scene No # 3-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ

عائشہ بے حد سنجیدہ کھڑکی کے سامنے کھڑی ہے۔

//Cut//

Scene No # 1-C

وقت: رات

جگہ: معیز کا انگلینڈ کا گھر

کردار: معیز

معیز بے حد رنج اور جیسے کچھ غصے کے عالم میں یک دم بٹوہ بند کرتا ہے جس میں عائشہ کی تصویر ہے۔

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، منصور

دونوں لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔

منصور: ......بیٹی کی شادی میں جلدی نہیں کر رہے......؟ (سنجیدہ)

معیز: ......ہوسکتا ہے......لیکن گھر والے یہی چاہتے ہیں۔

منصور: (سنجیدہ)......اور تمہاری بیٹی ......وہ کیا چاہتی ہے......؟......اُس سے پوچھا ہے تم نے؟

معیز: (مدھم آواز)......نہیں......

منصور: (بے ساختہ)...... پوچھنا چاہیے تمہیں ...... یہاں ہوتی تو اس طرح شادی کر سکتے تھے تم......؟

معیز: (بات کاٹ کر)...... یہاں نہیں ہے وہ......اور یہاں کی ویلیوز......

منصور: (بات کاٹ کر)...... اسلامک ویلیوز ہیں یہ...... ویسٹرن ویلیوز نہیں ہیں۔ (ایک لمبی خاموشی کے بعد)

معیز: ...... اُسے کوئی اعتراض ہوتا تو اُس کی ماں نے کہا ہوتا......

منصور: (سنجیدہ)...... کس سے......؟

معیز: ...... گھر والوں سے...... (کچھ اٹک کر)

منصور: (سنجیدہ)...... ہوسکتا ہے کہا ہو...... تمہیں تو پتہ نہیں ہوسکتا...... 14 سال سے تم تو وہاں گئے نہیں...... تمہاری بات تک تو ہوئی نہیں کبھی اپنی بیوی سے اور......

معیز: ...... ہم کسی اور ایشو پر بات کر سکتے ہیں......؟ (کچھ خفا انداز میں بات کاٹ کر)

منصور: (بے حد سنجیدہ)...... ہم 14 سال سے دوسرے ایشوز پر ہی بات کر رہے ہیں معیز...... That's why this issue is still there. .... کسی ایشو پر بات نہ کر کے ہم اُسے حل نہیں کر سکتے......

معیز: ...... میں اب کچھ حل کرنا چاہتا بھی نہیں...... (سنجیدہ)

منصور: ...... ایک موقع ملا ہے تمہیں اپنی زندگی کو ایک بار پھر سے نارمل کرنے کا......

معیز: (بات کاٹ کر)...... اور میں یہ موقع بھی گنوانا چاہتا ہوں...... میرے اور اُس کے درمیان خلیج نہیں سمندر ہے...... اور سمندر کوئی پار نہیں کر سکتا...... (کہہ کر اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔ منصور اُسے جاتا دیکھتا رہتا ہے۔ اُس کے چہرے پر سنجیدگی ہے)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، ماں

عائشہ چپ چاپ اپنے کمرے کے ایک صوفہ پر بیٹھی ہے اور اُس کی ماں بے حد سنجیدہ اُس سے بات کر رہی ہے۔

ماں: ...... اس بار آئے گا تو معافی مانگ لینا...... ہاتھ جوڑ کر پاؤں پڑ کے منا لینا......

(عائشہ ماں کی بات پر بے حد عجیب انداز میں اُسے نظر اُٹھا کر دیکھتی ہے مگر کچھ کہتی نہیں ماں بول رہی ہے۔)

ماں: ...... چودہ سال بعد آ رہا ہے...... اب گیا تو پتہ نہیں کب آئے...... اب مت جانے

دینا اُسے...... یا پھر اُس کے ساتھ ہی چلی جانا تو بھی...... کچھ تو بات کر......

عائشہ: (عجیب انداز میں)...... کیا بات کروں؟

ماں: ...... کیا ہے تیرے دل میں......؟

عائشہ: (مدھم آواز)...... کچھ بھی نہیں ہے اب میرے دل میں......

ماں: (سنجیدہ)...... اس طرح مسئلہ حل نہیں ہونا عائشہ...... تیرے بھائی سے بھی کہا ہے میں نے...... کہ ملیحہ سے بات کرے...... قصور تو خیر سارا تیرا ہے...... اُس کی غلطی ہوتی تو یہ سب کرنے دیتے ہم اُسے...... پر تو نے تو...... خیر اب کیا دہراؤں میں سب کچھ...... (خود ہی بات کر کے بات بدل دیتی ہے۔ عائشہ چپ بیٹھی رہتی ہے سر جھکائے ماں گہرا سانس لیتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات

جگہ: ظفر کا بیڈروم

کردار: ظفر، ملیحہ

ظفر اور ملیحہ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں ملیحہ بے حد ناخوش لگ رہی ہے جبکہ ظفر بے حد سنجیدہ ہے۔

ملیحہ: ...... میں معیز کو کچھ نہیں کہہ سکتی فی الحال...... اتنی بڑی ٹریجڈی ہوئی ہے اُس کے ساتھ

ظفر: (سنجیدہ)...... وہ یہاں چار دن کے لیے نہیں آ رہا...... اُس نے کئی مہینے رہنا ہے یہاں......

ملیحہ: (سنجیدہ)...... پتہ نہیں رہتا بھی ہے کہ نہیں...... دل لگنے کی بات ہے...... اور پھر اب تو اُس کا بیٹا بھی ساتھ ہے...... بیٹے کا دل لگا تو ہی رہے گا وہ یہاں......

ظفر: ...... جو بھی ہے تمہیں بات کرنی ہے اس کے ساتھ...... (دوٹوک انداز)

ملیحہ: (خفا ہو کر)...... آپ کو اپنی اماں کی بیٹیوں کے علاوہ کچھ اور کبھی نہیں سوجھتا...... یاد ہونا چاہیے کیا کیا تھا آپ کی بہن نے میرے بھائی کے ساتھ (خفا ہو کر)......

ظفر: (بات کاٹ کر سختی سے)...... یاد ہے مجھے...... اور اب میں وہ سب کچھ دوبارہ سننا نہیں چاہتا...... (تلخی سے)

ملیحہ: ......کیوں سنیں گے آپ...... وہ آپ کی بہن کے کرتوت جو ہیں...... (غصے سے)

ظفر: ......تم چپ ہو سکتی ہو؟ (غصے سے)

ملیحہ: ......آپ نے مجھ سے کیوں اس طرح کی بات کی......؟......آپ اپنی بہن کے سگے مت بنیں......(غصے سے)

ظفر: (غصے سے)......بہن کا سگا ہوتا تو چودہ سال سے تمہارا بھائی وہاں انگلینڈ میں بیٹھا عیش نہ کر رہا ہوتا...... میں نے بھی بھیج دیا ہوتا تمہیں تمہاری ماں کے گھر......

ملیحہ: (طنزیہ انداز)......میرا مقابلہ مت کریں آپ اپنی بہن کے ساتھ...... جو کچھ آپ کی بہن نے کیا ہے...... یہ میرے بھائی کا حوصلہ ہے کہ اُسے گھر میں ابھی تک اپنا نام دے کر رکھا ہے......آپ جیسا کوئی مرد ہوتا تو کب کا طلاق دے کر فارغ کر چکا ہوتا اُسے......(ظفر کچھ غصے اور بے بسی کے عالم میں کمرے سے نکل جاتا ہے ملیحہ بے حد خفگی کے عالم میں کمرے میں کھڑی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 9-A

وقت: رات

جگہ: معیز کا سٹنگ ایریا

کردار: معیز

معیز اپنے سٹنگ ایریا میں بیٹھا ہے اُس کے سامنے ٹیبل پر کافی کا ایک مگ ہے جس میں سے بھاپ نکل رہی ہے۔

وہ دیوار پر لگی تصویروں کو دیکھ رہا ہے۔ دیوار پر انیلا اور اُس کی بہت ساری تصویریں ہیں...... کچھ شادی کی...... کچھ شادی کے بعد کی...... کچھ فرحان کے ساتھ

اُسے ماضی کا ایک سین یاد آنے لگتا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، انیلا

معیز لاؤنج کے اُسی صوفہ پر بیٹھا ہے اور انیلا اندر سے ایک سوٹ کیس لے کر باہر

نکلتی ہے۔

انیلا: ......میرا لائر آج تم سے contact کرے گا۔

معیز: (بات کاٹ کر)......اس کی ضرورت نہیں ہے...... میں تمہیں divorce دے دوں گا...... مجھے صرف فرحان کی کسٹڈی میں دلچسپی تھی...... جب تم پہلے ہی اُسے مجھے دے رہی ہو......تو lawyers کی ضرورت نہیں پڑے گی......

انیلا: (تلخی سے)...... ہاں اس رشتے میں صرف ایک فرحان ہی تھا جسے تم own کرتے تھے

معیز: (سنجیدہ)...... میں کسے own کرتا تھا کسے نہیں اب یہ argument بے کار ہے ......تم شادی کر رہی ہو......I wish you well.

انیلا: (تلخی سے)......میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تم سے ملنا اور تم سے شادی کرنا تھی۔

معیز: (سنجیدہ)......جب تم یہاں سے جا رہی ہو تو مجھے curse کیے بغیر بھی جا سکتی ہو......

انیلا: ......I never cursed you. ------- I always cursed myself. عائشہ لکی ہے کہ اُسے تمہارے ساتھ رہنا نہیں پڑا......(بیگ اُٹھا کر دروازے تک پہنچ کر ایک بار رُک کر کہتی ہے معیز کے چہرے کا رنگ بدلتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 9-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز یک دم جیسے حال میں واپس آتا ہے۔ وہ ایک نظر کافی کے کپ کو دیکھتا ہے جس میں سے اُٹھتی ہوئی بھاپ اب ختم ہو چکی ہے۔

پھر وہ اُٹھ کر سامنے دیوار پر لگی انیلا کی تصویریں اُتارنے لگتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: ساس، ایک رشتہ دار عورت، فرح، عائشہ

ایک رشتہ دار عورت عائشہ کی ساس اور فرح کے پاس بیٹھی ہے۔ وہ تعزیت کے لیے آئی ہے۔

عورت: بڑا افسوس ہوا یہ سن کر...... معیز کے لیے تو بڑی آزمائش ہے یہ......

ساس: (گہرا سانس)...... معیز کے لیے ہی کیا ہم سب کے لیے آزمائش ہے...... بڑی اچھی تھی میری بہو......

عورت: ......کبھی پاکستان نہیں آئی...... (کچھ تجسس سے)

ساس: ......معیز آتا تو وہ آتی نا...... (تبھی عائشہ ایک پانی کا گلاس لیے اندر آتی ہے اور اُس عورت کو پانی دیتی ہے جو پانی کا گلاس لیتے ہوئے بغور عائشہ کو دیکھتی ہے۔ عائشہ سے)

عورت: ......سنا ہے بیٹی کی شادی کی تیاری ہو رہی ہے......

ساس: (عائشہ کے کچھ کہنے سے پہلے ہی کہتی ہے)...... ہاں اس لیے تو آ رہا تھا معیز...... کہہ رہا تھا بس اس فرض سے جتنی جلدی سبکدوش ہو جاؤں اچھا ہے...... رشتہ تو گھر میں ہی ہے اس لیے فکر بھی نہیں لیکن اب شاید آگے کرنی پڑے گی شادی......

عورت: ......لیکن کچھ زیادہ ہی جلدی کر رہے ہو شادی...... ابھی تو 20 کی بھی نہیں ہوئی۔

ساس: (کچھ تیزی سے)...... معیز اور میرے ہاتھ میں ہوتا تو میٹرک کے بعد بیاہ دیتے اُسے!...... وہ تو ہارون بھی پڑھ رہا تھا اس لیے وہ راضی نہیں ہوا شادی پر (عائشہ باہر جاتے ہوئے اس بات پر ٹھٹھکتی ہے۔)

عورت: ......چلو اچھا ہے آپس میں ہی رشتہ ہو جائے گا...... ویسے بڑا دل ہے ملیحہ کا...... جو کچھ ہوا اُس کے بعد بھی عائشہ کی بیٹی کو بہو بنا رہی ہے...... (عائشہ دروازے کے باہر کسی بت کی طرح یہ ساری باتیں سن رہی ہے اُس کی آنکھوں میں اذیت ہے۔)

ساس: ...... عائشہ کی ہوتی تو وہ تھوکتی بھی نہ اُس پر...... یہ تو بھائی کی عزت رکھ رہی ہے وہ...... وہ نہیں رکھے گی تو کون رکھے گا...... خاندان میں اور کوئی تو بیاہے گا نہیں اُسے......

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، فرحان

معیز فرحان کے کپڑے ایک بیگ میں پیک کر رہا ہے۔ فرحان اپنے بستر پر خاموش بیٹھا معیز کو پیکنگ کرتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔

فرحان: Can I ask something?

معیز: ......yes......

فرحان: ......آپ اتنے سال پاکستان کیوں نہیں گئے؟ (پیکنگ کرتے ہوئے نظریں چرا کر)

معیز: ......وقت نہیں ملا...... ہاں زندگی بہت بزی ہو گئی تھی۔

فرحان: Was that the only reason?---

معیز: (ٹالتے ہوئے)...... ہاں...... کوئی اور وجہ نہیں تھی......

فرحان: (کچھ دیر بعد) Do you speak to your daughter?

معیز: (بے ساختہ)...... وہ تمہاری بہن بھی ہے فرحان...... Call her Noor Apa

فرحان: (بات بدل کر بے ساختہ)...... آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا......؟

معیز: (مدھم آواز)...... ہاں میری بات ہوئی ہے......

فرحان: (سنجیدہ)...... وہ miss نہیں کرتے آپ کو......؟

معیز: (لمبے وقفے کے بعد)...... پتہ نہیں......

فرحان: ......انہوں نے کبھی کہا نہیں آپ سے پاکستان آنے کو......؟

معیز: (کچھ دیر بول نہیں پاتا)...... نہیں......

فرحان: (کچھ حیران ہو کر) That's strange. (معیز پیکنگ کرتا رہتا ہے لیکن وہ اب خاموش رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، ساس

عائشہ اپنی ساس کے بالوں میں کنگھی کرتے ہوئے اُن کی چٹیا بنا رہی ہے ساس ساتھ ساتھ بول رہی ہے۔

ساس: ......تم اپنے کمرے کی صفائی کروا نا ٹھیک سے......

عائشہ: (مشینی انداز)......جی......

ساس: ......اپنا سامان نور کے کمرے میں رکھ لیا تم نے......؟

عائشہ: (مدھم آواز)......آج رکھ دوں گی۔

ساس: (کچھ سختی سے)......اور نور کو کہہ دینا بالکل کوئی اُلٹی سیدھی بات نہ کرے باپ سے یا فرحان سے......

عائشہ: ......جی......(میکانیکی انداز)

ساس: ......نور کی شادی ہو جائے تو پھر معیز کا بھی رشتہ طے کرتی ہوں کہیں......میرے بیٹے کا گھر اُجڑ گیا ہے......اللہ ایسی آزمائش میں کسی کو نہ ڈالے......مہینہ دو مہینہ رہنا ہے اُس نے......شادی کر کے ہی واپس بھیجوں گی اُسے (بالوں میں کنگھی پھیرتے عائشہ کے ہاتھ رُکتے ہیں ساس اُسی طرح روانی سے کہہ رہی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: نور، عائشہ

نور اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی ہے۔ جب عائشہ اپنے کپڑے اور کچھ دوسری چیزوں کا ایک بیگ اُٹھائے اندر داخل ہوتی ہے۔ وہ اُن کپڑوں کو لیے وارڈ روب کی طرف جاتی ہے تو نور اُسے ٹوکتی ہے۔

نور: ......یہ کیا رکھ رہی ہیں......؟

عائشہ: (کپڑے رکھتے ہوئے)......میرے کپڑے ہیں۔

نور: (حیران)......لیکن میری وارڈ روب میں کیوں رکھ رہی ہیں......

عائشہ: ......اب یہیں رہوں گی اس لیے

نور: (چونک کر)......کیا مطلب......؟ میرے کمرے میں رہیں گی......؟

عائشہ: ......ہاں وہاں تمہارے پاپا اور بھائی رہیں گے......

نور: (ناراض)......اُن کا بیٹا گیسٹ روم میں رہ سکتا ہے......اور آپ اُن کی بیوی ہیں آپ کو کمرہ چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے......

عائشہ: (مدھم آواز)......میں یہاں زیادہ آرام سے رہوں گی......ویسے بھی تمہارے بھائی

کو ابھی ضرورت ہے کہ وہ تمہارے پاپا کے ساتھ رہے......

نور: (کچھ جھنجھلا کر)......وہ میرا بھائی نہیں ہے......پلیز......آپ بار بار اُسے میرا بھائی کہنا بند کر دیں......اور میں نے آپ سے کچھ کہا ہے......

عائشہ: ......تم یہ سب کچھ نہیں سمجھ سکتیں......

نور: میں سب کچھ سمجھ سکتی ہوں...... I am not a child.

عائشہ: (مدھم آواز)......میں نہیں چاہتی اتنے سال بعد وہ یہاں آ کر uncomfortable ہوں......

نور: (بے حد سنجیدہ)......اور اُن کو comfortable کرنے کے لیے واحد راستہ یہ ہے کہ آپ سین سے غائب ہو جائیں......اس طرح چھپ جائیں

عائشہ: ......کیا ہرج ہے......؟ (نظر چرا کر)

نور: ......چھپنے سے مسئلے حل نہیں ہوتے......مسئلہ حل نہیں ہوگا......

عائشہ: ......مسئلہ سامنے رہ کر بھی حل نہیں ہوگا۔ (وہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔ نور کچھ ڈسٹربڈ اُسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: ائیر پورٹ

کردار:

ائیر پورٹ کا ایک بیرونی منظر ایک جہاز اُڑتا نظر آ رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، نور

عائشہ کچن میں کھانا تیار کر رہی ہے۔ جب نور کالج کے لیے تیار ہو کر وہاں آتی ہے۔ عائشہ اُسے دیکھ کر کچھ چونک کر کہتی ہے۔

عائشہ: ......تم کہاں جا رہی ہو......؟

نور: (فریج سے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے)......کالج اور کہاں جاؤں گی......؟

عائشہ: ......لیکن تمہارے پاپا آ رہے ہیں آج......آج تو نہیں جانا چاہیے تھا تمہیں

نور: (بے حد سرد مہری سے پانی پیتے ہوئے)......اور گھر بیٹھ کر کیا کروں......اُن کے لیے کھانا بنانے اور کام کرنے کے لیے تو آپ کافی ہیں......ویسے بھی وہ میرے لیے نہیں آ رہے......جن کے لیے آ رہے ہیں وہ سب گھر پر ہی ملیں گے اُنہیں......

عائشہ: ......تمہاری دادی ناراض ہوں گی......؟

نور: (کہہ کر نکل جاتی ہے)......یہ کوئی نئی بات ہوگی......؟ (عائشہ کچھ دیر چپ چاپ کھڑی رہ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: معیز، حسیب، فرحان

حسیب گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے معیز اُس کے برابر میں بیٹھا ہے۔فرحان پچھلی سیٹ پر بیٹھا بے حد دلچسپی سے گاڑی کے باہر دیکھ رہا ہے۔

حسیب: ......فلائٹ ٹھیک رہی......؟

معیز: (باہر دیکھتے ہوئے)......ہاں......بہت بدل گیا ہے یہاں سب کچھ......

حسیب: (سر ہلاتا ہے پھر بھائی کو دیکھتے ہوئے کچھ مدھم آواز میں کہتا ہے۔)......ہاں......آپ بھی تو بدل گئے ہیں......

فرحان: (معیز کچھ چونک کر اُسے دیکھتا ہے اور اس سے پہلے کہ کچھ کہے کچھ پچھلی سیٹ پر بیٹھا فرحان کہتا ہے۔)----Papa ---- what's that? (انگلی کے اشارے سے کھڑکی کے باہر کسی بلڈنگ کی طرف اشارہ کر کے معیز خود بھی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا کچن

کردار: عائشہ

عائشہ کچن میں سامان پھیلائے کھانا تیار کر رہی ہے۔ایک ملازمہ بھی بیٹھی سبزی کاٹ رہی ہے جب باہر ہارن سنائی دیتا ہے۔چولہے پر رکھی دیگچی میں کفگیر چلاتی عائشہ یک دم رُکتی ہے۔ملازمہ بھی چونک کر اُٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

ملازمہ: ......لگتا ہے صاحب آ گئے......میں ذرا دیکھ کر آتی ہوں۔(وہ کہتے ہوئے سبزی چھوڑ کر کچن سے چلی جاتی ہے۔عائشہ بت بنی کچھ دیر چولہے کے سامنے کھڑی رہتی ہے۔پھر دبے قدموں رُکتے، جھجکتے، اٹکتے ہوئے وہ کچن کی کھڑکی کی طرف جاتی ہے۔اور وہاں سے باہر دیکھتی ہے۔کھڑکی سے باہر کچھ نظر نہیں آ سکتا۔وہ عقبی طرف کھلتی ہے۔وہ بے ساختہ وہاں سے ہٹتی ہے۔پھر دوبارہ کچن کے چولہے کی طرف آتی ہے۔پھر وہاں سے ایک بار دروازے کی طرف جاتی ہے۔وہاں سے سب لوگوں کی آوازیں آ رہی ہیں۔وہ معیز کی آواز سنتی ہے۔

معیز: ......السلام علیکم امی (عائشہ کی آنکھوں میں نمی آنے لگتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: معیز، ماں، حسیب، فرح، حیدر، حرا، فرحان

معیز ماں سے گلے مل رہا ہے سب لوگ وہیں پر آس پاس ہیں۔فرحان دلچسپی سے سب کو دیکھ رہا ہے۔

ماں: ......کتنا بدل گیا ہے تو......میں تو شکل دیکھنے کو ترس گئی تھی تیری......

معیز: ......آپ کیسی ہیں......؟

ماں: (جذباتی انداز میں آنسو صاف کرتے ہوئے)......تیرے بغیر کیسی ہو سکتی ہوں......

معیز: ......فرحان اپنی دادی سے ملو......(فرحان کو آگے کرتے ہوئے)

فرحان: (فرحان کو آگے کرتے ہوئے)......السلام علیکم......

ماں: (فرحان کی طرف بڑھ کر اُسے گلے لگاتی ہے)......وعلیکم السلام......میرا چاند میرا بچہ......بالکل میرے معیز کی شکل ہے......

معیز: (معیز اسی دوران ملیحہ اور مدیحہ سے ملتا ہے)......السلام علیکم آپا (اُس کو گلے لگا کر)

ملیحہ: ......شکر ہے خیر خیریت سے آ گئی فلائٹ

مدیحہ: (کچھ جذباتی انداز میں) ...... بھائی جان آپ نے واقعی شکل دیکھنے کے لیے ترسا دیا ہمیں ......(معیز کی ماں دوسری طرف فرحان کو حیدر اور حرا سے ملا رہی ہیں۔)

ماں: بیٹا ان سے ملو یہ بہن بھائی ہیں تمہارے

فرحان: (کچھ اُلجھ کر حیدر اور حرا کو دیکھتے ہوئے دادی کو دیکھتا ہے۔) ...... یہ میری بہن ہے......؟ لیکن پاپا تو کہہ رہے تھے وہ بڑی ہیں۔

معیز: (اُس کے جملے پر یک دم پلٹ کر اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔) ...... یہ کزن ہیں تمہارے......(فرحان اُن دونوں سے ہاتھ ملاتا ہے۔ ماں سے)

معیز: ......نور کہاں ہے؟

ماں: (تیکھے انداز) ......گھر پر کہاں ہے...... پتہ بھی تھا اتنے سالوں بعد باپ آ رہا ہے پر مجال ہے کوئی خوشی ہو...... کالج گئی ہوئی ہے...... جیسی ماں ویسی بیٹی......

معیز: (اُس کے جملے پر معیز کا رنگ بدلتا ہے وہ فرحان کو دیکھتا ہے وہ بھی اُس وقت باپ ہی کو دیکھ رہا ہے معیز نظر چرا کر کہتا ہے۔) ......کوئی بات نہیں...... بعد میں مل لوں گا...... (ماں سے کہتے ہوئے پھر فرحان سے کہتا ہے) ......تم کچھ دیر آرام کر لو...... you must be tired.

ماں: (جلدی سے) ......ہاں ......ہاں ......آرام کر لو بیٹا...... بلکہ تم بھی کچھ دیر آرام کر لو ......سامان کہاں رکھا ہے۔

حبیب: (حبیب سے پوچھتی ہے) ......وہ رکھ دیا ہے میں نے کمرے میں۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: کمرہ

کردار: معیز، فرحان

معیز فرحان کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ کمرے میں اُس کے سوٹ کیس پڑے ہیں۔ وہ اندر آتے ہوئے فرحان سے کہتا ہے۔

معیز: ......تمہیں کپڑے نکال دیتا ہوں ......تم کپڑے change کر کے کچھ دیر کے لیے سو جاؤ......

فرحان: ...... مجھے نیند نہیں آ رہی......

معیز: (بیگ کھولتے ہوئے) ......Still...... کچھ rest کرنا چاہیے تمہیں ......بھوک لگ رہی ہے......؟

فرحان: (کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے) ......نہیں ...... یہاں رہوں گا میں......

معیز: (مسکرا کر) ......میں بھی......

فرحان: (کچھ حیرانی سے کچھ دیر بعد) ...... you won't stay in your wife's room?

معیز: (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے) ......No......

فرحان: ......کیوں......؟

معیز: (مدھم آواز میں بیگ سے اُس کے کپڑے نکالتے ہوئے) ......تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں میں......

فرحان: (کچھ دیر بعد) ......آپ کی وائف آپ سے ملنے کیوں نہیں آئیں......

معیز: (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر یک دم فرحان کو اپنے پاس بلا کر بے حد سنجیدگی سے کہتا ہے) ......come here...... There are a few things that I can't share with you.

فرحان: ...... Why?

معیز: (سنجیدہ) ------Becasue you are too young. (اُسے کپڑے دیتے ہوئے)

معیز: ...... اس لیے مجھ سے اتنے سوال مت کرو ...... یہ تمہارے کپڑے ہیں ...... change کر لو......

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، ملازمہ

عائشہ ایک ٹرے میں پانی کی بوتل، گلاس اور چائے کا ایک کپ رکھ رہی ہے جب ملازمہ اندر داخل ہوتی ہے۔

ملازمہ: ......عائشہ بی بی......آپ نے نہیں ملنا صاحب سے......؟

عائشہ: (نظریں ملائے بغیر)......یہ چائے لے جاؤ۔

ملازمہ: ......پر وہ تو آرام کرنے چلے گئے ہیں۔

عائشہ: ......چائے چاہیے ہوگی......گھر میں آتے ہی چائے پیتے تھے......پہلے......

ملازمہ: ......تو آپ لے جائیں نا......

عائشہ: ......تم لے جاؤ مجھے کھانا پکانا ہے......
......اور پوچھ لینا کہ اور کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔

ملازمہ: (ٹرے اُٹھاتے ہوئے)......اچھا جی......

//Cut//

Scene No # 22-A

وقت: دن
جگہ: معیز کا کمرہ
کردار: معیز، فرحان، ملازمہ

معیز بیگ بند کر کے سیدھا ہوتا ہے اور اُس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑتی ہے وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف آتا ہے۔ وہ مکمل طور پر خالی ہے۔ وہ کچھ دیر اُس خالی ڈریسنگ ٹیبل کو دیکھتا ہے۔ پھر وہ سر اُٹھا کر آئینے میں اپنے عکس کو دیکھتا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 23

وقت: دن
جگہ: کمرہ
کردار: معیز، عائشہ

اسی ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے پر I love you کے الفاظ لپ اسٹک سے لکھے ہوئے ہیں اور معیز بڑے آرام سے بال بنا رہا ہے برش کے ساتھ (تبھی عائشہ بے حد خفگی کے ساتھ ٹشو لیے ہوئے وہ لفظ مٹانے کی کوشش کرتی ہے لیکن معیز اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے روکتا ہے۔)

عائشہ: ......ہر روز میری لپ اسٹک بھی خراب کرتے ہو اور یہ آئینہ بھی......(مصنوعی سنجیدگی)

معیز: ......لپ اسٹک میں لا کر دیتا ہوں۔

عائشہ: (دو بہ دو)......ڈریسنگ ٹیبل تو میرے جہیز کا ہے نا......

معیز: (دو بہ دو)......ہے تو میرے کمرے میں نا

عائشہ: (مصنوعی سنجیدگی)......کمرہ تو میرے سسرال میں ہے

معیز: (مصنوعی سنجیدگی)......اور میں تمہارا شوہر ہوں......

عائشہ: (ناراض)......لیکن اس کا یہ مطلب ہے تم میرے ڈریسنگ ٹیبل پر ہر روز یہ اُلٹی سیدھی باتیں لکھو......

معیز: (سنجیدہ)......اُلٹی سیدھی باتیں؟......اظہارِ محبت ہے یار......

عائشہ: (بے ساختہ)......وہ زبان سے کرو......یہاں لکھنے کی کیا تک بنتی ہے......

معیز: (پیار سے)......میں چاہتا ہوں تم جتنی بار اس شیشے کے سامنے آ کر کھڑی ہو......یہ شیشہ تم سے یہی بات کہے۔ (عائشہ اُس کی بات پر بے اختیار ہنستی ہے۔ اور شیشے پر لکھے لفظوں کو دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 22-B

وقت: دن
جگہ: معیز کا کمرہ
کردار: معیز، ملازمہ، فرحان

دروازے پر دستک کی آواز پر معیز یک دم چونکتا ہے اور شیشے کو دیکھتا ہے۔ وہاں اب کچھ نہیں لکھا ہوا۔ اُس کے عقب میں ملازمہ چائے اور پانی ٹرے میں لیے اندر داخل ہو رہی ہے۔ وہ پلٹتا ہے۔ ملازمہ صوفے کے سامنے پڑی تپائی پر وہ ٹیبل رکھ دیتی ہے اور کھڑی ہو کر معیز سے کہتی ہے۔

ملازمہ: ......عائشہ بی بی پوچھ رہی ہیں......کوئی اور چیز چاہیے؟

معیز: (کچھ دیر جیسے کچھ بول نہیں پاتا)......نہیں......(ملازمہ کمرے سے چلی جاتی ہے۔

معیز آہستہ آہستہ چلتے ہوئے صوفہ کے قریب آتا ہے اور اُس چائے کے کپ پر نظر ڈالتا ہے جس سے بھاپ اُٹھ رہی ہے۔ پھر پانی کے اُس خالی گلاس اور بوتل پر جو ٹرے میں پڑا ہے۔ وہ صوفہ پر بیٹھ جاتا ہے اور گلاس میں بوتل سے کچھ پانی ڈالتا ہے پھر گلاس اُٹھا کر منہ سے لگا کر ایک سپ لیتا ہے اُس کے کانوں میں عائشہ کی آواز آ رہی ہے۔

Voice over

عائشہ: ......ہر عادت اُلٹی عادت ہے تمہاری معیز......چائے پیئو یا پانی پیئو......یہ دونوں

اکٹھے پینے کی کیا تُک ہے......

معیز: ...... بے تکا آدمی ہوں اس لیے ہر عادت بے تکی ہے...... تم برداشت کرو۔ (وہ پانی کا گلاس رکھ دیتا ہے۔ پھر چائے کا کپ اُٹھاتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں بے حد عجیب سا تاثر ہے۔ وہ چائے کا کپ اُٹھا کر چائے کا ایک گھونٹ لیتا ہے۔ پھر جیسے اُس چائے کا ذائقہ محسوس کرتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی لہراتی ہے۔ تبھی باتھ روم کا دروازہ کھول کر فرحان باہر آتا ہے۔ معیز یک دم جیسے خود پر قابو پاتا ہے اور چائے کا کپ نیچے رکھ دیتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، ملازمہ

ملازمہ کچن میں آتی ہے تو کھانا پکاتی ہوئی عائشہ اُس سے کہتی ہے۔

عائشہ: ...... کسی چیز کی ضرورت ہے اُنہیں......؟

ملازمہ: نہیں...... میں نے پوچھا تھا ان سے...... پر اُن کو کچھ نہیں چاہیے......

عائشہ: ...... چائے پی......؟

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، فرحان

معیز آخری سپ لیتے ہوئے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ دیتا ہے اور نظر اُٹھا کر فرحان کو دیکھتا ہے جو بستر پر آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا ہے۔ پھر وہ دوبارہ کپ کو دیکھتا ہے۔

//Intercut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: معیز کا کمرہ

کردار: معیز

معیز اپنے چہرے پر یکے بعد دیگرے پانی کے چھینٹے مار رہا ہے یوں جیسے وہ خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ پھر یک دم جیسے وہ ہمت ہارنے والے انداز میں چند لمحوں کے لیے رُک جاتا ہے اور گیلے چہرے کے ساتھ آئینے میں اپنا عکس دیکھتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: ڈائننگ روم

کردار: معیز، مدیحہ، ملیحہ، حسیب، فرح، حیدر، حرا، ماں، فرحان

سب لوگ بیٹھے دوپہر کا کھانا کھا رہے ہیں۔ ماں اور مدیحہ، ملیحہ بار بار معیز اور فرحان کو مختلف ڈشز دے رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ باتیں بھی ہو رہی ہیں۔

ماں: ...... بیٹا یہ کباب لو...... تمہیں کتنے پسند تھے...... میں نے آج خاص طور پر تمہارے لیے بنوائے ہیں...... اور یہ فرحان کو بھی دو نا......

معیز: (روکتا ہے)...... امی یہ spicy کھانے نہیں کھا سکتا ابھی...... اسے عادت نہیں ہے......

فرح: (مسکراتے ہوئے)...... عادت ڈال دیں گے اسے...... جب یہاں سے جائے گا تو انگلینڈ کا کھانا پسند نہیں آئے گا اسے......

ملیحہ: (مسکرا کر)...... اور کیا...... ہمارا بھتیجا ہے تو ہمارے کھانے تو پسند ہونے چاہییں اسے......

معیز: (ماں سے)...... نورا بھی کالج سے نہیں آئی۔

ماں: ...... کالج سے اکیڈمی جاتی ہے اور پھر وہاں سے گھر آتی ہے تین ساڑھے تین بجے...... (فرحان غور سے بات سن رہا ہے)...... ہر کام اپنی مرضی سے کرتی ہے...... مجال ہے کسی کی سن لے...... مان لے...... ایسی خودسر ہے کہ بس...... (بے زاری سے)

ملیحہ: (سنجیدہ)...... بس اب تم ہفتے دو ہفتے میں شادی کی تاریخ طے کرو تو اس کے یہ سارے چکر ختم ہوں اور گھرداری سنبھالے کیا کرنا ہے پڑھ کے اس نے...... (سنجیدہ)

فرحان: ...... education تو اچھی ہوتی ہے...... (یک دم کہتا ہے سب اُس کی بات پر کچھ دیر بول نہیں پاتے۔)

ملیحہ: (یک دم چہکارتے ہوئے)...... ہاں ہاں بیٹا...... بالکل اچھی ہوتی ہے...... لڑکوں کو خوب دل لگا کر پڑھنا چاہیے......

فرحان: (بے ساختہ)......اور لڑکیوں کو بھی......

ماں: (پیار سے)...... بیٹا یہ پاکستان ہے انگلینڈ تھوڑی ہے...... یہاں لڑکیوں نے پڑھ لکھ کے بھی گھر بیٹھنا ہوتا ہے گھر چلانا ہوتا ہے......

فرحان: (سنجیدہ)......کیوں......؟...... یہ ضروری تو نہیں......

ملیحہ: (یک دم بات بدلنے کی کوشش)...... بیٹا یہ چاول لو تم......

فرحان: (سنجیدہ)thank you مجھے بس اتنے ہی کھانے ہیں......

ماں: (یک دم معیز سے)......تم نے فرحان کو کوئی اسلام یا قرآن کی تعلیم بھی دی ہے یا نہیں......

معیز: (بیٹے کو دیکھ کر)......قرآن ختم کیا ہے اُس نے اسلامک سکول سے......

ملیحہ: (معیز سے)......ظفر بھی ملنے آنا چاہتا تھا......رات کو آئے گا۔(معیز کے چہرے پر یک دم جیسے ایک رنگ آ کر گزرتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 28

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: ماں،ملیحہ،مدیحہ،نور

معیز کی ماں ملیحہ اور مدیحہ کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی لاؤنج میں بیٹھی ہے۔ جب کالج یونیفارم میں نور اندر داخل ہوتے ہوئے سلام کرتی ہے۔

نور: ......السلام علیکم......(جواب دینے کی بجائے کچھ ڈانٹنے والے انداز میں)

ماں: ......تم کالج کیوں گئی تھیں آج......؟تمہیں پتہ نہیں تھا باپ آ رہا ہے آج......

نور: (تلخی سے)......14 سال بعد میرے باپ کی واپسی پر کالجز میں چھٹی تو ہونی چاہیے تھی ......لیکن بدقسمتی سے حکومت نے چھٹی نہیں دی...... پانچ منٹ کی ملاقات کے لیے میں پورا دن ضائع نہیں کر سکتی تھی......

ماں: (غصے سے)...... زبان کیسے چلتی ہے تمہاری...... مجال ہے کوئی چھوٹے بڑے کی تمیز ہو......

نور: (لڑنے والا انداز)......نہیں مجھے تمیز نہیں ہے اب آپ کا بیٹا آ گیا ہے تو اُن سے سیکھ لوں گی

ماں: (کہتے ہوئے جاتی ہے)...... میں اسی لیے کہتی تھی دو سال پہلے ہو جانی چاہیے تھی اس کی شادی...... ہاتھ سے نکل گئی ہے یہ لڑکی......

ملیحہ: (طنزیہ)......آپ فکر نہ کریں ......سیدھا کر دوں گی میں اسے...... ذرا شادی ہو جانے دیں......

مدیحہ: (طنزیہ)......سارا قصور آپ کا ہے امی......آپ کو کہا بھی تھا کالج مت بھیجیں اسے ......لیکن آپ نے کالج میں ایڈمیشن کرا دیا اُس کا......

ماں: (غصے میں)......میں نے کرایا......؟معیز نے کہا تھا مجھ سے......

ملیحہ: (بے ساختہ)......آپ کو بتانی چاہیے تھیں اس کی حرکتیں اُسے......

ماں: (بے ساختہ)......تمہارا کیا خیال ہے میں نے نہیں بتائیں ہوں گی...... پر اُس نے کہا کہ تعلیم ضروری ہے......تعلیم سے عقل آ جائے گی......اب کروں گی نا اُس سے بات اس کی...... بے لحاظ نہ ہو تو......

//Cut//

Scene No # 29

وقت: دن

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: نور، عائشہ

نور بے حد غصے کے عالم میں اپنے کمرے میں آتی ہے اور اپنا بیگ تقریباً پھینکنے والے انداز میں رکھ کر بیٹھ کر اپنے جوتے اُتار رہی ہے جب عائشہ اندر آتی ہے۔نور اُسے اندر آتے دیکھتے ہی بے حد جھنجھلاہٹ کے عالم میں کہتی ہے۔

نور: For God's sake اب مجھے یہ مت کہیے گا کہ جا کر باپ سے ملوں......

عائشہ: (مدھم آواز میں)......میں کھانے کا پوچھنے آئی تھی۔

نور: (کچھ نادم ہو کر کہتی ہے)......بھوک نہیں ہے مجھے......(دوبارہ جوتے اُتارنے لگتی ہے۔عائشہ اُسے کھڑی دیکھتی رہتی ہے۔نور اُس کی نظریں محسوس کر رہی ہے اور مزید irritate ہو رہی ہے۔لیکن اپنے کام میں مصروف رہتی ہے۔ایک لمبی خاموشی کے بعد عائشہ کہتی ہے۔

عائشہ: ......تمہارے بارے میں پوچھ رہے تھے وہ......

نور: (طنزیہ انداز)...... بڑی مہربانی ہے اُن کی...... نہ بھی پوچھتے تو میں کیا کر لیتی......

اور آپ جا کر اپنا کام کریں...... اور تسلی رکھیں...... میرا منہ سر لپیٹ کر پڑے رہنے کا کوئی ارادہ نہیں...... میں ملوں گی اُن سے...... مجھے تو ملنا ہی ہے اُن سے...... (دو ٹوک انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہہ کر واش روم میں چلی جاتی ہے۔ عائشہ کھڑی دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 30-A

وقت: دن
جگہ: لاؤنج
کردار: نور، معیز کی ماں

نور معیز کے بیڈ روم کی طرف جا رہی ہے جب دروازے کے باہر معیز کی ماں اُسے روکتی ہے۔

ماں: ......کہاں جا رہی ہو؟
نور: ......کہاں جا سکتی ہوں......؟ اگر یہاں آئی ہوں تو یہیں جاؤں گی نا......
ماں: ......سو رہا ہوگا وہ اس وقت تھکا ہوا...... سارا دن تمہیں باپ کا خیال آیا نہیں اور اب یاد آ گیا باپ تمہیں۔

// InterCut //

Scene No # 31

وقت: دن
جگہ: معیز کا بیڈ روم
کردار: معیز، فرحان

معیز اندر کمرے میں اُن کی آوازیں سنتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 30-B

وقت: دن
جگہ: کوریڈور
کردار: نور، معیز، ماں

نور اور دادی باہر کھڑی ہیں جہاں معیز باہر نکل آتا ہے اور کہتا ہے۔

معیز: میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔
دادی: اس کے شور سے آنکھ کھل گئی ہوگی میں منع کر رہی تھی اسے

معیز: ......نہیں کچھ نہیں ہوا۔ آؤ اندر۔

//Cut//

Scene No # 32

وقت: دن
جگہ: معیز کا بیڈ روم
کردار: معیز، نور، ماں، فرحان

معیز کے پیچھے کمرے میں نور اور ماں بھی آ جاتی ہیں۔ نور ماں کے وہاں آنے پر کچھ اُلجھی ہوئی ہے لیکن کچھ کہتی نہیں۔ معیز بھی ماں کے اندر آنے پر کچھ uncomfortable ہے۔ نور اور ماں دونوں بیٹھ جاتی ہیں۔ معیز کچھ دیر کی خاموشی کے بعد جیسے بات سٹارٹ کرتا ہے۔ جبکہ نور بستر پر سوئے ہوئے فرحان کو گھور رہی ہے۔

معیز: ...... بہت بڑی ہوگئی ہو تم......
نور: ...... چودہ سال میں کوئی بھی بڑا ہو جاتا......
معیز: ...... ہاں ...... (معیز کو جیسے سمجھ نہیں آ رہا کہ اُس سے کیا بات کرے پھر یک دم کہتا ہے۔)
معیز: ......یہ فرحان ہے......
نور: (بات کاٹ کر سنجیدہ)...... آپ کا بیٹا...... جانتی ہوں......
معیز: (مدھم آواز میں)...... تمہارا بھائی بھی ہے۔
نور: (دوٹوک انداز)...... میرا بھائی نہیں ہے یہ......
ماں: (ناراض ہو کر)...... کیوں بھائی نہیں ہے؟ تمہارے باپ کی اولاد ہے وہ......
معیز: ......رہنے دیں امی...... (ٹوکتا ہے)
نور: ......مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے......
معیز: ......کیا......؟
نور: (چونک کر)...... آپ اگر میری شادی کے لیے آئے ہیں تو وقت ضائع کریں گے مجھے شادی نہیں کرنی۔ (وہ ایک لمحہ میں کہتی ہے اور کہہ کر کمرے سے نکل جاتی ہے معیز اور اُس کی ماں دونوں ہکا بکا بیٹھے رہ جاتے ہیں۔

// Freeze //

قسط نمبر 3

Scene No # 1

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، ماں، فرحان

ماں اب غصے سے معیز سے کہہ رہی ہے۔

ماں: ......تم نے دیکھا کس طرح بات کرتی ہے یہ......؟ ...... یہ ساری ماں کی پڑھائی ہوئی پٹیاں ہیں ...... اس لیے تمہیں کہتی تھی جتنی جلدی ہو اس کے فرض سے فارغ ہو جاؤ ...... دیکھا کس طرح منہ پر انکار کر کے گئی ہے......

معیز: ......آپ نے شادی کے بارے میں اُس سے پوچھا نہیں تھا......؟ (بے حد سنجیدہ)

ماں: ......کیا پوچھتے اُس سے......؟ ہم ہیں نا اُس کے اچھے بُرے کا فیصلہ کرنے والے ......اور گھر کے لڑکے سے بیاہ رہے ہیں اُسے......

معیز: ......پھر بھی......شاید اُسے کوئی اور پسند ہو......

ماں: (یک دم مشتعل ہو کر)......کسی اور کا تو نام بھی مت لینا......اُس کی ماں نے کیا گل کھلائے تھے تمہیں یاد ہے نا...... (معیز کے چہرے کا رنگ اس جملے پر تبدیل ہوتا ہے۔)...... یہ بھی اُسی ماں کی بیٹی ہے...... دو جوتے مار کر نکاح پڑھا دینا......تم باپ ہو اُس کے......اُس کی زندگی کا ہر فیصلہ کرنے کا حق ہے تمہیں...... (معیز چپ چاپ بیٹھا ہوا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: عائشہ، نور

عائشہ نور سے کہہ رہی ہے کچھ پریشان انداز میں۔

عائشہ: ......کیا ضرورت تھی تمہیں یہ سب کچھ کہنے کی......؟

نور: (تلخی سے)......ضرورت تھی یہ سب کچھ کہنے کی ...... یہ سب کچھ نہ کہتی اور شادی کا پھندہ لے کر خودکشی کر لیتی......

عائشہ: (سنجیدہ)......خودکشی کیوں......؟ ہارون اچھا لڑکا ہے۔

نور: (بے ساختہ)......ہو گا......لیکن مجھے شادی نہیں کرنی......

عائشہ: (بے ساختہ)......کیوں......؟

نور: (تلخی سے)......آپ یہ سوال پوچھ سکتی ہیں مجھ سے......؟ آپ کو کیا ملا ہے شادی کر کے جس سے آپ مجھے محروم رکھنا نہیں چاہتیں۔

عائشہ: (بے حد مدھم آواز میں نظریں چرا کر)......میں خوش ہوں......

نور: (طنزیہ)......اگر آپ خوش ہیں تو مجھے ایسی خوشی نہیں چاہیے......

عائشہ: (تھکے ہوئے انداز میں)......تم اپنا مقابلہ مجھ سے مت کرو نور...... میں نے زندگی میں جو غلطیاں کی ہیں اُن کی سزا ملی ہے مجھے......

نور: (رنج سے)......اور میں نہیں چاہتی کہ ایسے کسی relationship میں بندھ کر میں بھی ایسی ہی کسی غلطی کی سزا کاٹوں ...... مجھے زندگی میں اگر کبھی شادی کرنی ہو گی تو میں اپنی مرضی سے کروں گی اور اپنے باپ کے خاندان میں نہیں کروں گی۔

ماں: (اس سے پہلے کہ عائشہ کچھ کہے باہر سے معیز کی ماں کی آواز آنے لگتی ہے۔)...... عائشہ......عائشہ......

نور: ...... جایئے ......کورٹ میں پیشی ہے آپ کی ...... (بے حد تلخی اور طنزیہ انداز میں) (عائشہ کچھ کہے بغیر کمرے سے نکل جاتی ہے۔ نور کھڑی اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: ماں کا کمرہ

کردار: عائشہ، ماں، ملیحہ

عائشہ کھڑی ساس کی باتیں سن رہی ہے۔ وہ اور ملیحہ بے حد غصے میں نظر آ رہی ہیں۔

ماں: ......تمہاری بیٹی کی جرأت کیسے ہوئی کہ وہ اس رشتہ سے انکار کرے......

ملیحہ: ......دو سال سے رشتے کی بات چل رہی ہے......اُس نے ایک بار انکار نہیں کیا...... اب باپ آیا ہے تو منہ میں زبان آ گئی ہے اُس کی ......

ماں: ......زبان نہیں آئی یہ کسی کی پڑھائی ہوئی پٹی ہے......

عائشہ: ......میں اُسے سمجھاؤں گی وہ......

ماں: ......تو اُسے سمجھا نہ صرف بتا دے کہ جو چاہے کر لے شادی اُس کی ہارون کے ساتھ ہی ہونی ہے۔

ملیحہ: (تلخ انداز میں)......اور باپ کے سامنے زبان بند رکھنے کی عادت ڈالو اُسے......تم جس طرح اُس کے دل سے اُتری ہو بیٹی کو بھی اُسی طرح اُتاروگی......(عائشہ رنج سے اُن کا منہ دیکھتی رہتی ہے)

ماں: (تیز آواز)......اور اپنی ماں بھائی سے کیا کہا ہے تو نے کہ معیز کے ساتھ بھیجیں تجھے اُس کے ساتھ صلح صفائی کرائیں......؟

عائشہ: (مدھم آواز)......نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔

ماں: (طنزیہ کاٹ دار انداز)......تو پھر اُن دونوں کو دورہ کیوں پڑا ہے......؟ کان کھول کر سن لو تم......اور اپنی ماں اور بھائی سے بھی کہہ دینا......میرے بیٹے نے تمہیں گھر رکھا ہوا ہے......یہ بڑا کافی ہے......اس سے زیادہ قربانی نہیں مانگ سکتی میں اُس سے (طنزیہ کاٹ دار انداز)

......جہاں اُس کا دل چاہے گا وہ شادی کرے گا......اور جس سے شادی کرے گا اُسے ہی ساتھ لے کر جائے گا......تجھ سے اگر یہ سب برداشت نہیں ہوتا تو چلی جا اپنی ماں کے گھر (عائشہ چپ پتھر کے مجسمے کی طرح اُن کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: معیز کا کمرہ

کردار: معیز، فرحان

معیز چپ چاپ صوفے پر بیٹھا جیسے کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ہے۔ تبھی وہ فرحان کی آواز پر چونکتا ہے۔

فرحان: ......Why don't you take some rest?

معیز: (مسکرا کر)......تم اُٹھ گئے؟

فرحان: ......ہاں......

معیز: (گہرا سانس لے کر)......میں ٹھیک ہوں I am not jet lagged......تم اگر باہر جا کر دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنا چاہتے ہو تو کھیلو......

فرحان: (کچھ دیر بعد)......میں نور سے ملنا چاہتا ہوں......

معیز: (نظریں چرا کر)......نورا بھی کالج سے آئی ہے......تھکی ہوئی ہوگی......آرام کر رہی ہوگی......رات کو کھانے پر مل لینا تم اُس سے......

فرحان: (بے حد سنجیدہ)......Did you meet her?

معیز: (مدھم آواز میں لیٹے لیٹے)......ہاں......

فرحان: ......She must be very happy to see you.

معیز: (کچھ بول نہیں پاتا پھر بات بدلتا ہے)......آؤ تمہیں گھر دکھاتا ہوں......

فرحان: (اُٹھتے ہوئے)......او کے۔

//Cut//

Scene No # 5-A

وقت: دن

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: نور

نور کھڑکی کے سامنے کھڑی بے حد ڈسٹربڈ انداز میں باہر دیکھ رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: لان

کردار: معیز، فرحان، حیدر، حرا

فرحان لان میں حیدر اور حرا کے ساتھ فٹ بال کھیل رہا ہے۔ جبکہ معیز کچھ فاصلے پر کھڑا مسکراتے ہوئے اُسے دیکھ رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 5-B

وقت: دن

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: نور، عائشہ

نور کھڑکی کے سامنے کھڑی سلگتی ہوئی فرحان کو دیکھ رہی ہے۔ جب عائشہ اندر آتی ہے۔ اُس کے ہاتھوں میں نور کا استری شدہ یونیفارم ایک ہینگر پر لٹکا ہوا ہے۔ وہ اندر آ کر اُسے وارڈ روب میں لٹکانے لگتی ہے۔ نور تب بڑبڑاتی ہے بے حد تلخی سے۔

نور: ......اپنے شوہر کا بیٹا دیکھا ہے آپ نے؟

عائشہ: ......نہیں......

نور: (تلخی سے)......تو دیکھ لیں......اپنے شوہر کی فیورٹ اولاد......

عائشہ: (رنج سے)......کیوں اس طرح کی باتیں کرتی رہتی ہو......تم سے بھی بہت محبت کرتے ہیں وہ......

نور: (عجیب سا رنج ہے اُس کی آواز میں)......محبت اسے کہتے ہیں جو اس وقت میرے باپ کے چہرے پر اپنے بیٹے کو کھیلتے دیکھ کر نظر آ رہی ہے......(عجیب سا رنج سے اُس کی آواز میں)

عائشہ: ......اُس کی ماں نہیں ہے......اس لیے اُسے زیادہ توجہ دے رہے ہیں......

نور: ......میری ماں ہے کیا؟ (عائشہ اُس کے جملے پر جیسے فریز ہو جاتی ہے۔ نور کھڑکی سے باہر سے نظریں ہٹا کر اُسے دیکھتی ہے۔ دونوں کی نظریں ملتی ہیں پھر عائشہ یک دم کچھ کہے بغیر کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ

عائشہ سنک کے سامنے کھڑی اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار رہی ہے۔ یوں جیسے خود پر قابو پا رہی ہو۔ پھر وہ دوپٹے کے پلو سے اپنا چہرہ صاف کرتی ہے۔ اُس کی آنکھوں میں نمی تیر رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 8

وقت: دن

جگہ: لان

کردار: معیز، فرحان، حیدر، حرا

معیز فرحان کے کسی گول پر تالیاں بجا رہا ہے۔ تبھی فرحان بھاگتا ہوا باپ کے پاس آتا ہے۔

فرحان: I need some water.

معیز: (حیدر سے کہتا ہے۔)......حیدر فرحان کو کچن میں لے جاؤ اور پانی پلا دو......

حیدر: (فرحان سے کہتا ہے)......اوکے انکل......آؤ فرحان......

معیز: (عقب سے آواز دیتا ہے)......منرل واٹر ہی پینا......

فرحان: (پیچھے مڑ کر باپ سے کہتا ہے)......Don't worry

معیز: ......میں دادی کے کمرے میں جا رہا ہوں۔

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان، حیدر

عائشہ سنک کے سامنے کھڑی ہے جب حیدر فرحان کے ساتھ اندر داخل ہوتا ہے۔ وہ آواز پر پلٹتی ہے۔ اور فرحان کو دیکھ کر ساکت ہوتی ہے۔ وہ اُسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

فرحان: ......السلام علیکم......(وہ اُس کے سلام پر جیسے کچھ شاکڈ ہو کر کچھ دیر بعد جواب دیتی ہے۔)

عائشہ: ......وعلیکم السلام ......(حیدر تب تک فریج سے پانی کی بوتل نکال لیتا ہے۔ عائشہ یک دم جیسے ہوش میں آتے ہوئے ایک گلاس نکالتی ہے اور حیدر سے بوتل لے کر اُس میں پانی ڈالتی ہے۔

حیدر: ......فرحان نے پینا ہے۔ (عائشہ گلاس فرحان کی طرف بڑھا دیتی ہے۔ وہ گلاس لیتے ہوئے کہتا ہے۔)

فرحان: ......جزاک اللہ......(وہ اُس کے ان دو لفظوں پر ایک بار پھر چند لمحوں کے لیے فریز ہوتی ہے۔ وہ ایک لمحہ میں گلاس خالی کر کے پھر حیدر کے ساتھ باہر چلا جاتا ہے۔ عائشہ اُسی طرح پانی کی بوتل ہاتھ میں لیے بڑبڑاتی ہے۔

عائشہ: ......جزاک اللہ......؟

//Cut//

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: ماں کا کمرہ

کردار: ماں، معیز، فرحان

معیز ماں کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ ماں قدرے بے چین انداز میں معیز کو غور سے دیکھ کر کہتی ہے۔

ماں: ......بہت بدل گیا ہے تو......

معیز: (مدھم آواز)......اچھا......؟ پتہ نہیں......عمر کے ساتھ ساتھ انسان بدل جاتا ہے۔

ماں: (سنجیدہ)......تو تو عمر سے پہلے ہی بدل گیا ہے......اتنا چپ تو نہیں تھا تو......

معیز: (مسکرا کر)......اب ہو گیا ہوں......باتوں کے لیے موضوع نہیں رہے میرے پاس ......باہر ویسے بھی کام کی وجہ سے انسان اتنا مصروف رہتا ہے کہ خاموش رہنا سیکھ جاتا ہے......

ماں: (رنج سے)......بیوی اچھی ہوتی تو بھی......اُس نے بھی بڑا دُکھ دیا تجھے......

معیز: (بات کاٹ کر)......اب مر گئی ہے وہ......سارے گلے ختم ہو گئے ہیں اُس کے ساتھ بھی مجھے......

ماں: (بے ساختہ)......نور کی شادی سے فارغ ہوتے ہی میں نے کسی اچھی سی لڑکی سے تیری شادی کرا دینی ہے......تو دیکھنا اس بار میں......

معیز: (خفگی سے بات کاٹ کر)......کیسی باتیں کرتی ہیں آپ......؟......اب عمر نہیں ہے شادی کی میری......

ماں: (کچھ خفا)......کیوں......؟ کہاں سے بوڑھا ہو گیا ہے تو......؟ (سنجیدہ)

معیز: ......دو بچوں کا باپ ہوں......بیٹی کی شادی کرنے والا ہوں......بیٹا بڑا ہو رہا ہے......اور پھر شادی کی اب کوئی خواہش نہیں ہے مجھے......یہ پھل میرے لیے کڑوا ہے۔

ماں: ......جانتی ہوں میں......اسی لیے تو......

معیز: (بات کاٹ کر دو ٹوک انداز میں)......بس امی اس بارے میں بات مت کیجیے گا ......میں اس لیے پاکستان نہیں آیا......ایک بار نہیں دو بار شادی کر چکا ہوں میں ......اب تیسری بار نہیں کروں گا......آپ نور ہی کی فکر کریں۔

ماں: (ناراض)......نور کی کیا فکر کروں......تو نے دیکھ ہی لیا ہے اُسے اور اُس کی زبان کو ......کس طرح تمہاری بیٹی کو پالا اور برداشت کیا ہے یہ میں ہی جانتی ہوں......پر سارا رنگ ڈھنگ ماں ہی کا لے کر آئی ہے پھر......

معیز: (مدھم آواز)......کم عمر ہے ابھی......سمجھ جائے گی......

ماں: (ناراض)......کیسی کم عمری......؟ شادی ہو رہی ہے اُس کی......کوئی دودھ پیتی بچی نہیں ہے وہ......

معیز: ......میں سمجھاؤں گا اُسے......

ماں: (بے ساختہ)......تیرے سمجھانے سے ہی سمجھے گی وہ......تیری سختی ضروری ہے......باپ کو بھی باپ نہیں سمجھا اُس نے......کس طرح زبان چلا کر گئی تیرے سامنے......

معیز: ......میرا بھی قصور ہے امی......اتنے سالوں بعد آیا ہوں یہاں......ابھی وہ......

معیز: (تبھی فرحان اندر کمرے میں آ جاتا ہے معیز بات کرتے کرتے چپ ہو جاتا ہے۔)......پانی پی لیا......؟

فرحان: (پاس بیٹھتے ہوئے)......ہاں......کچن میں ایک عورت نے دیا۔

ماں: (ناراض ہو کر)......لو کچن میں کیوں جانا پڑا......عائشہ نے کمرے میں کیوں نہیں رکھوایا پانی......میں ابھی پوچھتی ہوں اُس سے......

معیز: (روکتا ہے)......کمرے میں تھا پانی......یہ باہر کھیل رہا تھا اس لیے کچن میں پانی پینے چلا گیا......

ماں: (روکتا ہے)......تو وہاں باہر لان میں ہی منگوا لیتا پانی......بچے کو خوامخواہ اندر آنا پڑا۔

فرحان: (بے ساختہ) That's ok with me. ----- That doesn't make any difference.

ماں: (معیز سے مسکرا کر)......کیا کہہ رہا ہے یہ......؟

معیز: ......وہ کہہ رہا ہے کوئی بات نہیں......

فرحان: (باپ سے)......آپ مجھے باہر لے کر جائیں......sea-side پر......حیدر بتا رہا تھا یہاں sea ہے......

معیز: (بے ساختہ)......آج نہیں......ایک دو دن میں چلیں گے۔ آج تم دادی کے پاس بیٹھو......باتیں کرو اُن سے......

دادی: (فرحان کو اپنے بستر پر بلاتے ہوئے)......ہاں......ہاں بیٹا......یہاں آؤ......

میرے پاس......(وہ باپ کو دیکھ کر کچھ جھجکتے ہوئے جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 11-A

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، ملازمہ

عائشہ کوکنگ رینج کے سامنے کھڑی کچھ پکا رہی ہے۔ جب ملازمہ کچھ برتن ٹرے میں لیے اندر داخل ہوتی ہے اور ٹرے ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔ عائشہ اس سے کہتی ہے۔

عائشہ: ......سلاد کے لیے سبزیاں کاٹ دو......

ملازمہ: ......اچھا......(کہہ کر ایک پلیٹ میں کچھ سبزیاں رکھنے لگتی ہے پھر کچھ دیر بعد اچانک عائشہ سے کہتی ہے۔)

ملازمہ: ......صاحب اچھا ہے ویسے......(عائشہ برتن میں چمچ چلاتے چلاتے چند لمحوں کے لیے رُکتی ہے پھر چمچ چلانے لگتی ہے۔)

ملازمہ: ......آپ کی طرح لگتی ہے مجھے عادت......

عائشہ: (چند لمحوں بعد کچھ خیال آنے پر)......میری طرح کیسی؟

ملازمہ: ......آپ کی طرح کم بولتے ہیں...... ہمیشہ سے ایسی ہی عادت تھی اُن کی......؟

(عائشہ چند لمحے کے لیے جیسے کسی خیال میں کھوتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: ساحلِ سمندر

کردار: عائشہ، معیز

دونوں ساحلِ سمندر پر پاپ کارن کھاتے ہوئے چل رہے ہیں۔ معیز اور وہ ساتھ ساتھ باتیں کر رہے ہیں اور ہنس رہے ہیں۔

عائشہ: (عائشہ معیز سے)...... اُف کتنی باتیں کرتے ہو......عورتوں کو مات کر دیا ہے تم نے......

معیز: (مسکراتے ہوئے)......چلو کسی مقابلے میں تو عورتوں کی ہار مانی تم نے......

عائشہ: (بے ساختہ)......عورتوں کی مانی ہے اپنی نہیں مانی......

معیز: (بے ساختہ)......ہاں تم تو زیادہ ہی بولتی ہو مجھ سے......

عائشہ: (بے ساختہ)......ہاں پر تمہاری طرح جھوٹ نہیں بولتی۔

معیز: (ناراض ہو کر)......کون سا جھوٹ بولا ہے میں نے......؟

عائشہ: (بے ساختہ)......کون کون سا گنواؤں......؟

معیز: (بے ساختہ)......الزام مت لگاؤ مجھ پر......

عائشہ: (بے ساختہ)......سچ کہہ رہی ہوں

معیز: (بے ساختہ)......اپنے شوہر کو جھوٹا کہہ رہی ہو......دوزخ میں جاؤ گی۔

عائشہ: (مزے سے)......اچھا ہے...... جنت میں جاؤں گی تو تمہیں کیسے ملوں گی......
(مزے سے)(معیز اُس کی بات پر ہنس پڑتا ہے۔ وہ بھی ہنس پڑتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 11-B

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: ملازمہ، عائشہ

عائشہ حال میں واپس آتی ہے اُس کی آنکھوں میں کچھ نمی ہے۔ ملازمہ یک دم اُس سے کہتی ہے۔

ملازمہ: ......یہ سلاد بنا دیا ہے میں نے......فریج میں رکھ دوں......؟

عائشہ: ......ہاں...... جا کر کھانے کے برتن لگانا شروع کرو اور امی سے پوچھو کہ کھانا لگا دیں۔

//Cut//

Scene No # 13-A

وقت: رات

جگہ: ڈائننگ روم

کردار: معیز، ماں، فرحان، ملیحہ، مدیحہ، حسیب، فرح، ملازمہ

سب لوگ کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھانے والے ہیں۔ ملازمہ ایک ڈش ٹیبل پر رکھ رہی ہے جب فرحان معیز سے کہتا ہے۔

فرحان: ......نور نہیں آئے گی کھانا کھانے کے لیے؟

معیز: (کمرے میں چند لمحوں کے لیے خاموشی چھاتی ہے پھر معیز ملازمہ سے کہتا ہے۔)
......ذرا نور کو بھیجیں......

ملازمہ: (بے حد حیرانی سے کہتے ہوئے جاتی ہے)......نور باجی کو......؟ اچھا......

ماں: (کچھ بے زاری سے)......اپنی مرضی سے کھاتی ہے وہ کھانا......اپنی مرضی سے سوتی جاگتی ہے......اُس کو کوئی سمجھا تھوڑی سکتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، نور، ملازمہ

نور ٹیبل پر بیٹھی کچن میں کھانا کھا رہی ہے۔ عائشہ کچن کا کام نپٹا رہی ہے۔ جب ملازمہ کچھ ایکسائیٹڈ انداز میں اندر آ کر نور سے کہتی ہے۔

ملازمہ: ......صاحب کھانے پر بلا رہے ہیں......؟

نور: ......کسے......؟ (چونک کر......عائشہ بھی چونکتی ہے۔)

ملازمہ: ......آپ کو جی......

نور: ......کیوں......؟

عائشہ: (بے ساختہ)......اتنے سوال جواب کیوں کر رہی ہو نور...... پاپا بلا رہے ہیں تو جاؤ......

نور: (بے ساختہ)......نہیں جا سکتی......اُن سے کہہ دینا......میں نے کھا لیا ہے کھانا......

عائشہ: (کچھ کہنا چاہتی ہے۔)......نور......

نور: (ملازمہ سے کہتی ہے)...... جاؤ تم ...... (ملازمہ چلی جاتی ہے نور اسی طرح کھانا کھاتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13-B

وقت: رات

جگہ: ڈائننگ روم

کردار: معیز، ماں، مدیحہ، ملیحہ، فرحان، ملازمہ، حسیب

سب بیٹھے ہوئے ہیں جب ملازمہ آتی ہے اور کہتی ہے۔

ملازمہ: ......وہ نور باجی کہہ رہی ہیں ...... میں نے نہیں آنا ...... میں وہیں کھانا کھاؤں گی جہاں روز کھاتی ہوں۔ (معیز کے چہرے کا رنگ کچھ بدلتا ہے۔ وہ اور فرحان دونوں ایک لمحہ کے لیے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ ماں کچھ خفگی کے عالم میں ملازمہ سے کہتی ہے۔)

ماں: ......اچھا ٹھیک ہے......کھائے جہاں کھاتی ہے...... جاؤ تم......دیکھا میں اسی لیے نہیں بلاتی اُسے کھانے پر......یہ اس قابل ہی نہیں ہے۔

فرحان: (چند لمحوں کے بعد)......اور آپ کی بیوی وہ بھی سب کے ساتھ کھانا نہیں کھائیں گی؟ (کمرے میں ایک بار پھر خاموشی ہوتی ہے۔ سب ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ رہے ہیں پھر ماں اُس سے کہتی ہے۔)

ماں: ......اُس نے کھا لیا ہوگا ...... بڑے سوال کرتا ہے بیٹا تمہارا معیز ...... (مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ)

ملیحہ: ......یہ پاکستان ہے یہاں بچے بڑوں کی باتوں میں نہیں بولتے......

فرحان: That's strange......oh really...... (باپ کا چہرہ دیکھ کر کندھے اُچکا کر کہتا ہے۔ بڑبڑانے والے انداز میں)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، نور

عائشہ اور نور کچن میں بیٹھی ہیں نور کھانا کھا رہی ہے۔ جبکہ عائشہ اُس سے کہہ رہی ہے۔

عائشہ: ......کیوں کر رہی ہو تم یہ سب کچھ......؟

نور: ......پتہ نہیں ...... (بے تاثر آواز اور چہرہ)

عائشہ: (رنج سے)......تم چاہتی ہو وہ بھی دوسروں کی طرح تمہیں ناپسند کریں......؟

نور: (طنزیہ)......وہ مجھے پسند کرتے ہیں کتنا......؟ I don't think so.

عائشہ: (مدھم آواز)......تم اولاد ہو ان کی ...... کیوں پسند نہیں کریں گے......؟

نور: (بے ساختہ)...... کیوں کا جواب آپ کے پاس بھی ہے ......اُن کے پاس بھی اور میرے پاس بھی......

عائشہ: (ایک لمبی خاموشی کے بعد نظریں چراتے ہوئے عائشہ کہتی ہے۔)...... میری غلطی کی سزا تم کو نہیں دے سکتے وہ

نور: (رنج اور غصے سے)...... دے رہے ہیں ...... دے چکے ہیں ...... چودہ سال سے صرف آپ suffer نہیں کر رہی ہیں میں بھی suffer کر رہی ہوں اور اب میری تعلیم ختم کرا کے میری شادی کرنے آئے ہیں ......تو یہ سزا نہیں ہے کیا......؟ (رنج اور غصے سے)

عائشہ: (مدھم آواز)...... ہر باپ اپنی بیٹی کی شادی کرتا ہے......

نور: (بات کاٹ کر)......اُس کی مرضی سے ......اور ہر باپ بیٹی کی شادی سے پہلے اُسے بہت کچھ دیتا ہے......بیٹی کی شادی باپ پر واحد فرض نہیں ہے......(وہ تلخی سے کہہ کر اُٹھ کر چلی جاتی ہے۔ عائشہ بے حد تھکے ہوئے انداز میں کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، فرحان

معیز فرحان کے ساتھ کمرے میں آتا ہے اور کمرے میں آتے ہی فرحان اُس سے کہتا ہے۔

فرحان: ......نور اور آپ کی وائف آپ کو پسند نہیں کرتیں......؟

معیز: (معیز اُس کے سوال پر کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر جیسے سنبھلتے ہوئے کہتا ہے۔)...... ایسا نہیں ہے......

فرحان: ......پھر آپ کو avoid کیوں کر رہے ہیں وہ......؟ you are not on good terms with them?

معیز: (لمبی خاموشی کے بعد)......We have a few problems (لمبی خاموشی کے بعد)

فرحان: (بے ساختہ)......you and your wife?

معیز: ......ہاں......(سنجیدہ)

فرحان: ......لیکن نور......؟ وہ شادی نہیں کرنا چاہتی اس لیے آپ سے ناراض ہے......؟

معیز: (بے ساختہ)......تم سے کس نے کہا......؟

فرحان: ...... میں نے اُس کی باتیں سنی تھیں جب وہ آج دوپہر کو کمرے میں آئی تھی......

معیز: (ٹالتے ہوئے)......تم یہ سب کچھ نہیں سمجھ سکتے......سو جاؤ۔

فرحان: (دوٹوک انداز) you have no rihgt to get her marrried without her consent.

معیز: (بے ساختہ)......اُس کی مرضی کے بغیر شادی نہیں کر رہا میں اُس کی......

فرحان: ......Good......

معیز: ......سو جاؤ اب......

فرحان: (بیڈ کی طرف جاتے ہوئے) Did I tell you that I don't like your mother?------

معیز: ......کیوں......؟

فرحان: (بے ساختہ) She is so rude. (بے ساختہ)

معیز: ......Show her some respect......وہ تمہاری دادی ہیں۔

فرحان: (سنجیدہ) میں اُن کی respect کرتا ہوں ......لیکن اُن کو بھی دوسروں کی respect کرنی چاہیے......(سنجیدہ)

معیز: ......وہ کرتی ہیں۔

فرحان: I have not seen.

معیز: ......تم یہ سب کچھ نہیں سمجھ سکتے

فرحان: ......کیونکہ میں ابھی چھوٹا ہوں ......Plz stop staying that...... میں اتنا چھوٹا نہیں ہوں۔ (بات کاٹ کر کچھ جھنجھلا کر)

معیز: ......او کے......اب سو جاؤ......

فرحان: ......چاہے میرا دل نہ چاہے......

معیز: ......ہاں چاہے تمہارا دل نہ چاہے۔ (فرحان کچھ ناخوش انداز میں کچھ دیر باپ کو دیکھ کر بیڈ پر جا کر لیٹ جاتا ہے۔ معیز کچھ اَپ سیٹ انداز میں کھڑا اُسے دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات

جگہ: ماں کا کمرہ

کردار: ماں، ملیحہ

دونوں بیٹھی بات کر رہی ہیں۔

ملیحہ: ......آپ نے دیکھا معیز کا حال ......مجال ہے ذرا بھی بیٹی کو کچھ کہہ رہا ہو......اس طرح تو بگڑے گی ہی وہ...... پتہ نہیں کس کو نخرہ دکھا رہی ہے وہ

ماں: (تلخی سے)......یہی حرکتیں کر کے اُس نے عائشہ کو سر چڑھایا تھا پھر نتیجہ دیکھ لیا...... اب بیٹی کو سر پر بٹھائے گا تو پھر وہی کچھ ہوگا۔

ملیحہ: (بے ساختہ)......آپ تو اب بس شادی کی تاریخ کی بات کریں۔ اُس سے (بے ساختہ)

ماں: ......اتنی جلدی کیسے کروں ابھی تو لوگ آ رہے ہیں اُس کی بیوی کی تعزیت کے لیے......

ملیحہ: ......اب اس تعزیت میں کہیں مہینے نہ گزر جائیں......

ماں: (بے ساختہ)......نہیں اب جس کام کے لیے آیا ہے وہ تو کرے گا ہی...... میں نے تو خود اُس سے اُس کی شادی کی بات بھی کی ہے......

ملیحہ: ......پھر......؟

ماں: ......کہاں مانتا ہے......ناراض ہو رہا تھا۔

ملیحہ: ......آپ بھی تو ہتھیلی پر سرسوں جما رہی ہیں ...... اتنی جلدی کہاں کرے گا وہ شادی......؟

ماں: ...... پہلے بھی تو کر لی تھی......

ملیحہ: ...... پہلے کی بات اور تھی ......غصہ تھا اُسے ...... پر اب تو ......ایک میری ساس نے طوفان اُٹھا رکھا ہے کہ عائشہ کو بھیجوں اب معیز کے ساتھ......

ماں: ......صاف صاف کہنا تھا تم نے اُس سے ...... کہ یہ نہیں ہو سکتا ......اُسے اپنی بیٹی کی حرکتیں یاد نہیں ہیں......

ملیحہ: (بے ساختہ)......ادلے بدلے کی شادی ہے امی ......اتنا صاف صاف نہیں کہہ سکتی میں......اوپر سے ظفر بھی منہ پھلائے بیٹھے ہیں ماں کی باتوں میں آ کر...... ملنے بھی

نہیں آ رہے معیز سے......(بڑبڑاتے ہوئے)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: لان

کردار: نور، فرحان

نور لان کے سامنے برآمدے کی سیڑھیوں میں چائے کا ایک کپ لیے سیل پر SMS کر رہی ہے جب فرحان کی آواز پر چونکتی ہے۔

فرحان: Hello!......(نور اُسے دیکھتی ہے وہ مسکرا رہا ہے۔ وہ بے حد سنجیدہ ہے۔ ہاتھ ملانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے ہیں۔)

فرحان: ......آپ نور آپا ہیں......؟

نور: (نور اُسے سر سے پاؤں تک دیکھتی ہے اور ہاتھ ملائے بغیر بے حد ٹھنڈے لہجے میں کہتی ہے۔)......صرف نور......

فرحان: ......پاپا نے کہا تھا میں آپ کو آپا بھی کہا کروں

نور: ......آپا کا مطلب آتا ہے......؟ (ٹھنڈا لہجہ)

فرحان: ......elder sister......probably......(اٹک کر سوچ کر)

نور: ......اور میں تمہاری elder sister نہیں ہوں ......تم جاؤ گے یا میں جاؤں......؟

فرحان: ......I'll leave......(وہ کچھ بددل سا ہو کر مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ وہاں سے جاتا ہے نور ماتھے پر بل لیے اُسے جاتا دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 19-A

وقت: دن

جگہ: لانڈری

کردار: عائشہ، ملازمہ

عائشہ کچھ کپڑے تہہ کر رہی ہے۔ جب ملازمہ معیز کے کپڑے لیے آتی ہے۔

ملازمہ: ......یہ معیز صاحب کے کپڑے ہیں ......استری کر دیں یہ بھی......

عائشہ: ......اُن سے پوچھو فرحان کے اور اُن کے کوئی کپڑے دھونے والے ہیں......؟

ملازمہ: ......اچھا ......(کپڑے دیتے ہوئے جاتی ہے عائشہ معیز کے کپڑے آئرن ٹیبل پر رکھتی ہے۔ اُس کی شرٹ استری کرنے کے لیے ٹیبل پر بچھاتی ہے۔ پھر استری ہاتھ میں لیتے لیتے رُک جاتی ہے۔ وہ معیز کی شرٹ پر ہاتھ پھیر رہی ہے بڑی محبت کے ساتھ......اُس کی آنکھوں میں نمی نظر آ رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: پرانا گھر معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ معیز کی شرٹ پریس کر رہی ہے۔ معیز پاس کھڑا اُس سے باتیں کر رہا ہے۔

معیز: ......تم سے اچھے کپڑے کوئی پریس نہیں کرتا......

عائشہ: (مسکرا کر)......اس طرح کی تعریفیں کر کر کے تم مرد عورتوں سے کام کراتے رہتے ہو......

معیز: (بے ساختہ)......میں جھوٹی تعریف نہیں کر رہا یار...... واقعی تم بڑے اچھے کپڑے پریس کرتی ہو......

عائشہ: (مسکرا کر)......صرف تمہارے کپڑوں کو ...... ہاتھوں سے نہیں دل سے کرتی ہوں......

معیز: (مسکرا کر)......اور مجھے سارا دن ان کپڑوں پر تمہارے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوتا ہے......اسی لیے تمہارے علاوہ کسی سے کپڑے پریس نہیں کرواتا میں......(عائشہ چمکتی آنکھوں سے مسکرا کر دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 19-B

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا کمرہ

کردار: عائشہ

عائشہ نم آنکھوں کے ساتھ اُن کپڑوں کو دیکھ رہی ہے پھر جیسے بے حد شکست خوردہ انداز میں استری اُٹھاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، فرحان

معیز اپنے بیڈ پر سو رہا ہے جب فرحان کی آنکھ کھلتی ہے اور وہ بیڈ پر اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ کچھ دیر وہ بیٹھا رہتا ہے پھر وہ بیڈ سے اُتر کر بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ سے گلاس میں کچھ پانی ڈال کر پیتا ہے۔ کچھ دیر وہ وہیں کھڑا رہتا ہے پھر وہ احتیاط سے کمرے سے نکل جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان

فرحان کچن کے فریج کا دروازہ کھولے کھڑا اندر دیکھ رہا ہے جب اچانک عائشہ کی آواز پر وہ بُری طرح ڈر جاتا ہے۔

عائشہ: ......کچھ چاہیے......؟

فرحان: (گہرا سانس لے کر)......Gosh......you scared me. (مسکرا کر اُس کا چہرہ غور سے دیکھتی ہے)

عائشہ: ......کسی چیز کی ضرورت ہے......؟

فرحان: ......yes--- I need something to eat. ...... مجھے ہمیشہ اس وقت بھوک لگتی ہے۔

عائشہ: ......کیا چیز چاہیے......؟

فرحان: ......کچھ بھی......آئس کریم ہے......؟

عائشہ: (مسکرا کر نرمی سے)......ہاں......لیکن اتنی صبح صبح آئس کریم......سینڈوچ بنا دیتی ہوں......چیز سینڈوچ......؟

فرحان: ......او کے......پاپا بھی یہی بنا کر دیتے ہیں......(عائشہ ایک لمحہ کے لیے ٹھٹھکتی ہے اُس کا چہرہ دیکھتی ہے پھر بریڈ اور چیز لیے کچن ٹیبل کی طرف جاتی ہے اور سینڈوچ بنانے لگتی ہے۔ فرحان اُسے کام کرتے دیکھ رہا ہے پھر کچھ دیر بعد کہتا ہے۔)

فرحان: ......آپ صبح اتنی جلدی اُٹھتی ہیں......؟

عائشہ: ......ہاں......

فرحان: you are a maid? (کام کرتی عائشہ کے ہاتھ رُکتے ہیں وہ ایک لحظہ کے لیے فرحان کو دیکھتی ہے پھر مسکرا دیتی ہے۔)

عائشہ: ......ہاں......(فرحان کچن میں پھرتے ہوئے اِدھر اُدھر چیزوں کو ہاتھ لگا تا دیکھ رہا ہے لاپرواہی سے۔ عائشہ اُسے اِدھر سے اُدھر جاتے ہوئے وقتاً فوقتاً اُسے دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، فرحان

معیز نیند سے جاگتا ہے اور برابر کے بیڈ پر فرحان کو دیکھتا ہے۔ فرحان وہاں نہیں ہے وہ یک دم اُٹھ کر کہنی کے بل بیٹھتا ہے۔ تبھی فرحان ایک پلیٹ میں چیز سینڈوچ اور ساتھ ایک کولڈ ڈرنک لیے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔

معیز: ......کہاں گئے تھے تم......؟ میں پریشان ہو گیا تھا۔

فرحان: ......کچن میں...... مجھے کچھ کھانا تھا...... (مزے سے)

معیز: ......سینڈوچ بنالیا......؟ good...... (مسکرا کر کچھ حیرانی سے)

فرحان: ......نہیں...... وہاں ایک maid تھی اُس نے بنا کر دیا۔ cheese سینڈوچ...... آپ کی طرح (بے ساختہ)...... I like her. (معیز اُس کے جملے پر کچھ دیر بول نہیں پاتا)...... کیا دیکھ رہے ہیں......؟

معیز: (مدھم آواز)...... کچھ نہیں......

فرحان: ......آپ کو چاہیے؟

معیز: ......نہیں...... (کہہ کر یک دم اُٹھ جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: نور، معیز

نور اپنے کمرے میں سٹڈی ٹیبل پر بیٹھی کچھ لکھنے میں مصروف ہے جب دروازہ بجا کر معیز اندر داخل ہوتا ہے۔ نور دروازے کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اُسی طرح کہتی ہے۔

نور: ......امی ٹیلر سے میرے کپڑے منگوا دیں......

معیز: (معیز کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہتا ہے۔)......نور......

نور: (نور جیسے کرنٹ کھا کر پلٹ کر دیکھتی ہے اور پھر یک دم کھڑی ہوتے ہوئے کہتی ہے۔)......آپ......؟ آپ یہاں......؟

معیز: (مسکراتا ہے۔)......کیوں یہاں نہیں آ سکتا میں......؟

نور: (ٹھنڈا لہجہ)......آ سکتے ہیں......آپ کا گھر ہے......کہیں بھی جا سکتے ہیں آپ......

معیز: (سنجیدہ ہو کر)......ہمیشہ طنز کیوں ہوتا ہے تمہاری باتوں میں......؟

نور: (بے ساختہ)......ہمیشہ طنز سنتی رہی ہوں اس لیے......

معیز: (موضوع بدل کر)......کچھ دیر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں......؟

نور: (سنجیدہ)......کس ٹاپک پر......؟

معیز: ......کسی ٹاپک کے بغیر بھی ہم بات کر سکتے ہیں......ہمیں ایک دوسرے سے بات چیت کے لیے topic کی ضرورت نہیں ہے۔

نور: (بے ساختہ)......لیکن ہمیں ایک دوسرے سے بات چیت کے لیے عادت کی ضرورت ضرور ہے۔......اور وہ عادت نہ مجھے ہے نہ آپ کو......

معیز: (سنجیدہ)......وہی عادت بنانا چاہتا ہوں......

نور: (بے ساختہ)......اب بہت مشکل ہے......

معیز: (سنجیدہ)......تم مجھے ناپسند کرتی ہو......؟

نور: (تلخی سے مسکرا کر)......ناپسند بڑا چھوٹا لفظ ہے...... (تلخی سے مسکرا کر)

معیز: ......تم مجھ سے نفرت کرتی ہو......؟

نور: (بے ساختہ)......ہاں......آپ سے امی سے......اپنے آپ سے......اس زندگی سے جو میں گزار رہی ہوں......ان لوگوں اور چیزوں سے جو میرے اِرد گرد ہیں......ہر چیز سے......

معیز: (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے)......کیوں......؟

نور: (طنزیہ)......کیوں......؟ یہ سوال پوچھنا چاہیے آپ کو مجھ سے......؟ نہیں۔ شاید یہی

سوال پوچھنا چاہیے آپ کو That shows your insensitivity and indifference towords me. (رنجیدہ ہوکر)

معیز: ایک باپ اپنی اولاد سے insensitive اور indifferent ہوسکتا ہے......؟

نور: (بے ساختہ)......ہوسکتا ہے......میرا باپ ہوسکتا ہے......14 سال سے رہا ہے۔

معیز: (بے ساختہ)......نہیں میں کبھی تم سے insensitive اور indifferent نہیں رہا میں نے 14 سال میں دنیا کی ہر آسائش تمہیں دی ہے تمہاری ہر خواہش پوری کی ہے......

نور: (بات کاٹ کر)......آسائش اور خواہش......؟ اس گھر کے ایک کمرے کی چھت کو آپ آسائش کہتے ہیں......؟ خواہش؟ 14 سال میں کبھی آپ نے پوچھا میری خواہشات کیا ہیں......؟ میں آپ کی انگلی پکڑ کر اپنا پہلا قدم اُٹھانا چاہتی تھی......

نور: (اس کی آنکھوں میں آنسو آرہے ہیں)...... میں آپ کے ساتھ پہلی بار سکول جانا چاہتی تھی......جیسے آپ اپنے بیٹے کو لے کر گئے ہوں گے......میں بھی دُنیا کی ہر شے کو اپنے باپ کی انگلی پکڑ کر کھوجنا چاہتی تھی...... مجھے رشتے کے نام پر کاغذ کے چند ٹکڑوں کی ضرورت نہیں تھی جس کے عوض میری ماں پچھلے 18 سال سے دن رات مشقت کر رہی ہے......

معیز: (بے حد رنج سے)......اور میں...... میں نے مشقت نہیں کاٹی...... میں خوش ہوں کہ میں 14 سال نہیں آسکا......؟

نور: (رنج سے)......آپ کے پاس سب کچھ تھا...... بیوی بیٹا......زندگی دنیا......خوش تو رہنا چاہیے تھا آپ کو......

نور: 18 سال جنت میں رہ کر آئے ہیں آپ......اس دوزخ کو کبھی نہیں جھیل سکتے آپ جس میں مَیں اپنی ماں کے ساتھ ہوں......

معیز: (تلخی سے)She has made your hate me.......وہ کبھی یہ نہیں چاہ سکتی کہ تم مجھ سے محبت کرو......

نور: (بے ساختہ)......آپ سے محبت......وہ تو کبھی مجھے اپنے آپ سے بھی محبت نہیں کروا سکیں...... مجھے اُن پر ترس آتا ہے...... پہلے رحم آتا تھا......اب ترس......(رنج سے)

معیز: ......اور میں قابلِ رحم نہیں ہوں تمہارے نزدیک......؟ (رنج سے)

نور: ......قابلِ رحم......؟ یہ ساری تباہی آپ کی لائی ہوئی ہے......

معیز: (بے ساختہ)......میری لائی ہوئی......؟ یہ سارا mess کس کا create کیا ہوا ہے میں تمہیں بتانا نہیں چاہتا......(تلخی سے ہنس کر)

نور: ......بتا دیں......آپ بھی بتا دیں......میری ماں کے بارے میں جو کچھ کہنا ہے کہہ دیں...... چودہ سال سے میں اس گھر کے ہر شخص کی زبان سے وہ سب کچھ سن رہی ہوں جسے زبان پر لاتے ہوئے آپ جھجک رہے ہیں......آپ کو تو اصل میں اب کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے......آپ بدلہ لے چکے ہیں میری ماں سے......

معیز: ......بدلہ......؟ کیا بدلہ لیا میں نے......؟

(بے ساختہ)......جو کچھ تمہاری ماں نے کیا اُس کے بعد بھی چودہ سال سے عزت سے وہ اس گھر میں بیٹھی ہے......

نور: (تقریباً چلا کر)......عزت سے......؟ اسے عزت کہتے ہیں آپ......؟ جانوروں کی طرح دن سے رات تک اس گھر کے ہر فرد کی منہ بند کر کے خدمت کو عزت کہتے ہیں......؟ اُن کی غلطی نے اُنہیں سب کے لیے punching bag نہیں بنایا......آپ نے بنایا...... آپ کو انہیں طلاق دے دینی چاہیے تھی...... جب معاف کرنے کا ظرف نہیں تھا تو اپنے گھر میں بٹھانے کا کیا فائدہ تھا......

معیز: (بے ساختہ)......طلاق دینا چاہتا تھا......لیکن تمہاری وجہ سے نہیں دے سکا...... میں تمہاری زندگی برباد نہیں کرنا چاہتا تھا۔

نور: (تلخی سے)......آپ کو لگتا ہے میری زندگی اب برباد نہیں ہوئی......؟ آپ کو لگتا ہے بہت بہتر تربیت ہوئی ہے میری اب......؟ طلاق کے تین جملے نہیں بولے آپ نے میری ماں سے...... لیکن اُنہیں اپنی زندگی سے ایک divorcee ہی کی طرح الگ کر دیا آپ نے...... میں بھی بروکن فیملی کے بچے ہی کی طرح پل کر بڑی ہوئی ہوں......(تلخی سے)

معیز: ......میں جانتا ہوں کہ میری کوئی explanation تمہیں مطمئن نہیں کرے گی۔ (بے ساختہ تھک کر)

نور: ......تو مت دیں پھر کوئی explanation......دھڑلے سے کہیں کہ ہاں میں نے کیا ہے یہ سب کچھ......کیونکہ میں مرد ہوں کر سکتا ہوں یہ سب کچھ......

معیز: (رنج سے)...... اتنا استحقاق سمجھتا اپنا تو تمہارے سامنے وضاحتیں نہ دے رہا ہوتا......(رنج سے)

نور: (سرد مہری سے)...... وضاحتیں اس لیے دے رہے ہیں آپ تا کہ آپ میری زندگی کے جہنم کو لمبا کر سکیں ...... پہلے میں اس گھر میں suffer کر رہی ہوں ...... پھر میں آپ کی بہن کے گھر میں جا کر suffer کروں ...... وہ میں نہیں کروں گی۔ میں ماں کی طرح بہادر نہیں ہوں ...... (وہ بات کرتے ہوئے اپنے سٹڈی ٹیبل کی ایک دراز سے ایک شیشی نکالتی ہے۔ اور معیز کو دکھاتے ہوئے) یہ سلیپنگ پلز ہیں جس دن مجھے کسی نے زبردستی شادی پر مجبور کیا...... میں یہ کھا لوں گی ......لیکن میں آپ کی فیملی میں شادی نہیں کروں گی۔ (وہ کہہ کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔ معیز شاکڈ بت کی طرح کھڑا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز بے حد اَپ سیٹ انداز میں بیٹھا ہوا ہے۔ وہ بار بار اپنی کنپٹی مسل رہا ہے یوں جیسے بے حد پریشان ہو اُس کے کانوں میں بار بار نور کی باتیں اور دھمکی گونج رہی ہے۔ وہ کچھ اَپ سیٹ انداز میں اُلجھ کر کمرے میں ٹہلنے لگتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: فرحان، نور، عائشہ، فرح

فرحان کچن کی ایک ٹیبل پر اطمینان سے بیٹھا ہے اور عائشہ اُس کے سامنے فرنچ فرائز رکھ رہی ہے۔ اور ساتھ ایک گلاس میں پیپسی۔

فرحان: جزاک اللہ......

نور: (وہ مسکرا کر کہہ کر کھانے لگتا ہے۔ عائشہ اُس کے لفظوں پر چند لمحوں کے لیے ٹھٹھک کر پھر مسکرا دیتی ہے اور دوبارہ کھانا بنانے لگتی ہے۔ تبھی نور کچن میں داخل ہوتی ہے اور فرحان کو وہاں دیکھ کر وہ بُری طرح خفا ہوتی ہے۔ قدرے تلخی سے ماں سے کہتی

ہے۔)......اب ایک اور مل گیا ہے آپ کو خدمت کروانے کے لیے ...... (فرحان کھاتے کھاتے کچھ حیرانی سے نور کو دیکھتا ہے یوں جیسے اُس کے لفظوں اور غصے کو سمجھ نہ پا رہا ہو۔ عائشہ جلدی سے کہتی ہے۔)

عائشہ: ......تمہیں کچھ چاہیے کیا......؟

نور: (تلخی سے)......اگر چاہیے ہو تو بھی آپ کے پاس میرے لیے وقت کہاں ہوگا...... (فرحان کھانا چھوڑ کر یہ سب کچھ دیکھنے لگتا ہے)......لوگوں کے بچوں کو لنچ کے ایک گھنٹے کے بعد fries سرو کرنے سے آپ کو فرصت ملے تو آپ کو اپنی اولاد نظر آئے۔

عائشہ: ......اُس نے آج لنچ نہیں کیا اس لیے آج fries بنا کر دیئے ہیں......

نور: (فرحان کو دیکھ کر کچھ تلخی سے)......کیوں لنچ کیوں نہیں کیا......؟ چار چار کھانے پک رہے ہیں ......اگر پھر بھی کھانے کی بجائے fries کھانی ہیں تو سیدھا fries بنا کر دیں اسے ......لیکن نہیں ...... ہر ایک کو پسند ہے سارا دن آپ کو کچن میں کھڑا رکھنا ......(فرحان کو دیکھ کر تلخی سے)

نور: ......کھاؤ......اور کھاؤ......اور جا کر اپنے باپ کو یہ سب کچھ بتانا جو میں نے تمہارے بارے میں کہا ہے......ok...... (بے حد طنزیہ مسکراہٹ سے فرحان کو کہتے ہوئے کچن سے چلی جاتی ہے فرحان ٹیبل پر اب ساکت بیٹھا ہے۔ عائشہ بھی اُسی طرح ساکت ہے بے حد اور شرمندہ ہونٹ کاٹتے ہوئے یوں جیسے اُسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کیا ہے۔)

عائشہ: ......وہ......آج ......آج طبیعت ٹھیک نہیں ہے......اس لیے اتنا غصہ آ رہا ہے اُسے ......ورنہ ایسی نہیں ہے نور......

فرحان: (مدھم آواز میں)......I am sorry

عائشہ: ......کس لیے......؟

فرحان: I mistook you for a maid......

عائشہ: (کچھ دیر بول نہیں پاتی پھر کہتی ہے)......کوئی بات نہیں

فرحان: (وہ کہتا ہے)you are papa's first wife?

عائشہ: (جواب دینے کی بجائے بات بدلتی ہے)......fries دوبارہ بنا دوں......ٹھنڈے تو نہیں ہو گئے؟

فرحان: No, it's ok......

عائشہ: (دونوں کے درمیان خاموشی آتی ہے عائشہ کچھ کہنا چاہ رہی ہے پھر یک دم جیسے بات بدل کر کہتی ہے)......تم یہ کھالو تو میں تمہیں آئس کریم نکال کر دیتی ہوں فریزر سے......

فرح: (اس سے پہلے کہ فرحان کچھ کہے فرح اندر آتی ہے اور عائشہ سے کہتی ہے)......اماں کہہ رہی ہیں رات کے کھانے کا پوچھ لیں اُن سے جا کر......

عائشہ: ......میں بس آنے ہی والی تھی......(نروس ہو کر)

فرح: ......حرا کو بھی بنا دینے تھے fries......(فرحان کے فرائز دیکھ کر)

عائشہ: ......ابھی بنا دیتی ہوں......(جلدی سے)

فرح: ......اور ایک کپ چائے بھی بنا دو......سر پھٹ رہا ہے میرا درد سے......دیکھو ذرا کہیں ڈسپرین ہے تو وہ بھی ساتھ لے آنا......(کہتے ہوئے اپنی کنپٹی رگڑتے ہوئے چلی جاتی ہے۔ عائشہ تیزی سے چائے کا پانی رکھنے لگتی ہے اور پھر ساتھ ہی cabinet کھول کر اندر سے دوائی ڈھونڈنے لگتی ہے۔ فرحان چپ چاپ یہ سب کچھ دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: ساس کا کمرہ

کردار: عائشہ، ساس

ساس جائے نماز پر بیٹھی تسبیح پھیرتے ہوئے بے حد تحکمانہ انداز میں عائشہ سے کہہ رہی ہے۔

ساس: ......گوشت کچا تھا دوپہر کے کھانے میں......معیز نے دو لقمے لے کر رکھ دیا......چاولوں میں بھی کنی تھی......پتہ نہیں کدھر دھیان رہتا ہے تمہارا کھانا پکاتے ہوئے......دو دن ہوئے ہیں میرے بیٹے کو آئے اور مجال ہے کوئی ایک چیز ڈھنگ کی پکائی ہو تم نے......

عائشہ: میں......میں دھیان سے پکاؤں گی اب......(پریشان ہو کر)

ساس: (اُس کی بات کاٹ کر)......اور دوپہر کا سالن اور کباب چاولوں کے ساتھ ملیحہ کو ساتھ دے دینا......وہ ابھی نکل رہی ہے گھر کے لیے......رات کا کھانا جلدی پک جاتا تو تازہ کھانا بھیج دیتی میں ساتھ......پر پتہ نہیں تم کیا کرتی رہتی ہو سارا دن......تمہیں فکر ہی نہیں ہے کہ وقت پر کوئی کام ہو جائے

عائشہ: (بے ساختہ)......وہ میں فرحان کو کھانا کھلا رہی تھی......آپ نے ہی کہا تھا۔

ساس: (بات کاٹ کر)......کہا تھا پر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم چار گھنٹے اس کھانے پر ہی لگا دو......کدھر ہے بچہ؟

عائشہ: (چونک کر)......شاید باہر ہے......

ساس: (تحکمانہ انداز)......دیکھ کر آؤ اسے......(عائشہ چپ چاپ کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 28

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، فرحان

فرحان معیز کے سامنے بیٹھا اُس سے بات کر رہا ہے۔ معیز کتاب پڑھ رہا ہے۔

فرحان: I met your wife papa......

معیز: (معیز اُس کی بات پر چونکتا ہے لیکن پھر جیسے خود پر قابو پاتا ہے۔)......ok......

فرحان: ......وہ عورت جنہیں میں اُس دن maid سمجھا تھا آپ کی wife ہیں۔

معیز: (ٹالتے ہوئے)......سو جاؤ رات بہت ہو رہی ہے۔ (یک دم)

فرحان: ......you are not interested in knowing کہ ہم نے کیا بات کی؟

معیز: (دوبارہ کتاب پر نظریں جما کر)......نہیں......

فرحان: ......کیوں......؟

معیز: ......مجھے interest نہیں ہے

فرحان: (اپنے لفظوں پر زور دے کر)......She is your wife.

معیز: (معیز کچھ دیر اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے یوں جیسے اُسے سمجھ ہی نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کہے پھر وہ کچھ خفگی کے عالم میں اُس سے کہتا ہے)......I know تمہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے......

فرحان: (کچھ دیر بعد) I like her very much ---- she is a nice woman.

معیز: (چہرے کا رنگ بدلتا ہے۔)......سو جاؤ......

فرحان: You dislike her? (معیز پھر چونک کر اُس کا چہرہ دیکھتا ہے لیکن جواب نہیں دیتا فرحان کچھ دیر جواب کا انتظار کرنے کے بعد بستر پر لیٹ جاتا ہے۔)

فرحان: ......ok--- goodnight (معیز ہاتھ میں کتاب لیے بیٹھا رہتا ہے وہ جیسے کسی گہری سوچ میں ہے۔)

//Cut//

Scene No # 29

وقت: رات

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: نور، عائشہ

نور کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف ہے جب عائشہ کچھ کپڑے تہہ کرتے ہوئے اُس سے کہتی ہے۔

عائشہ: ...... مجھے بالکل اچھا نہیں لگا جس طرح تم نے آج فرحان سے بات کی ہے......کیا سوچتا ہوگا وہ......؟

نور: (غصے سے)......وہ جو چاہے سوچے مجھے پرواہ نہیں ہے اُس کی......اور مجھے بھی اچھا نہیں لگا جس طرح آپ اُس کے آگے پیچھے پھر رہی ہیں......(رنجیدہ)

عائشہ: ......کتنا اُداس ہوگا وہ......اُس کی ماں......

نور: (ناراض)......وہ اُداس ہے کیونکہ اُس کی ماں کی ڈیتھ ہوگئی تو ہم یہاں پر اتنے سالوں سے کیا خوشیاں مناتے پھر رہے ہیں......؟

عائشہ: (سنجیدہ مدھم آواز)......وہ تمہارے پاپا سے یہ سب کہے تو اُنہیں کتنا برا لگے گا۔

نور: (غصے سے)......وہ کہے جس کو جا کر کہنا چاہتا ہے کہے...... Do you think I care? ......میں چاہتی ہوں وہ بتائے اپنے باپ کو کہ مجھے اُس کی شکل سے بھی نفرت ہے اور میں اُسے اس گھر میں برداشت نہیں کرسکتی......

عائشہ: ......تو کیا ہوگا......؟ وہ واپس چلے جائیں گے......بس......اور کیا ہوگا......؟ (بے حد اُداس آواز میں)

نور: ......یہی چاہتی ہوں میں......

عائشہ: ......ہمیشہ کے لیے تو وہ پہلے بھی نہیں آئے......(وہ بے حد عجیب سے انداز میں گہرا سانس لیتے ہوئے کہہ کر چلی جاتی ہے۔ نور چند لمحوں کے لیے بول نہیں پاتی اور پلٹ کر کمرے سے باہر جاتی ہوئی ماں کو دیکھتی ہے۔)

// Freeze //

قسط نمبر 4

Scene No # 1

وقت: دن

جگہ: کالج

کردار: نور، سارہ

نور کالج کی سیڑھیوں پر بیٹھی ہے۔ ایک پنسل ہاتھ میں پکڑے وہ سر جھکائے سیڑھیوں پر کچھ لکھنے میں مصروف ہے۔ مکمل انہماک سے......تبھی سارہ اُس کے عقب میں نمودار ہوتی ہے۔

سارہ: ......تم ابھی تک یہیں ہو......؟

نور: (کچھ بڑبڑا کر سیدھا ہوتے ہوئے)......ہاں......تمہارا پریکٹیکل ختم ہوگیا......؟

سارہ: ......ہاں......لیکن تم کیوں بیٹھی ہوا بھی تک یہاں......؟ ڈرائیور نہیں آیا کیا؟

نور: (ڈھیلے لہجے میں)......پتہ نہیں......آیا ہوگا......

سارہ: ......تم گیٹ پر ہی نہیں گئیں......؟

نور: (اسی طرح پنسل سے شکلیں بناتے ہوئے)......نہیں......

سارہ: (پاس بیٹھ جاتی ہے)......کیا بات ہے......؟

نور: ......کوئی بات نہیں......

سارہ: (بے ساختہ)......تو پھر گھر کیوں نہیں جا رہیں؟ (بے زاری سے)

نور: ......میرا دل نہیں چاہ رہا......

سارہ: (مسکراتی ہے اور کچھ چھیڑنے والے انداز میں)......حالانکہ آج کل تو تمہیں بھاگ بھاگ کر گھر جانا چاہیے......انکل جو آئے ہوئے ہیں......کیا کیا لائے ہیں انکل تمہارے لیے......

نور: ......اپنا بیٹا......(وہ اُس کا چہرہ دیکھتے رہنے کے بعد آنسوؤں سے بھری آنکھوں کے ساتھ ہنستے ہوئے کہتی ہے۔)

سارہ کے ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: ساس کا کمرہ

کردار: معیز، ماں

معیز ماں کے پاس بیٹھا اُن سے بے حد سنجیدگی سے بات کر رہا ہے۔

معیز: ......نور اس رشتہ سے خوش نہیں ہے۔

ماں: (چونک کر) ......تو......؟ (چونک کر)

معیز: ......تو یہ کہ آپ ملیحہ کو بتا دیں کہ......

ماں: ......کیا مطلب ہے تمہارا......؟ کیا بتاؤں میں ملیحہ کو......؟ (حیران ہو کر)

معیز: ......وہ ہارون سے شادی نہیں کرنا چاہتی......

ماں: (غصے سے) ......تو یہ خناس تم نکالو اُس کے دماغ سے......

معیز: (سنجیدہ) ......میں اُس کی مرضی کے بغیر اُس کی شادی کہیں نہیں کروں گا......

ماں: (طنزیہ) ......اوہ اچھا......تو صاف صاف کہو تمہاری صاحبزادی کی مرضی کہیں اور ہوگئی ہے......آخر ماں کا رنگ ڈھنگ تو دکھانا تھا اُس نے......

معیز: (برا مان کر) ......اس طرح کی بات مت کریں......

ماں: (غصے سے) ......کیوں نہ کروں اتنے سال کے رشتے سے اب انکاری ہو رہی ہے تمہاری بیٹی......تو کیوں نہ کہوں میں کہ یہ ماں کی تربیت ہے......

معیز: (سنجیدہ) ......میں پہلے سے آپ کو منع کرتا رہا تھا بچپن کی اس طرح کی منگنیوں سے ......لیکن آپ نے میری نہیں سنی ......کیا فائدہ تھا اس طرح کے رشتے کا؟

ماں: (غصے سے) ......فائدہ......؟ فائدہ پوچھ رہے ہو مجھ سے......؟ تمہارے خاندان کو جوڑنے کی کوشش کی تھی......اپنی بیٹی کو مجبور کر کے تمہاری بیٹی کا رشتہ مانگنے کے لیے کہا تھا ......ورنہ جو کچھ تمہاری بیوی نے کیا تھا......کوئی تھوکتا بھی نہ ایسی ماں کی اولاد پر......

معیز: (بے حد خفا ہو کر) ......اماں بس کریں ......جو کچھ ہوا اُس میں نور کا کوئی قصور نہیں تھا......

ماں: (بے ساختہ) ......قصور تھا یا نہیں تھا عزت دار اور شریف گھرانے ماں کو دیکھ کر بیٹی بیاہ کر لاتے ہیں......

معیز: (بے حد غصے اور تلخی سے کہتا ہے۔) ......اماں اب اس سارے قصے کو ختم کر دیں......

خوشی ہوتی ہے کیا آپ کو بار بار میرے زخموں پر نمک چھڑک کر...... بار بار وہی قصہ چھیڑ کر......اس لیے اتنے سال میں پاکستان نہیں آیا......اور اب اگر آ گیا ہوں تو بند کر دیں یہ سب کچھ......میری بیٹی کا موازنہ اُس کی ماں کے ساتھ کرنا چھوڑ دیں۔ (تلخی سے کہتا ہوا اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔ ماں کچھ ہکا بکا نظر آتی ہے اُس کے اس رویے پر)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان

رات کے پچھلے پہر عائشہ اور فرحان کچن کے ٹیبل پر بیٹھے ہیں۔ فرحان بڑے غور سے اُس کا چہرہ دیکھ رہا ہے۔ عائشہ مدھم آواز میں بے حد ہمدردی کے ساتھ کہہ رہی ہے۔ ٹیبل پر ایک سینڈوچ کا بچا ہوا ٹکڑا بھی پڑا ہے۔ اور گلاس میں تھوڑی سی پیپسی۔ (مدھم آواز میں بول رہی ہے۔)

عائشہ: ......مجھے بہت افسوس ہے جو کچھ تمہاری ممی کے ساتھ ہوا......وہ بہت اچھی عورت تھیں۔

فرحان: (بے ساختہ) ......آپ کو کیسے پتہ......؟

عائشہ: (چند لمحے کچھ کہہ نہیں پاتی پھر کہتی ہے) ......اچھی ہوں گی تو تمہارے پاپا نے شادی کی اُن سے......

فرحان: (وہ کہتا ہے عائشہ حیران ہو کر اُسے دیکھتی ہے) ......لیکن نہیں کرنی چاہیے تھی......

عائشہ: (پھر نظریں چرا کر کہتی ہے) ......میں نے اجازت دی تھی اُنہیں......(پھر نظریں چرا کر کہتی ہے)

فرحان: (بے ساختہ) ......Why?......

عائشہ: (وہ کچھ دیر بول نہیں پاتی پھر کہتی ہے) ......وہ اکیلے تھے وہاں تو کوئی ہونا چاہیے تھا جو اُن کا خیال رکھتا......

فرحان: (بے ساختہ) ......آپ آ جاتیں اُن کے پاس......؟

عائشہ: (لمبی خاموشی کے بعد) ......میں نہیں آ سکتی تھی ......یہاں سب کا خیال کون رکھتا ......اماں کا سب کا......

فرحان: (مدھم آواز) Was this the only reason?------ (چونک کر اُسے دیکھتی ہے پھر نظریں چراتی ہے۔)

عائشہ: ......ہاں......

فرحان: (کچھ دیر بعد کہتا ہے)...... Papa has not been fair to you and Noor Apa (مدھم آواز میں)

عائشہ: ......مجھے کوئی شکائت نہیں ہے اُن سے

فرحان: (بے ساختہ کہتا ہے)......لیکن نور آپا کو ہیں

عائشہ: (جلدی سے جیسے دفاع کرتے ہوئے)......وہ بے وقوف ہے جلدی غصے میں آجاتی ہے......تم اُس کی باتوں پر دھیان نہ دیا کرو......

فرحان: (مدھم آواز میں)......She hates me.

عائشہ: (بے ساختہ)......ایسا نہیں ہے......

فرحان: (اپنے لفظوں پر زور دے کر)......ایسا ہے......I can see it in her eyes.

عائشہ: (ٹالتے ہوئے)......وہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گی......

فرحان: (کچھ دیر بعد)......آپ اور پاپا آپس میں بات کیوں نہیں کرتے......؟

عائشہ: (کچھ دیر بول نہیں پاتی پھر یک دم بات بدلتی ہے۔)......بیٹھے بیٹھے کتنی رات ہو گئی......سو جاؤ اب جا کے......

فرحان: (اپنے سوال پر قائم)...... You don't want to answer my question.

عائشہ: (کچھ بے بس انداز میں)......کچھ سوالوں کے جواب نہیں ہوتے......

فرحان: ......پھر ڈھونڈنے چاہئیں......(عائشہ کچھ بول نہیں پاتی۔)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: منصور کا گھر/پارک/آفس

کردار: منصور،معیز

معیز فون پر قدرے پریشان لہجے میں منصور سے بات کر رہا ہے۔

معیز: ......مجھے کبھی یہ اندازہ نہیں ہوا تھا کہ وہ اتنی خفا اتنی بے زار ہے مجھ سے......

منصور: ......اتنے عرصے سے تم اپنی اولاد کو اس طرح دوسروں پر چھوڑ دو گے......تو اور کیا نتیجہ نکلے گا......؟

معیز: ......وہ لڑکی ہے لڑکا نہیں تھی کہ میں پریشان ہوتا......عائشہ نے اُس کی اچھی تربیت نہیں کی......

منصور: ......جو mess تمہارا پھیلایا ہوا ہے......typical مردوں کی طرح اُس کا الزام اپنی بیوی کے سر مت رکھو......

معیز: ......وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے منصور......For no reason......اگرچہ پاکستان نہیں آیا میں لیکن میں نے کبھی اُس کی کسی ذمہ داری کو نبھانے سے غفلت نہیں کی کبھی نہیں......

منصور: ......تم اُسے اور عائشہ دونوں کو UK لے آؤ......اب تو ایسا ہو سکتا ہے......معیز تم سن رہے ہو میری بات......؟

معیز: ......یہ بہت مشکل ہے منصور......میں اُسے لا سکتا ہوں......عائشہ کو نہیں......

منصور: ......اور عائشہ کے بغیر وہ نہیں آئے گی...... you have to make very hard choices now.......(معیز خاموش رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: دادی کا کمرہ

کردار: عائشہ،معیز کی ماں

عائشہ معیز کی ماں کے سامنے کھڑی ہے اور وہ بے حد غصے کے عالم میں اُس سے بات کر رہی ہے۔

ماں: ......کیا کہا ہے تمہاری بیٹی نے باپ سے......؟

عائشہ: (بے حد پریشان)......مجھے نہیں پتہ اماں......

ماں: (غصے سے)......یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہیں کچھ پتہ نہ ہو......تمہاری پڑھائی ہوئی پٹیاں ہیں یہ......رشتے سے انکار کر رہی ہے تمہاری بیٹی......اُس کی جرأت دیکھو......

عائشہ: ......میں......میں سمجھاؤں گی اُسے......(اٹک کر)

ماں: ......دماغ تو سیدھا اب میں کروں گی اُس کا......وہ سمجھتی کیا ہے اپنے آپ کو......اور نہ درست ہوا تو تمہیں اور اُسے دونوں کو اُٹھا کر باہر پھینک دوں گی اس گھر سے خاندان کی عزت کا خیال نہ رکھنے والی عورتوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے اس گھر میں

......(عائشہ زرد چہرے کے ساتھ معیز کی ماں کو دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: فرح، نور

نور ابھی گھر میں داخل ہوتی ہے جب فرح اُسے کہتی ہے۔

فرح: ......اماں بلا رہی ہیں۔

نور: ......کھانا کھا کر آتی ہوں میں......

فرح: (سنجیدہ)......اماں کہہ رہی ہیں کوئی ضروری بات ہے کھانا بعد میں کھا لینا......(نور بے حد خفا ہو کر اور جھنجھلا کر جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: دادی کا کمرہ

کردار: دادی، نور

دادی کمرے میں بیٹھی کوئی کام کر رہی ہیں جب نور اندر داخل ہوتی ہے۔(سپاٹ انداز)

نور: ......آپ نے بلایا تھا مجھے......؟

دادی: (غصے سے)......باپ سے کیا کہا ہے تم نے......؟

نور: (اسی انداز میں)......کیا کہا ہے......؟

دادی: (غصے سے)......اتنی بے حیا ہو گئی ہو تم کہ باپ کو منہ پھاڑ کر شادی سے انکار کرنے لگیں......

نور: (سنجیدہ)......اس میں بے حیائی والی کیا بات ہے...... میری مرضی نہیں ہے میں نہیں کروں گی......

دادی: (غصے سے)......تو یہ بات پہلے منہ سے نہیں پھوٹ سکتی تھیں تم...... مجھ سے کہتی

نور: (تیز آواز)...... بہت دفعہ کہہ چکی ہوں آپ سے......آپ نے شاید مذاق سمجھا تھا اسے......

دادی: (بُری طرح طیش میں آتے ہوئے)......پر آخر تجھے تکلیف کیا ہے کیوں نہیں کرنی تو نے شادی......؟

نور: (بے ساختہ)......میری مرضی......

دادی: (غصے سے)......یہی مرضیاں کر کے تیری ماں اس حال کو پہنچی ہے اب تو نے بھی ماں جیسے کوئی گل کھلانے ہوں گے

نور: (ضد میں آکر)......ہاں یہی سمجھ لیں یہی کرنا ہے میں نے...... پھر......؟

دادی: (جیسے ملامت کرتے ہوئے)......ماں جیسا حال ہوگا تیرا یاد رکھنا پھر......

نور: (غصے سے)......ماں جیسا حال نہیں ہوگا میرا......نہ میں ماں کی طرح بزدل ہوں نہ کمزور......

//Cut//

Scene No # 8

وقت: دن

جگہ: کوریڈور

کردار: معیز

معیز اپنے کمرے سے باہر نکل رہا ہے جب کوریڈور میں نکلتے ہی اُسے ماں اور نور کے جھگڑے کی آوازیں آتی ہیں وہ کچھ پریشان ہو کر جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: دادی کا کمرہ

کردار: نور، دادی، معیز

دادی بڑی تلخی کے عالم میں نور سے کہہ رہی ہے۔

دادی: ......جیسی ماں ہے ویسی ہی بیٹی ہوگی ......خون تو وہی ہے نا...... کیکر کے درخت پر سیب کہاں اُگیں گے۔

نور: (غصے سے)......تو پھر اتنا چلا کیوں رہی ہیں ...... پھر کیوں شوق ہے آپ کو مجھے اپنی بیٹی کی بہو بنانے کا......

دادی: (غصے سے)......اور تو کوئی تجھے بیاہ کر لے کر نہیں جائے گا......اور کہیں بیاہ کر جائے

گی تو چار دن میں اپنی زبان کی وجہ سے جوتے کھاتے ہوئے واپس آجائے گی

نور: (بے حد نفرت سے)......زبان کی وجہ سے گھر اُجڑتے تو سب سے پہلے آپ کا اُجڑنا چاہیے تھا آپ کو اپنے باپ کے گھر پر ہونا چاہیے تھا۔

دادی: (غصے سے)...... تیرے باپ کو بلاتی ہوں پھر تجھے پتہ چلے گا اس زبان درازی کا نتیجہ......

نور: ......بلالیں......ڈرتی نہیں ہوں میں کسی سے...... (تبھی معیز اندر داخل ہوتا ہے۔)

دادی: ......یہ دیکھ لو اپنی بیٹی کی زبان......کیا کچھ نہیں کہہ دیا اس نے مجھے اور تمہیں......

نور: (اسی انداز میں)......جو بھی کہا ہے سچ کہا ہے......اور پھر کہوں گی۔

دادی: ......دو تھپڑ اسے مارے ہوتے نا تو اس کی زبان اتنی لمبی نہ ہوتی......(تیز آواز میں)

نور: ......اگر یہ شوق ہے تو یہ بھی پورا کروالیں......

معیز: (تحمل سے کہتا ہے)......تم جاؤ یہاں سے...... (تحمل سے کہتا ہے)

دادی: (ناراض)......اسے بھیج رہا ہے یہاں سے......تمہیں پتہ نہیں ہے کیا کیا کہا ہے اس نے مجھ سے......

معیز: (پھر نور سے کہتا ہے وہ چلی جاتی ہے۔)......جاؤ تم یہاں سے......

دادی: (بے حد ناراض ہو کر)......تو شہ دے رہا ہے اسے......کہ جب آئے تیری ماں کی بے عزتی کرے۔

معیز: (کچھ خفا)......اماں کیوں بچوں کے ساتھ اس طرح کی باتیں کرتی ہیں آپ......؟

دادی: (بے حد غصے میں)......میں کرتی ہوں......؟ ماں کے قصور نکال سارے......تو نے سنا نہیں کیا کیا کہا اُس نے......

معیز: (ناراض ہو کر)......سب کچھ سنا ہے میں نے......آپ اُس سے کیوں اس طرح کی باتیں کرتی ہیں......؟

دادی: (غصے سے)......کر اب تو بھی اُس کی حمایت کر......تیری اولاد پال دی......تو نے تو چودہ برس پلٹ کر نہیں دیکھا آج تجھے بڑی اولاد یاد آگئی......

معیز: (رنجیدہ اور کچھ بے بس)......بڑی غلطی کی میں نے 14 سال پلٹ کر نہیں دیکھا۔ دیکھا ہوتا تو آج یہ سب کچھ نہ ہو رہا ہوتا۔ (وہ کہتے ہوئے چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: معیز، ماں، ملیحہ، ظفر، ظفر کی ماں

سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے ہیں۔ لاؤنج میں ایک عجیب سی خاموشی ہے۔ یوں جیسے سب بے حد uncomfortable انداز میں بیٹھے ہوں کوئی کسی سے نظریں نہیں ملا رہا۔ معیز سر جھکائے بیٹھا ہے۔

ظفر کی ماں: (پھر جیسے کچھ لفظ ڈھونڈتے ہوئے)...... بہت افسوس ہوا انیلا کے حادثے کا سن کر......

معیز: (مدھم آواز)......جی......

ظفر کی ماں: (سنجیدہ)......اللہ کی رضا ہے اسی میں......

معیز کی ماں: (اپنے لفظوں کو دباتے ہوئے) بس میرے بیٹے کے مقدر میں تو عورت کا سکھ لکھا ہی نہیں......

ظفر: (ظفر کی ماں کچھ نادم ہوتی ہے اس جملے پر)......ابھی تو کچھ ماہ رہیں گے پاکستان میں......؟

معیز: (مدھم آواز)......پتہ نہیں......ارادہ تو ہے لیکن......فرحان ایڈجسٹ نہیں ہوا تو پھر واپس جانا پڑے گا......

ملیحہ: (بے ساختہ)......پیچھے بھی تو گھر بار ہے اُسے کتنی دیر چھوڑ کر رہ سکتے ہیں بھائی جان یہاں...... (کچھ دیر بعد جیسے بڑے محتاط انداز میں)

ظفر کی ماں: ......اکیلا رہنا تو بڑا مشکل ہوگا اب وہاں......پھر چھوٹا بچہ بھی ہے ساتھ

معیز کی ماں: (لاپرواہی سے)......وہ بچہ سنبھال لیتا ہے اپنے آپ کو......اتنا چھوٹا بھی نہیں ہے......کچھ وقت گزرے گا تو کر لے گا معیز دوسری شادی ابھی بیٹی کا فرض تو ادا کر لے......

ظفر: (یک دم کہتا ہے)...... ہم لوگ چاہتے ہیں اب وہ عائشہ کو ساتھ لے جائے (یکدم کہتا ہے)

معیز کی ماں: ......عائشہ نے کیا کرنا ہے ساتھ جا کے (تلخی سے)

ظفر کی ماں: ......بیوی ہے وہ معیز کی (بے ساختہ)

معیز کی ماں: ...... یہ معیز کی مہربانی ہے۔ (طنزیہ)

ظفر کی ماں: ...... اُس نے غلطی کی ...... سزا کاٹ لی ......

معیز کی ماں: (تیز آواز میں) ...... غلطی اُس نے کی ...... سزا ہم نے کاٹی ...... ہمارے پورے خاندان نے ...... میرے بیٹے نے ...... میری بیٹی نے ......

ظفر کی ماں: (بے ساختہ) ...... اُس نے بھی کم ذلت نہیں اُٹھائی ......

ملیحہ: ...... یہ ذلت اُس کا انتخاب تھا خالہ (طنزیہ)

ظفر: (یک دم کہتا ہے۔) ...... تم اس مسئلے میں مت بولو ......

معیز: ...... میرا خیال ہے یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے اس میں کوئی بھی نہ بولے تو بہتر ہے۔

ظفر: (بے ساختہ) ...... تمہاری بہن میرے گھر پر ہے ...... مجھے بولنے کا حق ہے ......

معیز: (بے ساختہ) ...... میری بہن آپ کی بیوی تھی اسی لیے چودہ سال سے آپ کی بہن میرے گھر پر ہے ......

معیز: ...... اگر کوئی قربانی مجھے کرنی تھی تو میں کر چکا ہوں ...... اب میری بہن کو آپ اپنے گھر اس ایشو کی وجہ سے رکھیں نہ رکھیں ...... یہ آپ کا مسئلہ ہے ...... جہاں تک عائشہ کو ساتھ لے جانے نہ لے جانے کا تعلق ہے یہ میرا اور اُس کا مسئلہ ہے ...... آپ میں سے کسی کا اس سے کوئی concern نہیں ہے۔ (وہ کہتا ہوا اُٹھ کر چلا جاتا ہے سب چپ کے چپ بیٹھے رہ جاتے ہیں۔)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات

جگہ: ڈائننگ روم

کردار: معیز، فرحان، معیز کی ماں، فرح، حسیب، حیدر، حرا

سب بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ فرحان اپنا کھانا مکمل کرتا ہے۔ پھر وہ اپنی پلیٹ اور گلاس اُٹھانے لگتا ہے۔ معیز چونک کر اُسے دیکھتا ہے۔

معیز: ...... کیا کر رہے ہو فرحان؟

فرحان: (باپ سے) ...... میں اُنہیں کچن میں لے جا رہا ہوں۔

ماں: (ٹوکتی ہے) ...... لو بیٹا تمہیں کیا ضرورت ہے ...... عائشہ اُٹھا کر لے جائے گی برتن ......

فرحان: (سنجیدہ) ...... وہ روز اُٹھا کر لے جاتی ہیں ...... I don't feel good about it. (سب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔)

ماں: (بے ساختہ) ...... اُس کا کام ہے یہ

فرحان: (کہہ کر جاتا ہے) ...... She is not a maid Dadi Amma (معیز سے)

ماں: ...... کیا کہہ رہا تھا ......؟

حسیب: (اس سے پہلے حسیب کہتا ہے) ...... کہہ رہا تھا کہ وہ نوکر نہیں ہیں۔

ماں: (بے حد برا مان کر) ...... اپنے بیٹے کو سمجھاؤ معیز ......

معیز: (بے ساختہ) ...... اماں وہاں ہر کوئی اپنا اپنا کام کرتا ہے اس لیے وہ uncomfortable ہو کر کام کر رہا ہے ...... کسی کی ہمدردی میں نہیں کر رہا۔

ماں: (کچھ طنزیہ انداز) ...... یہ ہمدردی نہیں ہے ......؟

معیز: (ٹھنڈا کرتے ہوئے) ...... آپ tension نہ لیں سمجھا دوں گا میں اُسے۔

//Cut//

Scene No # 12

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ کچن میں کچھ کام کر رہی ہے۔ جب فرحان اپنی خالی پلیٹ اور گلاس اُٹھائے اندر آتا ہے اور سیدھا سینک میں جا کر دھونے لگتا ہے۔ عائشہ اُسے دیکھ کر یک دم اُس کی طرف آتی ہے اور اُسے روکتی ہے۔

عائشہ: ...... یہ کیا کر رہے ہو......؟

فرحان: ...... میں اپنی پلیٹ اور گلاس wash کر رہا ہوں ......

عائشہ: ...... کیوں......؟

فرحان: ...... to help you. (اُسے روکتی ہے اور پلیٹ اور گلاس پکڑ کر ایک طرف رکھ دیتی ہے۔ ایک ٹشو لے کر اُس کی شرٹ کو صاف کرتی ہے۔)

عائشہ: ...... ایک پلیٹ اور گلاس سے کچھ نہیں ہوتا ...... مجھے اچھا لگتا ہے تمہارا کام کرنا ...... ہٹ جاؤ کپڑے گیلے کر لیے تم نے ......

فرحان: (یک دم کہتا ہے) ...... آپ نے کھانا کھایا......؟

عائشہ: (وہ اُس کی شرٹ صاف کرتے کرتے ٹھٹھک جاتی ہے اور حیران نظروں سے اُسے دیکھتی ہے۔)......میں نے......؟......

فرحان: (مدھم آواز میں)......مشکل سوال ہے یہ بھی......؟

عائشہ: (عائشہ کی آنکھوں میں نمی آ جاتی ہے اور وہ کہتی ہے اور مسکرانے کی کوشش کرنے کے ساتھ کہتی ہے)......نہیں......اتنے سالوں میں کبھی کسی نے پوچھا نہیں یہ مجھ سے......اس لیے جواب ڈھونڈ رہی ہوں......

فرحان: ......آپ رو رہی ہیں......؟

عائشہ: (وہ یک دم اپنی آنکھیں رگڑتی اُٹھ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔)......نہیں......آنکھوں میں شاید کچھ چلا گیا......(فرحان کھڑا دیکھتا رہتا ہے۔وہ کچھ اَپ سیٹ لگ رہا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز،فرحان

معیز فرحان کو بٹھائے سمجھا رہا ہے۔

معیز: (سنجیدہ) You don't have to do all this.

فرحان: (چونک کر)......What?

معیز: (سنجیدہ)......یہی جو تم کر رہے ہو......اپنے برتن اُٹھانا اور اُنہیں کچن میں جا کر رکھنا تمہاری ذمہ داری نہیں ہے۔

فرحان: (بے ساختہ)......وہ عائشہ کی بھی ذمہ داری نہیں ہے۔

معیز: (نظریں چرا کر) She does it daily.

فرحان: (سنجیدہ)...... That's what makes me feel so bad. --- why does she has to do all the work? --- She is not a maid.

معیز: (مدھم آواز)......پاکستان میں چیزیں اور طرح سے ہوتی ہیں۔

فرحان: (سنجیدہ)......کس طرح سے......؟

معیز: ......جس طرح سے تم ہوتا دیکھ رہے ہو......

فرحان: (بے ساختہ)......But that's so wrong.

معیز: (سنجیدہ)......تم right اور wrong کے فرق کو نہیں سمجھ سکتے......تم بہت چھوٹے ہو ابھی۔

فرحان: (بے حد سنجیدہ)......I don't think......آپ اس طرح کی باتیں UK میں نہیں کرتے تھے......

معیز: (نظریں ملائے بغیر)......ہر جگہ کے کچھ اپنے norms ہوتے ہیں......اپنے طریقے ہوتے ہیں ہم اُن کو بدل نہیں سکتے۔

فرحان: (نظریں ملائے بغیر)...... A wrong is a wrong and a lie is a lie.......آپ ہی کہتے ہیں نا......(معیز کچھ بول نہیں پاتا پھر خفگی کے عالم میں اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: ملیحہ کا گھر

کردار: ملیحہ،ظفر

ملیحہ اپنے بیڈروم میں بے حد خفگی کے عالم میں ظفر سے بات کر رہی ہے۔

ملیحہ: ......مجھے اگر یہ پتہ ہوتا نا کہ اس طرح کی باتیں کریں گے آپ بھائی جان کے ساتھ تو کبھی آپ کو ساتھ نہ لے کر جاتی میں......میرے بھائی سے اُس کی بیوی کی تعزیت کرنے کی بجائے دُکھڑا رونے بیٹھ گئے آپ بہن کا......

ظفر: (تلخی سے)......تو کیا برا کیا......اگر بہن کا ذکر کر دیا......اتنے سال تمہارے بھائی کو پوچھا تک نہیں اب اگر پوچھ لیا تو کیا گناہ کیا......

ملیحہ: (غصے سے)......کس منہ سے پوچھتے میرے بھائی سے کچھ......اپنی بہن کے کرتوتوں کا پتہ تھا اس لیے کچھ نہیں پوچھا......کوئی اعلیٰ ظرفی نہیں دکھائی آپ نے......(بے ساختہ ناراض)

ظفر: ......کوئی کم ظرفی بھی نہیں دکھائی میں نے......تمہارے بھائی نے دوسری شادی کی......چودہ سال میری بہن کی شکل تک نہیں دیکھی......لیکن تم اس گھر میں عیش کرتی رہیں......تمہارے بھائی کی طرح ہوتا تو صاف کہہ دیتا کہ بیوی کو رکھیں نہ رکھیں مجھے دلچسپی نہیں ہے......یہ ہے بھائی کی بہن سے محبت......

ملیحہ: (بے ساختہ)...... طعنے مت دیں مجھے اس بات کے......

ظفر: (طنزیہ)...... ہاں طعنوں کا ٹھیکہ تو صرف تمہارا ہے...... کڑوی کسیلی باتیں کرنے کا حق تو صرف تمہارے پاس ہے۔

ملیحہ: (غصے سے)...... آپ یہ ساری باتیں کرنے کی بجائے اپنی بھانجی کی خبر لیں جو آپ کے بیٹے سے شادی پر تیار نہیں۔

ظفر: (غصے سے)...... نہیں کرنا چاہتی شادی تو نہ کرے...... میں پہلے بھی اس رشتہ سے خوش نہیں تھا لیکن یہ تمہاری ضد تھی۔ (بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے جاتی ہے۔)

ملیحہ: ...... ہاں ہر کام میری ضد ہے ہر چیز کا ملبہ میرے سر پر ڈال دیں آپ۔

//Cut//

Scene No # 15-A

وقت: دن

جگہ: سمندر

کردار: معیز، فرحان

دونوں سمندر کے کنارے ایک چٹان پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ فرحان چپس کا پیکٹ کھاتا ہوا باتیں کر رہا ہے۔

معیز: ...... اچھا لگا تمہیں سمندر......؟ (سمندر دیکھتے ہوئے)

فرحان: ...... Yes very nice ...... It's very different from the one in UK. (سمندر کو دیکھتے ہوئے)

معیز: ...... جب میں تمہارے جتنا تھا تو اپنے parents کے ساتھ آیا کرتا تھا یہاں...... خوب نہاتا تھا وہاں پانی میں (یک دم کھڑا ہوتا ہے۔)

فرحان: ......Let's go and swim.

معیز: ...... نہیں ...... Sea آج کل rough ہے۔

فرحان: (بیٹھ جاتا ہے کچھ مایوس ہو کر)...... اوہ ...... ok ...... بڑے ہو کر کبھی نہیں آئے یہاں......

معیز: (مدھم آواز)...... بہت آتا تھا۔

فرحان: ...... کس کے ساتھ......؟ (معیز کو جیسے کچھ یاد آ جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: سمندر

کردار: معیز، عائشہ

معیز اور عائشہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے سمندر کے کنارے چل رہے ہیں۔

عائشہ: ...... اُف میں تو انتظار کر رہی ہوتی ہوں ویک اینڈ کا...... صرف یہاں آنے کے لیے......

معیز: (مسکراتے ہوئے)...... یہاں آنے کے لیے ویک اینڈ کی تو ضرورت نہیں...... تم روز کہا کرو...... میں روز لے آیا کروں گا تمہیں

عائشہ: (بے ساختہ)...... جھوٹ بول رہے ہو......؟

معیز: (ہنس کر)...... ہاں...... (بے ساختہ)

عائشہ: ...... پتہ تھا مجھے......

معیز: (یک دم سنجیدہ ہو کر)...... seriously...... تمہیں روز بھی لا سکتا ہوں یہاں......

عائشہ: (مسکرا کر)...... اتنا وقت کہاں ہوتا ہے تمہارے پاس......

معیز: (بے ساختہ)...... تمہارے لیے وقت ہی وقت ہے میرے پاس

عائشہ: (ڈانٹتی ہے)...... یہ بھی جھوٹ ہے۔

معیز: (بے ساختہ)...... ہر بات جھوٹ نہیں ہوتی میری......

عائشہ: (مسکرا کر)...... ہاں ہر بات نہیں ہوتی...... لیکن وعدے ہمیشہ جھوٹے ہوتے ہیں تمہارے......

معیز: (کچھ خفا ہو کر)...... ایسے کون سے وعدے کیے ہیں میں نے تمہارے ساتھ......؟ (خفا ہو کر)

عائشہ: ...... دیکھا تمہیں یہ تک یاد نہیں......

معیز: (بے ساختہ)...... اچھا یار شکائتیں ختم کرو اب...... کوئی اچھی اچھی باتیں کرتے ہیں ہم......

عائشہ: ...... مثلاً......

معیز: (سوچ کر)...... مثلاً اپنے آنے والے بچے کے بارے میں......

عائشہ: (مسکراتی ہے اور کہتی ہے)...... اچھا...... کرو پھر تم اچھی اچھی باتیں اُس کے بارے میں......

معیز: (سمندر کو دیکھ کر) اُسے بھی یہاں لایا کریں گے......

عائشہ: (ناراض ہو کر)...... جی نہیں...... اتنے چھوٹے سے بچے کو یہاں نہیں لا سکتی میں...... اُسے سردی لگ گئی تو......

معیز: (بے ساختہ)...... بڑا بھی تو ہو گا یار (بے ساختہ)

عائشہ: ...... ہاں پھر لے آئیں گے...... کتنا خوش ہو گا وہ اتنا سارا پانی دیکھ کر......

معیز: ...... تمہاری طرح......

عائشہ: (مسکراتے ہوئے)...... میں پانی دیکھ کر تھوڑا خوش ہوتی ہوں

معیز: ...... پھر......؟

عائشہ: (ذرا سا اُس کے ساتھ لگتی ہے)...... تمہارے ساتھ یہاں آتی ہوں اس لیے خوش ہوتی ہوں۔ (معیز مسکرا دیتا ہے)

//Cut//

Scene No # 15-B

وقت: دن

جگہ: سمندر

کردار: معیز، فرحان

فرحان معیز کو چونکاتا ہے۔

فرحان: ...... چپ کیوں ہو گئے؟

معیز: (گہرا سانس لے کر نظریں چراتے ہوئے)...... آ...... کچھ نہیں...... چلیں......؟

معیز: ...... اتنی جلدی......

معیز: ...... دیر ہو جائے گی

فرحان: (اطمینان سے باپ سے کہتا ہے)...... تو کوئی بات نہیں I am not worried. I am with you. (معیز مسکرا دیتا ہے)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: معیز، عائشہ

معیز کچن میں رات کے وقت کچھ ڈھونڈ رہا ہے۔ جب عائشہ کچن میں داخل ہوتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اور فریز ہو جاتے ہیں۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ٹھٹھک جاتے ہیں یوں جیسے سمجھ ہی نہ پا رہے ہوں کہ کیسے ری ایکٹ کریں۔ پھر عائشہ یک دم جیسے کچھ بڑبڑاتے ہوئے انداز میں نظریں چرا کر اُس سے کہتی ہے۔)

عائشہ: ...... آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے......؟

معیز: (بے حد اَپ سیٹ انداز میں)...... ماچس ڈھونڈھ رہا تھا میں......

عائشہ: (مدھم آواز میں ماچس ڈھونڈھ کر)...... چائے بنانی ہے تو میں بنا دیتی ہوں......

معیز: ...... نہیں...... کچھ نہیں...... کچھ نہیں چاہیئے مجھے۔ (وہ یک دم کچھ اَپ سیٹ انداز میں کہہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔ عائشہ کھڑی اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 18-A

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، فرحان

فرحان بستر میں سو رہا ہے۔ معیز قدرے اَپ سیٹ انداز میں کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ پھر بستر پر جانے کی بجائے وہ صوفے پر بیٹھ جاتا ہے اور اَپ سیٹ انداز میں اپنے گلاسز اُتار کر صاف کرنے لگتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں جیسے ہلکی سی نمی ہے اور وہ جیسے گہری سوچ میں ہے۔

Voice over

معیز: ...... وقت انسان کو اس طرح کیسے بدل دیتا ہے...... کہ شیشے میں اپنے عکس کو پہچاننے میں وقت ہونے لگے...... یہ وہ ہے......؟ وہ عورت جسے میں نے زندگی میں سب سے زیادہ چاہا......؟ اور پھر بھی 14 سال بعد میں اُس کو پہچان نہیں سکا...... وہ...... وہ ایسی تو نہیں دکھتی تھی۔

// InterCut //

Scene No # 19

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: عائشہ

عائشہ کچن میں چولہے کے سامنے کھڑی چولہے کی آگ کے شعلے دیکھ رہی ہے۔ کُکنگ رینج کے اوپر پانی اُبل رہا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں نمی ہے۔ وہ جیسے کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی ہے۔

Voice over

عائشہ: ......(وہ ایسا تو نہیں تھا...... اُس کا چہرہ اُس کی آنکھیں ایسی تو کبھی نہیں تھیں...... اتنی محبت تھی اُسے اُس عورت سے کہ اُس کے جانے کے بعد اُس کی آنکھیں خالی ہوگئی ہیں......؟ خوش قسمت تھی وہ۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، عائشہ

معیز اپنے پرانے گھر کے صحن میں داخل ہوتا ہے۔ بائیک پر تو عائشہ اُس کا استقبال کرتی ہے مسکراتے ہوئے۔ معیز بھی اُسے مسکرا کر دیکھتا ہے۔ اُس کو سر سے پاؤں تک کیونکہ اُس کا لباس بہت اچھا ہے۔

معیز: ......سلوا بھی لیا تم نے......؟

عائشہ: (فخریہ)......سلوایا نہیں خود سیا ہے...... کیسا لگ رہا ہے؟

معیز: (پیار سے)......تم پر سب کچھ اچھا لگتا ہے......

عائشہ: (ناراض ہوکر)...... یہ مت کیا کرو...... سچ سچ بتایا کرو......

معیز: (پیار سے کہہ کر ساتھ ہی پوچھتا ہے)...... بہت اچھا لگ رہا ہے...... نور کہاں ہے......؟

عائشہ: ......سو رہی ہے......

معیز: (کچھ خفا ہوکر)......میرے آتے ہی نیند آجاتی ہے اُسے...... (کچھ خفا ہوکر)

عائشہ: ......یہ اُس کے سونے کا ٹائم ہوتا ہے محترم (ہنس کر)

معیز: ......تو یار تم بدلو نا اُس کے سونے کا ٹائم ...... اُسے بتاؤ کہ پاپا آتے ہیں اس وقت......(بے ساختہ)

عائشہ: (بے اختیار کھلکھلا کر ہنستی ہے۔)...... چار ماہ کی بچی کو کیا بتاؤں میں......؟ (تبھی اندر سے معیز کی ماں کی آواز آتی ہے)

معیز کی ماں: ......اب اندر بھی آئے گا معیز...... یا دو گھنٹے وہیں کھڑا بیوی سے باتیں کرتا رہے گا۔

معیز: (آواز دیتا ہے۔)......اماں آرہا ہوں میں......اماں کا موڈ خراب ہے کیا......؟

عائشہ: (سنجیدہ ہوکر)...... ہاں وہ مدیحہ کے رشتے کے لیے کچھ لوگ آئے تھے لیکن کچھ خوش نہیں گئے۔

معیز: (کچھ خفا ہوتا ہے۔)......ایک تو اماں بھی روز روز پتہ نہیں کس کس کو بلا لیتی ہیں۔

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: ماں، معیز، عائشہ

ماں بیٹھی قمیص کی ترپائی کر رہی ہے۔ جب معیز اندر داخل ہوتا ہے۔

معیز: ......السلام علیکم امی......

ماں: ......وعلیکم السلام...... آج دیر ہوگئی......؟ (وہیں بیٹھ کر دوائی رکھتا ہے۔)

معیز: ......ہاں بس کچھ کام تھا...... آپ کی دوائی لے آیا ہوں......

ماں: (کھانستی ہے)...... بیٹھے بٹھائے پتہ نہیں کیسی کیسی بیماریاں لگ جاتی ہیں...... ایک پہلے بیٹیوں کے غم ہیں اوپر سے غربت اور رہی سہی کسر اس بیماری نے پوری کردی......

معیز: ......خوامخواہ فکر نہ کیا کریں امی...... بہت لوگوں کو ہو جاتا ہے آج کل بلڈ پریشر...... عام بیماری ہوگئی ہے یہ آج کل......نزلے زکام کی طرح...... (تسلی دیتا ہے۔)

ماں: ......جس کو تکلیف ہے اُسی کو پتہ ہوتا ہے عام بیماری ہے یا خاص......

معیز: (ہنس کر)......غصہ کیوں کر رہی ہیں امی......

ماں: (گہرا سانس لے کر)......تو اور کیا کروں......؟ اس ہفتے تیسرا رشتہ ہے جو ہاتھ سے نکلا ہے......

معیز: (بے ساختہ)......آپ کو بھی پتہ نہیں کیا جلدی ہے...... ابھی پڑھ رہی ہے وہ...... پڑھنے دیں......انٹر میں ہی پیچھے پڑ گئی ہیں اُس کے...... (کچھ خفا

ماں: ......تب کون سا ہو گیا ہے رشتہ......لوگوں کی پتہ نہیں کیسی کیسی لڑکیوں کو اچھے بر مل جاتے ہیں......اور ایک میری خوبصورت سُگھڑ سلیقہ مند بچیوں کے تو نصیب ہی خراب ہیں......(تبھی عائشہ معیز کے لیے پانی کا گلاس لے کر آتی ہے اور اُسے دیکھ کر معیز کی ماں چُبھتے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔)

معیز: ......امی چھوٹی چھوٹی باتوں کی ٹینشن لیں گی تو بلڈ پریشر ہائی ہوتا رہے گا کچھ پانی دو امی کو میڈیسن لیں گی۔(عائشہ سے کہہ کر اُٹھ جاتا ہے عائشہ وہی پانی کا گلاس ماں کو دے دیتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ، نور

ننھی نور سو رہی ہے۔معیز اندر جا کر اُس کے پاس بستر پر بیٹھتا ہے اور اُس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہے۔تبھی کھانے کی ٹرے لیے عائشہ اندر آتی ہے۔اور اُسے ٹوکتی ہے۔

عائشہ: ......اُسے مت جگاؤ......

معیز: ......جگا نہیں رہا......بس بات کر رہا ہوں اُس سے

عائشہ: (روکتی ہے)......اُٹھ جائے گی وہ اُسے تو ویسے بھی پتہ نہیں کیسے پتہ چل جاتا ہے تمہارے آنے کا......

معیز: (بے ساختہ)......تم سے زیادہ پرواہ ہے میری بیٹی کو میری......

عائشہ: (ہنس کر ٹرے رکھتی ہے)......اچھا......اچھا......بیٹی کے قصیدے مت پڑھو کھانا کھاؤ......

معیز: ......کیا بنایا ہے آج......؟ (ٹرے دیکھ کر)

عائشہ: ......سبزی ہے......(بے ساختہ)

معیز: ......پھر سبزی......کبھی تو کچھ اچھا بنا لیا کرو......(کچھ بے دلی سے)

عائشہ: ......مہینے کے آخری دن ہیں معیز......سبزی مل رہی ہے......یہی بہت ہے......

معیز: ......ایک بار گھر کی قسطیں ختم ہو جائیں تو کچھ سکون ملے مجھے......(بے ساختہ)

عائشہ: ......رہنے دو......پھر کوئی نیا خرچ آ جائے گا......

معیز: (کچھ سوچ کر)......اسی لیے تو کوشش کر رہا ہوں باہر جانے کی......کم از کم یہ روز روز کی ٹینشن تو ختم ہوگی......

عائشہ: (بے ساختہ)......اور تمہارے باہر جاتے جو ایک نئی ٹینشن لگ جائے گی مجھے وہ......

معیز: (مسکرا کر)......میں کون سا اکیلا جاؤں گا تمہیں اور نور کو ساتھ لے کر ہی جاؤں گا......(اُسے چھیڑتا ہے۔) یہاں پر امی کے ساتھ تو تم ویسے بھی خوش نہیں ہو......

عائشہ: (خفا ہو کر)......میں خوش نہیں ہوں یا امی خوش نہیں ہیں......؟

معیز: (بے ساختہ)......وہ تو صرف ملیحہ کی وجہ سے ناراض ہو جاتی ہیں کبھی کبھار تم سے......(سنجیدہ)

عائشہ: ......کبھی کبھار......؟ ہر دوسرے دن......حالانکہ ظفر بھائی سے ملیحہ آپا کی شادی بھی امی کی ضد کی وجہ سے ہی ہوئی......یہ تو ظفر بھائی نے بڑا دل دکھایا کہ ہم لوگوں کی بات مان لی ورنہ امی نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی......میرے اور آپ کے رشتے کو بھی ختم کرنے میں......

معیز: (بے ساختہ)......اب اتنی بُری بھی نہیں ہے میری ماں......

عائشہ: (بے ساختہ)......میں نے کب کہا وہ بُری ہیں......غصہ بُرا ہے اُن کا

معیز: (گہری سوچ میں)......یہ جو تنگ دستی ہوتی ہے نا عائشہ یہ ویسے ہی انسان کی زبان میں مٹھاس نہیں رہنے دیتی......آدمی کو شکوہ نہ ہو تو بھی وہ شکوہ ہی کرتا رہتا ہے......تم نظر انداز کر دیا کرو امی کی باتوں کو......

عائشہ: (مدھم آواز)......پہلے کیا کرتی ہوں میں......؟

معیز: (یک دم نور کو ہلتا دیکھ کر)......نور اُٹھ گئی......؟

عائشہ: (اُٹھتی ہے)......ہاں مجھے بھی لگتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، جواد، عائشہ، ماں

معیز کی ماں بیٹھی قمیض کی ترپائی کر رہی ہے جب جواد سلام کرتا ہوا اندر آتا ہے۔

(پاس بیٹھ کر)

جواد: ...... السلام علیکم خالہ...... کیا حال ہے......؟

ماں: (سوئی دھاگہ دیتی ہے) ...... کیا حال ہونا ہے......؟ یہ ذرا سوئی میں دھاگہ تو ڈال دے

جواد: (منہ بنا کر) ...... خالہ میرے آتے ہی تجھے عجیب عجیب کام یاد آنے لگتے ہیں......

ماں: (ناراض ہو کر) ...... لے عجیب کام ہے یہ......؟

جواد: (سوئی دوبارہ دیتا ہے) ...... اور کیا......؟ کدھر ہے میرا یار......؟

ماں: (دوبارہ ترپائی کرتے ہوئے) ...... کھانا کھا رہا ہوگا...... ابھی آیا ہے کچھ دیر پہلے...... تو بتا اتنے دن سے کہاں تھا......؟ میں نے کتنی بار پوچھا معیز سے......؟

جواد: ...... مجھے پتہ ہوتا کہ خالہ کو یاد آؤں گا میں تو اتنے دن غائب کیوں رہتا......

ماں: ...... مذاق اُڑا رہا ہے پر بتا نہیں رہا...... (مسکرا کر)

جواد: ...... وہ بزنس کے سلسلے میں لاہور گیا ہوا تھا...... (بے ساختہ)

ماں: ...... بزنس تو ٹھیک جا رہا ہے تیرا......؟ (مسکرا کر)

جواد: ...... فرسٹ کلاس خالہ...... آپ کی دُعائیں ہیں ساری......

ماں: (بے ساختہ کہتی ہے) ...... ماشاء اللہ...... دُعائیں تو میں معیز کے لیے بھی بہت کرتی ہوں مگر روز بہ روز کام خراب ہو رہا ہے اُس کا...... (کندھے کو تھپک کر)

جواد: ...... آپ پریشان نہ ہوں خالہ...... کاروبار میں اُتار چڑھاؤ چلتا رہتا ہے...... ٹھیک ہو جائے گا سب کچھ...... (تبھی اندر سے نکلتی عائشہ کو دیکھ کر بے تکلفی سے کہتا ہے) ...... عائشہ ذرا چائے کا ایک کپ تو دینا...... (تبھی معیز بھی اندر سے نکل آتا ہے۔)

معیز: ...... تو یاد آ گئی ہمارے گھر کی......؟ کہاں مرا ہوا تھا تو اتنے دن سے......؟ (مسکرا کر)

جواد: ...... بتاتا ہوں یار...... تمیز سے تو پوچھ......

معیز: (بے ساختہ) ...... یعنی دو جوتے مار کر پوچھوں تجھ سے......؟

جواد: (کچھ مصنوعی سنجیدگی) ...... خالہ دیکھا ہے اسے...... جب سے اس کی بیوی آئی ہے ایسی ہی باتیں کرتا ہے یہ...... لگتا ہے بیوی بڑی پٹائی کرتی ہے اس کی......

عائشہ: (جاتے جاتے پلٹ کر) ...... مجھے خوامخواہ میں کیوں لا رہے ہو بیچ میں...... معیز نے پوچھا ہے اسی کی بات کرو...... (بے ساختہ شرارتی انداز)

جواد: ...... تم تو ویسے ہی رقیب ہو ہماری...... میرے اور معیز کے درمیان آ گئی ہو۔

//Cut//

Scene No # 18-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، فرحان، عائشہ

معیز دروازے پر دستک کی آواز سے جیسے اپنی سوچوں سے باہر آتا ہے۔ فرحان سو رہا ہے۔ وہ چونک کر دروازے کی طرف دیکھتا ہے۔ دروازہ آہستہ آہستہ کھل رہا ہے۔ ایک ٹرے میں چائے کا ایک کپ اور پانی کا ایک گلاس لیے عائشہ بے حد گھبرائی ہوئی اندر آتی ہے۔

عائشہ: ...... یہ میں چائے لائی تھی۔

معیز: ...... میں نے منع کیا تھا......

عائشہ: ...... ہاں لیکن میں نے سوچا آپ کو ضرورت ہوگی۔

معیز: ...... وہاں رکھ دو...... (عائشہ اُس کے سامنے پڑے ٹیبل پر وہ ٹرے رکھ دیتی ہے۔ پھر وہ جانے لگتی ہے لیکن دروازے کے پاس جا کر ٹھٹھکتی ہے یوں جیسے وہ کچھ کہنا چاہ رہی ہو۔ پھر وہ پلٹتی ہے۔ سر جھکائے بے حد)

عائشہ: ...... بہت دنوں سے آپ سے کچھ کہنا چاہ رہی تھی (مدھم آواز میں)

Voice over

معیز: ...... تو بالآخر اُسے خیال آ گیا کہ اُسے مجھ سے ایکسکیوز کرنا چاہیے وہ سب کچھ جو اُس نے مجھ سے کیا اُس کے لیے اُسے شرمندہ ہونا چاہیے۔ (وہ اُس کے حلیے پر نظر ڈالتے ہوئے مدھم آواز میں کہتا ہے۔ ملگجے کپڑے میں وہ دو مختلف رنگوں کی شلوار اور قمیض پہنے ہوئے ہے اور وہ لباس اُس پر بے حد ڈھیلا ہے۔)

معیز: ...... کہو......

عائشہ: (وہ رُک رُک کر اُسے دیکھے بغیر کہتی ہے اور اُس کے لفظ جیسے معیز کو مایوس کرتے ہیں۔) ...... مجھے انیلا کی موت کا بہت افسوس ہے...... بہت بڑا صدمہ ہے آپ کے اور فرحان کے لیے......

معیز: ...... بس یہی کہنا تھا تمہیں......؟

عائشہ: ...... ہاں......

معیز: (بے حد ٹھنڈے لہجے میں) ...... Thank you ...... (عائشہ ایک نظر فرحان پر ڈالتے ہوئے کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

معیز چائے کے کپ سے اُٹھتی بھاپ کو دیکھتا رہتا ہے،(بڑبڑاتا ہے)

معیز: ......صدمہ......؟تمہیں احساس نہیں ہے کہ وہ کون سا صدمہ ہے جو میں پچھلے 14 سال سے لے کر پھر رہا ہوں......

//Cut//

Scene No # 24

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ،نور

نور اپنے بیڈ میں سو رہی ہے۔ عائشہ اپنے بیڈ میں بیٹھی جاگ رہی ہے۔ اُس کی آنکھوں میں نمی ہے۔ وہ جیسے بہت گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی ہے۔

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ

عائشہ فجر کے بعد روز کی طرح کچن میں آتی ہے اور سنک کی طرف جاتی ہے اور پھر ٹھٹھک جاتی ہے۔ سنک کے پاس شیلف پر ٹرے میں وہ چائے کا کپ اور گلاس جوں کا توں رکھے ہیں۔ چائے پر بالائی کی ایک تہہ جمی ہے۔ وہ چپ چاپ اُسے دیکھتی رہتی ہے اُس کی آنکھوں میں بے حد رنج ہے۔

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: پورچ

کردار: نور،معیز

معیز پورچ میں گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہے۔ نور اپنے بیگ میں کچھ کتابیں رکھ رہی ہے۔ اور کتابیں رکھتے ہوئے وہ باہر آتی ہے اور معیز کو دیکھ کر ٹھٹھک جاتی ہے۔ معیز اُسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

معیز: ......ڈرائیور چھٹی پر ہے آج...... میں نے سوچا میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں......

نور: (سرد لہجہ)......اس کی ضرورت نہیں...... جب ڈرائیور چھٹی پر ہوتا ہے تو میں بس پر جاتی ہوں......بس سٹاپ پاس ہی ہے یہاں......

معیز: (ٹوکتا ہے)......لیکن آج میں تمہیں چھوڑ کر آؤں گا...... بس سٹاپ جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی تمہیں...... (نور ماتھے پر بل لیے اُسے دیکھتی رہتی ہے۔ پھر کچھ کہے بغیر گاڑی کی طرف بڑھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: معیز،نور

معیز گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے۔ نور اُس کے برابر میں بیٹھی بے تاثر چہرے کے ساتھ گاڑی سے باہر دیکھ رہی ہے۔ معیز چند بار اُسے دیکھتا ہے پھر کہتا ہے۔

معیز: ......کیا subjects ہیں تمہارے......؟ (وہ جواب نہیں دیتی اُسی طرح باہر دیکھتی رہتی ہے۔ معیز جیسے کچھ embarrass ہوتا ہے اور پھر کہتا ہے۔)

معیز: ......کتنے دوست ہیں تمہارے......؟ (وہ اب بھی اُسی طرح کھڑکی سے باہر دیکھتی رہتی ہے۔)

معیز: (معیز پھر کچھ شرمندہ ہو کر کہتا ہے۔)......کون سا subject تمہارا fav ہے......؟ (وہ اب بھی گاڑی کے اندر نہیں دیکھتی نہ ہی جواب دیتی ہے۔ معیز اس دفعہ ہلکی سی خفگی کے ساتھ اُس سے کہتا ہے۔)

معیز: ......میں تم سے بات کر رہا ہوں نور...... (وہ یک دم سرد لہجے میں باپ کو دیکھتی ہے پھر کہتی ہے۔)

نور: ......جانتی ہوں آپ مجھ سے بات کر رہے ہیں......اس میں چلانے والی کیا بات ہے......؟

معیز: (یک دم حیرانی سے اُسے دیکھ کر)...... میں تم پر چلا نہیں رہا۔

نور: ......you are shouting at me......آپ اس طرح اپنے بیٹے سے تو بات نہیں کرتے......اُسے تو نہیں ڈانٹتے......

معیز: (بے ساختہ)...... ڈانٹتا ہوں اُسے بھی ...... جب وہ کچھ غلط کرتا ہے ...... میں باپ ہوں ڈانٹ کا حق رکھتا ہوں ......

نور: (بے ساختہ)...... تو اُسے ڈانٹیں مجھے نہیں ...... کیونکہ اُسے پاس رکھ کر پالا ہے آپ نے ...... مجھ سے ایک guest کی طرح ملنے آئے ہیں ...... So behave like a good guest.

معیز: (بے حد سنجیدہ)...... میں guest نہیں ہوں ...... I am your father.

نور: (دوٹوک انداز)...... اگر چوائس ہوتی میں کبھی آپ کی اولاد بننا پسند نہ کرتی ......؟

معیز: (شاکڈ)...... کیوں؟

نور: ...... جواب اتنے سارے ہیں میرے پاس کہ میرا کالج آجائے گا لیکن جواب ختم نہیں ہوں گے ...... (گاڑی اُس کے کالج کے سامنے رُک جاتی ہے) ...... ایک جملہ میں سننا چاہتے ہیں تو جواب یہ ہے ...... کہ آپ اچھے باپ نہیں ہیں لیکن اچھا باپ بننے سے پہلے اچھا انسان ہونا ضروری ہوتا ہے ...... (وہ کہہ کر گاڑی سے اُتر جاتی ہے معیز ساکت بیٹھا رہ جاتا ہے۔)

// Freeze //

قسط نمبر5

Scene No # 1

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز بے حد اَپ سیٹ اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا ہے اُس کے کانوں میں نور کی آواز آرہی ہے۔ وہ جیسے کسی مجسمے کی طرح بیٹھا ہوا ہے۔

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ،نور

عائشہ نور کے پاس بیٹھی اُسے سمجھا رہی ہے۔

عائشہ: ...... کیوں کر رہی ہو اس طرح نور ......؟ کیا ہو گیا ہے تمہیں ......؟

نور: (بے ساختہ)...... میرا دماغ خراب ہو گیا ہے ...... مجھے لگتا ہے بہت جلد میں مکمل طور پر پاگل ہو جاؤں گی ......

عائشہ: (مدھم آواز)...... امی نے بھی فون کیا تھا ...... وہ بھی ناخوش ہیں تمہارے ہارون سے شادی سے انکار پر ......

نور: (تلخی سے)...... وہ ناخوش ہیں تو میں کیا کروں ......؟ ...... اتنے سالوں سے آپ ناخوش ہیں ......؟ میں ناخوش ہوں ...... نانی نے کیا کیا ہمارے لیے ......؟ ...... ظفر انکل نے کیا کیا ہمارے لیے ......؟ (تلخی سے)

عائشہ: ...... وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے ...... اُن کا قصور نہیں ہے اس سارے معاملے میں ...... کسی کی غلطی نہیں ہے ...... میرے ساتھ جو کچھ ہوا یہ میری غلطی ہے ...... (رنجیدہ)

نور: ...... لیکن میری تو کوئی غلطی نہیں ہے ...... پھر میں کیوں کفارہ ادا کروں ......؟ ...... (بے ساختہ)

عائشہ: ......کون کہہ رہا ہے تم سے کفارہ ادا کرنے کو......؟ (زچ ہوکر)

نور: (زچ ہو کر)......یہ شادی اور کیا ہے......؟ احسان......احسان......احسان......میں تنگ آ گئی ہوں یہ سن سن کر......کہ اگر ہارون شادی نہیں کرے گا تو مجھ سے کوئی شادی نہیں کرے گا......مجھے تو شادی کے نام سے ہی نفرت ہوگئی ہے......

عائشہ: (مدھم آواز)......تم ہارون کو پسند کرتی تھی......

نور: (بے ساختہ)......ہاں تب تک جب تک آپ سب نے مل کر اُسے میرے سر پر مسلط کرنے کا فیصلہ نہیں کیا تھا......

عائشہ: ......نور تم......(بات کاٹ کر)

نور: ......میں آپ کی طرح اپنی زندگی خراب نہیں کرسکتی......مجھے مدر ٹریسا بننے کا شوق نہیں ہے......مجھے آپ کی طرح کسی قیدِ تنہائی نہیں کاٹنی......(وہ کہہ کر باہر چلی جاتی ہے۔ عائشہ گنگ اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔ پھر جیسے بڑبڑاتی ہے۔

عائشہ: ......قیدِ تنہائی......؟ قیدِ تنہائی......؟ (بے حد حیرت اور بے یقینی سے بڑبڑاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، فرحان

فرحان تیار ہوکر واش روم سے نکلتا ہے۔ معیز اُس کے انتظار میں ایک اخبار پڑھ رہا ہے اُسے باہر آتا دیکھ کر وہ اخبار رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

معیز: ......چلیں......؟

فرحان: ......نور آپا کو بھی ساتھ لے لیں......؟

معیز: ......نور......؟ وہ نہیں جائے گی......؟

فرحان: ......How do you know?

معیز: ......تم پوچھ لو اُس سے......

فرحان: ......او کے......(کہتا ہوا کچھ خوش خوش دروازے کی طرف جاتا ہے پھر دروازے کے پاس جا کر رُک کر پلٹ کر معیز کو دیکھتا ہے وہ اُسے ہی دیکھ رہا ہے۔)

معیز: ......Now what?

فرحان: ......آنٹی سے بھی پوچھ لوں......؟ (معیز اُس کے سوال پر جیسے حیران رہ جاتا ہے۔ اُس کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: نور، عائشہ، فرحان

عائشہ کچھ کپڑے الماری میں رکھ رہی ہے۔ جب دروازے پر دستک دے کر فرحان اندر آتا ہے۔ سٹڈی ٹیبل پر بیٹھی نور بے حد خفگی کے عالم میں اُس کی دستک پر پلٹ کر دیکھتی ہے اور پھر اُسے دیکھتے ہی کہتی ہے۔

نور: ......کیا ہے......؟

فرحان: We are going out Would you like to come along? (بے حد سخت لہجہ میں)

نور: ......No......(کچھ مایوس ہوکر عائشہ سے وہ اُس کے سوال پر جیسے حیران ہوتی ہے اور پھر بڑبڑا کر کہتی ہے۔

فرحان: ......اور آپ......؟

عائشہ: ......میں......؟ میں باہر نہیں جاتی......

فرحان: (بے ساختہ)......کیوں......؟

نور: (مداخلت کرتی ہے اور اُسے جھڑک دیتی ہے)......تمہیں کیا ہے......؟ تم اپنے کام سے کام رکھو......باہر جارہے ہونا جاؤ......(فرحان کچھ نادم سا کمرے سے نکل جاتا ہے۔ کچھ اَپ سیٹ ہوکر)

عائشہ: ......کیوں اس طرح بات کرتی ہو اُس کے ساتھ......؟

نور: ......دماغ خراب ہے میرا اس لیے......

عائشہ: (کچھ دیر کے بعد)......چلے جانا چاہیے تھا تمہیں اُس کے ساتھ......کتنے پیار سے بلانے آیا تھا وہ تمہیں......(وہ بے حد ڈسٹربڈ انداز میں بولتے ہوئے اپنی کتاب دیکھتی رہتی ہے)

نور: ......ان fantacies کی ضرورت نہیں رہی اب مجھے......اُسے ضرورت ہے تا وہ

جائے اپنے باپ کے ساتھ...... (عائشہ اُسے دیکھتی رہتی ہے)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: پورچ

کردار: معیز،فرحان

معیز ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہے فرحان گاڑی میں بیٹھتا ہے۔ معیز گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے مدھم آواز میں اُسے کہتا ہے۔

معیز: ......میں نے تمہیں کہا تھا......

فرحان: She was studying (جیسے جھوٹ بولتا ہے نور کو بچانے کے لیے معیز مسکرا دیتا ہے فرحان نظریں بچا کر باہر دیکھنے لگتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: معیز،فرحان

معیز گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے۔ فرحان ساتھ بیٹھا ہے۔ وہ باہر دیکھتے ہوئے یک دم پلٹ کر معیز سے کہتا ہے۔

فرحان: ......آنٹی باہر نہیں جاتیں......why?

معیز: ......کس نے کہا تم سے......؟

فرحان: (بے ساختہ)......انہوں نے خود کہا مجھ سے...... (بہت دیر کچھ بول نہیں پاتا پھر نظریں چرا کر کہتا ہے۔)

معیز: ......شاید اُسے پسند نہیں ہے باہر جانا......

فرحان: (کچھ اَپ سیٹ)......why? ...... That's so weird. (یک دم کھڑکی سے باہر اشارہ کرتے ہوئے بات بدلتا ہے۔)

معیز: ......look outside...... یہ جو بلڈنگ ہے نا...... یہ 200 years پرانی ہے......

(فرحان بھی باہر دیکھنے لگتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: شاپنگ مال

کردار: معیز،فرحان

فرحان شاپنگ مال میں ایک شاپ کے ڈسپلے میں لگے ہوئے ایک سوٹ کے سامنے رُک جاتا ہے۔ معیز بھی اُس کے پاس رُک جاتا ہے۔

فرحان: This is lovely.

معیز: (نظر ڈالتے ہوئے) Yes, it`s nice.

فرحان: (بے ساختہ) Can we buy it?

معیز: (حیران ہو کر)......کس کے لیے......؟

فرحان: (بے ساختہ)......آنٹی کے لیے......؟

معیز: (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر نظر چرا کر کہتا ہے۔)......وہ ایسے کپڑے نہیں پہنتی......

فرحان: (حیران ہو کر)......کیوں......؟ It will look good on her?

معیز: (ٹالتے ہوئے)......آؤ آگے چلتے ہیں......دیر ہو رہی ہے......گھر بھی جانا ہے......

فرحان: (بے ساختہ)......I want to buy her something..

معیز: (ٹالتے ہوئے)......ابھی تم یہیں ہو......پھر کسی دن buy کر لینا کچھ......(کہتے ہوئے شاپ کے اندر جانے لگتا ہے۔)

فرحان: And won't you like to buy something ......Why not today? for Noor Apa? (معیز قدرے بے بس انداز میں اُس کے پیچھے اندر جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: فرحان، عائشہ

عائشہ کچن کا کام کر رہی ہے جب فرحان دو شاپر پکڑے اندر آتا ہے۔ عائشہ اُسے آتا دیکھ کر مسکراتی ہے۔

عائشہ: ......آ گئے تم......بہت دیر لگا دی......

فرحان: (مسکرا کر) ہم ڈنر کے لیے رُک گئے تھے......

عائشہ: (چونک کر) ......کھانا کھا آئے......؟ میں تو انتظار کر رہی تھی کہ تم لوگ آؤ تو کھانا لگاؤں......

فرحان: ......پاپا دادی کو بتا کر گئے تھے کہ ہم کھانا باہر کھائیں گے...... This is for you.

عائشہ: (عائشہ اُس کی بات پر کچھ نہیں کہتی۔ وہ بے ساختہ ایک شاپر دیتا ہے اُسے چونک کر) ......یہ کیا ہے......؟

فرحان: (بے ساختہ) ......آپ کے لیے کچھ buy کیا ہے میں نے...... (عائشہ کچھ حیرانی سے اُس کا چہرہ دیکھتے ہوئے شاپر کھولتی ہے اور وہ سوٹ نکالتی ہے پھر حیران ہو کر فرحان کو دیکھتی ہے۔ بے حد ایکسائیٹڈ)

فرحان: You liked it?

عائشہ: (ٹالتے ہوئے) ...... بہت اچھا ہے......لیکن اس کی ضرورت نہیں تھی...... میرے پاس بہت کپڑے ہیں

فرحان: (بے ساختہ) ......لیکن اتنے اچھے تو نہیں ہیں نا...... (وہ اُس کے جملے پر اُس کا چہرہ دیکھ کر رہ جاتی ہے پھر نظریں چرا لیتی ہے۔ ایک اور شاپر اُسے دیتا ہے)

فرحان: ......اور یہ پاپا نے نور آپا کے لیے چیزیں خریدی ہیں...... (عائشہ شاپر پکڑے ہوئے مدھم آواز میں اُس سے کہتی ہے)

عائشہ: thank you......

فرحان: (وہ مسکراتا ہے) you are welcome. (وہ کہہ کر چلا جاتا ہے۔ وہ شاپر پکڑے اُسی طرح کھڑے اُسے جاتا دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 9

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

نور کوئی کتاب اپنے بستر پر بیٹھی پڑھ رہی ہے جب عائشہ شاپر پکڑے اندر آتی ہے اور آ کر نور کے پاس بستر پر بیٹھ جاتی ہے۔ پھر وہ شاپر نور کے سامنے رکھتے ہوئے کہتی ہے۔ ہلکی سی خوشی۔

عائشہ: ......دیکھو تمہارے پاپا تمہارے لیے چیزیں لے کر آئے ہیں......فرحان دے کر گیا

ہے یہ...... (نور کچھ کہے بغیر ماں کو گھور کر دیکھتی ہے پھر اُسی انداز میں شاپر کھولنے لگتی ہے اور اُس میں سے چیزیں نکالتی ہے۔)

نور: ......اوہ ایک عدد پرس...... ویری نائس...... اور ایئر رنگز another pair of earrings...... (طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے ایک ایک چیز نکال کر) ......ایک بریسلیٹ...... And cosmatics......great......سب کچھ برانڈڈ ہے......یہی سب کچھ تو چاہیے تھا مجھے......انہیں سب کو لینے کے لیے تو مر رہی تھی میں......اب یہ سب کچھ مل گیا ہے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا......میرا خیال ہے مجھے thank you تو ضرور کہہ کر آنا چاہیے......آخر انہوں نے اتنا روپیہ خرچ کیا ہے...... (پھر دوسرا شاپر اُٹھاتی ہے اور کھول کر دیکھتی ہے) اور یہ کیا ہے؟ (بے ساختہ شاپر پکڑ کر)

عائشہ: ......فرحان میرے لیے لایا ہے۔

نور: (طنزیہ) ......فرحان لایا ہے یا آپ کے شوہر نے بھیجا ہے......؟ کتنا خیال پیدا ہو گیا ہے اُنہیں آپ کا......اپنی دوسری بیوی کے مرنے کے بعد......

عائشہ: (نظریں ہٹا کر) ......انہوں نے نہیں خریدا یہ۔ وہ خریدتے تو یہ رنگ کبھی نہ خریدتے ......اُنہیں پتہ ہے یہ رنگ مجھے پسند نہیں تھا......فرحان نے ہی خریدا ہو گا یہ......

نور: (کچھ رنجیدہ کچھ طنزیہ) ......آپ کو کیا پسند ہے کیا نہیں...... آپ کو لگتا ہے اُن کو آج بھی یاد ہے......؟

نور: ......کوئی حد ہے آپ کی خوش فہمیوں کی......؟ (شاپر پکڑنا چاہتی ہے) ......یہ بھی دیں مجھے میں واپس کر کے آتی ہوں اُنہیں......

عائشہ: (روتی ہے) ......نہیں یہ فرحان لایا ہے......

نور: ......اور فرحان کون ہے......؟ رشتہ یاد ہے اُس سے آپ کو......؟

عائشہ: (مدھم آواز) ......یاد ہے......

نور: (بے ساختہ) ......تو......؟

عائشہ: (رنج سے) ......تم سب کچھ بھول کیوں نہیں جاتیں نور......؟

نور: (اسی انداز میں) ......آپ سب کچھ یاد کیوں نہیں رکھتیں امی......؟ (عائشہ کچھ بول نہیں پاتی نور اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اُسے دیکھتی رہتی ہے پھر اپنا شاپر اُٹھا کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 10

وقت: رات

جگہ: معیز کا کمرہ

کردار: معیز، فرحان، نور

فرحان ایک سٹوری بک کھولے کرسی پر بیٹھا پڑھ رہا ہے۔ معیز اپنی وارڈ روب سے کچھ کپڑے نکال رہا ہے۔ جب دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ (معیز ٹھٹھک کر)

معیز: ......یس کم اِن......

معیز: (نور شاپر پکڑے اندر آتی ہے)......اوہ آؤ نور (فرحان بھی متوجہ ہوتا ہے)

نور: ......یہ چیزیں دینے آئی تھی......

معیز: (بے ساختہ)...... کیوں......؟ تمہیں پسند نہیں آئیں......؟ اگر پسند نہیں آئیں تو میرے ساتھ جا کر تبدیل کر لینا......

نور: (بات کاٹ کر کچھ غصے کچھ تکلیف سے)...... Please stop it stop toying with me. آپ کے ساتھ جا کر آج تک کیا کیا ہے میں نے...... کہ یہ آخر کر رہے ہیں مجھے آپ......؟ Do not try to bribe me.......

معیز: (اَپ سیٹ ہو کر)......محبت سے لایا تھا میں یہ سب کچھ......

نور: (بات کاٹ کر)...... مجھے ضرورت نہیں ہے آپ کی محبت کی...... آپ کا اگر یہ خیال ہے کہ اس طرح کی چیزوں سے آپ مجھے اس شادی پر تیار کر لیں گے تو بہت بڑی غلط فہمی ہے آپ کو......(بے ساختہ)

معیز: ......شادی کی بات کس نے کی ہے تم سے......؟ تم نہیں کرنا چاہتیں...... نہیں ہوگی Trust me.......

نور: I wish I could. (وہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔ معیز کھڑا تکلیف دہ نظروں سے اُسے دیکھتا رہتا ہے۔ فرحان باپ کو دیکھتا ہے اور پھر اُس دروازے کو جس سے وہ گئی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا کمرہ

کردار: عائشہ

عائشہ اپنی الماری کھولے کھڑی ہے جس میں چند سوٹ لٹکے ہوئے ہیں...... چند پرانے سوٹ...... وہ کچھ دیر ان کپڑوں کو دیکھتی رہتی ہے۔ پھر اُن میں شاپر سے نکال کر وہ فیروزی سوٹ لٹکا دیتی ہے۔ بہت دیر خالی نظروں سے بے مقصد وہ اپنی الماری میں لٹکے اُس سوٹ اور دوسرے کپڑوں کو دیکھتی رہتی ہے پھر الماری بند کر دیتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: ماں کا کمرہ

کردار: معیز، مدیحہ، ماں

مدیحہ ماں کے پاس بیٹھی ہے۔ معیز بھی بیٹھا ہے اور اُس سے بات کر رہا ہے۔

معیز: ......سلمان کیسا ہے؟

مدیحہ: ......ٹھیک ہیں وہ!

معیز: (بے ساختہ)...... میں ملنے کے لیے آنا چاہتا تھا...... وہ تو نہیں آیا مجھ سے ملنے...... میں نے سوچا میں ہی چلا جاؤں......(بے ساختہ)

مدیحہ: ...... رہنے دیں بھائی...... آپ ملنے آئیں گے اور سیدھے منہ بات بھی نہیں کریں گے وہ آپ سے...... مجھے تکلیف ہوگی......(مدھم آواز رنجیدہ)

معیز: ......مجھ سے کیا ناراضگی ہے اُس کی......؟ میری تو اتنے سالوں میں شاید پانچ دس بار بات ہوئی ہوگی اُس سے......

مدیحہ: (بے ساختہ)......اسی بات کا گلہ ہے اُنہیں......

معیز: (سنجیدہ)......لیکن اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے...... میں نے جب بھی تمہیں فون کیا...... وہ کبھی گھر پر ہی نہیں ہوتا تھا......

مدیحہ: (بے ساختہ)......گھر پر ہوتے بھی تو مرضی ہوتی تو بات کرتے...... آپ کے فون پر بھی طعنے ملتے تھے مجھے کہ بھائی انگلینڈ میں بیٹھ کر عیش کر رہا ہے...... دو دو بیویاں کی ہوئی ہیں اُس نے...... بہن کے لیے کیا کیا ہے اُس نے......؟

ماں: (بے حد رنجیدہ اور پریشان)...... جان کا عذاب بن کر رہ گیا ہے یہ داماد تو......

معیز: (سنجیدہ)......جو کچھ ہو سکا وہ تو کرتا رہا ہوں میں مدیحہ...... بے پرواہ تو کبھی بھی نہیں رہا تم سے......

مدیحہ: (آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ)...... جو بھی کرتے اُن کے لیے کم ہے معیز بھائی......

......میری بس قسمت خراب تھی ...... بچے نہ ہوگئے ہوتے تو میں کب کا اس آدمی کو چھوڑ دیتی......(تبھی عائشہ چائے کی ٹرے لیے اندر آتی ہے۔ معیز کی ماں اُسے دیکھ کر بے حد تلخی سے کہتی ہے۔)

ماں: ......قسمت خراب نہیں تھی کسی کا گناہ سامنے آ گیا...... ورنہ میری بیٹی سکھی ہوتی اپنے گھر......(عائشہ کا رنگ فق ہو جاتا ہے معیز کے چہرے کا رنگ بھی تبدیل ہو جاتا ہے عائشہ کپکپاتے ہاتھوں سے چائے کی ٹرے رکھ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: دن

جگہ: کالج

کردار: نور، سارہ

نور سارہ کے ساتھ کالج کے ایک کوریڈور میں چل رہی ہے۔ وہ بے حد اَپ سیٹ نظر آ رہی ہے۔ پھر یک دم وہ سارہ سے کہتی ہے۔

نور: ...... میں کچھ دن تمہارے گھر رہنے کے لیے آ سکتی ہوں......؟ (حیران ہو کر)

سارہ: ...... ہاں...... ہاں...... ضرور...... لیکن کیا ہوا......؟

نور: (بے ساختہ)...... میرا اُس گھر میں رہنے کو جی نہیں چاہتا......

سارہ: (حیران)...... کیوں نور...... ابھی تو تمہارے پاپا بھی یہاں ہیں......؟

نور: (بے حد تلخی سے)...... اسی وجہ سے تو...... وہ جا نہیں رہے...... میرا دم گھٹتا ہے وہاں پر...... اُنہیں دیکھ کر اُن کے بیٹے کو دیکھ کر...... کچھ دن کے لیے آ جاؤں تمہارے پاس......؟ (اُس کا کندھا تھپک کر)

سارہ: ...... اس طرح کیوں پوچھ رہی ہو......؟ تمہارا اپنا گھر ہے جب جی چاہے...... آ جاؤ...... لیکن تمہارے پاپا اجازت دے دیں گے......؟

نور: (تلخی سے ہنس کر)...... اُن کو کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں کہاں ہوں اور کہاں نہیں...... اتنے سال اُن کو پتہ نہیں تھا...... تو اب چند دن سے کیا ہو جائے گا......؟

//Cut//

Scene No # 14

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: عائشہ، معیز، معیز کی ماں

معیز کی ماں بے حد غصے کے عالم میں عائشہ سے بات کر رہی ہے۔ عائشہ بے حد پریشان ہے۔

ماں: (غصے سے)...... کس سے پوچھ کر گئی ہے وہ......؟

عائشہ: (بے حد پریشان)...... اُس نے مجھے بھی نہیں بتایا...... سارہ کے گھر سے فون کر کے کہا ہے...... کہ وہ چند دن وہاں رہے گی...... (پریشان)

ماں: ...... اتنی جرأت اُس کی ...... پتہ نہیں سارہ کے گھر گئی ہے یا کہاں گئی ہے...... (بے حد غصے سے)

عائشہ: ...... سارہ کے گھر ہی ہے وہ...... (غصے سے)

ماں: ...... تمہاری گواہی کی ضرورت نہیں ہے مجھے ...... یہ سب تمہاری ہی تربیت کا نتیجہ ہے کہ جوان جہاں لڑکی منہ اُٹھائے گھر سے غائب ہو گئی ہے۔ (تبھی معیز اندر آتا ہوا یہ سب کچھ سن لیتا ہے۔)

معیز: ...... کیا ہوا......؟ (غصے سے عائشہ کچھ اور پریشان ہوتی ہے۔)

ماں: ...... تمہاری بیٹی چلی گئی ہے گھر سے ......

عائشہ: (بے حد پریشان)...... وہ کچھ دن کے لیے کسی دوست کے گھر گئی ہے......

معیز: (بے حد سنجیدہ)...... کس سے پوچھ کر گئی ہے......؟

ماں: (تلخی سے اور طنزیہ)...... اس گھر میں ہے کون ...... جس سے وہ پوچھے گی ...... یہی خودسری تھی اس کی ...... جس کی وجہ سے شادی کروا رہی تھی میں اُس کی ......

معیز: ...... اُسے فون کرو اور گھر آنے کے لیے کہو...... (عائشہ سے)

عائشہ: ...... وہ میری بات نہیں مان رہی ...... (سنجیدہ)

معیز: ...... نمبر لے کر آؤ اُس کا......

//Cut//

Scene No # 15

وقت: شام

جگہ: سارہ کا بیڈروم

کردار: سارہ، نور

دونوں سارہ کے بیڈروم میں بیٹھی TV دیکھ رہی ہیں جب نور کا موبائل بجنے لگتا ہے۔ وہ کچھ بے زاری سے اپنے سیل کو اُٹھا کر دیکھتی ہے اور بڑبڑاتی ہے۔

نور: (تلخی سے)......ایک تو امی بار بار فون کر رہی ہیں......آخر مجھے چین سے کیوں نہیں بیٹھنے دیتیں یہ......ہیلو......

معیز: ......ہیلو......کہاں ہو تم......؟

نور: ......اپنی فرینڈ کے گھر پر......

معیز: ......میں گاڑی بھیج رہا ہوں دس منٹوں میں گھر پہنچو تم......

نور: ......میں دو تین دن بعد خود آ جاؤں گی۔

معیز: ......تم چاہتی ہو میں خود آؤں وہاں پر......

نور: ......مجھے حق نہیں ہے کسی دوست کے گھر جانے کا......؟

معیز: ......اس حق پر ہم بعد میں بات کریں گے......فی الحال تم گھر پہنچو......(وہ کہہ کر سختی سے فون بند کر دیتا ہے وہ فون ہاتھ میں لیے بیٹھی رہتی ہے)

سارہ: ......کیا ہوا......؟ آنٹی نے کیا کہا......؟ (وہ جواب دینے کی بجائے بے حد اَپ سیٹ انداز میں اُس کا چہرہ دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: شام

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور، معیز

نور بے حد غصے کے عالم میں عائشہ سے کہہ رہی ہے۔

نور: ......آپ نے میرا نمبر کیوں دیا اُنہیں......؟

عائشہ: (بے ساختہ)......میں کیسے نہ دیتی......تم کیوں اس طرح کسی کے گھر گئیں......؟

نور: (بے ساختہ)......میرا دل چاہا میں چلی گئی......اس میں کیا برائی ہے......؟ (سنجیدہ)

عائشہ: ......سب پریشان تھے تمہارے بارے میں......؟ (سنجیدہ)

نور: (تلخی سے)......کب پریشان نہیں ہوتے سب میرے بارے میں......؟ اس گھر میں یہی تو ایک کام رہ گیا ہے سب کو......لیکن آپ نے کیوں کسی کو بتایا کہ میں سارہ کے گھر پر ہوں......

عائشہ: (سنجیدہ)......میں کیسے چھپا سکتی تھی تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کتنی بڑی بے وقوفی کی تم نے......تمہارے پاپا یہاں نہ ہوتے تو گھر میں طوفان کھڑا ہو جاتا اس پر......کتنی بے عزتی ہوتی میری......

نور: (تلخی سے)......بے عزتی......؟ پہلے نہیں ہوتی کیا......؟ (تبھی معیز کی آواز آتی ہے عقب سے وہ ابھی کمرے میں آیا ہے)

معیز: ......تمیز سے بات کرو تم

نور: (اسی انداز میں)......آپ کرتے ہیں ان کے ساتھ تمیز سے بات......؟ دوسرے کرتے ہیں ان کے ساتھ تمیز کے ساتھ بات......؟ پھر میں کیسے کروں تمیز کے ساتھ بات......؟ (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے)

معیز: ......کیوں گئی تھیں تم سارہ کے گھر......؟

نور: (بے ساختہ)......کیونکہ میں اس گھر میں تنگ آ گئی ہوں......(یک دم غصے میں آ کر)

معیز: کیا مسئلہ ہے تمہارا......؟ کیا چاہتی ہو تم......؟

نور: (ایک لمبی خاموشی کے بعد)......آپ چلے جائیں یہاں سے......یہ چاہتی ہوں میں......

عائشہ: (کچھ گھبرا کر کہنا چاہتی ہے)......یہ ایسے ہی......

معیز: (عائشہ کی بات سرد آواز میں کاٹ دیتا ہے)......بولنے دو اُسے......سننا چاہتا ہوں میں اُسے......میں یہاں ہمیشہ کے لیے نہیں آیا......تمہاری شادی کا ایشو نہیں ہوتا تو اب بھی نہ آتا......

نور، (بے حد سرد مہری سے)......اب میری شادی کا ایشو نہیں رہا......اب جائیں آپ......(معیز کھڑا اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتا رہتا ہے۔ نور بھی اتنی ہی بے خوفی سے کھڑی رہتی ہے۔ پھر معیز یک دم پلٹتا ہے اور کمرے سے نکل جاتا ہے۔ عائشہ بے اختیار جیسے اُس کے پیچھے جانا چاہتی ہے۔ لیکن پھر کچھ بے بسی سے رُک کر نور کو دیکھتی ہے۔)

نور: ......ان پر ترس مت کھائیں......انہوں نے ہم پر کبھی ترس نہیں کھایا۔

عائشہ: (یک دم روتے ہوئے کہتی ہے)......تمہارا باپ ہے وہ......

نور: ......یہی تو مسئلہ ہے سارا......یہی تو مسئلہ ہے......(بے حد عجیب انداز میں بڑبڑاتی

ہے آواز میں رنج ہے اذیت ہے اور تلخی بھی)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز اپنے بیڈروم میں اکیلا بیٹھا بے حد اَپ سیٹ انداز میں کچھ سوچ رہا ہے۔ وہ جیسے بے حد پریشان ہے۔ نور کی باتیں اُس کے کانوں میں بار بار گونج رہی ہیں۔

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: ماں کا کمرہ

کردار: معیز، ماں

معیز ماں کے پاس بیٹھا بے حد سنجیدگی سے اُن سے کہہ رہا ہے۔

معیز: ......امی مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے......

ماں: (اطمینان سے)...... ہاں ...... ہاں بولو نور کے حوالے سے کوئی بات کرنی ہوگی......

(سنجیدہ کچھ رُک کر کہتا ہے)

معیز: ......نور اور عائشہ دونوں کے حوالے سے......

ماں: ......کیا بات ہے......؟ (چونکتی ہے)

معیز: ...... میں ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں اُن دونوں کو...... (ماں کو جیسے شاک لگتا ہے۔ معیز کی ماں بے حد شاکڈ انداز میں اُسے دیکھ رہی ہے۔)

ماں: ......کیا مطلب......؟ کہاں لے جاؤ گے اُنہیں......؟

معیز: (سنجیدہ)...... UK...... ابھی وزٹ ویزہ پر لے جاؤں گا...... میں بہت ڈر گیا ہوں نور کے رویے سے...... اُسے ساتھ رکھنا ضروری ہوگیا ہے اب......

ماں: (تلخی سے)...... یہی تو چاہتی ہیں وہ ماں بیٹی ...... یہی تو پلان تھا اُن کا ...... یہ سب کچھ کرنے کا مقصد ہی بلیک میل کرنا تھا تمہیں ...... کہ تم تنگ آ کر اُنہیں ساتھ لے کر جاؤ...... تم سمجھتے کیوں نہیں ہو......

معیز: (بے ساختہ بات کاٹ کر)...... یہ پلان ہو یا جو بھی ہو...... نور بہت بگڑ گئی ہے...... میں اُسے اس طرح اکیلا نہیں چھوڑ سکتا اب یہاں۔

ماں: (بے ساختہ) کون کہہ رہا ہے چھوڑنے کو......؟ اسی لیے تو کہہ رہی ہوں شادی کر دو اُس کی ...... چار لوگ بلا کر نکاح پڑھاؤ...... اور رخصت کرو اُسے اس گھر سے...... ہارون اور ملیحہ خود ہی سنبھال لیں گے اُسے......

معیز: (خفا انداز میں)...... شادی کر دوں اُس کی......؟ اپنی مصیبت اُتار کر دوسروں کے گلے میں ڈال دوں ...... وہ شادی کے بعد ایسی حرکتیں کرے گی تو کیا ہوگا...... ایک باپ کے طور پر پریشان ہوتا ہوں میں یہ سوچ کر......

ماں: (بے ساختہ)...... کہا ہے نا تمہیں ملیحہ اور ہارون سنبھال لیں گے اُسے...... وہاں ماموں اور نانی بھی ہیں اُس کے...... ٹھیک کر لیں گے اُسے سب مل کر......

معیز: (سنجیدہ)...... جو کام میرا ہے وہ مجھے ہی کرنے دیں ...... میں پہلے ہی اپنی بیٹی کو آپ لوگوں کے سر پر چھوڑ کر بہت شرمندہ ہوں ...... اب شادی کر کے نئی شرمندگی مول نہیں لے سکتا......

ماں: (تلخی سے)...... ہم نے کیا کیا ہے......؟ ہم نے اولاد پال دی ہے تمہاری یہ گناہ ہے ہمارا......؟

معیز: (بے ساختہ رنج سے)...... میں اپنی اولاد کی ایسی پرورش نہیں چاہتا تھا امی......

ماں: (تلخ اور طنزیہ انداز میں)...... تو اُس کی ماں کو کہو جا کر ...... جس نے تربیت کی ہے اُس کی...... جس کے خون کا اثر آیا ہے اُس میں......؟ ہم تو رسیاں ڈال ڈال کر رکھتے رہے ہیں تمہاری بیٹی کو...... اس سے بڑھ کر اور کیا کرتے ......

معیز: (بے ساختہ جتاتے ہوئے)...... خون تو میرا بھی ہے ...... آپ کا بھی ہے اُس میں...... ہمارا بھی اثر آنا چاہیے تھا اُس میں......

ماں: (غصے سے)...... تو ماں کو اُس کی خدمت کا یہ صلہ دے رہا ہے......؟ طنز کر رہا ہے مجھ پر......؟

معیز: (بے ساختہ)...... بات کر رہا ہوں امی آپ سے...... طنز کر کے کیا کروں گا میں......

ماں: (تلخی سے)...... چار دن میں بیوی اور بیٹی کو دیکھ کر طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیں تو نے ...... تجھے یاد ہے نا کیا کیا تھا اس بیوی نے تمہارے ساتھ ...... تب یہ ماں کام آئی تھی تمہارے ...... میں نے گھر رکھا تھا ...... عزت رکھی تھی تمہاری ......

ورنہ کہاں ہوتی یہ بیٹی تمہاری آج ...... جس کے دُکھڑے ماں کے سامنے لے کر بیٹھا ہے تو آج......

معیز: (رنج سے تھک کر) ...... جانتا ہوں امی ...... سب یاد ہے مجھے ...... لیکن اب بس کر دیں ...... بس کر دیں اب ...... بہت وقت گزر گیا ہے ...... (رنج سے تھک کر)

ماں: ...... ٹھیک ہے لے کر جانا ہے تم نے بیٹی کو ...... لے جاؤ اُسے ساتھ ...... لیکن عائشہ کو کیوں ساتھ لے کر جانا چاہتے ہو تم ......؟

معیز: ...... وہ اُس کے بغیر نہیں جائے گی ...... میں جانتا ہوں ......

ماں: ...... وہ اُس کے ساتھ بھی نہیں جائے گی یہ میں جانتی ہوں۔ (تلخی سے کہتی ہے)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ کچن میں کام کر رہی ہے جب کہ فرحان اُس کو چھوٹی موٹی help کرواتے ہوئے اُس کے ساتھ بات کر رہا ہے۔

عائشہ: (اُس سے برتن پکڑتے ہوئے) ...... تمہیں تو بہت کام آتا ہے کچن کا......؟ (بے ساختہ)

فرحان: ...... ہاں وہاں UK میں پاپا کی help کرتا ہوں میں کچن میں ......

عائشہ: ...... تمہارے پاپا کچن میں کام کرتے ہیں ......؟ (یک دم ٹھٹھکتی ہے کچھ حیرانی سے)

فرحان: ...... ہاں ...... He cooks for me. (مدھم آواز میں دوبارہ کام کرتے ہوئے)

عائشہ: ...... تمہاری ممی کے جانے کی وجہ سے کام کرنا پڑ رہا ہوگا اُنہیں ......

فرحان: (بے ساختہ) ...... No ...... وہ تب بھی کرتے تھے جب ممی زندہ تھیں ...... Mummy never cooked for me--- he did. You are surprised? (وہ یک دم نظریں چرا کر اپنا کام کرتی رہتی ہے۔)

عائشہ: (لہجے میں لڑکھڑاہٹ ہے) ...... کبھی کچن میں کام کرتے دیکھا نہیں اس لیے ...... اُنہیں کچن میں کام کرنا کبھی پسند نہیں تھا ...... لیکن اب اتنے سال ہو گئے ہیں ...... بہت کچھ بدل جاتا ہے......

فرحان: Have you also changed? (گڑبڑاتی ہے سوچتی ہے۔ پھر اُلجھتے ہوئے)

عائشہ: ...... میں ......؟ میں ......؟ ہاں ...... میں بھی بدل گئی ہوں ...... (بے ساختہ)

فرحان: Do you have any pictures of your younger days? ----- I mean yours ---- and Noor Apa's and Papa's -----

عائشہ: ...... پکچرز ......؟ پتہ نہیں ...... شاید کہیں ہوں ...... میں دیکھوں گی ...... تم کیا کرو گے دیکھ کر......؟

فرحان: (کندھے اُچکا کر) ...... ایسے ہی ...... out of curiosity......

فرحان: (یک دم بات بدلتا ہے) ...... آپ نے وہ ڈریس کیوں نہیں پہنا ...... جو میں آپ کے لیے لایا تھ......

عائشہ: (اٹک کر) ...... وہ ...... وہ میں پہن لوں گی ...... نیا ڈریس ہے ...... اتنا کام ہوتا ہے سارا دن ...... وہ خراب ہو جائے گا ......

فرحان: (بے ساختہ) Then I will buy you another dress. (عائشہ اُس کے روانی سے بولے ہوئے جملے پر ٹھٹھک کر اُس کا چہرہ بے یقینی سے دیکھنے لگتی ہے۔ وہ مسکرا دیتا ہے۔ وہ بے ساختہ نظریں ہٹا کر کام کرنے لگتی ہے۔ اُس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی اور اضطراب ہے۔)

//Cut//

Scene No # 20-A

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز اپنے بیڈ پر بیٹھا TV چینل سرفنگ کر رہا ہے۔ جب ایک چینل پر آتے ہوئے ایک پرانے پاکستانی فلمی گانے پر وہ رُک جاتا ہے۔ سکرین پر نظریں جمائے اُسے کچھ یاد آنے لگتا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 21

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ سکرین پر نظر آنے والی ہیروئن کے ساتھ گانا گا رہی ہے۔معیز مسکراتا ہوا اُسے دیکھ کر کہتا ہے۔

معیز: ......ہیروئن سے زیادہ اچھا گا رہی ہو تم گانا......

عائشہ: (بیچ میں بولتی ہے)......ہیروئن نے تو گایا بھی نہیں......ناہید اختر نے گایا ہے......

معیز: (گانا سنتے ہوئے)......گانا گالو پھر کچھ بتانا ہے میں نے تمہیں......

عائشہ: (یک دم رُک کر کہتی ہے)......اچھی خبر ہے یا بُری

معیز: ......بہت اچھی......

عائشہ: (جلدی سے)......پھر ابھی سنا دو گانا بعد میں گالوں گی۔

معیز: (مسکرا کر)......چچا حبیب نے سپانسر شپ بھیجنے کا وعدہ کیا ہے مجھ سے......

عائشہ: ......کیا مطلب......؟ کیسی سپانسر شپ......؟ (چونک کر)

معیز: ......انگلینڈ بلا لیں گے......اپنے ہوٹل میں نوکری کا بھی کہہ رہے ہیں

عائشہ: ......یہ تمہیں بیٹھے بٹھائے کیا دورہ پڑ جاتا ہے بار بار باہر کا...... (کچھ جھنجھلا کر)

معیز: (سنجیدہ)......کاروبار کی حالت اچھی نہیں ہے عائشہ......اس لیے سوچنا پڑ رہا ہے مجھے......

عائشہ: (بے ساختہ)......میں کسی سکول میں ٹیچنگ کرلوں......؟

معیز: (ناراض ہوکر)......دماغ خراب ہے تمہارا اپنا بوجھ تمہارے کندھوں پر کیوں ڈالوں میں......؟ ویسے بھی ایک گریجویٹ ہو تم بس......کون سی 50 ہزار والی نوکری ملنے والی ہے تمہیں......

عائشہ: (دو بہ دو)......تم ماسٹرز ہو 50 ہزار کی تو تمہیں بھی کبھی نہ ملتی۔

معیز: (سنجیدہ)......اسی لیے تو میں نے نوکری ڈھونڈی ہی نہیں......سوچا تھا اپنا بزنس ہوگا ......لیکن پتہ نہیں پچھلے دو سال سے کام بہت خراب ہو رہا ہے۔

عائشہ: (کچھ بُرا مان کر)......اب یہ مت کہنا میری اور نور کی وجہ سے ہوا ہے یہ سب کچھ......

معیز: ......میں نے کب کہا ہے......؟

عائشہ: (سنجیدہ)......تو دو سال میں ہم دونوں ہی تو آئے ہیں تمہاری زندگی میں......

(بے ساختہ)

معیز: ......ہاں......پر میں نے یہ نہیں کہا کہ تم لوگوں کی وجہ سے بزنس خراب ہوا ہے...... اخراجات ضرور بڑھے ہیں......لیکن زیادہ مسئلہ مہنگائی کی وجہ سے ہو رہا ہے...... کیوں دیکھ رہی ہو اس طرح......؟ (غور سے اُسے دیکھ کر)

عائشہ: ......تمہارے منہ سے اس طرح کی سیریس باتیں سن کر بعض دفعہ حیرت ہوتی ہے......

معیز: (مسکرا کر)......ہر بات پر قہقہے تو نہیں لگا سکتا میں......

عائشہ: (بے ساختہ)......پہلے تو ہر بات پر ہی لگاتے تھے......(مسکراتا ہے)

معیز: ......محبوبہ تھیں تب تم میری......محبوبہ اور فرسٹ کزن......محبوبہ کو کیا مسئلے سناتا میں......؟

عائشہ: (مسکرا کر)......تو پھر اب بھی بس محبوبہ ہی سمجھو مجھے......اور مسئلے مت سناؤ مجھے......

معیز: ......اب تو مسئلے نہیں سنا رہا حل بتا رہا ہوں تمہیں......

عائشہ: (ناراض ہو کر)......یہ حل ہے......؟ مجھ سے دور جانے کی بات کر رہے ہو......یہ حل ہے......؟

معیز: (بے ساختہ)......تو کون سا ہمیشہ کے لیے جا رہا ہوں......؟ بلا لوں گا تمہیں وہاں......

عائشہ: (سنجیدہ ہو کر)......تم یہیں محنت کرو......کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں پردیس کی خواری کاٹنے کی......سردی تم سے برداشت ہوتی نہیں اور پتہ ہے وہاں کتنی سردی ہے......؟

معیز: ......عائشہ میں مذاق نہیں کر رہا......

عائشہ: (سنجیدہ)......میں بھی مذاق نہیں کر رہی......کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی......

معیز: (بے ساختہ)......امی نے تو اجازت دے دی ہے مجھے......

عائشہ: (برا مان کر)......لیکن میں تو کبھی نہیں دوں گی......مجھ سے پوچھے بغیر چلے جاؤ گے......؟

معیز: ......اسی لیے تو پوچھ رہا ہوں......تمہیں منا لوں گا۔

عائشہ: (بے ساختہ)......اس بات پر نہیں مان سکتی میں......سمجھے تم......

معیز: (بات گول مول کرتے ہوئے)......اچھا وہ گانا تو سناؤ تم......

عائشہ: (برا مان کر)......موڈ خراب کر دیا ہے تم نے میرا......(خود گنگنانے لگتا ہے)

معیز: ......پھر میں سناؤں۔

//Cut//

Scene No # 20-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز یک دم حال میں واپس آتا ہے سکرین پر ابھی بھی وہی گانا لگا ہوا ہے۔ وہ کچھ اَپ سیٹ انداز میں چینل تبدیل کر دیتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: ماں کا کمرہ

کردار: حسیب، ماں

ماں اپنے کمرے میں بیٹھی فون پر ملیحہ سے بات کر رہی ہے۔ وہ بے حد پریشان نظر آ رہی ہے جب حسیب بھی کچھ بوکھلایا سا اندر آتا ہے۔

ماں: ......بس تم کل آ جاؤ یہاں...... میں نے مدیحہ کو بھی بلوایا ہے...... بڑا مسئلہ ہو گیا ہے یہاں......

حسیب: (پریشان اندر ہوئے)...... امی...... آپ کو کچھ پتہ چلا ہے......؟ (ملیحہ سے فون پر بات کر کے بعد میں فون رکھتی ہے)

ماں: ......حسیب آیا ہے...... تم سے بعد میں بات کروں گی...... خدا حافظ...... کیا ہوا......؟

حسیب: (بیٹھتے ہوئے)...... بھائی جان نور اور عائشہ کو UK لے کر جانے کی پلاننگ کر رہے ہیں......

ماں: (بے ساختہ) پتہ ہے مجھے...... اسی لیے تو بلایا ہے میں نے ملیحہ اور مدیحہ کو...... پتہ نہیں کیا دماغ خراب ہو گیا ہے اس لڑکے کا......

حسیب: (بے ساختہ)...... مجھے ان دونوں کے پاسپورٹس بنوانے کے لیے کہہ کر گئے ہیں تھوڑی دیر پہلے...... آخر انہیں ہوا کیا ہے......؟ کیا کریں گے یہ ان دونوں کو ساتھ

ماں: ......یہی تو میری سمجھ میں نہیں آ رہا...... دورہ پڑ گیا ہے اسے بیٹھے بٹھائے بیٹی سے محبت کا...... اُس کی تربیت کا......

حسیب: (بے ساختہ)...... میں اسی لیے آپ سے کہتا تھا...... بھائی کے سامنے مت لڑیں بار بار نور سے......

ماں: (غصے سے)...... میں لڑتی ہوں...... ارے وہ بدزبان اور بے لحاظ ہے

حسیب: (جھنجھلا کر)...... وہ جو بھی ہے...... نتیجہ دیکھ لیں آپ......

ماں: (بے ساختہ)...... کان کھول کر سن لو تم...... کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں پاسپورٹس بنوانے کی...... کوئی مسئلے ڈال دینا...... کہہ دینا اتنی جلدی پاسپورٹ نہیں بن سکتا......

حسیب: (بے حد اَپ سیٹ)...... دو دن میں بن جاتا ہے پاسپورٹ...... کیا مسئلے ڈالوں میں...... وہ خود لے گئے ان دونوں کو پاسپورٹ آفس تو......؟ آپ سمجھائیں اُنہیں......

(ماں بھی کچھ پریشان نظر آنے لگتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن

جگہ: منصور کا گھر

کردار: منصور، معیز

منصور فون پر معیز سے بات کر رہا ہے۔

منصور: ...... بہت اچھا فیصلہ ہے تمہارا...... بہت دیر سے کیا ہے تم نے...... لیکن چلو عقل آ گئی تمہیں......

معیز: (سنجیدہ)...... ابھی وزٹ ویزہ پر ساتھ لے آؤں گا دونوں کو...... پھر بعد میں امیگریشن کے لیے کوشش کروں گا...... نور تب تک کسی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لے گی وہاں......

منصور: (بے ساختہ)...... یہ سارے مسئلے اسی طرح حل ہو سکتے ہیں......

معیز: (بے حد پریشان)...... نور نے مجھے بے حد پریشان کر دیا ہے منصور...... اتنی خودسر اتنی اکھڑ اتنی بدتمیز...... میں تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس طرح کی ہے...... مجھے کبھی فون پر اُس سے بات کر کے اندازہ ہی نہیں ہوا کہ اُس کے دل میں میرے لیے اتنی نفرت اتنا غصہ ہے......

منصور: (سنجیدہ)...... چند منٹ کی گفتگو سے تم کو کیا اندازہ ہوتا......اب پاس رہے ہو تو پتہ چل رہا ہے نا تمہیں......ٹھیک ہو جائے گی وہ......تمہارے پاس آ کر رہے گی تو آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گی......

معیز: (بے ساختہ)...... پتہ نہیں......I doubt it.(بے ساختہ تسلی دیتا ہے)

منصور: ......اتنا مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے......بھابھی کے یہاں آنے سے فرحان کو بھی بڑی سپورٹ ملے گی......گھر کی ذمہ داری بٹ جائے گی تمہاری......

معیز: (بے ساختہ تلخی سے)......ساری عمر گھر کی ذمہ داری اُٹھائی ہے میں نے......باقی کی عمر بھی اُٹھا سکتا ہوں......اُسے نور کے لیے لا رہا ہوں اپنے گھر کے لیے نہیں لا رہا۔

منصور: (سمجھاتا ہے)......اچھا اب ختم کر دو اس جھگڑے کو......پرانی بات ہے......بھول جاؤ سب کچھ

معیز: (بات بدلتا ہے)......تمہاری فیملی کیسی ہے......؟

منصور: ......میں تم سے کچھ کہہ رہا تھا معیز......

معیز: (کچھ تلخی سے)......سن لیا ہے میں نے......(وہ بیٹھا رہتا ہے)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: لان

کردار: فرحان، نور

نور کسی گہری سوچ میں ڈوبی لان میں ٹہل رہی ہے۔ جب فرحان اچانک اُس کے پاس آ کر کہتا ہے۔(مسکرا کر)

فرحان: ......ہیلو......

نور: (بے حد اکھڑ انداز میں)......I greated you.

نور: (گھور کر)......تو......؟(بے ساختہ)

فرحان: ......ایسے ہی آپ سے بات کرنے کو دل چاہ رہا تھا......

نور: (جھڑک کر)......بات کر لی نا......اب جاؤ......

فرحان: (سنجیدہ ہو کر)......آپ کو میں بہت بُرا لگتا ہوں نور آپا......؟

نور: (بے ساختہ)......نور کہو مجھے......آپا نہیں ہوں میں تمہاری......

فرحان: (بے ساختہ)......اوکے نور......Is that ok?

نور: (یک دم) ایک بات بتاؤ......؟

فرحان: (بے ساختہ)......yes......

نور: (دھڑلے سے)......تم لوگ واپس کب جاؤ گے......؟

فرحان: (کچھ سوچ کر)......Probably next month

نور: (کچھ مایوس ہو کر)......Next month?......ابھی بھی next month......

فرحان: (اُسے کہتا ہے)......قریب ہے next month

نور: (اپنے لفظوں پر زور دے کر)...... بہت دور ہے......آخر تم اتنے دن کرو گے کیا یہاں......؟ تمہارا دل نہیں گھبراتا یہاں......

فرحان: ......نہیں......(آرام سے)

نور: ......تمہیں انگلینڈ یاد نہیں آتا......؟ تمہارے فرینڈز......؟ تمہارا اسکول......؟ تمہارا گھر......؟

فرحان: (کندھے اُچکا کر)......No......

نور: (بے ساختہ کچھ جھنجلا کر) تمہیں مس کرنا چاہیے وہ سب کچھ......؟ یہاں کتنی گرمی ہے......گندگی ہے......لوڈ شیڈنگ ہے......ٹریفک ہے......Pollution ہے......I think you should go back soon.

فرحان: ......مجھے کچھ بھی بُرا نہیں لگتا۔(آرام سے)

نور: ......کیوں......؟(جھنجلا کر)

فرحان: ......Beacuse I am with my Dad.(ایک لمحے کے لیے اُس کے جواب پر نور کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔وہ کچھ بول نہیں پاتی۔)

نور: (کچھ لمحوں کے بعد بے حد طنزیہ انداز میں)......oh......یہ تو میں بھول ہی گئی......After all you are with "your" Dad.(مسکرا کر)

فرحان: ......ویسے بھی جب ہم جائیں گے تو آپ کو ساتھ لے کر جائیں گے......آپ کو اور عائشہ آنٹی کو......

نور: (چونکتی ہے)......کیا مطلب ہے تمہارا......؟(بے ساختہ)

فرحان: ......پاپا آپ دونوں کو ساتھ لے کر جائیں گے......

نور: (تلخی سے)In his wildest dream......ہم دونوں کبھی تم لوگوں کے ساتھ نہیں

جائیں گے...... سنا تم نے...... بتا دینا اپنے پاپا کو...... (بے حد تلخی سے کہہ کر وہاں سے جاتی ہے۔فرحان کھڑا اُسے جاتا دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن
جگہ: معیز کی ماں کا کمرہ
کردار: ماں، مدیحہ، ملیحہ، حسیب، فرح

سب بیٹھے قدرے پریشان انداز میں بات کر رہے ہیں۔

ملیحہ: ......دیکھا جس کا ڈر تھا مجھے وہی ہوا...... کیسے نظریں پھیری ہیں معیز نے......

حسیب: (پریشان)...... لیکن اب سوچیں کہ کرنا کیا ہے...... اُن دونوں کو باہر لے گئے تو بہن بھائی اور ماں کو بھول گئے وہ......

فرح: (بے ساختہ)......اور کیا......؟

حسیب: (بے ساختہ)......بس اپنا ہی گھر چلائیں گے وہ UK میں......

مدیحہ: (سنجیدہ اور پریشان)...... میرا شوہر تو پہلے ہی مجھے بھائیوں کی بے اعتنائی کے طعنے دیتا رہتا ہے ہر وقت...... تھوڑی بہت مدد جو کرتے ہیں معیز بھائی اُس سے بھی اگر ہاتھ کھینچا تو میری تو زندگی اجیرن ہو جائے گی اُس گھر میں......

ماں: (بے ساختہ)...... مجھے تو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ بیٹھے بٹھائے اُسے یہ سوجھی کیا ہے......؟

ملیحہ: (بے ساختہ)......اور اب عائشہ بھی قابل قبول ہوگئی......تو ہم کیا جھک مارتے رہے اتنے سال......

فرح: (بے ساختہ)...... یہ ساری عائشہ کی چالاکی ہے......دیکھا نہیں کیسے 24 گھنٹے فرحان کو ساتھ چپکائے رکھتی ہے...... معیز بھائی نے سوچا ہوگا اُسے ماں کی ضرورت ہے اور عائشہ پال لے گی اُسے......

ماں: (سنجیدہ فرح سے کہتی ہے)...... مجھے کیا پتہ تھا وہ اس نیت سے اُس کو ساتھ لے لے کر پھرتی ہے......کل سے تم کرنا سارے کام اُس کے...... پاس بھی نہ پھٹکے وہ عائشہ کے......

فرح: (منہ بنا کر)......امی اب میں اپنے بچوں کے کام کروں یا اُس کو دیکھوں......سو سو تو

فرمائشیں ہوتی ہیں اُس کی...... عائشہ تو فارغ ہوتی ہے اس لیے کر لیتی ہے سب کچھ ......میرے تو دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں......

ملیحہ: ......اس وقت صرف یہ سوچیں کہ معیز سے کہنا کیا ہے...... کیسے روکنا ہے اُسے......

حسیب: (فرح سے)......ایک دفعہ باہر لے گئے نا وہ دونوں کو......تو یہ رشتہ بھی ختم سمجھیں آپ......

ملیحہ: (بے ساختہ)...... جانتی ہوں میں...... پر اس رشتہ سے زیادہ مجھے اس گھر کی فکر ہے......

حسیب: (پریشان)......مجھ پر گھر کی ذمہ داری آ گئی تو میں کیسے اُٹھاؤں گا......ابھی نیا نیا تو کاروبار سیٹ ہوا ہے میرا......

مدیحہ: (تلخی سے)......عائشہ سے سیدھی سیدھی بات کریں آپ...... کہہ دیں اُس سے کہ وہ نہیں جائے گی یہاں سے...... میری زندگی تباہ کر کے اب وہ چڑیل خود عیش کرنے اپنے میاں کے ساتھ باہر جانا چاہتی ہے۔ میں بتا رہی ہوں بڑا ہنگامہ کرنا ہے میں نے اگر وہ ساتھ گئی تو......

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن
جگہ: کالج کی پارکنگ
کردار: نور، معیز

نور سارہ کے ساتھ باتیں کرتی کالج کے گیٹ سے باہر آتی ہے اور معیز کو دیکھ کر کچھ ٹھٹھک جاتی ہے۔اُس کے چہرے کے تاثرات یک دم بدل جاتے ہیں۔

نور: ......کیا مصیبت ہے......؟

سارہ: (چونک کر)......کیا ہوا......؟

نور: (بے حد خفا)...... پاپا لینے آ گئے ہیں مجھے...... پتہ نہیں کیوں ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئے ہیں میرے......؟

سارہ: ......تمہارے پاپا......؟ کدھر ہیں......؟ دکھاؤ مجھے......؟ (اشتیاق سے)

نور: (تلخی سے کہتی ہوئی جاتی ہے)......ایسی کوئی چیز نہیں ہے اُن میں کہ تمہیں دکھاؤں ......جا رہی ہوں میں...... (معیز اُسے آتا دیکھ ۔ہوا گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے وہ آ کر

کچھ خفگی کے عالم میں گاڑی میں بیٹھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: نور، معیز

معیز گاڑی چلا رہا ہے۔ نور بے حد خفگی کے عالم میں گاڑی سے باہر دیکھ رہی ہے۔

معیز چند بار اُسے دیکھتا ہے پھر کہتا ہے۔

معیز: ......سلام کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہوتا......(وہ جواب دیئے بغیر باہر دیکھتی رہتی ہے۔)

معیز: ......میں سوچ رہا تھا آج ہم دونوں لنچ کرتے ہیں کہیں باہر......

نور: (بے ساختہ)......مجھے بھوک ہے نہ دلچسپی......

معیز: (مدھم آواز)......کھانا اس کے بغیر بھی کھایا جاسکتا ہے......

نور: (بے ساختہ)......آپ کھا سکتے ہوں گے میں نہیں......

معیز: (بات بدل کر)......کون سا فیورٹ ریسٹورنٹ ہے تمہارا یہاں......؟

نور: (طنزیہ)......کتنے ریسٹورنٹس میں لے کر گئے ہیں آپ مجھے......؟ (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے)

معیز: ......چلو......آج سے شروع کر لیتے ہیں۔

نور: (طنزیہ) اگر آپ اپنے guilt کو ختم کرنے کے لیے یہ سب کچھ کر رہے ہیں...... تو اُس کی ضرورت نہیں......آپ کا guilt ختم ہو سکتا ہے میرا loss نہیں...... (بے ساختہ کچھ رنج سے)

معیز: guilt......اس کے ساتھ جینے کی عادت ہے مجھے......(رنج سے)

نور: ......آپ ہمیں ساتھ لے کر جانے کا سوچ رہے ہیں......؟ (یک دم blunt انداز میں)

معیز: ......تمہیں کس نے کہا......؟ (حیران ہو کر)

نور: ......آپ کے بیٹے نے......(blunt انداز)

معیز: ......ہاں......(گہرا سانس)

نور: ......میں نہیں جاؤں گی۔ (دوٹوک انداز)

معیز: ......کیوں......؟

نور: (بے ساختہ)......میری مرضی......(کندھے اُچکا کر)

معیز: ......مرضی کرنے کے لیے بھی کوئی reason ہونی چاہیے......

نور: (آرام سے)......بہت reasons ہیں میرے پاس......آپ کو بتانا ضروری نہیں ہے......

معیز: (مدھم آواز)......تمہیں یہی شکایت تھی نا مجھ سے کہ میں نے کبھی تمہیں پاس نہیں رکھا......تو اب رکھوں گا......

نور: (بے ساختہ)......میں 18 سال کی ہو چکی ہوں......اب مجھے ضرورت نہیں رہی آپ کی......

معیز: (مسکراتا ہے۔)......لیکن مجھے ہے......بوڑھا ہو رہا ہوں شاید اس لیے......

نور: (طنزیہ)......بعض parents کو اولاد صرف بڑھاپے میں کیوں یاد آتی ہے......؟ (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے)

معیز: ......میرے پاس تمہارے سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے......تم جانتی ہو یہ شرمندہ کرنا چاہتی ہو تو میں بہت شرمندہ ہوں......

نور: (عجیب سے انداز میں)......آپ کو شرمندہ کر کے مجھے کیا ملے گا......؟ میں تو آپ کو hurt کرنا چاہتی ہوں۔ اتنا hurt جتنا آپ نے مجھے کیا ہے......(عجیب سے انداز میں)

معیز: ......اسی لیے تو ساتھ رکھنا چاہتا ہوں تمہیں تا کہ تم جی بھر کر مجھے hurt کر سکو......(مدھم انداز میں ہلکی رنجیدگی کے ساتھ مسکرا کر) (نور قدرے تیکھی نظروں سے اُسے دیکھتی ہے مگر اس بار کچھ کہتی نہیں دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 28

وقت: دن

جگہ: لانڈری

کردار: فرح، عائشہ

عائشہ لانڈری میں کپڑے دھو رہی ہے۔ جب فرح کچھ کپڑے دینے آتی ہے اور کپڑے دیتے ہوئے کچھ تیکھے انداز میں اُس سے کہتی ہے۔

فرح: ......آج میرے کمرے سے کپڑے بھی نہیں لے کر آئیں تم......

عائشہ: (بے ساختہ)......وہ ابھی کچھ دیر میں لانے والی تھی میں......

فرح: (طنزیہ)......میں نے سوچا شاید اب یہ کام نہیں کرو گی تم......دن پھرنے کے ساتھ دماغ بھی پھر جاتا ہے بہت سے لوگوں کا۔

عائشہ: (بے ساختہ سمجھے بغیر)......نہیں میں تو بس یہ کپڑے دھو کر آنے والی تھی کپڑے لینے......(کچھ دیر بعد)

فرح: ......تو پھر معیز بھائی کے ساتھ کیا طے کیا ہے......؟

عائشہ: (چونک کر)......کیا......؟

فرح: (بے ساختہ)......یہی تو پوچھ رہی ہوں میں......

عائشہ: (اُلجھ کر)......مجھے سمجھ نہیں آیا......

فرح: (طنزیہ اور تیکھا انداز)......سمجھ تو خیر تمہیں سب آتی ہے اور خوب آتی ہے......لیکن امی نے جانے نہیں دینا تمہیں معیز بھائی کے ساتھ......

عائشہ: (حیران ہو کر)......میں نے کہاں جانا ہے......؟ (بے ساختہ)

فرح: ......جہاں کا تم خواب دیکھ رہی ہو......انگلینڈ......

عائشہ: ......میں کوئی خواب نہیں دیکھ رہی......(حیران)

فرح: ......اچھا......؟ تو پھر کیا معیز بھائی کو الہام ہوا ہے خود بہ خود تم کو اور نور کو ساتھ لے جانے کا......؟

عائشہ: (بے یقینی سے)......ایسی کوئی بات نہیں تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے فرح......

فرح: ......اچھا......تم چھپانا کیوں چاہتی ہو یہ سب کچھ......؟ تمہارے نہ بتانے سے کچھ پتہ نہیں چلے گا ہمیں......؟ (وہ کچھ تلخ انداز میں کہتے ہوئے وہاں سے چلی جاتی ہے۔وہ دیکھتی رہتی ہے کچھ حیرانی سے)

//Cut//

Scene No # 29

وقت: دن

جگہ: ریسٹورنٹ

کردار: معیز،نور

نور بے حد خفگی کے عالم میں ریسٹورنٹ کی ٹیبل پر بیٹھی ہے۔ معیز مینو کارڈ دیکھتے ہوئے اُس سے کہتا ہے۔

معیز: ......کون سی فوڈ پسند ہے تمہیں......؟ چائنیز، کانٹی نینٹل؟ تھائی......؟ پاکستانی......؟ (بے ساختہ)

نور: ......میں بتا چکی ہوں آپ کو......مجھے نہ بھوک نہ کھانے میں دلچسپی۔ (معیز اُس کے جواب پر کچھ کہنے کی بجائے ویٹر کو آرڈر دینے لگتا ہے۔ نور بے حد بے زاری سے ریسٹورنٹ کو دیکھتی رہتی ہے کسی دلچسپی کے بغیر۔ ویٹر آرڈر لے کر جاتا ہے تو معیز نور کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔)

معیز: ......یہ میری فیورٹ ڈشز ہیں......(نور کچھ کہے بغیر بے حد سرد آنکھوں کے ساتھ باپ کو دیکھتی ہے۔)

معیز: ......آگے کیا سٹڈی کرنا چاہتی ہو تم......؟ انگلینڈ میں بہت اچھی یونیورسٹیز ہیں......تم جس یونیورسٹی میں بھی (بات کاٹ کر)

نور: ......میں آگے پڑھنا ہی نہیں چاہتی......(ایک لمحے کے لیے اُس کے جواب پر خاموش ہو جاتا ہے پھر کہتا ہے۔)

معیز: ......ٹھیک ہے......Even that suits me fine......جیسا تم چاہو (نور اُس کے جواب پر جیسے کچھ ناخوش ہوتی ہے اور پھر اِدھر اُدھر دیکھنے لگتی ہے۔ معیز بے حد شفقت سے اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے پھر کہتا ہے۔)

معیز: تمہیں پتہ ہے تمہاری شکل مجھ سے ملتی ہے......؟

نور: ......بدقسمتی سے......(وہ ایک لمحہ کے لیے ٹھٹکتا ہے پھر سر جھکا کر قدرے رنجیدگی سے ہنس پڑتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 30-A

وقت: دن

جگہ: بیڈروم

کردار: عائشہ

عائشہ اپنے بیڈروم میں کھڑی آئینے کے سامنے اپنا عکس دیکھ رہی ہے۔ وہ اُس نئے فیروزی لباس میں ہے۔ جو فرحان اُس کے لیے لے کر آیا تھا۔ اُسے جیسے اپنا حلیہ بے حد عجیب لگ رہا ہے۔ اُسے کچھ یاد آ رہا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 31

وقت: دن

جگہ: بازار

کردار: معیز، عائشہ

دونوں ایک بازار میں ایک دُکان کے باہر لٹکے ہوئے کپڑے دیکھ رہے ہیں ......

(منہ بنا کر ایک کپڑا اٹھاتے ہوئے)

عائشہ: ......زہر لگتا ہے مجھے فیروزی رنگ ......

معیز: (بے ساختہ) ......حالانکہ تم پر اچھا لگتا ہے ......

عائشہ: (چونک کر) ......تم نے کب دیکھ لیا مجھے فیروزی رنگ پہنے ......

معیز: (مسکرا کر) ......ایسے ہی تصور میں ......(بے ساختہ)

عائشہ: ......میں مر کر بھی فیروزی رنگ نہ پہنوں ......

معیز: (بے ساختہ) ......پتہ ہے مجھے یار کچھ اور بتاؤ ......

عائشہ: ......وہاں دیکھتے ہیں۔ (ایک اگلی دکان کے باہر لٹکا کپڑا دیکھ کر)

//Cut//

Scene No # 30-B

وقت: دن

جگہ: بیڈروم

کردار: عائشہ

وہ بے اختیار ایک گہری سانس لیتی ہے اُس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی رنجیدگی ہے۔ پھر وہ بال سمیٹنے لگتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 32

وقت: دن

جگہ: ریسٹورنٹ

کردار: معیز، نور، جمال

کھانا ٹیبل پر رکھا ہے معیز نور سے کہتا ہے۔

معیز: ......کھانا شروع کرو۔

نور: ......آپ نے منگوایا ہے آپ کھائیں ......

معیز: (بے ساختہ) ......صرف اپنے لیے نہیں منگوایا ......تمہارے لیے بھی منگوایا ہے ......

نور: (دوٹوک انداز) ......میں نے تو آپ کو بتا دیا تھا ......کہ مجھے نہیں کھانا ......

معیز: (مدھم آواز) ......تم سے request کروں گا پھر بھی نہیں کھاؤ گی ......؟

نور: ......نہیں ......(معیز بے حد اُلجھی نظروں سے اُسے دیکھتا ہے اور اُس کے چہرے کے تاثرات سے جیسے نور کو خوشی ملتی ہے۔ تبھی معیز کے پاس ایک آدمی آتا ہے۔ (خوشی سے)

جمال: ......ارے معیز یہ تم ہو ......؟ (اُٹھ کر ملتا ہے)

معیز: ......اوہ جمال ......

جمال: (خوشی سے) ......کہاں تھے تم ......؟ کب آئے پاکستان ......؟ (مسکرا کر پھر تعارف کرواتا ہے۔ نور سرد مہری سے جمال کو دیکھتی ہے۔)

معیز: ......کچھ ہفتے ہوئے ہیں ...... وہیں تھا UK میں ...... یہ نور العین ہے ...... میری بیٹی ......

جمال: (بے حد ایکسائیٹڈ انداز میں نور کو دیکھ کر ہنس کر کہتا ہے) ......ارے اتنی بڑی ہوگئی یہ ......آخری بار جب ہم تمہارے گھر گئے تھے تو یہ تین سال کی تھی ......اور بڑی باتیں کرتی تھی ......(معنی خیز انداز میں نور کو دیکھ کر کہتا ہے)

معیز: ......ابھی بھی کرتی ہے۔

جمال: (مسکرا کر) ......اور عائشہ بھابھی کیسی ہیں ......؟ (نظریں چرا کر)

معیز: ......ٹھیک ہے وہ ......

جمال: (بے ساختہ) ...... UK لے گئے انہیں ......؟ (نور تیکھی نظروں سے معیز کو دیکھتی ہے)

معیز: ......اب لے کر جا رہا ہوں۔

جمال: (مسکراتے ہوئے) ......چلو ......اچھا ہے ......لیکن جانے سے پہلے ہماری طرف آنا تم سب لوگ ...... میں بھی دو مہینے تک فیملی کے ساتھ واپس امریکہ جا رہا ہوں ...... میں تو تبھی لے گیا تھا اپنی وائف کو ساتھ ......فیملی کے بغیر باہر رہنا بڑا مشکل ہے یار ......تمہارا حوصلہ ہے ......(نور عجیب نظروں سے باپ کو دیکھتی ہے وہ نظریں چرا لیتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 33

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ،فرحان

فرحان کچن میں اپنے سامنے کھڑی عائشہ کو دیکھتے ہوئے ستائشی انداز میں کہتا ہے۔

فرحان: ......oh you look pretty in it......میری چوائس اچھی ہے نا......؟

عائشہ: (مسکرا کر اور کچھ جھینپ کر)...... بہت اچھی ......اب میں بدل لوں اسے ......؟ (حیران ہوکر)

فرحان: ......کیوں......؟ keep wearing it......یہ اسی لیے تو لے کر دیا ہے......

عائشہ: (ٹالتے ہوئے)...... مجھے کام کرنا ہے ...... نئے کپڑوں میں عجیب لگ رہا ہے مجھے......(ٹالتے ہوئے)

فرحان: ......نہیں کوئی عجیب نہیں لگ رہا......ابھی تو پاپا کو دکھانا ہے میں نے آپ کو...... (آرام سے) (عائشہ چند لمحوں کے لیے اُس کی بات پر بول نہیں پاتی تبھی معیز کی ماں کچن میں آتی ہے اور بے حد خفگی کے عالم میں عائشہ سے کہتی ہے۔

ماں: (تلخی سے)......تم 24 گھنٹے اس بچے کو کیوں ساتھ چپکائے رکھتی ہو......؟ کام نہ کرنے کا ایک طریقہ مل گیا ہے تمہیں...... جاؤ تم یہاں سے ...... باہر جا کر کھیلو......؟

فرحان: (سنجیدہ اور کچھ حیران)...... مجھے یہاں بیٹھنا اچھا لگتا ہے......(جھڑکتے ہوئے)

ماں: ......لیکن مجھے نہیں لگتا...... تمہیں کہا ہے نا......جاؤ یہاں سے......(فرحان کچھ حیران نظروں سے دادی اور عائشہ کا چہرہ دیکھتے ہوئے باہر نکل جاتا ہے۔

ماں: (ڈانٹتی ہے)......خبردار اب اگر میں نے تمہیں اس بچے کے ساتھ دیکھا ...... انگلیوں پر نچانا شروع کر دیا ہے تم نے اسے ...... رشتہ کیا ہے تمہارا اس کے ساتھ......؟ (تلخی سے)

ماں: ......اتنا کچھ ہوگیا تمہارے ساتھ ......پھر بھی عقل نہیں آئی تمہیں......؟

عائشہ: ......میں تو اس کے کام اس لیے ......

ماں: (بات کاٹ کر)...... بہت اچھی طرح جانتی ہوں میں ...... کیوں آگے پیچھے پھرتی ہو تم اُس کے ......آئندہ کوئی کام نہیں کرو گی تم اس کا ...... ملازمہ کرے گی ...... سمجھیں تم......(جھڑکتے ہوئے کچن سے نکل جاتی ہے۔عائشہ وہیں کھڑی حیرانی سے اُسے

دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 34

وقت: دن

جگہ: پورچ

کردار: معیز،نور،فرحان

معیز گاڑی پورچ میں لا کر کھڑی کرتا ہے۔فرحان دور سے بھاگتا ہوا آتا ہے۔نور گاڑی سے نکل رہی ہے۔فرحان معیز کے پاس آتے ہوئے بے حد ایکسائیٹمنٹ کے انداز میں معیز سے کہتا ہے۔

فرحان: ......آپ نور آپا کے ساتھ کہاں گئے تھے......؟

معیز: ......کالج سے لایا ہوں اُسے......؟ (گاڑی سے نکلتے ہوئے)

فرحان: ......مجھے بھی لے کر جاتے میں نے بھی اُن کا کالج دیکھنا ہے......(اشتیاق سے)

معیز: ......اگلی بار تمہیں لے کر جاؤں گا۔

نور: ...... اُسے لے کر آئیں گے تو میں ساتھ بیٹھ کر نہیں آؤں گی۔ (کہہ کر جاتی ہے)(معیز اور فرحان کچھ دیر کے لیے چپ ہو جاتے ہیں پھر معیز ٹالنے والے انداز میں فرحان سے کہتا ہے۔)

معیز: ......کیا کر رہے تھے تم......؟

// Freeze //

قسط نمبر 6

Scene No # 1

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: معیز، ماں، فرحان، ملیحہ، مدیحہ، فرح

سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے ہیں جب معیز فرحان کو ساتھ لیے لاؤنج میں داخل ہوتا ہے اور کچھ خوشگوار انداز میں سب کو اکٹھا دیکھ کر کہتا ہے۔

معیز: (بیٹھتے ہوئے)......اوہ آج تو سب اکٹھے ہیں...... مجھے پتہ ہی نہیں تھا......

ماں: (سنجیدہ)......تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے کھانے پر......تم کہاں تھے......؟

معیز: ......کھانا تو میں کھا آیا......آج نور کو کالج لینے چلا گیا تھا......آرام سے......(اُس کی بات پر سب ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہیں)......اُسی کے ساتھ کھانا کھانے چلا گیا......آپ لوگ کھانا کھالیں پھر چائے اکٹھے پی لیتے ہیں......

ماں: ......نہیں......کھانا بعد میں کھالیں گے ہم......

فرحان: (جلدی سے معیز سے کہتا ہے)......میں آنٹی کو چائے کا کہہ کر آتا ہوں......(جلدی سے معیز سے کہتا ہے)

ماں: ......ملازمہ کو کہتی ہوں میں......(روکنے کی کوشش)

معیز: ......کوئی بات نہیں......یہی کہہ دیتا ہے......(ماں اُس کی اس حرکت پر بے حد خفا نظر آتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ کچن میں کام کر رہی ہے۔ جب فرحان آکر کہتا ہے۔

فرحان: ......آنٹی پاپا چائے مانگ رہے ہیں۔

عائشہ: ......اوہ آگئے وہ...... پہلے کھانا لگا دیتی ہوں......کھانے کے بعد چائے پی لیں...... (چونک کر)

فرحان: ......کھانا تو کھا آئے وہ نور آپا کے ساتھ (آرام سے)

عائشہ: ......نور کے ساتھ......؟ (شاکڈ)

فرحان: ......ہاں......اُن کو لینے کالج گئے تھے......پھر کھانا بھی کھایا دونوں نے......(تبھی نور اندر آتی ہے اور اُسے اندر آتے دیکھ کر فرحان کچھ گھبرائے ہوئے انداز میں وہاں سے جاتا ہے وہ اُسے گھورتے ہوئے ماں سے کہتی ہے۔ بے زاری سے)

نور: ......کھانا دیں مجھے......

عائشہ: ......کھانا......؟ لیکن فرحان تو کہہ رہا تھا تم اپنے پاپا کے ساتھ کھا کر آئی ہو......؟ (چونکتی ہے) (کہتے ہوئے ٹیبل پر بیٹھتی ہے)

نور: ......وہ کھا کر آئے ہیں میں نہیں......خوامخواہ منہ اُٹھا کر کالج پہنچ گئے......کھانا دیں مجھے......(عائشہ کچھ مایوس ہوتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: معیز، فرحان، ماں، حسیب، فرح، ملیحہ، مدیحہ، عائشہ

سب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ معیز اور فرحان کے علاوہ سب کی باڈی لینگویج بے حد stiff ہے۔

معیز: ......اتنے سیریس کیوں ہیں سب لوگ......؟ سب کچھ ٹھیک تو ہے......؟

مدیحہ: ......ٹھیک ہوتا تو ہم یہاں ہوتے بھائی......(تلخی سے)

معیز: ......کیا ہوا......؟ تمہارے husband نے کچھ کہا ہے پھر......؟ (پریشان ہو کر)

ماں: ......تم جاؤ یہاں سے......(فرحان سے)

فرحان: ......why?......(اُلجھ کر)

ماں: ......بڑوں کی باتوں میں چھوٹے نہیں بیٹھتے......(سنجیدہ)

معیز: ......ایسی کیا بات ہے امی......؟ (تبھی عائشہ چائے کی ٹرے لے کر اندر داخل ہوتی ہے۔ اُسے دیکھتے ہی فرحان بڑی خوشی سے کہتا ہے۔)

فرحان: ......Look at Aunty Papa ......وہ کتنی اچھی لگ رہی ہیں اس ڈریس میں جو ہم نے لیا ہے اُن کے لیے......(معیز کے ساتھ سب کی نظریں عائشہ پر اُٹھتی ہیں۔ عائشہ کچھ کنفیوزڈ ہوتی ہے اور معیز بے ساختہ اُس پر سے اپنی نظریں ہٹا لیتا ہے کمرے میں بیٹھے تمام افراد ایک دوسرے کے ساتھ نظروں کا تبادلہ کرتے ہیں۔ اور سب کے چہروں کے بل کچھ اور نمایاں ہو جاتے ہیں۔ عائشہ بے حد نروس ہو کر ٹرے رکھتی ہے اور چائے بنانے لگتی ہے جب ماں بے حد تلخی سے اُس سے کہتی ہے۔)

ماں: ......تم جاؤ......ملیحہ بنا دے گی چائے......(عائشہ کچھ کہے بغیر کمرے سے نکل جاتی ہے۔ ملیحہ چائے بنانے لگتی ہے۔)

ماں: ......تم بھی جاؤ......جا کر بچوں کے ساتھ کھیلو......(ماں فرحان سے کہتی ہے)

معیز: ......جاؤ فرحان کھانا کھا لو جا کر......(فرحان قدرے ناخوش وہاں سے اُٹھ کر جاتا ہے ملیحہ معیز کے سامنے جا کر کپ رکھتی ہے اور ساتھ ہی معیز سے کہتی ہے)

ملیحہ: ......یہ آپ نے امی سے کیا کہا ہے......؟

معیز: ......کیا کہا ہے......؟ (چونکتا ہے)

ماں: ......بڑے ناخوش ہوئے ہیں تمہارے بہن بھائی تمہارے اس فیصلے سے

معیز: (بے ساختہ)......کس فیصلے سے......؟ نور کو ساتھ لے جانے کے فیصلے سے......؟ (اپنے لفظوں پر زور دے کر)

مدیحہ: ......''نور'' اور ''عائشہ'' کو ساتھ لے جانے کے فیصلے سے (سنجیدہ چائے رکھ دیتا ہے)

معیز: ......کیا غلط کر رہا ہوں میں......

ملیحہ: (تلخی سے)......صحیح بھی کیا ہے......؟ بجائے یہ کہ آپ بیٹی کی شادی کرتے آپ سب کچھ سمیٹ سمات کر اُس کو ساتھ لے کر جا رہے ہیں......میری فیملی کے سامنے جو رسوائی ہوئی ہے میری اس رشتے کے ختم ہونے سے اُس کی پرواہ ہی نہیں آپ کو۔

معیز: (سنجیدہ)......تم پریشان مت ہو اُس کے بارے میں......میں ظفر سے خود بات کر لوں گا......بچوں کی مرضی کے بغیر تو کچھ نہیں ہو سکتا......

مدیحہ: ......بیٹی کی مرضی کا بڑا خیال ہے آپ کو......ہم لوگوں کی کیا مرضی ہے اُس کی پرواہ نہیں آپ کو......؟ (تلخی سے)

معیز: ......کیا مرضی ہے تم لوگوں کی......؟ یہ کہ میں زبردستی اُس کی شادی کر دوں......اور اُس کے چار دن بعد ملیحہ شکائتوں کا انبار لے کر میرے سامنے بیٹھی ہو......(بے ساختہ)

ملیحہ: ......میں کوئی شکائت نہیں کروں گی آپ کے سامنے......

معیز: (بات کاٹتا ہے)......میں پھر بھی اُس کی شادی نہیں کروں گا......وہ بہت کم عمر ہے......بہت امیچور ہے......ابھی تربیت کی ضرورت ہے اسے......

حسیب: (یک دم کہتا ہے)......ٹھیک ہے بھائی آپ اُس کو لے کر جانا چاہتے ہیں تو لے جائیں......لیکن عائشہ کو کیوں لے کر جا رہے ہیں......؟

معیز: (سنجیدہ)......اُس کی ضرورت ہو گی وہاں......نور اور فرحان کی look after کرے گی وہ......(سنجیدہ)

ماں: (تلخی سے)......یہاں وہ بیٹی کی تربیت نہیں کر سکی......وہاں جا کر خاک کرے گی......تمہارے بیٹے کو بھی تباہ کر کے رکھ دے گی......

معیز: ......فرحان پسند کرتا ہے اُسے......

ماں: (بے ساختہ کچھ معنی خیز انداز میں)......یہی تو مکاری ہے اُس کی......دو منٹ میں کس طرح لوگوں کو انگلیوں پر نچانے لگتی ہے وہ......اس کا تجربہ تو ہے تمہیں......(چہرے کا رنگ بدلتا ہے)

معیز: ......امی اس وقت پیچھے کی کوئی بات نہ کریں......

ماں: (تلخی سے)......کیوں......؟ کیوں بات نہ کروں......؟

حسیب: (بے ساختہ)......آپ کو اگر شادی ہی کرنا ہے تو انگلینڈ میں کر لیں جیسے پہلے کی تھی آپ نے......

ماں: (بے ساختہ)......میں نے تو کہا ہے اس سے......آتے ہی کہا تھا......لیکن نور اور عائشہ ساتھ نہیں جائیں گے تمہارے......(دوٹوک انداز)

معیز: ......کیوں نہیں جائیں گے......؟

ماں: ......کہاں گئی ہے تمہاری غیرت......؟ ایسی بیوی کو ساتھ لے جا کر رکھو گے جس کو کوئی اور مرد جان سے مار دیتا......تھوک کے چاٹو گے......؟ (رنگ بدلتا ہے)

معیز: ......بس یا کچھ اور بھی کہنا ہے آپ لوگوں کو......؟ (رنگ بدلتا ہے)

مدیحہ: ......میری زندگی برباد ہوئی ہے بھائی آپ کی بیوی کی وجہ سے......یہ یاد رکھیں آپ میں دوزخ میں ہوں اور آپ اُسے جنت میں جا کر رکھیں گے......؟

معیز: (تلخی سے)......میں اُن دونوں کو ساتھ لے کر جاؤں گا......یہ آپ میں سے کسی کو اچھا لگے یا برا......میں یہی کروں گا......(بے حد مضبوط انداز میں)

حسیب: ......لیکن عائشہ......(بات کاٹتا ہے بے حد سرد لہجے میں)

معیز: ......بھابھی...... بھابھی ہے وہ تمہاری...... جو کچھ اُس نے کیا میرے ساتھ کیا...... تم لوگوں کا مسئلہ نہیں ہے یہ......

ماں: (تلخی سے) خاندان کی عزت ڈبو دی اُس نے......

معیز: (بات کاٹ کر)...... ہاں...... خاندان کی عزت ڈبو دی اُس نے...... اسی لیے اب لے کر جا رہا ہوں اُسے......

ماں: ......اب لے کر جا رہے ہو تو پہلے لے جاتے......(طنزیہ)

معیز: ......ہاں پہلے ہی لے جانا چاہیے تھا...... غلطی کی میں نے...... نہ کی ہوتی تو اتنی بڑی سزا نہ بھگت رہا ہوتا میں......(اُٹھ کر چلا جاتا ہے سب ساکت بیٹھے رہتے ہیں)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ اب دوسرے لباس میں ہے اور فرحان کچھ حیرت کے عالم میں اُس سے کہتا ہے۔

فرحان: آپ نے change کیوں کر لیا......؟

عائشہ: ......وہ...... کام بہت ہے...... کپڑے خراب ہو جاتے......(نظریں چرا کر کام میں مصروف)

فرحان: Even papa liked your dress......اور آپ نے اتنی جلدی change کر لیا......

عائشہ: (بات بدلتی ہے)...... تم بچوں کے ساتھ جا کر کھیلو...... امی آئیں گی تو ناراض ہوں گی پھر تمہیں یہاں دیکھ کر......

فرحان: (سنجیدہ ہو کر)......آپ مجھ سے تنگ آ گئی ہیں کیا......؟ (سنجیدہ ہو کر)

عائشہ: ......نہیں بیٹا...... ایسا تو نہیں کہا میں نے...... میں کیسے تنگ آ سکتی ہوں تم سے......؟

فرحان: (سنجیدہ)...... پھر ایسا کیوں کہہ رہی ہیں آپ مجھ سے......؟

عائشہ: ......امی ناراض ہوتی ہیں جب تم یہاں آ کر بیٹھتے ہو تو......(تھکے ہوئے انداز میں)

فرحان: ......کیوں......؟

عائشہ: (بے ساختہ)...... پتہ نہیں......

فرحان: (بے ساختہ)......She does not like me. (بے ساختہ)

عائشہ: ......ایسا نہیں ہے......(ٹالتی ہے)

فرحان: ......ایسا ہی ہے...... And even I don't like her.--- Do you like her. (اپنے لفظوں پر زور دے کر)

عائشہ: ......بڑوں کی respect کرنی چاہیے......(بات بدلتی ہے)

فرحان: ......I respect you......

عائشہ: (بے ساختہ)...... وہ دادی ہیں تمہاری تم سے پیار کرتی ہیں...... غصہ کچھ زیادہ آتا ہے اُنہیں...... لیکن دل کی بُری نہیں......

فرحان: (یک دم)...... جب آپ ہمارے ساتھ UK آ جائیں گی نا تو آپ کو اتنا زیادہ کام نہیں کرنا پڑے گا......

عائشہ: (لمبی خاموشی کے بعد)...... مجھے اچھا لگتا ہے کام کرنا......

فرحان: (بے ساختہ)...... مجھے بھی اچھا لگتا ہے کام کرنا...... But you work too much...... آپ چلیں گی نا ہمارے ساتھ......؟

عائشہ: ......تمہیں سینڈوچ بنا دوں......؟ (بات بدل دیتی ہے)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: حسیب، فرح، ملیحہ، مدیحہ، ماں

سب بیٹھے ہوئے ہیں اور بے حد سنجیدہ اور اَپ سیٹ لگ رہے ہیں۔

حسیب: ......دیکھا آپ نے...... میں نے کہا تھا نا بھائی جان بدل رہے ہیں...... خود غرض ہو رہے ہیں......

ملیحہ: (بے ساختہ)......ساری عمر کبھی اتنی سختی سے بات نہیں کی جتنی اب کر رہے ہیں...... آخر ہوا کیا ہے انہیں......؟

فرح: (بے ساختہ)...... یہ سب عائشہ کی چالاکیاں ہیں...... بیٹے کی خدمت کر کر کے مٹھی میں کر لیا ہے اُس نے انہیں......

ماں: (سنجیدہ اور تیز آواز)......عائشہ کو تو میں دیکھ لوں گی......مجال ہے اُس کی اب فرحان پاس بھی پھٹکے اُس کے......

مدیحہ: (جھنجھلا کر)......آپ کو فرحان کی پڑی ہے آپ یہ نہیں سوچ رہیں کہ مسئلہ حل نہیں ہوا بھائی جان سے بات کرنے سے...... وہ ان دونوں کو ساتھ لے گئے تو کیا ہوگا......؟

ماں: (فیصلہ کن انداز میں)......نہیں لے کر جائے گا......کم از کم عائشہ کو تو نہیں لے کر جانے دوں گی میں......

//Cut//

Scene No # 6

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ،نور

نور اپنے ناخنوں پر بیٹھی کیوٹکس لگا رہی ہے جب عائشہ اُس سے پوچھتی ہے۔

عائشہ: ......کیا بات کی تم نے اپنے پاپا سے......؟

نور: ......وہی باتیں جو ہمیشہ کرتی ہوں......(سرد مہری سے)

عائشہ: ......کتنے پیار سے لے کر گئے ہوں گے وہ تمہیں کھانا کھلانے......(متاثر ہوئے بغیر)

نور: ......مجبوری ہے اُن کی......اُن کا خیال ہے پاکستان میں لوگوں کا دل اسی طرح جیتا جاتا ہے......

عائشہ: (سنجیدہ)......تمہیں کھا لینا چاہیے تھا کھانا......انہوں نے کتنی بے عزتی محسوس کی ہوگی......(سنجیدہ)

نور: ......زیادہ بے عزتی محسوس کی ہوگی تو دوبارہ ساتھ نہیں لے جائیں گے مجھے......(مزے سے)

عائشہ: ......تمہارا دل نرم کیوں نہیں ہو جاتا اُن کے لیے......؟

نور: (بے ساختہ)......آپ کا دل سخت کیوں نہیں ہو جاتا اُن کے لیے......؟

عائشہ: (مدھم آواز میں سر جھکا کر)......نہیں ہو سکتا......ہم نے بہت اچھا وقت گزارا ہے ساتھ......جو بھی ہوا وہ......

نور: (بات کاٹ کر بے زاری سے)......مجھے مت بتایئے بار بار کہ جو بھی کچھ ہوا وہ آپ

کی غلطی ہے......تنگ آ چکی ہوں میں یہ بات سن سن کر......آپ کو پتہ ہے اب وہ کیا پلان کر رہے ہیں......؟

عائشہ: (چونک کر)......کیا......؟ (بے ساختہ)

نور: ......ہم لوگوں کو ساتھ انگلینڈ لے کر جانا چاہتے ہیں......(عائشہ کے چہرے پر حیرت نہ آنے پر وہ پوچھتی ہے)......آپ کو حیرانی نہیں ہوئی......؟ (مدھم آواز)

عائشہ: ......فرحان نے بتایا تھا مجھے......

نور: (طنزیہ)......اوہ...... ہر خبر تو پہلے ہی ہوتی ہے آپ کے پاس میری انفارمیشن کی تو ضرورت ہی نہیں......

عائشہ: (سنجیدہ)......اگر تمہیں ساتھ لے جائیں تو بہت اچھا ہے......(بے ساختہ)

نور: ......میں اُن کے ساتھ نہیں جاؤں گی......؟ آپ کیا جانا چاہتی ہیں......؟ (جواب دینے کی بجائے کچھ اور کہتی ہے)

عائشہ: ......تم کیوں نہیں جاؤ گی......؟ ہمیشہ تو جانا چاہتی تھی اُن کے ساتھ......(سنجیدہ)

نور: ......پہلے کبھی جانا چاہتی ہوں گی......اب نہیں چاہتی......(بے ساختہ)

عائشہ: ......کیوں......؟ (سنجیدہ)

نور: ......میں اُنہیں یہاں برداشت نہیں کر سکتی......وہاں کیسے کروں گی......؟

عائشہ: (مدھم آواز)......بہت پیار کرتے ہیں وہ تم سے......(بے ساختہ)

نور: ......پھر بھی نہیں جاؤں گی......اُن کو اپنی بیوی کے مرنے کے بعد ایک maid اور اپنے بیٹے کے لیے ایک نینی کی ضرورت ہے اور اس کے لیے اُنہیں آپ کی services کی ضرورت پڑ گئی ہے......اور ان services کے معاوضے کے طور پر وہ مجھے بھی ساتھ رکھ لیں گے......(کچھ تلخ انداز میں کہہ کر جاتی ہے۔ عائشہ بیٹھی اُسے دیکھتی رہ جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز،فرحان

فرحان معیز سے بات کر رہا ہے۔

فرحان: ......دادی نے آج مجھے ڈانٹا ہے۔

معیز: ......کیوں......؟ (چونک کر)

فرحان: I don't know ---- But she was very rude to me. ......انہوں نے عائشہ آنٹی کو منع کیا ہے کہ وہ مجھے اپنے پاس نہ آنے دیں......(معیز اُس کے جملے پر نظر چراتا ہے۔) your mother is a weird character. (سنجیدہ)

معیز: ......میں بات کروں گا اُن سے......(سنجیدہ)

فرحان: ......ہم واپس کب جائیں گے......؟ (یکدم)

معیز: ......تم بور ہونے لگے ہو......؟ (بے ساختہ)

فرحان: I don't know......یہ بڑی strange جگہ ہے......(بے ساختہ)

معیز: ......پاکستان......؟ (سمجھے بغیر)

فرحان: your home......

معیز: (کچھ دیر بول نہیں پاتا)......کیوں......؟

فرحان: ......آپ کو نہیں لگتا......؟

معیز: (مدھم آواز)......نہیں......(کچھ دیر بعد)

فرحان: Why does everyone misbehave with Ayesha Aunty? (ٹالتا ہے)

معیز: ......No one misbehaves with her. (بے ساختہ)

فرحان: ......Yes, they do Even you. (معیز اُس کی بات پر بات بدلتا ہے)

معیز: ......تمہیں عائشہ کے علاوہ کسی اور سے بھی دوستی کرنی چاہیے......

فرحان: ......مجھے کوئی اور اچھا نہیں لگتا یہاں پر......ہم کب جا رہے ہیں واپس......؟ (بے زاری سے)

معیز: ......جلدی چلے جائیں گے۔ (مدھم آواز)

//Cut//

Scene No # 8

وقت: دن

جگہ: معیز کی ماں کا بیڈروم

کردار: ماں، عائشہ

عائشہ کمرے میں کھڑی ہے جبکہ معیز کی ماں اُس سے بے حد سرد اور تلخ لہجے میں بات کر رہی ہے۔

ماں: ......معیز نے تم سے کیا بات کی ہے......؟

عائشہ: ......مجھ سے......؟ مجھ سے تو کوئی بات نہیں کی انہوں نے......؟ (اٹک کر کہتی ہے)

ماں: ......بات نہیں کی اور کپڑے لے لے کر دے رہا ہے......

عائشہ: ......یہ تو فرحان نے......(کچھ نادم)

ماں: ......سب جانتی ہوں میں......اندھی نہیں ہوں......ایک بار بے وقوف بن گئی تھی......ہر بار نہیں بن سکتی......معیز نے تمہیں باہر لے جانے کے بارے میں کچھ نہیں کہا......؟ (بات کاٹ کر)

عائشہ: ......نہیں انہوں نے کچھ نہیں کہا......انہوں نے نور سے کہا......

ماں: (تلخی سے)......تم اور تمہاری بیٹی......فساد کی جڑ ہے وہ......یہ فرمائش تم نے اُس کے ذریعے باپ تک پہنچائی ہوگی......(تلخی سے)

عائشہ: ......نہیں......میں نے ایسا کچھ نہیں کیا......نہ ہی نور نے......معیز خود......(صفائی دینے لگتی ہے)

ماں: ......معیز خود کبھی یہ سب کچھ نہیں کر سکتا......کبھی نہیں......تمہاری شکل تک دیکھنا نہیں چاہتا وہ......کہاں یہ کہ تمہیں ساتھ لے کر جانے کا سوچے......کہاں یہ کہ تمہارے لیے ہم لوگوں سے......(بات اُدھوری چھوڑ کر اس سے کہتی ہے)......اُسے کہہ دو کہ تم اُس کے ساتھ نہیں جاؤ گی......

عائشہ: (مدھم آواز)......میں تو ویسے بھی اُن کے ساتھ جانا نہیں چاہتی......

ماں: ......یہی بات کہو اُس سے......(عائشہ چپ اُن کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: کالج

کردار: سارہ، نور

دونوں کوریڈور کی سیڑھیوں میں بیٹھی ہوئی ہیں نور بے حد پریشان لگ رہی ہے۔

سارہ: ......تو پھر کیا سوچا ہے تم نے......؟ جاؤ گی......؟

نور: ......نہیں......کبھی نہیں...... میں اور امی دونوں نہیں جائیں گے......(دوٹوک انداز)

سارہ: ......میں تمہاری جگہ ہوتی تو ضرور چلی جاتی......(بے ساختہ)

نور: ......تم خوش قسمت ہو میری جگہ نہیں ہو......(بے ساختہ تلخی سے)

سارہ: ......جان چھوٹ جائے گی تمہاری اور تمہاری امی کی تمہارے ددھیال سے......سوچو ذرا

نور: (بے ساختہ) ان سے جان چھوٹ کر ایک بڑی مصیبت گلے میں پڑ جائے گی...... آگے کنواں اور پیچھے کھائی والی بات ہے......(بے ساختہ)

سارہ: ......وہاں تم یونیورسٹی جانے لگو تو ہاسٹل میں شفٹ ہو جانا......(بے ساختہ)

نور: ......اور امی وہ خدمت کرتی رہیں ان دونوں کی......

سارہ: (سنجیدہ)......وہاں دو کی خدمت ہوگی...... یہاں سو کی خدمت ہے...... بے عزتی الگ......

نور: (تلخی سے)......اور وہاں جا کر کون سا تاج اور تخت ملنے والا ہے انہیں...... اتنے سال انہوں نے پرواہ نہیں کی امی کی...... عیش کرتے رہے اپنی دوسری بیوی کے ساتھ......تو اب بھی یہی کریں گے...... پاکستان سے maid لے جا کر رکھنے پر پیسے لگتے ہیں......بیوی پر نہیں......

سارہ: (بے ساختہ)......تمہاری امی کیا کہتی ہیں......؟

نور: (بے ساختہ)......وہ چاہتی ہیں میں چلی جاؤں لیکن یہ میں کبھی نہیں کروں گی...... (قدرے نرم انداز میں)......میں انہیں اکیلا کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گی......

سارہ: ......پرواہ ہے تمہیں آنٹی کی......؟(کچھ حیران ہو کر)

نور: ......میں بھی پرواہ نہیں کروں گی......تو اور کون ہے اُن کا پرواہ کرنے والا......؟ (کچھ شکست خوردہ انداز)

سارہ: ......پھر اتنا غصہ کیوں کرتی تھی اُن پر......؟(حیران)

نور: ......اُن پر نہیں ہے غصہ......اپنی زندگی پر غصہ ہے......اُن پر تو غصہ کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں......وہ کچھ محسوس نہیں کرتیں۔ رنج، تکلیف، بے عزتی، غم، غصہ...... کچھ نہیں......ایک robot like existance ہے اُن کی......(تھکے ہوئے انداز میں کہتی ہے) I still feel for that robot ---- still.......(سارہ اُس کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 10

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

نور اپنے بستر میں سو رہی ہے۔ عائشہ اپنے بستر میں بیٹھی جاگ رہی ہے اور کسی گہری سوچ میں ہے۔ معیز کی ماں کی آواز اُس کے کانوں میں آنے لگتی ہے۔ اُس کے چہرے پر رنج ہے پھر جیسے اُسے کچھ یاد آنے لگتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن

جگہ: ظفر کا گھر

کردار: عائشہ، ماں، ملیحہ، ظفر

عائشہ بڑی بے تکلفی سے اپنی ماں کے پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ ماں کچھ پریشان

ماں: ......میں اسی لیے منع کرتی تھی تمہیں معیز سے شادی سے...... مجھے پتہ تھا عالیہ کے مزاج کا......مگر تم نے ایک نہیں سنی میری......ایک ملیحہ کی صورت میں پھندا پہلے ہی گردن کو لگایا ہوا تھا......اوپر سے تم نے......

عائشہ: (اطمینان سے)......لیکن امی خالہ جو بھی کہیں...... معیز نے کبھی کچھ نہیں کہا مجھے...... میں بڑی خوش ہوں اُس کے ساتھ......

ماں: (بے ساختہ)......لیکن وہ جو ہر وقت تمہارا خون خشک کرتی رہتی ہے وہ......

عائشہ: (کندھے اُچکا کر مسکرا کر)...... میں پرواہ بھی نہیں کرتی اُن کی......کبھی کبھار سنا بھی دیتی ہوں اُنہیں......لیکن میں خوش ہوں اس گھر میں......(تبھی ملیحہ چائے کی ٹرے اُٹھائے آتی ہے تو عائشہ اُسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔)

عائشہ: ......ارے ملیحہ آپا آپ کیوں لے کر آئی ہیں چائے......؟ میں کوئی مہمان تھوڑی ہوں...... جب دل چاہتا خود ہی بنا کر پی لیتی......

ماں: ......کیوں خود بنا کر پی لیتی...... گھر میں کام کر کر کے حشر ہو جاتا ہے تمہارا......اب یہاں بھی دو گھڑی کو سکون کا سانس نہ ملے تمہیں......(بے ساختہ جتانے والا انداز)

ملیحہ: ......ایسے بھی کون سے پہاڑ توڑنے پڑتے ہیں عائشہ کو ہمارے گھر میں......گھر کا

کام ہوتا ہے وہ تو سب ہی کرتے ہیں...... میں نہیں کرتی کیا......؟ (بے ساختہ)

ماں: ......تمہارے ساتھ 24 گھنٹے میں لگی ہوتی ہوں ......اور وہاں مجال ہے تمہاری ماں اُسے سانس بھی لینے دے۔

ملیحہ: (طنزیہ)...... پوچھوں گی اماں سے ایسے بھی کون سے کام کرواتی ہیں وہ بہو سے کہ پورے زمانے میں شور مچاتی پھر رہی ہے اُن کی بہو......

عائشہ: (حیران ہوکر)......ملیحہ آپا...... میں نے کون سا شور مچایا ہے......؟

ملیحہ: (تلخ لہجہ)...... اور شور کس طرح مچاتے ہیں ......؟ میں نے تو کبھی اپنی ماں کے سامنے جا جا کر اپنے دُکھڑے نہیں کہے...... حالانکہ میں بھی یہاں سارا دن کولہو کے بیل کی طرح جُتی ہوتی ہوں......

ماں: (ناراض)......کولہو کا بیل......؟ ...... خدا کا خوف کرو ملیحہ تم...... رات کا کھانا میں بناتی ہوں تمہارے ساتھ...... دوپہر کا کھانا میں بناتی ہوں تمہارے ساتھ...... صفائی اور برتنوں کے لیے ماسی آتی ہے...... اپنے بچوں کو دیکھتی ہو تم ...... پھر کون سا کولہو کا بیل بنایا ہے میں نے تمہیں یہاں......

ملیحہ: (بلند آواز)......تو کہہ دیں جھوٹ بول رہی ہوں میں...... جھوٹی ہوں میں ...... بیٹی کے ساتھ مل کر گالیاں تو دینی ہی ہوتی ہیں آپ نے مجھے...... (تبھی ظفر اندر آتا ہے)

ظفر: ......کیا ہنگامہ ہو رہا ہے یہاں ......؟ اتنا شور کس بات پر ہو رہا ہے......؟

ملیحہ: (غصے سے)......جس دن سے اس گھر میں آئی ہوں اسی طرح پورا گھر اکٹھا ہو جاتا ہے میری بے عزتی کے لیے...... پتہ نہیں میری ماں نے کیا دیکھ کر بیاہا تھا مجھے اس گھر میں

ماں: (ہاتھ جوڑ کر)...... معاف کر دو ہمیں جو تمہیں بہو بنانے کی غلطی ہوئی ہم سے...... (ہاتھ جوڑ کر)

عائشہ: ......امی چپ ہو جائیں آپ (ماں کو روک کر)

ملیحہ: ......نہیں نہیں وہ کیوں چپ ہوں ......مل کر گالیاں دو مجھے سب لوگ...... (غصے سے عائشہ سے)

ظفر: ......تم جاؤ یہاں سے...... چھوٹی سی بات پر چیخ چیخ کر بولنے لگتی ہو تم...... (غصے سے)

ملیحہ: ...... ہاں سارے عیب تو مجھ میں ہی ہیں ...... ساری خوبیاں تو آپ کی ماں میں یا آپ کی بہن میں......

ظفر: (غصے سے)...... میں نے تمہیں کہا ہے جاؤ یہاں سے...... (دبنگ انداز میں)

ملیحہ: ......اس کمرے سے نہ نکالیں ...... گھر سے نکالیں مجھے...... دھکے دے کر نکالیں مجھے گھر سے......تبھی تو چین آئے گا آپ سب لوگوں کو......

ظفر: (بڑبڑاتے ہوئے)......شاید یہ بھی کرنا پڑے مجھے......

ملیحہ: (غصے سے کہہ کر جاتی ہے)...... ہاں ...... ہاں ...... کرو تم یہ بھی ......لیکن پھر دھکے کھاتی ہوئی ہی تمہاری بہن آئے گی یہاں......

عائشہ: (جیسے پریشان)......میرے خدایا......ان کو تو جیسے دورہ پڑتا ہے......(پریشان)

ظفر: ...... یہ سب امی کا قصور ہے...... انہیں پتہ تھا کتنی بدزبان ہے ان کی بھانجی ...... پھر بھی زندگی خراب کر دی میری انہوں نے...... (ناراض)

عائشہ: ......سارا قصور میرا ہے...... میری معیز کے ساتھ منگنی نہ ہوئی ہوتی تو یہ قربانی نہ دینی پڑتی آپ کو...... (بے چین)

ظفر: ......اور یہ اگر اس طرح کی حرکتوں کے باوجود اس گھر میں ہے تو اس کی وجہ بھی تم ہی ہو ......تمہارا خیال نہ ہو مجھے تو میں دو منٹ میں اس طرح کی بدزبان عورت کو فارغ کر کے گھر بھیج دوں ...... ہر دس منٹ کے بعد کسی نہ کسی بات پر چلانا ہوتا ہے اس نے ......(وہ بے حد خفگی سے کہتا ہوا کمرے سے چلا جاتا ہے۔ عائشہ بیٹھی رہ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: شام

جگہ: عائشہ کی ماں کا گھر

کردار: عائشہ، معیز، ملیحہ، ماں، ظفر

معیز عائشہ کے گھر کھڑا ہے۔ عائشہ اور عائشہ کی ماں پاس کھڑی ہیں۔

ماں: ......بیٹا کھانا تو کھا لو......ایسی جلدی کیا ہے......؟

معیز: (مسکرا کر)...... خالہ ہر بار کھانا کھا کر ہی جاتا ہوں لیکن اس بار کچھ کام ہے بس عائشہ کو لینا تھا اس لیے آ گیا ...... عائشہ تم تیار ہو جاؤ...... (عائشہ اندر جاتی ہے اپنا بیگ لینے۔ تبھی ملیحہ آتی ہے۔ بہن کو دیکھ کر)

معیز: ......السلام علیکم کیا حال ہے......؟

......میں آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی بھائی...... (خراب موڈ)

معیز: ......کیوں کیا ہوا......؟ (چونکتا ہے)

ملیحہ: ......بس اب ہر حد پار کرلی ہے ان لوگوں نے ...... مجھے ساتھ گھر لے چلیں ...... (تلخی سے)

معیز: ......کیا ہوا......؟ (حیران ہوکر)

ملیحہ: ......گھر چل کر ہی بتاؤں گی میں آپ کو...... (بے ساختہ)

معیز: ......لیکن ہوا کیا......؟ (پریشان)

ماں: ......بیٹا چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرلیتی ہے یہ...... (ناراض ہوکر)

ملیحہ: ......آپ کے لیے تو ہر بات چھوٹی بات ہی ہے...... بڑی بات تو تب بنتی ہے جب کوئی آپ کی بیٹی کو کچھ کہے......بس میں نے نہیں رہنا اس گھر میں...... (تبھی عائشہ نور کو اُٹھائے آتی ہے اور اندر کا سین دیکھ کر ٹھٹھک جاتی ہے۔)...... اپنے بچے سنبھالیں آپ......اور اپنی بیٹی بھی یہاں رکھیں...... (غصے سے)

معیز: ......ملیحہ میں اس طرح نہیں لے کر جا رہا تمہیں......اگر کوئی بات ہوئی ہے تو وہ بتاؤ تاکہ میں...... (غصے سے)

ملیحہ: ......صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ بہن کا احساس نہیں ہے تمہیں ......بس بیوی کی پرواہ ہے...... (زوزور سے)

معیز: ......ہے مجھے احساس ...... کیوں احساس نہیں ہوگا ......لیکن اس طرح ہر دوسرے چوتھے دن جھگڑا کر کے گھر آنا...... (کچھ جھنجھلا کر)

ملیحہ: ......میں جھگڑا کرتی ہوں......؟ میں جھگڑا نہیں کرتی...... یہ لوگ ظلم کرتے ہیں مجھ پر ......ساس جان کھاتی رہتی ہے......شوہر ہے تو وہ دوسری عورتوں کے چکر میں......

ماں: (ناراض ہوکر بے ساختہ)...... اب ایسی تہمت تو مت لگاؤ...... کون سی دوسری عورتوں کا چکر ہے......

عائشہ: ......امی چپ کر جائیں آپ...... بعد میں بات کرلیں...... (روکتی ہے ماں کو)

ملیحہ: ......اب کوئی بعد نہیں ہوگا......جو کچھ ہوگا اب ہی ہوگا...... (تلخی سے)

معیز: ......میں ساتھ نہیں لے کر جاؤں گا تمہیں...... عائشہ چلو تم...... (دوٹوک انداز میں)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز ماں

معیز ماں کے پاس بیٹھا بات کر رہا ہے۔

معیز: ......آپ ملیحہ کو سمجھائیں۔

ماں: (غصے سے)...... کیا سمجھاؤں ملیحہ کو میں......؟ ہر عیب تمہیں بہن میں ہی نظر آ تا جو کچھ تمہاری ساس اُس کے ساتھ کر رہی ہے اُس کی پرواہ نہیں ہے تمہیں (بے ساختہ)

معیز: ......وہ صرف میری ساس نہیں ہے آپ کی بہن بھی ہے...... (بے ساختہ)

ماں: ......مرگئی میری بہن میرے لیے...... جو میری اولاد کے ساتھ یہ سلوک کرے اُس کی تو میں شکل بھی نہ دیکھوں......بس تو اسی وقت عائشہ کو چھوڑ کر آ وہاں اور ملیحہ کو لے کر آ ...... (تلخی سے)

معیز: ......یہ میں کبھی نہیں کروں گا......کوئی جھگڑا ہے تو وہاں جا کر بیٹھ کر سلجھا لیتے ہیں...... لیکن یہ نہیں کروں گا میں کہ اپنی بیوی کو صرف اس لیے اُس کے میکے بھیج دوں کہ میری بہن اپنے گھر خوش نہیں ہے...... (بے ساختہ)

ماں: ......اُس کا شوہر دوسری عورتوں کے ساتھ......

معیز: (بات کاٹ کر خفگی سے)...... خدا کا خوف کریں امی ......ظفر نہیں ہے ایسا......ایک لڑکی پسند تھی اُسے جس سے شادی کرنا چاہتا تھا وہ......لیکن آپ لوگوں نے زبردستی ملیحہ سے شادی کروادی اُس کی......اب وہ چھ سال پرانی بات ملیحہ کے دماغ سے ہی نہیں جا رہی...... سمجھائیں اُسے......

ماں: (غصے سے)...... یہ تو نہیں بول رہا تیری بیوی کی زبان ہے یہ......

معیز: (تلخی سے)...... یہ میں ہی ہوں امی...... میں ہی ہوں یہ...... (غصے سے)

ماں: ......اُس کا باپ زندہ ہوتا تو کبھی اپنی بچی کو اس حالت میں وہاں نہ رہنے دیتا...... (یک دم روتی ہے)

معیز: ......ابا ہوتے تو دو جوتے مار کر آتے وہ ملیحہ کو......اُس کی مجال نہیں ہوتی کہ اس طرح کا ہنگامہ کرتی...... (ناراض ہوکر)

ماں: ......تو ایسا کر...... ماں بہن بھائی سب کو گھر سے نکال دے......اور خود اپنی بیوی کے ساتھ عیش کر یہاں...... (یک دم غصے میں)

معیز: (تلخی سے)...... اسی لیے منع کرتا تھا میں آپ کو ملیحہ کی شادی ظفر سے کرنے سے ......مجھے پتہ تھا یہی ہونا ہے آخر میں...... لیکن اُس وقت آپ نے میری ایک نہیں

سنی ......اب ہر دوسرے دن نیا مسئلہ کھڑا ہوتا ہے۔ (وہ بولتا ہوا وہاں سے اُٹھ کر اندر چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ بے حد اَپ سیٹ بیٹھی ہوئی ہے جب معیز بے حد خفگی کے عالم میں اندر کمرے میں آتا ہے۔ کچھ کہے بغیر وہ جا کر بستر پر لیٹ جاتا ہے۔ عائشہ کچھ اَپ سیٹ انداز میں اُسے دیکھتی ہے لیکن بیٹھی رہتی ہے معیز کچھ دیر آنکھیں بند کیے رہنے کے بعد یک دم آنکھیں کھول کر اُس سے کہتا ہے۔)

معیز: ......اب تم اسی طرح بیٹھی رہو گی...... یا سوؤ گی بھی......؟

عائشہ: ......نہیں سو سکتی میں...... پتہ نہیں تمہیں کیسے نیند آ جاتی ہے......؟ (سنجیدہ)

معیز: ......میں پاگل ہو چکا ہوں اس لیے...... پتہ نہیں یہ سب لوگ کیا چاہتے ہیں......اوپر سے تمہارے گھر والے...... (تھکا ہوا)

عائشہ: ......معیز اس میں میرے گھر والوں کا کوئی قصور نہیں ہے......تم جانتے ہو...... (کچھ خفا ہو کر)

عائشہ: ......ملیحہ آپا......ضرورت سے زیادہ بے لحاظ ہیں...... (بے ساختہ)

معیز: ......اچھا اب میری بہن کی برائیاں بند کر دو...... (کچھ برا مان کر)

عائشہ: ......تمہیں اندازہ ہے کہ ظفر بھائی کتنی ٹینشن میں ہوتے ہوں گے ہر وقت...... (بے ساختہ)

معیز: ......اور جو میں ٹینشن میں ہوتا ہوں وہ کچھ نہیں...... (بے ساختہ)

عائشہ: ......تمہیں میں ٹینشن دیتی ہوں...... (کچھ ناراض ہو کر)

معیز: ......عائشہ اب تم مت لڑو مجھ سے...... (تبھی باہر سے معیز کی ماں کی آواز آتی ہے۔)

ماں: ......معیز......معیز......

معیز: ......امی میں صبح جاؤں گا آپ کو ساتھ لے کر ملیحہ کی طرف......آپ آرام سے سو جائیں اب...... (اُسی طرح لیٹے لیٹے)

ماں: ......کوئی ضرورت نہیں اب جانے کی......ملیحہ کا فون آیا ہے......کہہ رہی ہے ظفر نے معافی مانگ لی ہے اُس سے......خوامخواہ میری بیٹی کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے......

معیز: (کچھ جھنجھلا کر لیکن relax ہوتے ہوئے)......چلیں آخر میں یہ ہونا ہوتا ہے تو پھر پہلے اتنا ہنگامہ کرنے کی کیا تُک بنتی ہے......تم نے ظفر کو فون کیا تھا......؟

عائشہ: ......اور کیا کرتی......؟ ورنہ ملیحہ اور خالہ نے تو پورا گھر اسی طرح سر پر اُٹھائے رکھنا تھا...... یہ تو ظفر بھائی کا حوصلہ ہے کہ وہ ہر بار میرے کہنے پر غلطی نہ ہوتے ہوئے بھی تمہاری بہن سے ایکسکیوز کرتے ہیں...... (جھنجھلاتے ہوئے بستر پر آتی ہے)

معیز: I am sorry...... (اُس کا ہاتھ پکڑ کر)

عائشہ: ......اس میں تمہارا کیا قصور ہے......؟ (مدھم آواز)

معیز: ......میرا ہی قصور ہے......خود کو کم ملامت نہیں کرتا میں...... (لیٹتے ہوئے آنکھیں بند کرتی ہے۔)

عائشہ: ......سو جاؤ اب......صبح آفس جانا ہے......

معیز: ......ناراض تو نہیں ہو......؟ (پیار سے)

عائشہ: ......ہوں بھی تو تمہیں کیا فرق پڑتا ہے......؟ (جتانے والے انداز)

معیز: ......کوئی فرق نہیں پڑتا......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: ......نہیں کوئی فرق نہیں پڑتا...... (سنجیدہ)

معیز: ......تم واقعی ایسا سمجھتی ہو......؟

عائشہ: (ہنس پڑتی ہے)......نہیں......مذاق کر رہی تھی......تمہیں فرق نہ پڑتا ہوتا تو میں یہاں بیٹھی ہوتی......چلی گئی ہوتی اب تک سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے......پتہ ہے تمہیں......

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: ماں، عائشہ

عائشہ سبزی بنا رہی ہے جب معیز کی ماں بے حد خفگی کے عالم میں آ کر اُس کے پاس بیٹھتی ہے اور کہتی ہے۔

ماں: ......تم کیوں معیز کو باہر جانے سے روک رہی ہو......؟

عائشہ: ......میں......؟ وہ خود بھی باہر جانا نہیں چاہتے۔ (جھوٹ بولتے ہوئے)

ماں: ......جھوٹ مت بولو......مگر وہ مجھے کہہ رہا ہے کہ عائشہ نہیں مان رہی...... (بات کاٹ کر)

عائشہ: ......امی یہاں بھی تو محنت کی جا سکتی ہے...... سارے لوگ باہر جا کر تو امیر نہیں ہوتے......(مدھم آواز)

ماں: ......تمہیں اس لیے اس طرح کی باتیں آتی ہیں کیونکہ تمہارے ماں باپ کی جیب میں پیسہ ہے......تم جانتیں ہی نہیں کہ شوہر کی بھی ایسی حیثیت ہو کہ وہ آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کر سکے اُن کی......

عائشہ: ......آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں امی......؟ میں کیوں ایسا چاہوں گی......؟

ماں: (تلخی سے)......یہ تو تم اچھی طرح جانتی ہو کہ تم کیوں ایسا چاہتی ہو......تمہارے بھائی کے ماتھے کے بل اس پیسے کی وجہ سے ہیں...... میرے بیٹے کے پاس بھی پیسہ ہوتا تو میں دیکھتی تمہارا بھائی میری بیٹی کے سامنے کیسے اس طرح اکڑتا پھرتا......؟ (سنجیدہ)

عائشہ: ......ظفر بھائی پیسے کی وجہ سے تھوڑی اکڑتے پھرتے ہیں...... آپ کو پتہ ہے اُن کی عادت ہی ایسی ہے......امی اسی لیے تو ملیحہ آپا سے رشتے کے حق میں نہیں تھیں...... لیکن وہ بھی آپ کی خواہش تھی......

ماں: ......تو میری خواہش میں کیا خرابی تھی......؟ ......اگر تمہاری ماں کی یہ خواہش ہو سکتی ہے کہ اُس کی بیٹی میرے بیٹے سے بیاہی جائے تو میں نے کون سا گناہ کر لیا......اپنی بیٹی کی شادی اُس کے بیٹے سے کر کے...... (بھڑک کر)

عائشہ: ......میں کب کہہ رہی ہوں کہ کوئی گناہ کیا ہے آپ نے...... میں تو ویسے ہی ایک بات کہہ رہی تھی......(بات بدلنے کی کوشش)......اچھا چھوڑیں...... مجھے یہ بتا دیں کہ بیٹھے میں کیا بنانا ہے آج......؟ (وہ اُس کے سوال کا جواب دیئے بغیر کہتے ہوئے اُٹھ جاتی ہے)

ماں: ......میں اب دوبارہ نہ سنوں کہ تم نے معیز کو باہر جانے سے روکنے کی کوشش کی ہے......(عائشہ کچھ کہے بغیر کچھ اپ سیٹ بیٹھی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ، نور

معیز چند ماہ کی عائشہ کے ساتھ بستر پر بیٹھا کھیل رہا ہے۔ جب عائشہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کچھ سنجیدگی سے اُسے کہتی ہے۔

عائشہ: ......امی سے یہ کیوں کہتے رہتے ہو ہر وقت کہ میں تمہیں روکتی ہوں باہر جانے سے......؟ (ناراض)

معیز: ......تو اور کیا کہوں......؟ تم روکتی نہیں ہو کیا......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: ......روکتی ہوں پھر بھی اس کا اشتہار بنا کر لگانے کا کیا مطلب ہے......امی مجھ سے ناراض ہوتی ہیں...... (وہ مسلسل بیٹی کی طرف متوجہ رہتا ہے)......تم اُن سے یہ کیوں نہیں کہتے صاف صاف کہ تمہارا اپنا دل نہیں چاہتا باہر جانے کو......معیز میں تم سے بات کر رہی ہوں......

معیز: (بے ساختہ)......سن رہا ہوں یار......

عائشہ: (جھنجھلا کر)......سن رہے ہو تو جواب دو......

معیز: (بے ساختہ)......کیا جواب دوں......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: ......جو پوچھ رہی ہوں میں...... (کچھ سنجیدہ ہو کر)

معیز: ......دیکھو مجھے کوئی ایشو نہیں ہے باہر جانے سے...... بہت سارے مسئلے حل ہو جائیں گے میرے باہر جانے سے......(سنجیدہ ہو کر)

عائشہ: ......اور بہت سے نئے مسئلے پیدا ہو جائیں گے......(بات کاٹ کر)

معیز: ......مثلاً......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: ......اس گھر میں مَیں صرف تمہاری وجہ سے ہوں معیز...... اگر تم بھی نہیں ہو گے یہاں تو میں نہیں رہ سکتی یہاں......(سنجیدہ)

معیز: ......دیکھو آج جھگڑے اس لیے ہو رہے ہیں کیونکہ پیسہ نہیں ہے...... پیسہ آئے گا تو آدھے جھگڑے تو ویسے ہی ختم ہو جائیں گے (سمجھاتا ہے)

عائشہ: ......یہ خوش فہمی ہے تمہاری......(طنزیہ)

معیز: ......تم دیکھ لینا......(بے ساختہ)

عائشہ: ......دیکھ لینا......؟ یعنی تم اب بھی کوشش کر رہے ہو باہر جانے کی......؟ تم مجھ سے جھوٹ بول رہے ہو......؟ کچھ چھپا رہے ہو......؟ (پریشان ہو کر)

معیز: ......کچھ نہیں چھپا رہا یار...... جو بھی ہو گا تمہارے سامنے ہو گا......(بے ساختہ)

عائشہ: ......معیز مجھ سے جھوٹ مت بولنا...... جو کچھ ہے وہ سامنے ہونا چاہیے...... (اُلجھ کر)

معیز: ......سامنے ہی ہوگا لیکن ایسا کچھ ہے ہی نہیں ...... trust me...... (تسلی دیتا ہے تو عائشہ کچھ اُلجھی نظروں سے اُسے دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: صحن (معیز کا پرانا گھر)

کردار: عائشہ، مدیحہ، معیز کی ماں، رشتے والی

معیز کی ماں صحن میں رشتے والی کے پاس بیٹھی ہے اور اُس سے باتیں کر رہی ہے۔

معیز کی ماں: ......شکل وصورت کا اچار ڈالنا ہے ہم نے ...... تم کھاتے پیتے لوگوں میں رشتہ کراؤ میری بچی کا...... (بے ساختہ)

رشتے والی: ......کھاتے پیتے لوگ بھی پھر اپنی طرح کے کھاتے پیتے لوگ ہی مانگتے ہیں ...... (بے ساختہ)

معیز کی ماں: ......بس...... تو ہم کون سے کنگلے ہیں ...... ماشاء اللہ اپنا گھر ہے ہمارا...... بیٹا بھی باہر جانے والا ہے میرا...... بہن کو کوئی خالی ہاتھ نہیں بھیج دینا اُس نے...... (سنجیدہ)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، مدیحہ

عائشہ کچن میں کھڑکی کے سامنے کھڑی صحن میں ہونے والی گفتگو سن رہی ہے اور وہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہی ہے۔ تبھی مدیحہ بے حد ناخوش اندر آتی ہے اور کہتی ہے۔

مدیحہ: ......ایک تو امی کو 24 گھنٹے اس رشتے والی کے علاوہ کوئی اور نظر نہیں آتا ...... ہر وقت اُسے بلایا ہوتا ہے۔

عائشہ: (سنجیدہ تسلی دیتی ہے)...... ایسا ہی ہوتا ہے جب رشتے کی تلاش ہو رہی ہو...... (سنجیدہ تسلی دیتی ہے)

مدیحہ: ......رشتے کی تلاش میں جانور بنا کر رکھ دیا ہے مجھے...... ہر آئے گئے کے سامنے بٹھا

دیتی ہیں مجھے...... (تلخی سے)

عائشہ: ......اب آنا تو پڑتا ہے لوگوں کے سامنے...... ہر لڑکی آتی ہے...... اس کے بغیر شادی کہاں ہوتی ہے۔

مدیحہ: (جتانے والا انداز)...... ہو جاتی ہے اگر کسی کو قریب کی چیزیں نظر آتی ہوں...... (چونک کر)

عائشہ: (چونک کر)...... کیا مطلب......؟

مدیحہ: ......جواد کیوں نہیں نظر آتا امی کو......؟ (کچھ دیر بعد)

عائشہ: ......جواد...... مطلب یہ جواد......

مدیحہ: (مسکراتی ہے)...... اور کون سا جواد ہے...... ایک ہی جواد ہے...... اُس کی امی بھی تو رشتہ ڈھونڈ رہی ہیں اُس کے لیے......

عائشہ: (کچھ شاکڈ کچھ خوش)...... مجھے تو پتہ نہیں تھا تم دونوں آپس میں...... (بے ساختہ)

مدیحہ: ......دونوں کی بات نہیں ہے...... صرف مجھے اچھا لگتا ہے وہ...... اُس کا مجھے پتہ نہیں...... (مسکراتے ہوئے کہتی ہے)

عائشہ: ......اُسے بھی اچھی لگتی ہوگی تم...... اسی لیے تو اتنے چکر لگاتا ہے یہاں کے...... اور میں سمجھتی تھی معیز کی وجہ سے آتا ہے...... اچھا تو یہ بات ہے......

مدیحہ: (بے اختیار)...... امی سے بات کریں آپ

عائشہ: (سوچ کر)...... پہلے تو جواد سے بات ضروری ہے...... پہلے اُس سے تو پوچھنا چاہیے......

مدیحہ: (بے ساختہ)...... تو پوچھ لیں نا...... بھائی کس لیے ہیں۔ (بے ساختہ)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ بے حد ایکسائیٹڈ انداز میں معیز سے بات کر رہی ہے وہ بے حد حیران اور شاکڈ نظر آ رہا ہے۔

معیز: ......کیا مطلب ہے......؟

عائشہ: ...... مطلب وہی ہے جو تمہاری سمجھ میں آ رہا ہے ...... مدیحہ کے رشتے کے لیے جواد سے بات کیوں نہیں کرتے ...... (ناراض ہو کر)

معیز: ...... تم کس طرح کی احمقانہ باتیں کرتی ہو ......؟ وہ دوست ہے میرا ...... بیسٹ فرینڈ ...... میں اُس سے کہوں میری بہن سے شادی کر لو ......

عائشہ: (بے ساختہ) ...... نہیں اس طرح کہنے کو کب کہا ہے میں نے ...... ڈھنگ سے بات کی جا سکتی ہے۔

معیز: (بے ساختہ) ...... میں دوستی گنوانا نہیں چاہتا اُس سے ایسی کوئی بات کر کے ...... (سنجیدہ)

عائشہ: ...... کیوں دوستی جائے گی ......؟ اُس میں ایسی کون سی نا مناسب بات ہے ......؟ (بے ساختہ)

معیز: ...... نا مناسب بات ہے نا تو کہہ رہا ہوں ...... کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے جواد سے شادی کی بات کرنے کی ......

عائشہ: (کچھ سوچ کر) ...... مدیحہ کو اچھا لگتا ہے وہ ...... (چونک کر)

معیز: ...... کیا ......؟ (چونک کر)

عائشہ: ...... میں کہنا نہیں چاہتی تھی تم سے یہ ...... لیکن وہ پسند کرتی ہے جواد کو ...... اور خود میرا یہ خیال ہے کہ جواد بھی اُس کو پسند کرتا ہے ...... دیکھو اسی لیے تو ہر وقت یہاں کے چکر لگاتا رہتا ہے ...... ہر وقت مدیحہ کے کھانوں کی تعریفیں کرتا رہتا ہے ......

معیز: (جتاتے ہوئے) ...... بچپن سے گھر آ رہا ہے وہ ہمارے ...... صرف اب آنا نہیں شروع ہوا ...... neighbour ہے وہ ہمارا ......

عائشہ: (بے ساختہ) ...... جو بھی ہے ...... اچھا رشتہ ہے ...... بزنس اچھا ہے ...... گھر اچھا ہے ...... شکل وصورت مزاج سب ...... اور اوپر سے اکلوتا ہے ...... کسی قسم کا کوئی جھنجھٹ نہیں ......

معیز: (گھور کر اُسے) ...... یہ کیا کوالیفیکشن ہے اکلوتا ہونا ......

عائشہ: (ہنس کر) ...... بہت بڑی کوالیفیکشن ہے ...... مجھ سے پوچھو ......

معیز: (اُلجھ کر) ...... بہر حال جو بھی ہے ...... میں یہ بات نہیں کر سکتا ...... کوئی عزت ہے میری اُس کی نظروں میں ......

عائشہ: ...... ٹھیک ہے تم مت کرو ...... میں کر لیتی ہوں ...... (معیز چونک کر اُسے دیکھتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 20

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، عائشہ، فرحان

فرحان سو رہا ہے۔ معیز اپنے بیڈ روم میں بیٹھا بے مقصد TV دیکھ رہا ہے۔ جب دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ وہ دروازے کی جانب متوجہ ہو کر کہتا ہے۔

معیز: ...... come in (دروازہ آہستہ سے کھول کر عائشہ اندر آتی ہے۔ بے حد جھجکتے ہوئے معیز غیر متوقع طور پر اُسے وہاں دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔ اور TV بند کر دیتا ہے۔

عائشہ: ...... آپ سے کچھ باتیں کرنی ہیں مجھے ......

معیز: ...... مجھے بھی کرنی ہیں ...... لیکن یہاں نہیں ...... باہر (وہ کہتا ہے اور بیڈ پر سوئے فرحان کو دیکھ کر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور پھر کمرے سے نکل جاتا ہے۔ عائشہ بھی اُس کے پیچھے کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 21

وقت: رات

جگہ: لان

کردار: معیز، عائشہ

معیز برآمدے میں پڑی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھتے ہوئے اپنے پیچھے آتی ہوئی عائشہ کو دوسری کرسی پر بیٹھنے کے لیے کہتا ہے۔

معیز: ...... بیٹھو ...... (وہ کچھ جھجکتی ہوئی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے)

معیز: ...... بولو کیا کہنا ہے تمہیں ......؟

عائشہ: ...... آپ کو کچھ بات کرنی تھی مجھ سے ......

معیز: (سرد مہری سے) ...... بعد میں کروں گا پہلے تم کہو ...... (لمبی خاموشی کے بعد سر جھکائے کہتی ہے)

عائشہ: ...... مجھے نور نے بتایا تھا ...... آپ ...... آپ ہم دونوں کو انگلینڈ لے کر جانا چاہتے ہیں ......؟

معیز: (سرد مہری سے) ...... ہاں ٹھیک بتایا ہے نور نے ...... مجھے بھی اسی بارے میں بات کرنی تھی تم سے ...... (سرد مہری سے)

عائشہ: ......امی چاہتی ہیں کہ ہم دونوں نہ جائیں......

معیز: (بات کاٹ کر سرد مہری سے)......تم کیا چاہتی ہو......؟ (لمبی خاموشی کے بعد)

عائشہ: ......آپ......آپ نور کو لے جائیں...... وہ آگے پڑھ لے گی وہاں...... امی کے پاس بھی کسی کو ہونا چاہیے وہ چاہتی ہیں میں اُن کے پاس رہوں......(یک دم بات کاٹتا ہے۔)

معیز: ......تم نہیں جانا چاہتیں......؟ (لمبی خاموشی کے بعد بولتی رہتی ہے)

عائشہ: ......نہیں...... مجھے وہاں جا کر کیا کرنا ہے......؟ (معیز یک ٹک اُس کو دیکھتا رہتا ہے)...... یہاں پورا گھر چلتا ہے میری وجہ سے......اور اتنے کام ہوتے ہیں...... وہاں نور آپ کا اور فرحان کا خیال رکھے گی۔

معیز: ......کچھ اور......؟ (تلخی سے)

عائشہ: ......نہیں......بس یہی کہنا تھا مجھے......(سرد مہری سے)

معیز: ......تمہیں اگر ساتھ لے جانا چاہتا ہوں تو اُس کی وجہ "تم" نہیں ہو......(مدھم آواز)

عائشہ: ......میں جانتی ہوں......(مدھم آواز)

معیز: ......مجھے لگا شاید نہ جانتی ہو......شاید بھول گئی ہو......(مدھم آواز)

عائشہ: ......بھولنے کی عادت کبھی نہیں رہی مجھے......

معیز: (سنجیدہ)......تمہیں صرف نور کی وجہ سے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں کیونکہ تمہیں چھوڑ کر وہ نہیں جائے گی...... اگر مجھے یقین ہوتا کہ وہ چلی جائے گی تو کبھی تمہیں ساتھ لے جانے کے بارے میں سوچتا بھی نہ......

عائشہ: (مدھم آواز)......میں اُسے منالوں گی وہ چلی جائے گی......

معیز: (کچھ تلخی اور غصے سے)......تم نے اُس کے دل میں میرے لیے اتنی نفرت بھر دی ہے کہ میں ساری عمر کوشش کر کے بھی اُسے صاف نہیں کر پاؤں گا......

عائشہ: (شاکڈ)......میں نے......؟ (تلخی سے بولتا رہتا ہے)

معیز: ......یہ تمہارا revenge تھا نا......اپنی بیٹی کو تمہارے پاس چھوڑتے ہوئے مجھے کبھی ایک لمحے کے لیے بھی یہ خیال نہیں آیا کہ تم یہ کرو گی......؟ (وہ بالکل چپ سنتی رہتی ہے)......لیکن یہ توقع رکھنی چاہیے تھی مجھے تم سے...... جو کچھ تم نے کیا میرے ساتھ میری فیملی کے ساتھ......اُس کے بعد...... یہ تو ایک بہت معمولی چیز تھی تمہارے لیے ......تم نے اُسے ابنارمل کر دیا ہے......ایک نارمل زندگی گزارنے کے قابل نہیں چھوڑا

......اُس کی زبان میں اتنا زہر ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ ساتھ خود کو بھی ختم کر سکتی ہے......اور یہ سب تم نے کیا...... کیونکہ تم hurt کرنا تھیں مجھے...... بدلہ لینا چاہتی تھیں مجھ سے......اُس کا یہی راستہ نظر آیا تمہیں......(وہ اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے یوں جیسے اُسے جواب کا انتظار ہو۔ وہ پلکیں جھپکائے بغیر کچھ دیر اُس کو دیکھتی رہتی ہے۔ یوں جیسے کچھ اور سننا چاہتی ہو۔ پھر بالآخر مدھم آواز میں کہتی ہے)

عائشہ: ......میں جاؤں اب......؟ (معیز بے اختیار ہونٹ بھینچ لیتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں آگ جیسی لپک ہے۔ پھر وہ کچھ بھی کہے بغیر وہاں سے اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔ دونوں ہاتھ اپنی گود میں رکھے وہ بت کی طرح وہاں بیٹھی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

نور عائشہ کی سسکیوں کی آواز سے اُٹھتی ہے۔ کچھ دیر وہ بستر میں بیٹھی جیسے سچویشن سمجھنے کی کوشش کرتی رہتی ہے پھر یک دم اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔ بستر کی دوسری سمت عائشہ بیٹھی ہچکیوں سے رو رہی ہے۔ وہ گھبرا کر اُٹھ کر پاس آتی ہے۔

نور: ......امی......امی......کیا ہوا......؟ بتائیں......کیا ہوا......؟ کیوں رو رہی ہیں......؟

عائشہ: (سسکتے ہوئے)......کچھ نہیں

نور: (بے حد بے چین)......پھر رو کیوں رہی ہیں......؟ پلیز بتائیں......(عائشہ کچھ کہے بغیر اُسی طرح سر جھکائے ہچکیوں سے روتی رہتی ہے۔ روہانسی ہو کر)

نور: That's not fair...... مجھے بتا کیوں نہیں رہیں آپ......؟ (وہ عائشہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی ہے)......امی......

عائشہ: ......ایک بات مانو گی......؟

نور: ......ہاں......کیا......؟

عائشہ: (روتے ہوئے)......اپنے پاپا کے ساتھ چلی جاؤ نور......جس دوزخ میں مَیں نے زندگی گزاری ہے......ایسا کوئی دوزخ میں تمہارے لیے نہیں چاہتی......(وہ بالکل شاک میں ماں کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے۔ عائشہ اُسی طرح ہچکیوں سے رو رہی ہے۔)

// Freeze //

قسط نمبر 7

Scene No # 1

وقت: دن
جگہ: معیز کا گھر (لان)
کردار: معیز، نور

معیز صبح سویرے لان میں کھڑا کچھ پودوں کو دیکھ رہا ہے۔ جب قدموں کی آواز پر وہ پلٹ کر دیکھتا ہے۔ اُس کے عقب میں نور کھڑی ہے۔ وہ کچھ حیران کچھ مسکرا کر کہتا ہے۔

معیز: ......تم کالج نہیں گئیں......؟
نور: ......جا رہی ہوں......آپ سے کچھ کہنے آئی تھی......
معیز: ......پھر کسی چیز پر غصہ آ رہا ہے تمہیں......؟ (کچھ سنجیدہ ہو کر)
نور: ...... مجھے صرف یہ بتانا تھا کہ میں آپ کے ساتھ جاؤں گی ...... اگر امی جائیں گی تو......(بے تاثر چہرے کے ساتھ)
معیز: ......اور تمہاری امی ساتھ جانا چاہتیں......
نور: (کندھے اُچکا کر)......وہ میرا مسئلہ نہیں ہے...... مجھے تو صرف آپ کو یہ بتانا تھا کہ میں امی کے ساتھ رہوں گی...... جہاں وہ رہیں گی......(کہہ کر چلی جاتی ہے۔ معیز اُسے جاتا دیکھتے رہتا ہے اور کچھ سوچتا بھی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن
جگہ: ماں کا کمرہ
کردار: عائشہ، معیز کی ماں

عائشہ معیز کی ماں سے باتیں کر رہی ہے۔ جو ناشتہ کر رہی ہے۔ (سنجیدہ)

معیز کی ماں: ......بات کی تم نے معیز سے......؟
عائشہ: (سر جھکائے)......جی......
معیز کی ماں: (بے ساختہ)......بتایا اُسے کہ تم اُس کے ساتھ نہیں جانا چاہتیں......؟ (مدھم آواز)

عائشہ: ......جی......
ماں: ......پھر کیا کہا اُس نے......؟
عائشہ: (اُسے جیسے کچھ یاد آتا ہے پھر ہلکی آواز میں)......کچھ نہیں......
ماں: (حیران ہو کر کھانا کھاتے کھاتے رکتی ہے)......کیا مطلب......؟ کچھ نہیں......؟ کچھ تو کہا ہو گا اُس نے تمہاری بات کے جواب میں......؟
عائشہ: (مدھم آواز)......کچھ نہیں کہا......(ماں بے حد حیران ٹٹولتی نظروں سے اُسے دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن
جگہ: کچن
کردار: فرح، فرحان

فرح کچن میں کچھ کام کر رہی ہے جب فرحان اندر آتا ہے اور متلاشی نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے فرح سے کہتا ہے۔

فرحان: ......آنٹی عائشہ کہاں ہیں......؟
فرح: (بے ساختہ)......تمہیں کوئی کام ہے......؟
فرحان: (سنجیدہ).I wanted her to make my breakfast (بے ساختہ)
فرح: ......تمہارا بریک فاسٹ میں بنا کر دوں گی......کیا لو گے تم......؟ کارن فلیکس......؟ فرائیڈ ایگ......؟ بوائلڈ ایگ......؟ آملیٹ......؟
فرحان: (بے ساختہ)......وہ porridge بنا کر دیتی ہیں مجھے......
فرح: ......اب porridge تو نہیں بنا کر دے سکتی میں...... کارن فلیکس لے لو...... یا ٹوسٹ لے لو......(کندھے اُچکا کر)
فرحان: ......او کے......وہ busy ہیں کیا......؟ (کچھ سوچ کر)
فرح: ......نہیں busy نہیں ہیں......لیکن تمہارے کام اب میں ہی کیا کروں گی...... جو بھی کام ہو تو تم سیدھا میرے پاس آیا کرو......
فرحان: (بے ساختہ)......why?......
فرح: (کچھ جھنجلا کر)......اس why کا جواب تم اپنی دادی سے مانگو......(فرحان اُس

کے انداز پر چپ ہو جاتا ہے مگر وہ کچھ بے چین ہے۔)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: معیز کی ماں کا کمرہ

کردار: معیز کی ماں، ملیحہ

عالیہ بڑے اطمینان سے ملیحہ کے ساتھ فون پر بات کر رہی ہے۔ ملیحہ بے چین نظر آ رہی ہے۔

عالیہ: ......ہاں ......ہاں ......انکار کر دیا عائشہ نے ......

ملیحہ: ......تو معیز نے کیا کہا......؟

عالیہ: (بے ساختہ) ......کہہ رہی تھی کچھ نہیں کہا......

ملیحہ: (حیران ہو کر) ......یہ کیسے ہو سکتا ہے......؟ کچھ تو کہا ہوگا بھائی نے......

عالیہ: (بے ساختہ) ......مجھے تو کچھ نہیں بتایا اُس نے......

ملیحہ: (سنجیدہ) ......بھائی نے آپ سے بات کی......؟

عالیہ: (بے ساختہ) ......ابھی تو نہیں کی... مگر کرے گا بہت جلدی......

ملیحہ: (سنجیدہ) ......اُس نے عائشہ کو منانے یا زبردستی اپنے ساتھ لے جانے پر تیار کرنے کی کوشش نہیں کی......؟

عالیہ: ......ایسا کچھ کہا ہوتا تو عائشہ بتاتی مجھے......

ملیحہ: (طنزیہ) ......اتنا سیدھا نہ سمجھیں امی اپنی بہو کو...... بڑی چالاک ہے وہ...... پہلے بھی اتنا بڑا فیصلہ کر لیا تھا بھائی نے اور آپ کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی تھی......اب پھر کوئی اور گُل نہ کھلا دے......(طنزیہ)

عالیہ: ......کوئی گُل نہیں کھلاتی ایسی جرأت نہیں ہے اُس کی...... ویسے بھی معیز نے کہاں منانے کی کوشش کی ہوگی یہ تو نور کی وجہ سے وہ کچھ بے بس ہو گیا ہے ورنہ عائشہ کو کہاں منہ لگاتا وہ......دو کوڑی جتنی عزت نہیں کرتا وہ عائشہ کی (اطمینان سے)

ملیحہ: ......پھر بھی...... بات کر لیں آپ اُس سے جلدی ہی......

عالیہ: (غرور سے مسکرا کر) ......میں کیا بات کروں گی وہ خود کرے گا مجھ سے بات۔ (غرور سے مسکرا کر)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ بے حد تھکے ہوئے انداز میں بستر کی چادر ٹھیک کر رہی ہے۔ جب دروازے پر دستک دے کر فرحان اندر آتا ہے۔

فرحان: ......آنٹی......

عائشہ: (چونک کر)......اوہ فرحان......

فرحان: (سنجیدہ)......آپ آج کچن میں کیوں نہیں آئیں......؟

عائشہ: ......آنے والی تھی......تم نے ناشتہ کر لیا......؟ (بے ساختہ کچھ نظر چرا کر)

فرحان: ......ہاں......(سر ہلا کر)

عائشہ: ......کیا کھایا......؟

فرحان: (بُرا منہ بنا کر) سلائس egg کے ساتھ

عائشہ: (سنجیدہ)......porridge بنوا لیتے فرح سے......

فرحان: (کندھے اُچکا کر) she didn't have time.

عائشہ: (بے ساختہ)......میں کل سے کچن میں بنا کر رکھ دیا کروں گی...... ساتھ فرح کو بتا بھی دوں گی۔

فرحان: (ڈائریکٹ انداز) Why can't you serve me my breakfast?

عائشہ: ......دوسرے لوگ بھی کام کرنا چاہتے ہیں تمہارے لیے......خیال رکھنا چاہتے ہیں تمہارا......(نظریں چرا کر)

فرحان: (بے ساختہ) ایسا نہیں ہے I think you are the only one who ......I know......cares for me. (نظریں چرا کر کام میں مصروف ہو جاتی ہے)

عائشہ: ......مجھے تو عادت ہو گئی ہے سب کا خیال رکھنے کی......اگر تمہارا خیال رکھتی ہوں تو کیا خاص بات ہے......تم مہمان ہو......(فرحان بے حد گہری اور سنجیدہ نظروں سے اُسے دیکھتا رہتا ہے پھر یک دم کمرے سے چلا جاتا ہے۔ وہ کچھ بے چین ہوتی ہے اُس کے اس انداز پر)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: عالیہ،معیز

معیز عالیہ سے کہہ رہا ہے۔

معیز: (جھنجھلا کر)...... چھ ماہ کے لیے لے کر جا رہا ہوں ...... ہمیشہ کے لیے نہیں لے کر جا رہا...... نور تھوڑی سیٹ ہو جائے تو آ جائے گی عائشہ آپ کے پاس واپس......

عالیہ: (بے ساختہ)...... جب عائشہ جانا ہی نہیں چاہتی تمہارے ساتھ تو کیوں لے کر جانا چاہتے ہو اُسے چھ ماہ کے لیے بھی......؟

معیز: (چونک کر)...... آپ سے کس نے کہا وہ نہیں جانا چاہتی......؟

عالیہ: ......تمہیں نہیں کہا اُس نے......؟ (جتانے والا انداز)

معیز: ......آپ نے کہا ہوگا اُسے یہ کہنے کے لیے......؟

عالیہ: (تلخ اور طنزیہ)...... سب کچھ میرے کہنے پر ہی کرتی ہے وہ ...... میرے کہنے پر تمہارے ساتھ جانے سے انکار کر رہی ہے...... میرے کہنے پر جواد

معیز: (بات کاٹتا ہے بھڑک کر)...... جواد کا نام نہ لیں......

عالیہ: (تلخی سے)...... اس لیے لے رہی ہوں یہ نام تا کہ تمہیں یاد رہے وہ کیا کر چکی ہے تمہارے ساتھ......؟ (معیز رنجیدہ اور کچھ طیش میں بیٹھا رہتا ہے)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: نور کا کالج

کردار: نور،سارہ

دونوں بیٹھی ہوئی ہیں۔ نور بے حد شکست خوردہ نظر آ رہی ہے اور سنجیدہ بھی۔

سارہ: ......اچھا فیصلہ ہے......(بڑبڑاتی ہے)

نور: ......پتہ نہیں......But I have no choice......

سارہ: (سنجیدہ)...... آنٹی ہی کی وجہ سے لیکن تم نے صحیح step اُٹھایا ہے۔

نور: (رنجیدہ)...... میں نے ساری زندگی اُنہیں بہت دفعہ روتے دیکھا ہے اس طرح

......راتوں کو اکیلے ...... کونوں کھدروں میں چھپ کر ......لیکن یہ پہلی بار ہے جب مجھے ترس آیا اُن پر...... پہلے ہمیشہ غصہ آتا تھا......

سارہ: (افسوس اور ہمدردی والا انداز) بہت suffer کیا ہے انہوں نے تمہارے ابو کی وجہ سے......

نور: (بے حد رنجیدہ)...... اور یہی خیال مجھے پاگل کر دیتا ہے...... میرے باپ کو حق تو نہیں تھا اس طرح میری امی کی زندگی خراب کرنے کا......

سارہ: ......اب وہ پچھتا رہے ہیں تو......

نور: (بات کاٹ کر کچھ تلخی سے)...... وہ پچھتا تو نہیں رہے...... وہ امی کے حوالے سے تو کسی regret کسی remorse کا شکار نہیں ہیں...... وہ اگر پریشان ہیں تو میری وجہ سے پریشان ہیں ...... He has no feelings for my mother. ......
That makes me hate him.

سارہ: ......تم لوگ اُن کے پاس جا کر رہو گے تو آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ...... (سمجھاتی ہے)(بات کاٹ کر)

نور: ......آہستہ آہستہ......؟ کتنا آہستہ......؟ انہوں نے میرے اور میری ماں کی زندگی کے سب سے بہترین 18 سال ضائع کیے ہیں...... اُن سے اچھے سال کبھی آ سکتے ہیں......؟ میرا بچپن......؟ امی کی جوانی......؟ (سارہ کچھ نہیں کہہ پاتی نور کچھ تھکے ہوئے انداز میں بات بدل کر اُٹھ کھڑی ہوتی ہے) چھوڑو...... یہ سب پتہ نہیں تمہیں کیوں کہہ رہی ہوں میں......

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات

جگہ: ڈائننگ روم

کردار: معیز،فرحان

معیز فرحان کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھا ہوا ہے۔ ایک ملازمہ آ کر کچھ چیز ٹیبل پر رکھ کر جانے لگتی ہے تو معیز ملازمہ سے کہتا ہے۔

معیز: ......باقی سب لوگ کہاں ہیں......؟

ملازمہ: ...... وہ تو جی ...... کھا لیا انہوں نے کھانا ...... اپنے اپنے کمرے میں ...... (معیز چند

لمحے اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے اس کے چہرے کی رنگت بدلتی ہے۔)

معیز: ......ٹھیک ہے جاؤ تم

فرحان: (کچھ حیران)......انہوں نے اپنے اپنے کمرے میں کیوں کھایا کھانا......؟

معیز: ......پتہ نہیں......تم لو......کیا لو گے......؟ (نظریں چرا کر چاول اُسے دیتے ہوئے)

فرحان: ......کیا سب ناراض ہیں ہم سے......؟

معیز: (ٹالتا ہے)......کیوں ناراض ہوں گے......؟

فرحان: (کندھے اُچکا کر) I don't know......لیکن...... They didn't have lunch with us and now no one is here for the dinner too.

معیز: (ٹالتے ہوئے)......busy ہوتے ہیں سب......تم ان چیزوں پر اتنا غور مت کیا کرو......(یک دم کچھ ایکسائیٹڈ انداز میں)

فرحان: ......آنٹی عائشہ اور نور آپا کو بلا لیتے ہیں کھانے پر......

معیز: (کچھ خفا ہو کر)......کھانا شروع کرو تم......(یک دم)

فرحان: ......You know what? You are weird like your family. (ناراض ہو کر)

معیز: ......Shut up

فرحان: (کندھے اُچکا کر)......Ok......

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، حبیب، نور

عائشہ جائے نماز سے اُٹھ رہی ہے نور سٹڈی ٹیبل پر بیٹھی ہے جب حبیب دروازے پر دستک دے کر اندر آتا ہے اور بے حد بے زاری سے کہتا ہے۔

حبیب: ......کل پاسپورٹ آفس چلنا ہے میرے ساتھ......بھائی نے پاسپورٹ بنوانے کے لیے کہا ہے......

عائشہ: ......لیکن میں نے تو اُنہیں بتا دیا تھا میں جانا نہیں چاہتی......(چونک کر)

حبیب، (بے زاری سے)......اب یہ بحث تو بھائی کے ساتھ ہی کریں آپ......مجھے جو کام

کہا ہے وہ کرنا ہے میں نے......کل نو بجے تیار ہو جائیں......(بات کاٹ کر بے زاری سے)

نور: ......آپ ہر ایک کو کیوں کہنے بیٹھ جاتی ہیں کہ آپ کو نہیں جانا......(عائشہ جواب دینے کی بجائے کھڑی رہتی ہے کچھ سوچتے ہوئے......)

//Cut//

Scene No # 10

وقت: رات

جگہ: منصور کا گھر

کردار: منصور، معیز

معیز منصور کے ساتھ بے حد اَپ سیٹ انداز میں بات کر رہا ہے۔

معیز: ......مجھے اندازہ نہیں تھا یہ لوگ اتنا oppose کریں گے میرے فیصلے کو......(بے ساختہ)

منصور: ......تم نے ویزے تو اپلائی کر دیے ہیں نا......(سنجیدہ)

معیز: ......وہ کر دیئے ہیں میں نے......

منصور: (سنجیدہ)......تمہیں پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ سب oppose کرتے ہیں or whatever......وہ تمہارے بیوی بچے ہیں تمہیں پورا حق ہے اُنہیں پاس رکھنے کا......(سنجیدہ)

معیز: ...... جانتا ہوں میں (مدھم آواز)

منصور: ......جانتے ہو تو پھر اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے تمہیں......؟ ......اتنا اندازہ تو ہونا چاہیے تھا تمہیں کہ وہ اتنی آسانی سے تمہیں ان دونوں کو ساتھ نہیں لے جانے دیں گے......

معیز: (کچھ دیر کی خاموشی کے بعد مدھم اور عجیب انداز میں)......عائشہ بھی انگلینڈ نہیں آنا چاہتی......

منصور: (چونک کر)......کیوں......؟ (عجیب سا لہجہ)

معیز: ......اُس کا خیال ہے یہاں سب کو اُس کی ضرورت ہے......(بے ساختہ)

منصور: ......اور تم......تمہیں اُس کی ضرورت نہیں ہے......؟ (بے ساختہ)

معیز: ......نہیں......(بے ساختہ)

منصور: (ناراض ہو کر)......تم دونوں بے وقوف ہو......(معیز جواب نہیں دیتا۔)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا کمرہ

کردار: عائشہ، نور

عائشہ کپڑے تہہ کرتے ہوئے بستر پر رکھ رہی ہے جب نور اُس سے کہہ رہی ہے۔

نور: ......آپ اگر نہیں جائیں گی تو میں بھی نہیں جاؤں گی

عائشہ: (بے ساختہ)......یہاں رہ کر کیا کرو گی......؟ (بے ساختہ)

نور: ......جو آپ کریں گی......

عائشہ: (سنجیدہ)......میری طرح نوکرانی بن کر رہو گی......؟

نور: ......نہیں......جاب کروں گی اور یہاں سے چلی جاؤں گی......(دوٹوک انداز)

عائشہ: ......تو اپنے پاپا کے ساتھ ہی چلی جاؤ......

نور: (بے ساختہ)......وہ تبھی جاؤں گی اگر آپ جائیں گی......

عائشہ: (مدھم آواز)......میرے لیے جانا بہت مشکل ہے......

نور: (بے ساختہ طنزیہ انداز)......کیوں......؟ یہ گھر چھوڑنا مشکل ہے......؟

عائشہ: ......نہیں اُس گھر میں اُن کے ساتھ ہر روز کا سامنا مشکل ہے......(خاموشی کے وقفے کے بعد)

نور: ......اور آپ کے بغیر میں کیسے اُن کے ساتھ رہ سکوں گی......اُن کے اور اُن کے بیٹے کے ساتھ......(مدھم آواز)

عائشہ: ......تمہارے تو باپ ہیں وہ......تم سے کتنا پیار کرتے ہیں وہ......

نور: ......مجھے اُن کی محبت پر اعتبار نہیں ہے......

عائشہ: ......کیوں......؟

نور: ......پیار تو آپ سے بھی کرتے تھے کبھی......؟ (عائشہ اُس کی بات پر کچھ بول نہیں پاتی کچھ دیر ساکت کھڑی رہتی ہے پھر آنکھوں میں اُمڈتی نمی کو روکنے کے لیے کمرے سے چلی جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: معیز، عالیہ

معیز ماں کے پاس بیٹھا کچھ سنجیدہ اور ناراض انداز میں کہہ رہا ہے۔

معیز: ......سب لوگ اس طرح کیوں ری ایکٹ کر رہے ہیں......جیسے میرا بائیکاٹ کر دیا ہو سب نے......

عالیہ: ......کیا ضرورت ہے ہمیں تمہارا بائیکاٹ کرنے کی......؟ (سرد مہری سے)

معیز: ......تو پھر کھانا کھانا کیوں چھوڑ دیا ہے سب نے ٹیبل پر......؟

عالیہ: (سرد مہری سے اور طنزیہ انداز)......مرضی ہے سب کی......جیسے تمہاری مرضی ہے......جب تمہیں پرواہ نہیں ہے دوسروں کی تو دوسرے تمہاری کیوں پرواہ کریں......؟

عالیہ: ......تمہارے ہیں نا بیوی بچے تم عیش کرو اُن کے ساتھ......

معیز: (جھنجھلا کر)......ایک چھوٹے سے ایشو کو آپ اتنا بڑا......

عالیہ: (بات کاٹ کر)......چھوٹا سا ایشو......؟ یہ چھوٹا سا ایشو ہے تمہارے لیے......

معیز: ......میں کیوں اُسے ساتھ نہیں لے کر جا سکتا......؟ وہ میری بیوی ہے......(کچھ جھنجھلا کر)

عالیہ: (تلخ انداز)......تو پھر تبھی لے جاتے جب تمہارے اور اس خاندان کے منہ پر کالک مل رہی تھی وہ......تب کیوں نہیں خیال آیا تمہیں بیوی کا (تلخ انداز)......؟ (معیز یک دم کچھ کہے بغیر غصے میں اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

معیز اکیلا بیٹھا بے حد اَپ سیٹ انداز میں سگریٹ پی رہا ہے۔ یوں جیسے وہ اپنی کسی فرسٹریشن پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہے۔ تبھی دروازے پر دستک دے کر عائشہ اندر آتی ہے۔ معیز اُسے دیکھ کر جیسے کچھ مزید اَپ سیٹ ہو جاتا ہے۔ وہ کچھ نادم انداز میں آگے آتے ہوئے دور

سوتے ہوئے فرحان کو دیکھ کر کچھ مدھم آواز میں کہتی ہے۔

عائشہ: ......میں بار بار آپ کو ڈسٹرب کر رہی ہوں لیکن ......(بے ساختہ سرد لہجے میں کہہ دیتا ہے)

معیز: ......تم ساری زندگی یہی کرتی رہی ہو...... I am used to it.(اُس کے ریمارکس عائشہ کو کچھ دیر کے لیے جیسے حیران کر دیتے ہیں۔ وہ اُس کا چہرہ دیکھتی ہے پلکیں جھپکائے بغیر)

معیز: ......تو اب کیا کہنا ہے تمہیں......؟ یہی کہ تمہیں ساتھ نہیں جانا......(تلخی سے)

عائشہ: ......میں......؟

معیز: (بات کاٹ کر)......تمہارا خیال ہے میں مر رہا ہوں تمہیں ساتھ لے جانے کے لیے ......تمہارے بغیر میرا جینا مشکل ہو گیا ہے......؟

عائشہ: (وہ یک دم کہتی ہے)......نہیں ......میرے بغیر جینا آپ کے لیے ہمیشہ آسان تھا ......اپنے حوالے سے کوئی خوش فہمی کوئی غلط فہمی نہیں ہے مجھے ...... میں جانتی ہوں آپ کا دل بہت بڑا ہے......(وہ رُک کر کہتی ہے اُس کے لفظوں پر اُس کے چہرے کا تاثر بدلتا ہے) اور بہت سخت بھی ......لیکن میں آپ سے صرف یہ کہنے آئی تھی کہ میں چلوں گی ساتھ...... چھ ماہ کی بات ہے تو......نور سیٹ ہو جائے تو......جانتی ہوں سب کچھ نور کے لیے کر رہے ہیں آپ ......(وہ ایک لحظہ کے لیے سر جھکائے کپکپاتے ہونٹوں سے جیسے کچھ اور کہنا چاہتی ہے لیکن پھر کمرے سے چلی جاتی ہے۔ معیز بیٹھا رہ جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 14

وقت: دن

جگہ: لاؤنج (معیز کا گھر)

کردار: عائشہ، عائشہ کی ماں

عائشہ لاؤنج میں ماں کے پاس بیٹھی ہے جو بے حد خوش اور مطمئن نظر آ رہی ہے۔

ماں: ......تمہیں پتہ نہیں شکرانے کے کتنے نفل پڑھے ہیں میں نے......؟ (عائشہ پتھر کے بت کی طرح سر جھکائے گہری سوچ میں ڈوبی ہے بے تاثر چہرے کے ساتھ)...... باقی تب پڑھوں گی جب تم یہاں سے چلی جاؤ گی معیز کے ساتھ...... اللہ نے دیر

سے سُنی ہے پر سُن لی ہے تمہاری...... مجھے تو جب سے پتہ چلا ہے ظفر سے کہ ویزہ لگ گیا ہے تمہارا......میرے تو پاؤں زمین پر نہیں پڑ رہے...... پورے خاندان کو بتایا ہے میں نے......تم چپ کیوں ہو......؟

عائشہ: ......آ......ہاں......کیا......؟ (چونک کر)

ماں: ......کچھ بولو......

عائشہ: (مدھم آواز)......کیا بولوں......؟

ماں: (بے ساختہ)......کچھ بھی...... تمہیں خوشی نہیں ہوئی کیا......؟ معیز کے ساتھ جانے کی......؟

عائشہ: ......مجھے اُس کے بغیر رہنے کی اتنی عادت ہو گئی ہے کہ اب سمجھ نہیں آ رہا میں اُس کے ساتھ کیسے رہوں گی......؟ (ماں اُس کا چہرہ دیکھتی رہ جاتی ہے) (سر جھکائے کچھ بے بس اور حیران انداز میں)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، عالیہ

کمرے میں بیگ کھلے ہوئے پڑے ہیں اور کچھ کپڑے اور دوسرا سامان بکھرا ہوا ہے۔ عائشہ کچھ کپڑے تہہ کر رہی ہے جب عالیہ اندر آتی ہے...... عائشہ کچھ ٹھٹھک جاتی ہے۔

عالیہ: (کچھ سرد مہری سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے)......کیا کیا لے کر جا رہی ہو......؟

عائشہ: ......اپنے اور نور کے کپڑے اور......

عالیہ: ......سب کچھ سمیٹنے کی ضرورت نہیں ہے...... چھ ماہ بعد آ جانا ہے تمہیں

عائشہ: ......جی......

عالیہ: (طنزیہ انداز)......اپنی بیٹی پر وہاں نظر رکھنا...... یہاں قابو میں نہیں ہے تو اُس ماحول میں تو پتہ نہیں کیا کر گزرے...... پر خیر ہمیں کیا......اب جو بھی کرے گی باپ کے سامنے کرے گی ...... ہماری ذمہ داری ختم ہوئی ...... (تبھی فرحان اندر داخل ہوتا ہے۔ عالیہ اُس کو دیکھ کر کچھ اُکھڑے انداز میں کہتی ہے۔)

عالیہ: ......تمہیں کوئی کام ہے......؟

فرحان: ......میں آنٹی کی help کے لیے آیا ہوں......

عالیہ: (ناراض)......آنٹی کو help کی ضرورت نہیں ہے کر لے گی وہ سب کچھ خود ہی...... تم چلو باہر (فرحان کچھ شرمندہ سا باہر چلا جاتا ہے۔ عالیہ بھی بڑبڑاتی ہوئی باہر چلی جاتی ہے۔ عائشہ دوبارہ کام کرنے لگتی ہے۔ تبھی فرحان دوبارہ اندر آتا ہے۔ عائشہ اور وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اور دونوں ہنس پڑتے ہیں۔)

عائشہ: ......تم سنتے کیوں نہیں امی کی......؟ وہ ناراض ہوں گی......؟ (آگے آتے ہوئے)

فرحان: But I want to help you. She should understand it. ...... (مسکرا دیتی ہے)

عائشہ: ...... میں کرلوں گی خود ہی سب کچھ......اتنا زیادہ سامان تو نہیں ہے......ویسے بھی چھ ماہ کے بعد تو آ جانا ہے مجھے......

فرحان: (بے ساختہ چونک کر)......کیوں......؟ I will not let you com.

عائشہ: (بات بدلتی ہے)......وہ باکس دے دو مجھے ...... (ایک چھوٹا باکس ٹیبل سے لا کر اُسے دیتا ہے تو پاس پڑی ایک میز پر کچھ پکچرز دیکھتا ہے۔)

فرحان: ......اوکے ...... یہ کیا ہے Album......؟ یہ بھی لے کر جا رہی ہیں ......؟ (باکس بیگ میں رکھتے ہوئے)

عائشہ: ......نہیں ......سامان نکالا تھا تو اُس کے ساتھ نکالی ابھی دوبارہ رکھ دوں گی ......

فرحان: ......لیکن یہ بھی ساتھ لے کر جانی چاہیے ...... Can I see it? (عائشہ سر ہلا دیتی ہے فرحان بڑے اشتیاق سے اُس البم کو کھولتا ہے۔)

فرحان: ......wow ...... آپ کی اور پاپا کی wedding pics...... You look so beautiful (عائشہ اُس کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے وہ شادی کی پکچرز بڑی خوشی سے دیکھ رہا ہے۔ وہ بھی عجیب سی اُداس مسکراہٹ کے ساتھ اُن پکچرز کو دیکھتی ہے۔)

فرحان: ......You look so good together. ......لو میرج تھی آپ کی......؟

عائشہ: ......تمہیں نور کی پکچرز دکھاتی ہوں ...... (بے ساختہ بات بدلتی ہے اور البم کا اگلا پیج کھول لیتی ہے جہاں نور کی بچپن کی تصویریں ہیں فرحان بے اختیار ہنسنے لگتا ہے۔)

فرحان: ...... یہ نور آپا ہیں ......؟ Oh she looks so silly. ......(عائشہ بھی ہنس پڑتی ہے دونوں تصویریں دیکھ رہے ہیں۔)

فرحان: یہ ساتھ لے کر چلیں نا ......میں پاپا کو بھی دکھاؤں گا ......

عائشہ: (مدھم آواز)......انہوں نے دیکھی ہوئی ہیں یہ پکچرز ......

فرحان: ...... میں پھر سے دکھاؤں گا ...... (تبھی نور اندر آ جاتی ہے۔ اُسے دیکھ کر فرحان کچھ گڑبڑا جاتا ہے۔)

نور: ...... یہ کیا ہو رہا ہے......؟ (آگے بڑھ کر غصے سے اُس سے البم کھینچ لیتی ہے)...... آپ بھی ہر چیز دکھانے بیٹھ جاتی ہیں اسے ...... (پھر اُسے ڈانٹنے لگتی ہے)...... اِدھر دو میرا البم ......اور تمہیں دادی نے منع کیا تھا نا یہاں آنے سے ......تم بس ہر وقت میری ماں کی بے عزتی کرواتے رہنا......

عائشہ: ......ابھی آیا تھا وہ...... چلا جاتا ہے......(روکتی ہے)

نور: ...... ہمیشہ ابھی آتا ہے اور بڑی مشکل سے جاتا ہے...... جاؤ......کوئی کام نہیں ہے تمہیں ......؟ (فرحان عائشہ کو دیکھتے ہوئے کمرے سے چلا جاتا ہے۔ سمجھاتی ہے کچھ ناخوش ہو کر)

عائشہ: ......اب تو اُس کے گھر میں اُس کے ساتھ رہنا ہے 24 گھنٹے تم نے ......اب تو اس طرح بات نہ کیا کرو......(بے ساختہ)

نور: ...... جتنا اُس کا گھر ہے وہ ...... اتنا ہی میرا بھی گھر ہے ......اور وہ نہیں لے کر جا رہا مجھے......(عائشہ چپ ہو جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، فرحان

معیز کوئی کتاب پڑھ رہا ہے جب فرحان اُس سے کہتا ہے۔

فرحان: ......آج میں نے آپ کی اور عائشہ آنٹی کی ویڈنگ pics دیکھیں ......؟ (چونک کر اُس کا چہرہ دیکھتا ہے لیکن پھر نظر ہٹا لیتا ہے)

فرحان: ......اور نور آپا کی childhood کی بھی ...... (اس بار معیز مسکرا دیتا ہے)

معیز: She looked pretty.

فرحان: She looked silly. (ہنس کر)

معیز: ......No way (بے ساختہ)

فرحان: ......I bet......(بے ساختہ)

معیز: You dare not(بے ساختہ)

فرحان: ......آنٹی عائشہ pretty لگ رہی تھیں ...... (یک دم) (اس بار معیز کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے وہ دوبارہ کتاب پڑھنے لگتا ہے۔ تجسس سے پوچھتا ہے)

فرحان: Isn't she?

معیز: ......I don't know.(کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر)

فرحان: But you married her.---- Didn't you know that she was lovely?(بے ساختہ)

معیز: ......She was my cousin.

فرحان: ......تو ارینج میرج تھی یہ......؟(سوچ کر)

معیز: ......yes......(بے ساختہ)

فرحان: Poor Aunty Ayesha ---- She derserved someone better than you.......(بڑبڑاتا ہے معیز دیکھتا ہے) ---- I am going to sleep. Good night.(وہ جلدی سے سونے کے لیے لیٹ جاتا ہے)

//Cut//

Scene No #17

وقت: دن

جگہ: معیز کا نیا گھر

کردار: معیز، عالیہ، حسیب

معیز عالیہ اور حسیب کے پاس بیٹھا ہوا ہے جو بڑی رعونت کے عالم میں اُس سے کہہ رہی ہے۔ (جتاتے ہوئے)

عالیہ: ......اب بیوی اور بیٹی کو لے جا رہے ہو تو یہ نہ ہو گھر کا خرچہ ہی بھول جاؤ...... پیچھے ماں اور بہن بھائی بھی ہیں سب کچھ بیوی اور بیٹی ہی نہیں...... یاد رکھنا یہ......

معیز: ......میں نے کب کہا میں گھر بھیجی جانے والی رقم بند کر دوں گا...... کچھ کمی شاید کر دوں لیکن......(سنجیدہ)

عالیہ: ......کمی کس لیے...... آگے کون سا تم لاکھوں روپیہ بھیجتے ہو......(چونک کر)

حسیب: ...... بڑے اخراجات ہیں بھائی جان گھر کے...... پاکستان میں بڑی مہنگائی ہوگئی ہے

...... میں اپنے لیے تو کچھ نہیں مانگ رہا آپ سے ...... لیکن امی اور بہنوں کے چھوٹے موٹے اخراجات تو آپ نے ہی اُٹھانے ہیں ...... آپ بڑے ہیں گھر کے ...... میں بمشکل اپنی فیملی کی ضروریات پوری کرلوں تو ہی بہت ہے......

عالیہ: (بے ساختہ)......اسی لیے تمہیں کہہ رہی تھی ساتھ نہ لے کر جاؤ...... چھ ماہ کے لیے لے کر جا رہے ہو تو ساتھ ہی ماں کی روٹی پانی بھاری لگنے لگی تمہیں......

معیز: (سنجیدہ)...... میں نے ایسا کچھ نہیں کیا صرف یہ کہا ہے کہ جو رقم آپ کے بھیجے ہوئے پیسوں سے عائشہ اور نور کو دیتی تھیں وہ کم کر دوں گا میں......

عالیہ: (حسیب کو دیکھ کر)......وہ ایسی کون سی بڑی رقم ہے......(بے ساختہ)

معیز: ...... پندرہ ہزار بھی ہر مہینے بچاؤں گا تو بڑی ہی رقم ہے......(چند لمحے بعد)

عالیہ: ...... پندرہ کہاں دیتی تھی میں عائشہ کو......

معیز: (چونک کر)......لیکن آپ نے مجھے کہا تھا کہ آپ پندرہ ہزار دیتی ہیں عائشہ کو......

عالیہ: (بے ساختہ)......شروع میں دیئے تھے...... پھر اُس کو کیا ضرورت تھی...... اُس نے کون سا گھر سے جانا ہوتا تھا کہیں...... جو ضرورت کی چیزیں ہوتی تھیں وہ لا دیتی تھی میں......کبھی پانچ سو ہزار دے دیئے......نور کو البتہ دو ہزار دیتی تھی میں ہر مہینے...... پر دو ہزار کا تو گے اب تم کیا......؟

معیز: (شاکڈ ماں کو دیکھتا ہے)......آپ عائشہ کو ہر مہینے کچھ نہیں دیتی تھیں......؟

عالیہ: (کچھ گڑبڑا کر)......اُس کو ضرورت پڑتی تھی تو دے دیتی تھی میں......لیکن اُس نے کرنا کیا ہوتا تھا پیسے کو......؟ روٹی کپڑا تو مل ہی رہا تھا اُسے یہاں سے......

معیز: ......اتنے سال آپ نے مجھے یہ بتایا نہیں......؟(بے حد اَپ سیٹ)

عالیہ: ......تم نے پوچھا کب......؟(کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے)

معیز: ...... میں نے پوچھا نہیں لیکن یہ تو کہا تھا آپ سے کہ اُس کو ہر ماہ کچھ رقم دے دیا کریں......(یک دم)

عالیہ: ...... پہلے بھی پیسہ دے دے کر خراب کیا تھا تم نے اُسے (یک دم)

معیز: ...... پہلے کی بات چھوڑ دیں......(بات کاٹ کر)

عالیہ: ......اب جانے سے پہلے تو ماں سے ایک ایک روپے کا حساب لے گا......؟ (معیز کچھ کہے بغیر اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم/ باتھ روم

کردار: عائشہ،نور

نور باتھ روم میں اپنے دانت برش کر رہی ہے۔شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر جب عائشہ اندر آتی ہے اور چہرہ دھونے لگتی ہے پھر سیدھا ہوتے ہوئے اپنے بال سمیٹتی ہے۔نور اس سارے عمل کے دوران اُسے تنقیدی نظروں سے دیکھ رہی ہے پھر وہ یک دم برش اپنے منہ سے نکال کر اُسے کہتی ہے۔

نور: ......اب باہر جا رہی ہیں تو بال ہی dye کرا لیں امی......

عائشہ: ......بال......؟ (شیشے میں خود کو دیکھ کر چونک کر)

نور: ......سارا سر سفید ہو گیا ہے......کتنی بوڑھی لگ رہی ہیں آپ......

عائشہ: (بڑبڑاتی ہے)......بوڑھی لگ نہیں رہی......بوڑھی ہو گئی ہوں میں......

نور: (بے ساختہ)......دادی زیادہ جوان لگتی ہیں آپ سے......بس بال dye کرا لیں آپ بھی......

عائشہ: ......کیا فائدہ ہے اُس کا......؟

نور: (بے ساختہ)......نقصان کیا ہے......؟

عائشہ: (مدھم آواز)......میں ایسے ہی ٹھیک ہوں......

نور: ......کبھی تو آپ میری بات بھی مانا کریں......ہمیشہ اپنی ضد کیوں کرتی ہیں......؟ (ناراض ہو کر)

عائشہ: (بڑبڑاتی ہے)......ضد......؟ میں ضد کرتی ہوں......؟ ضد کرنا تو ایک مدت سے چھوڑ دیا میں نے۔

// InterCut //

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: معیز،فرحان

دونوں ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔جب فرحان معیز سے کہتا ہے۔

فرحان: ......پاپا آج beach پر چلیں......

معیز: ......چلتے ہیں......

فرحان: ......آنٹی عائشہ اور نور آپا کو بھی ساتھ لے لیں......؟ (معیز ایک لمحہ کے لیے اُسے دیکھ کر رہ جاتا ہے پھر کہتا ہے)

معیز: ......پوچھ لو......لیکن پہلے کھانا ختم کرو۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ،فرحان،نور

عائشہ اپنی وارڈ روب کھولے کھڑی ہے اور نور کتابیں سمیٹ رہی ہے۔جب فرحان دستک دے کر اندر داخل ہوتا ہے۔

فرحان: ......آنٹی پاپا کہہ رہے ہیں ہم باہر جا رہے ہیں آپ اور نور آپا بھی چلیں......

نور: (بات کاٹتی ہے)......کتنی دفعہ کہا ہے مجھے آپا مت کہا کرو......

فرحان: (بے ساختہ)......sorry......(بے ساختہ)

نور: ......ہم نہیں جا رہے ہیں (جتاتے ہوئے اُسے کہہ کر عائشہ سے مخاطب ہوتا ہے)

فرحان: Means "you" don't want to go......اور آنٹی آپ......؟

عائشہ: (اٹکتی ہے)......میں......ابھی مجھے کچن......

فرحان: (بے حد سنجیدہ)......میں پاپا سے یہ کہوں کہ آنٹی اور نور کہہ رہی ہیں وہ نہیں جائیں گی......

نور: ......ہاں کہہ دو جا کے......(دھڑلے سے)

عائشہ: ......نہیں......اگر تھوڑی دیر کے لیے جانا ہے تو......کہاں جانا ہے......؟ (جھجک کر بے اختیار کہتی ہے)

فرحان: ......beach پر......(مسکرا کر)

نور: ......امی کیا کرنا ہے ہم لوگوں نے وہاں......؟ کوئی ضرورت نہیں جانے کی

فرحان: You can stay if you don't want to go. لیکن آنٹی کو جانا ہے (نور کی بات کاٹ کر تحکمانہ انداز سے جس پر نور کچھ حیران ہوتی ہے) ویسے دادی پہلے ہی

کہہ رہی تھی نور نہیں جائے گی۔ (کچھ اٹک کر نور کو دیکھ کر)

عائشہ: ......میں......

نور: (یک دم اُس کے لفظوں پر کہتی ہے)......تم جاؤ آتے ہیں ہم...... (یک دم اُس کے لفظوں پر کہتی ہے) (فرحان اپنی مسکراہٹ چھپاتا چلا جاتا ہے)

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: پورچ

کردار: معیز، فرحان، عائشہ، نور

معیز گاڑی میں بیٹھا ہے اور فرحان کو آتے دیکھ کر گاڑی سٹارٹ کر لیتا ہے۔ فرحان پچھلا دروازہ کھول رہا ہے۔ معیز اُس سے کہتا ہے۔

معیز: ......میں نے پہلے ہی کہا تھا تمہیں ٹائم ویسٹ کرو گے تم...... پیچھے کیوں بیٹھ رہے ہو......؟ (تبھی وہ عائشہ اور نور کو آتا دیکھتا ہے اور بات کرتے کرتے ٹھٹھکتا ہے پھر پلٹ کر فرحان کو دیکھتا ہے جو کندھے اُچکا کر مسکراتا ہے۔ نور بے حد بیزار جبکہ عائشہ بے حد نروس نظر آ رہی ہے۔ دونوں قریب آتے ہیں تو عائشہ پچھلا دروازہ کھولنے لگتی ہے۔)

فرحان: ......آنٹی آپ پاپا کے ساتھ آگے بیٹھیں

نور: (کچھ غرا کر)......نہیں امی میرے ساتھ پیچھے بیٹھیں گی (کچھ غرا کر)...... (فرحان سے)

معیز: ......فرحان آگے آؤ تم...... (فرحان آگے چلا جاتا ہے۔ دونوں پیچھے بیٹھ جاتی ہیں)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: ساحل سمندر

کردار: نور، فرحان

نور ساحل پر چلتے ہوئے بے حد خفگی کے عالم میں فرحان سے کہتی ہے۔

نور: ......تم نے جھوٹ بولا تھا......؟

فرحان: (بے ساختہ) About what?

نور: (بے ساختہ)......دادی نے کچھ نہیں کہا میرے بارے میں......

فرحان: (بے ساختہ) How do you know?

نور: ......میں بتا کر آئی ہوں اُنہیں کہ ہم جا رہے ہیں اور اُنہیں ہمارے جانے کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا......(غصے سے)

فرحان: ......Oh poor she بہت غصہ آ رہا ہوگا اب اُنہیں......(ہنس کر)

نور، ......آئندہ تم نے اس طرح کی حرکت کی تو......(غصے سے)

فرحان: ......Sorry......(بے ساختہ)

نور: ......Shut up (کندھے اُچکا کر)

فرحان: ......Ok......

نور: ......idiot......(غصے سے)

فرحان: thank you. (نور پلٹ کر دور بیٹھے ماں باپ کو دیکھتی ہے اور اس سے کہتی ہے)

نور: (دانت پیس کر)......اگر پاپا یہاں نہ ہوتے تو میں تمہاری اتنی پٹائی کرتی اتنی پٹائی کرتی کہ تمہاری عقل ٹھکانے آ جاتی......

فرحان: (معصومیت سے) What does that mean?...... بڑی مشکل اُردو ہے آپ کی......(نور غصے سے اُسے دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن

جگہ: ساحل سمندر

کردار: عائشہ، معیز

عائشہ اور معیز ساحل سمندر پر ایک پتھر پر ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر بے حد uncomfortable اور st انداز میں بیٹھے دور نور اور فرحان کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ دونوں بھی ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر بات کیے بغیر چل رہے ہیں۔ اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے وہاں اُنہیں کچھ یاد آنے لگتا ہے۔

معیز جیسے چونک جاتا ہے۔ اور خالی الذہنی کے عالم میں بڑبڑاتا ہے۔

: ......آخری بار یہاں کب آئے تھے......(اُس کے جملے پر چونکتی ہے پھر اٹک کر کسی ٹرانس میں کہہ دیتی ہے)

عائشہ: ......آ ...... ہاں ...... ہفتہ تھا تب ......(وہ اس کے جملے پر گردن موڑ کر اُسے دیکھتا ہے۔ایک لمحے کے لیے جیسے وہ بے چین ہوتا ہے پھر یک دم اُٹھ جاتا ہے۔)

معیز: ......دیر ہو رہی ہے۔

عائشہ: ......دیر ہو چکی ہے......(وہ اُٹھتے ہوئے ایک گہرا سانس لے کر بڑبڑاتی ہے چلتے ہوئے اُس کا جملہ سن کر ایک لمحہ کے لیے معیز کے قدم ٹھٹکتے ہیں لیکن وہ پلٹ کر نہیں دیکھتا۔)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: لاؤنج (معیز کا گھر)

کردار: معیز، ملازم، نور، فرحان

معیز، فرحان کے ساتھ اپنے بیگز کھینچتا ہوا لاؤنج میں آتا ہے اور ملازم سے کہتا ہے۔

معیز: ......گاڑی میں رکھ دو......(تبھی نور بھی اپنا بیگ کھینچتے ہوئے باہر آتی ہے۔پاس جا کر)

فرحان: Can I help you Miss? (پاس جا کر)

نور: No thanks...... ہاتھ ٹوٹے نہیں ہیں میرے......(بڑبڑاتی ہے)

فرحان: ......تو پھر میں آنٹی کی help کر دیتا ہوں۔

نور: (جتاتے ہوئے)......امی کا بیگ رکھوا دیا ہے میں نے......

فرحان: (بے ساختہ)......آنٹی کہاں ہیں......؟

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: عائشہ، عالیہ

عالیہ اپنے دراز میں کچھ ڈھونڈ رہی ہے۔جب عائشہ اندر آتی ہے۔

عائشہ: ......امی میں خدا حافظ کہنے آئی ہوں......(عالیہ ایک لمحہ کے لیے اُسے دیکھتی ہے پھر اپنے کام میں مصروف ہو جاتی ہے)

عالیہ: ...... ہاں ...... ٹھیک ہے......

عائشہ: ......ہم لوگ جا رہے ہیں......(اسی انداز میں کہہ کر اپنے کام میں لگی رہتی ہے)

عالیہ: ...... پتہ ہے مجھے...... خدا حافظ ......(عائشہ جیسے کچھ دیر انتظار میں ہے کہ وہ کچھ کہیں گی)...... پتہ نہیں عینک کہاں رکھ دی......؟

عائشہ: ......خدا حافظ......(عائشہ ایک لمحہ کے لیے ایک تپائی پر دیکھتی ہے جہاں عینک پڑی ہے پھر وہ عینک لا کر عالیہ کو دیتی ہے جو عینک لے لیتی ہے لیکن مزید کچھ کہنے کی بجائے دراز میں کچھ اور ڈھونڈنے لگتی ہے۔کچھ نادم انداز میں کہہ کر جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: معیز، عائشہ، حسیب، فرحان، عالیہ

عائشہ معیز فرحان اور نور لاؤنج میں کھڑے ہیں معیز حسیب سے کہہ رہا ہے۔

معیز: ......فرح کہاں ہے......؟

حسیب: ......وہ تو سو رہی ہے......آپ کی فلائٹ اتنی صبح نہ ہوتی تو خدا حافظ کہنے آتی آپ کو......(بے ساختہ جماہی لیتے ہوئے)

معیز: (بے ساختہ کچھ نادم ہو کر)......کوئی بات نہیں ...... میری طرف سے خدا حافظ کہہ دینا اُسے......

حسیب: ......ٹھیک ہے......(سر ہلا کر)

معیز: ......امی کہاں ہیں......؟(اُسی وقت عالیہ آتی ہے)

حسیب: ......آ گئیں......

معیز: ......آپ کا ہی پوچھ رہا تھا......(ماں سے)

عالیہ: ......میں نے سوچا شاید ماں سے ملے بغیر ہی چلا جائے گا......

معیز: (مسکرا کر)......ایسا کیسے ہو سکتا ہے......؟

عالیہ: (جتانے والا انداز)......بیوی بچے ساتھ ہیں اب تیرے اس لیے کہہ رہی ہوں......

معیز: (مسکرا کر)...... پہلے کبھی آپ سے ملے بغیر گیا......؟

عالیہ: ...... پہلے آیا کتنی بار ہے......؟(معیز جواب نہیں دے پاتا اُسے گلے لگاتی ہے)......
اچھا پھر اللہ نگہبان......پہنچ کر فون کر دینا......

معیز: (کہتا ہے)......جی......(ساتھ ہی وہ فرحان کی طرف بڑھ جاتی ہے)

عالیہ: ......اور میرا فرحان بیٹا......دوبارہ کب آئے گا دادی کے پاس......(کندھے اُچکا کر)

فرحان: ......پتہ نہیں......

معیز: (مسکرا کر)......جلدی آئے گا ملنے آپ سے......

عالیہ: (کچھ پیسے دیتی ہے)......یہ لے......(چونک کر)

فرحان: ......یہ کیا ہے......؟(چونک کر)

عالیہ: ......پیسے ہیں ......دادی کی طرف سے تحفہ ہے ......چاکلیٹ لے کر کھانا اس سے......

فرحان: ......thank you......(دادی سے کہتا ہے)

دادی: ......اچھا میں بس قرآن پڑھتے پڑھتے آئی ہوں......خدا حافظ......(کہتے ہوئے نور کو مکمل طور پر اگنور کر کے واپس چلی جاتی ہے۔ معیز یہ محسوس کرتا ہے نور کے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکراہٹ آتی ہے اور وہ کچھ کہے بغیر بیرونی دروازے کی طرف جاتے ہوئے عائشہ کا ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے)

نور: ......آئیں امی......

عائشہ: ......دادی سے مل لیتیں تم......

نور: ......مل لیا ہے......بس اتنا ہی ملنا تھا......(کہہ کر وہ عائشہ کو لیے باہر جاتی ہے حسیب بھی اُن کے پیچھے جاتا ہے فرحان معیز سے کہتا ہے۔)

فرحان: Dadi should have given some money to Noor Apa as well. She is so unfair. (وہ پیسے باپ کو دے دیتا ہے)

معیز: ......تم جاؤ گاڑی میں بیٹھو میں آتا ہوں۔(فرحان اُس کے کہنے پر چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: عالیہ، معیز

عالیہ اپنے بستر پر بیٹھ رہی ہے جب معیز اندر آتا ہے۔

عالیہ: ......ارے تم دوبارہ آ گئے کوئی کام تھا کیا......؟(چونک کر)

معیز: ......کوئی کام نہیں......بس کچھ دینا تھا آپ کو

عالیہ: (چونک کر)......کیا......؟

معیز: (کچھ پیسے دیتا ہے)......یہ......

عالیہ: (حیران ہو کر)......یہ کیا ہے......؟

معیز: (بے ساختہ)......وہ پیسے جو آپ نے فرحان کو دیئے ہیں......

عالیہ: (بے ساختہ)......ارے وہ تو میں نے اُسے اس لیے دیئے کہ وہ خرچ کرے تو کیوں لوٹا رہا ہے......؟

معیز: (مدھم آواز)......اگر آپ نور کو بھی دے دیتیں تو نہ لوٹاتا......یہ میں نے نہیں لوٹائے فرحان نے لوٹائے ہیں......

عالیہ: (بے ساختہ)......نور......تم نے دیکھا نہیں کیسے اکڑ کر کھڑی تھی مجال ہے میرے پاس آئی ہو......

معیز: (مدھم آواز)......وہ آپ کے پاس نہیں آئی......تو آپ بھی تو اُس کے پاس نہیں گئیں......اگر چھوٹے نہ جھکیں تو بڑوں کو جھک جانا چاہیے......اس سے اُن کی عزت کم نہیں ہوتی چھوٹوں کو جھکنا آ جاتا ہے......چلتا ہوں......خدا حافظ......(کہہ کر چلا جاتا ہے۔ عالیہ کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہے۔)

// Freeze //

قسط نمبر 8

Scene No # 1

وقت:

جگہ:

کردار:

ایک plane کے انگلینڈ میں land کرنے کا شاٹ ہے۔

//Cut//

Scene No # 2-A

وقت:

جگہ:

کردار:

انگلینڈ کے ایئر پورٹ کے بیرونی حصے اور پارکنگ کا منظر/ ایئر پورٹ ٹرمینل سے باہر آتے ہوئے لوگ۔

//Cut//

Scene No # 2-B

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: معیز، عائشہ، نور، فرحان، منصور

منصور گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے باتیں کر رہا ہے۔ معیز ساتھ بیٹھا ہے۔ باقی تینوں پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہیں۔ نور اور عائشہ باہر دیکھ رہے ہیں۔ دونوں کے بیچ میں فرحان بیٹھا ہے۔

منصور: ......شبانہ بھی کہہ رہی تھی کہ اُس نے آنا ہے بھابی کو لینے ......لیکن میں نے سوچا پھر گاڑی میں جگہ کا مسئلہ ہو جائے گا ...... اب رات کا کھانا آپ لوگوں نے ہماری طرف کھانا ہے......شبانہ اور بچوں سے ملاقات کرنی ہے بھابی ......

عائشہ: (مدھم آواز)......جی......

منصور: (نور کو مخاطب کرتا ہے)......اور بیٹا کیسا لگ رہا ہے انگلینڈ......؟

نور: (دو بہ دو)......جیسا ہے......

منصور: (مسکرا کر معیز کو دیکھتا ہے)......نہیں میں اچھے یا برے کا پوچھ رہا تھا......؟

نور: ......پتہ نہیں......(دلچسپی کے بغیر)

منصور: ......بھئی نور اور بھابی کو خوب سیر کرانا...... بلکہ میں شبانہ سے کہوں گا وہ ساتھ لے جایا کرے گی ہر جگہ......

فرحان: ......میں سیر کراؤں گا......(وہ عائشہ کا ہاتھ تھپک کر کہتا ہے)

معیز: ......کیوں......؟ تمہیں سکول نہیں جانا کیا......؟

فرحان: (مسکرا کر عائشہ کو دیکھتا ہے)......سکول سے آ کر...... We have plenty of time. (نور باہر دیکھ رہی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: معیز کا نیا گھر

کردار: معیز، فرحان، عائشہ، نور، منصور

معیز کے گھر کے سامنے گاڑی رُکتی ہے اور اُس میں سے منصور اور معیز اُتر کر سامان اُتارنے لگتے ہیں۔ عائشہ اور فرحان اور نور بھی باہر نکل آتے ہیں۔ عائشہ خاموشی سے اُس گھر کو دیکھتی ہے۔ فرحان کچھ ایکسائیٹڈ اُس سے کہتا ہے۔

فرحان: ......This is our home. --- Do you like it?

عائشہ: ......Yes......(منصور اور معیز سامان لے کر اندر جا رہے ہیں۔ وہ سب اُن کے پیچھے جانے لگتے ہیں۔)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، منصور، عائشہ، نور، فرحان

عائشہ نور کے ساتھ فرحان کے پیچھے گھر میں داخل ہوتی ہے۔ وہ لاؤنج میں آتی ہے۔ معیز منصور کے ساتھ دو بیگز اندر رکھنے کے بعد دوسرے بیگز لینے باہر نکل جاتا ہے۔ لاؤنج میں

آتے ہی عائشہ کی نظر دیوار پر معیز کے ساتھ انیلا کی تصویروں پر پڑتی ہے وہ ٹھٹھک جاتی ہے۔ اُس کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے۔ نور بھی تنقیدی نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھ رہی ہے۔ تبھی منصور معیز کے ساتھ دوسرا بیگ لے کر آجاتا ہے اور دروازے میں ہی کہہ رہا ہے۔

منصور: ......اچھا......اب اجازت دو......رات آٹھ بجے ڈنر پر ملاقات ہوگی......اچھا بھابھی خدا حافظ......(عائشہ دور سے مسکرانے کی کوشش کرتی ہے۔ فرحان اپنا بیگ کھینچ کر اپنے بیڈروم میں لے گیا ہے۔ نور اور عائشہ اسی طرح کچھ uncomfortable انداز میں کھڑی ہیں معیز بیگ اندر لاتے ہوئے اُن سے کہتا ہے۔)

معیز: ......بیٹھو بیٹا......کھڑی کیوں ہو......؟ تمہارا گھر ہے یہ......؟ (تبھی فرحان اندر سے باہر آتا ہے اور عائشہ سے کہتا ہے)

فرحان: ......اپنا کوٹ اُتار کر دے دیں......(وہ کچھ چونک کر کوٹ اُتارنے لگتی ہے۔ نور بھی کوٹ اُتارنے لگتی ہے فرحان عائشہ کا کوٹ لے جا کر بیرونی دروازے کے پیچھے ہی ایک closet میں لٹکا دیتا ہے اور پھر آکر نور کا کوٹ مانگتا ہے۔ نور بھی کچھ بے دلی سے اپنا کوٹ اُسے دے دیتی ہے۔ وہ کوٹ لے کر جا کر رکھتا ہے۔ معیز تب تک دونوں بیگ رکھ چکا ہے اور کچن میں جا کر heating چیک کر رہا ہے۔ نور عائشہ سے کہتی ہے۔)

نور: ......بیٹھ جائیں امی......کب تک کھڑی رہیں گی......؟ (عائشہ چونک کر اُسے دیکھتی ہے۔ وہ پہلے معیز کو دیکھ رہی ہے جو بے حد میکانیکی انداز میں کام کر رہا ہے۔ وہ چائے کا پانی کیتل میں رکھ رہا ہے۔ heating آن کرنے کے بعد پھر وہ فون اُٹھا کر چیک کرتا ہے۔ پھر وہ فریج آن کرتا ہے۔ تبھی فرحان عائشہ کے پاس آکر کہتا ہے)

فرحان: ......آپ کو گھر دکھاؤں......؟

عائشہ: (مسکرانے کی کوشش کرتی ہے)......ہاں......(اور کھڑی ہوتی ہے)

عائشہ: ......تم بھی آؤ نور......

نور: ......مجھے دلچسپی نہیں ہے......جب یہیں رہنا ہے......تو دیکھ لوں گی گھر بھی......میرا گھر تھوڑی ہے یہ کہ یہاں آتے ہی پاگل ہو جاؤں۔ (کچن میں کام کرتا معیز اُس کی بڑبڑاہٹ سن لیتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ،فرحان

معیز کے بیڈروم کا دروازہ کھول کر فرحان اندر آتا ہے عائشہ اُس کے پیچھے ہے وہ بہت گہری نظروں سے ہر چیز کو دیکھ رہی ہے۔

فرحان: This is papa's bedroom. (عائشہ ایک لمحہ کے لیے کھڑکی کے پاس جا کر باہر دیکھتی ہے۔ پھر کمرے پر ایک طائرانہ نظر ڈالتی ہے۔)

فرحان: ......Let me show you my room now. (وہ اُسی روانی سے کہتا ہوا کمرے سے نکل جاتا ہے۔ عائشہ کمرے میں معیز اور انیلا کی چند تصویروں پر نظر ڈالتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: فرحان، عائشہ

گیسٹ روم کا دروازہ کھول کر فرحان عائشہ کے ساتھ اندر آتا ہے اور کہتا ہے۔

فرحان: And this is the guest room. ......نور آپا اب یہاں رہیں گی......

عائشہ: (بے ساختہ سوچے سمجھے بغیر کہتی ہے)......اور میں......؟ (بے ساختہ سوچے سمجھے بغیر کہتی ہے)

فرحان: (حیرانی سے)......آپ تو پاپا کے بیڈروم میں رہیں گی نا......؟ (وہ اُس کی بات پر چونکتی ہے پھر مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کھڑکی کے پاس جا کر باہر دیکھتی ہے)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز،نور

نور بے مقصد سٹنگ ایریا کے صوفہ پر بیٹھے کسی سوچ میں اپنے ناخن کاٹ رہی ہے۔

کچن میں چائے بناتا معیز چند بار اُسے دیکھتا ہے۔ پھر کہتا ہے۔

معیز: ......ناخن کاٹنا بُری عادت ہے......(وہ اُس کی آواز پر چونکتی ہے۔ ناخن کترنا بند کر دیتی ہے۔ معنی خیز انداز میں)

نور: ......مجھ میں اور بھی بہت ساری بُری عادتیں ہیں...... جو ہیں اُن میں یہ سب سے کم بُری ہے......

معیز: (بات بدل دیتا ہے)......میری help نہیں کراؤ گی......؟

نور: (صاف انکار)......نہیں......

معیز: (مسکرا دیتا ہے)......کیوں......؟

نور: You can help yourself......

معیز: ......آؤ تمہارا بیڈروم دکھاؤں تمہیں......(اُس کی بات پر دھیان دیئے بغیر اوپر سیڑھیوں کی طرف ایک بیگ لیے جاتا ہے۔ نور کچھ سوچتے ہوئے اُس کے پیچھے جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 8

وقت: دن

جگہ: فرحان کا بیڈروم

کردار: فرحان، عائشہ

عائشہ فرحان کے ساتھ اُس کے بیڈروم میں کھڑی اِدھر اُدھر دیکھ رہی ہے۔

فرحان: ......آپ کو اچھا لگا......؟

عائشہ: ......بہت اچھا......(وہ کمرے میں چلتے ہوئے کھڑکی کے پاس جا کر باہر دیکھتی ہے۔ فرحان اُسے بڑے غور سے دیکھ رہا ہے۔ فرحان اُس سے کہتا ہے۔)

فرحان: ......آپ ونڈو سے باہر کیا دیکھتی ہیں......؟

عائشہ: ......آ......

فرحان: ......I noticed......آپ ہر بار سب سے پہلے ونڈو سے باہر دیکھتی ہیں...... why? (عائشہ ساکت کھڑی اُس کا چہرہ دیکھتی ہے یوں جیسے اُس کا جواب اُس کے پاس نہ ہو۔ پھر وہ دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھتی ہے۔ بڑبڑاتی ہے)

عائشہ: ......کھڑکی سے دنیا نظر آتی ہے......(فرحان کچھ نہ سمجھتے اُسے دیکھتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: نور، معیز

معیز بیگ لیے اندر آتا ہے۔ نور اُس کے پیچھے آتی ہے۔

معیز: ......یہ تمہارا بیڈروم ہے......

نور: (اِدھر اُدھر دیکھ کر)......کتنے بیڈروم ہیں اس گھر میں......؟

معیز: ......تین......

نور: (عجیب سا لہجہ مسکرا کر)......اوہ تو یہ گیسٹ روم ہوگا......(وہ اُس کے تبصرے اور انداز کو نظرانداز کرتا ہے)

معیز: ......یہ وارڈروب ہے......اپنا بیگ unpack کر سکتی ہو وہاں......واش روم تمہارا اور فرحان کا ایک ہی ہے......بیڈروم میں اور کچھ change کرنا ہو تو بتا دینا......کلر سکیم curtains......کچھ بھی......

نور: (ٹھنڈا لہجہ)......کچھ بھی change نہیں کرنا مجھے......سب کچھ ویسے ہی رکھنا چاہتی ہوں میں......

معیز: ......change اچھا ہوتا ہے......

نور: ......مجھے اچھی چیزیں بُری لگتی ہیں......(کمرے کی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بڑبڑاتی ہے۔ وہ اُسے بس دیکھ کر رہ جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: فرحان، عائشہ

عائشہ اور فرحان گھر کے پچھلے لان میں کھڑے ہیں۔ (بے حد relaxed)

رحان: ......یہ میری فیورٹ place ہے......آپ کو فٹ بال کھیلنا آتا ہے......؟

مائشہ: ......فٹ بال......؟ (چونک کر)

رحان: ......ہاں......That's my favorite sport. I play it here......

عائشہ: (مدھم آواز)......نہیں......

فرحان: ......میں سکھادوں گا......Let's go inside--- it`s cold here.(عائشہ سے کہتے ہوئے اندر جاتا ہے۔وہ اُس کے پیچھے جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: فرحان، عائشہ،نور

چائے اور کچھ دوسری چیزیں ٹیبل پر لگی ہیں۔عائشہ فرحان سے کہتی ہے۔

عائشہ: ......تمہارے پاپا کہاں ہیں......؟

نور: ......وہ چائے نہیں پیئیں گے...... باہر گئے ہیں۔(لاپرواہی سے فرحان کی بجائے جواب دیتی ہے)

فرحان: ......گیراج میں کار نکال رہے ہوں گے...... میں پاپا کو دیکھ کر آتا ہوں......(وہ بھی چلا جاتا ہے۔نور کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے)

نور: اب آپ تو پیئیں بیٹھ کر...... کتنی دیر اسی طرح کھڑی رہیں گی......(عائشہ بیٹھ جاتی ہے)

عائشہ: ......انتظار کر لیتے ہیں وہ آجائیں تو......

نور: ......آپ کو کرنا ہے تو کریں...... مجھے دلچسپی نہیں ہے مجھے سونا ہے......(کہتے ہوئے چائے پینے اور بسکٹ کھانے لگتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ سٹنگ ایریا کے ایک صوفہ پر چپ چاپ بیٹھی ہے یوں جیسے انتظار کر رہی ہو۔
تبھی معیز دروازہ کھول کر فرحان کو لیے اندر آتا ہے۔

معیز: You go into your room and have some sleep. We ...... have to go to Uncle Mansoor's place in the evening.

فرحان: ......ok......(کہتا ہوا عائشہ کو ایک سمائل دے کر اوپر چلا جاتا ہے۔معیز تب عائشہ کو دیکھتا ہے اور کہتا ہے)

معیز: ......تمہیں آرام کرنا ہے تو کر لو......

عائشہ: (بے حد مدھم آواز میں ہچکچاتے ہوئے)......میں پوچھنا چاہتی تھی کہ میں کہاں رہوں گی......(معیز اُسے چند لمحوں کے لیے پلکیں جھپکائے بغیر دیکھتا ہے پھر خاموشی سے اپنے بیڈروم کی طرف چل پڑتا ہے۔عائشہ بھی اُٹھ کھڑی ہوتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13-A

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

معیز ایک وارڈ روب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُس سے کہہ رہا ہے۔

معیز: ......یہ حصہ خالی ہے جو تھوڑے بہت کپڑے ہیں وہ نکال دینا تم......اور اپنے کپڑے وغیرہ رکھ لینا......(وہ مزید کچھ کہے بغیر کمرے سے چلا جاتا ہے۔وہ کچھ دیر دروازے کو بند ہوتا دیکھتی رہتی ہے۔پھر کمرے میں نظر ڈالتے آہستہ آہستہ وارڈ روب کی طرف جا کر اُسے کھولتی ہے۔اندر ہینگرز پر انیلا کے کچھ کپڑے لٹکے ہوئے ہیں۔چند لمحوں کے لیے وہ ساکت رہ جاتی ہے۔پھر اُسی خاموشی کے ساتھ وارڈ روب بند کر کے بیڈ کی طرف آجاتی ہے۔سائیڈ ٹیبل پر پڑی چیزوں پر وہ ایک نظر ڈالتی ہے۔پھر بیڈ پر......پھر بیڈ سائیڈ پر پڑی انیلا اور معیز کی تصویر پر پھر اُٹھا کر اُسے دیکھتی ہے۔

// InterCut //

Scene No # 14

وقت: دن

جگہ: کچن (معیز کا پرانا گھر)

کردار: عائشہ، مدیحہ

عائشہ کھانا پکا رہی ہے۔مدیحہ ایک پلیٹ میں کچھ کھاتے ہوئے قدرے بے تابی سے
ئشہ سے پوچھ رہی ہے۔

مدیحہ: ......بھائی نے کیا کہا......؟

عائشہ: (سنجیدہ)......وہ تو بات نہیں کر سکتے......دوست ہے اس لیے......

مدیحہ: (جھنجھلا کر)......دوست ہے تو کیا فرق پڑتا ہے......اس کے لیے زمین آسمان ایک کر سکتے ہیں تو بہن کے لیے اتنا نہیں کر سکتے...... (جھنجھلا کر)

عائشہ: ......بڑی نازک باتیں ہوتی ہیں یہ......مردوں کو ہتک محسوس ہوتی ہے اس سے...... اتنا ہی بہت ہے کہ انہوں نے سیدھا سیدھا انکار نہیں کر دیا......

مدیحہ: (پریشان)......پھر اب کیا ہوگا......؟

عائشہ: (بے ساختہ)......ہوگا کیا......؟ میں بات کروں گی......

مدیحہ: (چونک کر)......تم......؟

عائشہ: ......ہاں......نہ کروں......؟ (مسکرا کر)

مدیحہ: ......میں نے یہ کہا ہے کیا......؟ (تبھی باہر جواد کی آواز آتی ہے وہ عالیہ سے کچھ کہہ رہا ہے۔)

جواد: ......خالہ یہ عائشہ کہاں ہے......؟

مدیحہ: ......آ گیا وہ...... (کھڑکی سے دیکھ کر)

عائشہ: ......شیطان ہے نام لیتے ہی آ جاتا ہے......

مدیحہ: (ہنس کر کہتی ہے)......ابھی بات کرو گی کیا......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: ......پاگل ہوں کیا......؟ (بے ساختہ)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: عالیہ، جواد، عائشہ، مدیحہ

جواد عالیہ کے پاس صحن کی چارپائی پر بیٹھا اُس سبزی میں سے وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ اُٹھا رہا ہے اور کھا رہا ہے جو عالیہ بنا رہی ہے۔ تبھی عائشہ دوپٹے سے ہاتھ خشک کرتے ہوئے باہر آتی ہے۔ جواد اُسے دیکھتے ہی عالیہ سے کہتا ہے۔

جواد: ......ایک تو خالہ آپ کی بہو کو آوازیں دیتے دیتے بندہ پاگل ہو جاتا ہے......بہو بدل لیں آپ فوراً

عائشہ: ......اچھا فضول باتیں نہ کرو تم امی کے پاس بیٹھ کر......کام کر رہی تھی اس لیے دیر ہو گئی...... (خفا ہو کر)

عالیہ: ......کب سے آ کر بیٹھا ہے ٹھیک کہہ رہا ہے......کتنی تو آوازیں دے بیٹھا ہے وہ...... (عائشہ سے)

عائشہ: (وضاحت دیتی ہے)......امی کھانا بنا رہی تھی......کیا کام ہے......؟

جواد: ......معیز نے کچھ پیسے رکھوائے تھے......؟

عائشہ: ......ہاں......

جواد: ......وہی منگوائے ہیں......

عائشہ: (جاتے ہوئے)......لاتی ہوں......چائے پیئو گے......؟

جواد: (دور سے چائے لاتی مدیحہ کو دیکھ کر)......تم صرف پوچھنا......وہ دیکھو جنہوں نے پلانی ہوتی ہے وہ پوچھے بغیر لے آتے ہیں...... (مدیحہ کو دیکھ کر معنی خیز انداز میں جواد کو کہتے ہوئے مدیحہ کے پاس سے گزر جاتی ہے۔)

عائشہ: ......اوہ ہاں......میں تو بھول ہی گئی تھی......تمہیں چائے پلانے والوں کی کمی تھوڑی ہے اس گھر میں......

جواد: (مدیحہ اُسے چائے دیتی ہے وہ عالیہ سے کہتا ہے)......خالہ دنیا کی سب سے اچھی چائے بناتی ہے آپ کی بیٹی......

مدیحہ: (بے ساختہ) ہاں بتائیں انہیں......یہ تو گھاس ہی نہیں ڈالتے مجھے...... (چھیڑتا ہے)

جواد: ......تو مجھے بتاتیں میں آتے ہوئے لے آتا......ویسے کون سی کھاتی ہو تم......؟ پاکستانی یا امریکن......؟

عالیہ: (تبھی عالیہ کہتی ہے)......اماں نہیں آئی کتنے دن سے تمہاری......؟ کرتی کیا رہتی ہے آج کل......؟

جواد: (مسکراتے ہوئے)......لوگوں کی بددعائیں لیتی پھر رہی ہیں......

عالیہ: (بے اختیار)......آئے ہائے وہ کیوں......؟

جواد: ......رشتے دیکھتی پھر رہی ہیں پورے شہر میں...... (منہ بنا کر مدیحہ کے چہرہ کا رنگ بدلتا ہے)

عالیہ: ......ہاں بھئی بیٹے کی ماں ہے......وہ بھی کماؤ پوت (بات کاٹ کر)

جواد: ...... لاکھوں میں ایک چندے آفتاب چندے ماہتاب ...... ایسے بیٹے کے لیے شہر کے ہر گھر جا کر کچھ نہ کچھ کھانا فرض ہے ...... اسی لیے کہہ رہا ہوں شہر بھر کی بد دعائیں لے رہی ہیں ......

جواد: ...... ہر لڑکی دیکھنے کے بعد گھبرا کر اپنے رشتے کی کسی بھانجی کی تعریفیں شروع کر دیتی ہیں ...... (مدیحہ اَپ سیٹ ہوتی ہے) لگتا ہے آخر میں وہاں ہی پھنسائیں گی مجھے ......

عالیہ: ...... کون رشتے کی بھانجی ......؟ مجھ سے تو کبھی تذکرہ نہیں کیا انہوں نے ......؟ (چونک کر)

عائشہ: (تبھی عائشہ ایک ٹفن کیریئر اور ایک لفافہ لا کر اُسے دیتی ہے) ...... یہ لو 20 ہزار ہیں ...... اور یہ اب جا رہے ہو تو دوپہر کا کھانا بھی لے جاؤ ......

جواد: (ناراض ہو کر صرف لفافہ لیتا ہے) ...... نوکر ہوں کیا تمہارے شوہر کا ......؟ ایک کام وہ بتاتا ہے دوسرا اُس کی بیوی ...... (ناراض ہوتی ہے)

عائشہ: ...... اچھا مت کرو ...... اور آئندہ اس سے بھی کوئی کام نہ کروانا ...... (سنجیدہ)

جواد: ...... دھمکی مت دو مجھے ...... ورنہ ......

عائشہ: (اُسی انداز میں) ...... ورنہ کیا ......؟

جواد: (ہنس کر ٹفن کیریئر پکڑتا ہے) ...... ورنہ لے جاؤں گا یہ ...... ویسے ایسے ہی لا کر پیسے پکڑا دیئے ہیں ...... میں لے کر بھاگ گیا تو ......؟ ...... بندہ شوہر سے تصدیق ہی کر لیتا ہے۔

عائشہ: (ہنس کر) ...... بھاگ گئے تو وہ ڈھونڈ لے گا تمہیں ...... (دونوں دروازے کی طرف جا رہے ہیں)

جواد: ...... اور نہ ڈھونڈ سکا تو ......؟

عائشہ: (اطمینان سے) ...... تو تم خود آ جاؤ گے ...... چین تھوڑی ہے تمہیں اُس کے بغیر ...... (بے ساختہ)

جواد: ...... حسد کرو تم ...... (بے ساختہ)

عائشہ: ...... ضرورت نہیں مجھے ...... اور کچھ بات کرنی ہے مجھے تم سے ......

جواد: (رُک کر) ...... ہاں کرو ......

عائشہ: (دور خالہ کو دیکھ کر) ...... ابھی نہیں ...... چند دنوں میں۔ (جواد کچھ حیران ہوتا ہے)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر (ڈرائنگ روم)

کردار: عائشہ، جواد

عائشہ جواد کے پاس بیٹھی بے حد سنجیدگی سے اُس سے بات کر رہی ہے۔ جواد جیسے کچھ شاکڈ نظر آ رہا ہے۔

جواد: ...... تم کیسی باتیں کر رہی ہو میں نے تو ایسا کبھی سوچا بھی نہیں ......

عائشہ: (بے ساختہ) ...... جھوٹ مت بولو ...... تم مدیحہ کو پسند کرتے ہو ...... اُس کے لیے چکر کاٹتے رہتے ہو دن رات یہاں اور کہہ رہے ہو کہ تم نے ایسا کبھی سوچا تک نہیں ......

جواد: ...... قسم لے لو مجھ سے اگر کبھی ایسا خیال بھی میرے ذہن میں آیا ہو ...... (کانوں کو ہاتھ لگا کر)

عائشہ: ...... اچھا نہیں آیا تو اب سوچو اس کے بارے میں ...... (بے ساختہ)

جواد: ...... کیسے سوچوں ...... وہ بہن ہے میرے دوست کی ...... (سنجیدہ)

عائشہ: ...... تو ...... تم دونوں بچپن کے دوست ہو ...... یہ رشتہ اور پکا ہو جائے گا ...... (بے ساختہ)

جواد: ...... اور یہ رشتہ ہمیشہ کے لیے ٹوٹ بھی سکتا ہے

عائشہ: (مسکرا کر) ...... تم ایسے داماد مت بننا ...... اچھے والے داماد بننا اپنے دوست کی طرح ......

جواد: ...... عائشہ تمہیں کس نے کہا ہے مجھ سے یہ سب کہنے کے لیے ......؟ (کچھ سوچ کر)

عائشہ: ...... معیز نے نہیں کہا ...... مجھے خود خیال آیا ہے ...... تمہاری اماں بھی رشتہ ڈھونڈ رہی ہیں اور امی بھی ...... ہمسائے ہو کر بھی دونوں کو ایک دوسرے کے بچے نظر نہیں آ رہے ......

جواد: (کچھ سوچ کر) ...... اماں یہاں نہیں کریں گی رشتہ تمہیں پتہ ہے کتنی لالچی ہیں وہ ...... وہ کوئی امیر گھرانہ ڈھونڈ رہی ہیں۔

عائشہ: ...... اور تم یہ سب مجھے سنا رہے ہو ...... شرم نہیں آتی تمہیں (ڈانٹتی ہے)

جواد: ...... آتی ہے پر میں کیا کروں ...... اماں کو شوق ہے تو ......

عائشہ: (بے ساختہ) ...... بات کرو اماں سے تم ...... اور مجھے پتہ ہے جو کچھ تم نے اماں سے

منوانا ہوتا ہے منوا لیتے ہو تم......

جواد: ......منوا لیتا ہوں......لیکن یہ سب کچھ...... مجھے ابھی بھی عجیب لگ رہا ہے میں نے کبھی مدیحہ کے بارے میں اس طرح سوچا نہیں ہے اور......(اٹک کر)

عائشہ: ......تمہیں اندازہ ہے معیز اور امی کتنے پریشان ہیں مدیحہ کے حوالے سے......تم دوست ہو......ضرورت کے وقت کام نہیں آسکتے......

جواد: (کچھ سوچ کر)......مجھے ڈر لگتا ہے......

عائشہ: (چونک کر)......کس بات سے......؟

جواد: (بے ساختہ)......مدیحہ ملیحہ آپا اور خالہ کی طرح زبان دراز ثابت ہوئی تو......

عائشہ: (سنجیدہ)......بہت اچھی لڑکی ہے وہ......دیکھو میں بھابھی ہو کر بھی تعریف کر رہی ہوں اُس کی......

جواد: (ہنستا ہے)......اپنے سر سے اُسے اُتارنے کے لیے......

عائشہ: (بے ساختہ)......فضول باتیں نہ کرو......اور خالہ سے بات کرو......

جواد: (کھڑا ہوتے ہوئے چھیڑتا ہے اُسے)......پریشان کر دیا ہے تم نے مجھے میں نے سوچا معیز کے کسی نئے افیئر کے بارے میں بتانا ہے مجھے......(مسکرا کر وہ جانے لگتا ہے)

عائشہ: ......یہ حسرت ہی رہے گی تمہیں......اور دیکھو مجھے اچھی خبر سنانا......سمجھے تم......

(جواد مسکرا کر دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور، عالیہ

عائشہ نور کو گود میں لیے کمرے میں ٹہل رہی ہے جب عالیہ بے حد خوشی کے عالم میں مٹھائی کا ایک ڈبہ لیے کمرے میں آتی ہے۔

عالیہ: ......یہ لے منہ کھول......مٹھائی کھا بہو......

عائشہ: (چونک کر)......کیسی مٹھائی......؟

عالیہ: (زبردستی اس کے منہ میں مٹھائی ڈالتی ہے)......پہلے منہ تو [illegible] لو......

عائشہ: (کھاتے ہوئے مسکرا کر)......اب بتائیں......

عالیہ: (بے ساختہ)......ملیحہ لے کر آئی ہے

عائشہ: (چونک کر)......ملیحہ آپا کب آئیں......؟

عالیہ: (بے ساختہ)......ابھی ابھی آئی ہے

عائشہ: کس چیز کی مٹھائی لائی ہیں......؟ نیا کانٹریکٹ ملا ہے ظفر بھائی کو......؟ (مسکرا کر تجسس سے)

عالیہ: ......نہیں معیز کے ویزے کی خوشی میں لائی ہے۔

عائشہ: (شاکڈ)......ویزہ......؟

عالیہ: ......ہاں......پانچ سال کا ویزہ مل گیا ہے اُسے......(بولتی ہوئی جھک کر اُس کے ہاتھوں میں اُٹھائی نور کو پیار کرتی ہے عائشہ فق پتھر کے بت کی طرح اُنہیں دیکھتی رہتی ہے)......میری پوتی بڑی قسمت لے کر آئی ہے باپ کے لیے......بس دن پھر جانے ہیں اب اس گھر کے......باہر آ کر ملو ملیحہ سے......اتنی خوش ہے وہ معیز نے فون پر بتایا اُسے......وہ سنتے ہی مٹھائی پکڑے دوڑی آئی......(وہ اُس کے چہرے کے تاثرات پر غور کیے بغیر بات کرتے اسی طرح باہر چلی جاتی ہیں۔ عائشہ اُسی طرح کھڑی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: شام

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، مدیحہ

عائشہ خالی الذہنی کے عالم میں کچن میں روٹیاں پکا رہی ہے مگر اُس کا دماغ کہیں اور ہے تبھی مدیحہ بے حد بے تابی کے عالم میں اندر آتے ہوئے اُس کے پاس آ کر کہتی ہے۔

مدیحہ: ......بات کی جواد سے......؟

عائشہ: ......ہاں......(اُس کی طرف دیکھے بغیر)

مدیحہ: ......پھر......؟ کیا کہا......؟ اُس نے......؟ (تجسس سے)

عائشہ: (بات بدلتی ہے عجیب ٹھنڈے لہجے میں)......وہ ذرا چمچ دینا......

مدیحہ: (بُرا سا منہ بنا کر ایک چمچ پکڑتی ہے)......میں کیا پوچھ رہی ہوں اور تم کیا مانگ

رہی ہو......

عائشہ: (یک دم عجیب سے انداز میں پوچھتی ہے)...... مدیحہ تمہیں معیز کے ویزے کا پتہ تھا......؟

مدیحہ: (کچھ دیر چپ رہ کر)...... ہاں......

عائشہ: (عجیب سے انداز میں بڑبڑاتی ہے)...... میرے علاوہ سب کو پتہ تھا...... مجھ سے کیوں چھپایا تم لوگوں نے......؟ (وہ کہتی ہے پھر پوچھتی ہے)

مدیحہ: ...... بھائی اور امی نے کہا تھا...... اچھا مجھے بتاؤ نا...... کیا کہا جواد نے......؟

عائشہ: ......اُس نے انکار کر دیا......

مدیحہ بے حد شاکڈ اور مایوسی سے عائشہ کو دیکھ رہی ہے۔

مدیحہ: (مدیحہ اُس کے جواب پر شاکڈ رہ جاتی ہے۔)...... انکار کر دیا......؟

عائشہ: (بے تاثر انداز)...... ہاں...... وہ کہہ رہا تھا اُسے دلچسپی نہیں ہے تم میں......

مدیحہ: (کچھ اَپ سیٹ ہو کر)...... مجھ میں نہیں ہے تو کسی میں بھی نہیں ہے اُسے...... پھر بھی کسی نہ کسی سے تو شادی کرے گا وہ......

عائشہ: ...... ہاں کرے گا...... شاید اپنی اُسی کزن سے جس کے بارے میں تم نے بھی بتایا تھا اُس دن......

مدیحہ: (بے چین)...... تم کو سمجھانا چاہیے تھا اُسے......

عائشہ: (سنجیدہ)...... جتنا سمجھا سکتی تھی اتنا تو سمجھایا میں نے...... لیکن زبردستی تو نہیں کر سکتی میں......

مدیحہ: (بے ساختہ)...... ایک دفعہ پھر بات کرو اُس سے......

عائشہ: ...... فائدہ نہیں...... خوامخواہ کی شرمندگی ہے یہ...... اور ویسے بھی تمہارا بھائی اب باہر تو جا رہا ہے...... خوب پیسہ کمائے گا وہاں...... کہیں بہت اچھی جگہ ہی شادی کرے گا تمہاری...... پھر تمہیں کیا فکر ہے......؟ (دوٹوک انداز)

مدیحہ: ...... لیکن مجھے جواد اچھا لگتا ہے...... (بے ساختہ)

عائشہ: ...... بہت ساری چیزیں اچھی لگتی ہیں...... نہیں ملتیں...... کیا کر سکتا ہے آدمی......؟

(مدیحہ بے حد اَپ سیٹ کچھ کہے بغیر کچن سے نکل جاتی ہے عائشہ کے چہرے پر بے حد عجیب تاثر ہے۔)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: شام

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ دروازہ کھول رہی ہے اُس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں ہے۔ وہ معیز سے نظریں نہیں ملاتی اور سلام کا جواب بھی نہیں دیتی۔ جب وہ مسکراتا ہوا اپنی بائیک لیے اندر داخل ہوتا ہے۔ وہ صرف دروازہ کھول کر واپس چلی جاتی ہے۔ معیز کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے۔ دروازہ بند کرتے ہوئے اور بائیک کو ایک طرف کھڑا کرتے ہوئے وہ کچھ سنجیدہ اور کسی سوچ میں ڈوبا ہوا لگتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: شام

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، عائشہ

عالیہ بڑی گرم جوشی سے معیز کو گلے ملتی ہے جب وہ اندر داخل ہوتی ہے۔

عالیہ: ...... آ گیا میرا بیٹا...... کب سے انتظار کر رہی تھی میں...... مبارک ہو بہت بہت مبارک...... مجھے کیوں نہیں بتایا تو نے......؟

معیز: ...... آپ کو کس نے بتایا......؟ (کچھ حیران ہو کر)

عالیہ: ......ملیحہ نے...... اور کون بتاتا......؟

معیز: (بڑبڑاتا ہے)...... میں نے منع بھی کیا تھا اُسے......

عالیہ: (ناراض ہو کر)...... کیوں اس میں منع کرنے والی کیا بات تھی بلکہ...... وہ تو مٹھائی لے کر آئی تھی...... (آواز لگاتی ہے)...... (عائشہ مٹھائی تو لے کر آؤ...... معیز بھی منہ میٹھا کر لے...... (دونوں بیٹھتے ہیں)...... میں نے تو خبر سنتے ہی شکرانے کے نفل پڑھے سب سے پہلے......

معیز: ......عائشہ کو بتا دیا گیا......؟ (کچھ مدھم آواز میں)

عالیہ: ......اور کیا...... سب سے پہلے جا کر تمہاری بیوی کا ہی منہ میٹھا کیا ہے میں نے...... سارا دن تو محلے والے مبارکبادیں دینے آتے رہے......

معیز: (ناراض ہوکر)...... محلے میں کیوں بتایا آپ نے ابھی......؟

عالیہ: (بے ساختہ)......لو......ایسی خوشی کی خبر محلے والوں کو کیوں نہ دیتی......اُنہیں بھی تو پتہ چلتا کہ میرا بیٹا باہر جارہا ہے......پھر کب کی ٹکٹ کروائی ہے تم نے......؟ (تبھی عائشہ مٹھائی کی پلیٹ لے کر آجاتی ہے۔ اُس کا چہرہ بے حد بے تاثر ہے کچھ کہے بغیر وہ معیز کے سامنے تپائی پر وہ پلیٹ رکھ دیتی ہے۔ معیز کچھ چور نظروں سے اُسے دیکھتا ہے۔ لیکن کچھ کہہ نہیں پاتا وہ پلیٹ رکھ کر ایک لمحے کے لیے رُکے بغیر وہاں سے چلی جاتی ہے۔ وہ اُس کے باہر جانے تک اُسے دیکھتا رہتا ہے۔)

عالیہ: ......لو منہ میٹھا کرو تم......(مٹھائی کا ایک ٹکڑا جیسے مجبوراً اُٹھاتا ہے)

معیز: ......اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی......ملیحہ نے خوامخواہ......

عالیہ: ......لو خوامخواہ والی کیا بات ہے......بہنیں تو بھائیوں کی خوشیاں مناتی ہیں......پھر کب کی ٹکٹ ہے......؟

معیز: (مدھم آواز اُلجھا انداز)......ابھی کچھ پتہ نہیں فوراً تو نہیں جا سکوں گا......یہاں لاکھ بکھیڑے ہیں......پہلے ان کا کچھ کروں گا پھر ہی کچھ سوچوں گا جانے کے بارے میں......

عالیہ: ......ذرا اپنے چچا سے تو بات کرانا میری فون پر......اللہ بھلا کرے بڑا کام آئے ہیں وہ اس موقع پر......

معیز: ......ہاں میں کرادوں گا آپ کی بات......(وہ بے حد اُلجھا ہوا ہے)

//Cut//

Scene No # 21

وقت: رات

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، عائشہ، نور

معیز کمرے میں جاتا ہے اور بستر پر لیٹی ہوئی چند ماہ کی نور کو اُٹھا کر پیار کرنے لگتا ہے

معیز: ......اوہ میری بیٹی......میرا بچہ......کیا کر رہا ہے......پاپا کا انتظار کر رہا ہے۔ (تبھی عائشہ کھانے کی ٹرے لیے اندر داخل ہوتی ہے اور تپائی کھینچ کر اُس پر ٹرے رکھ دیتی ہے معیز نور سے کھیلتے ہوئے انکھیوں سے اُس کو دیکھ رہا ہے۔ کچھ کہنا چاہتا ہے لیکن کہہ نہیں پارہا......معیز نور کو بستر پر دوبارہ لٹاتے ہوئے خود اُٹھ کر کرسی کی طرف

ہے۔ عائشہ باہر جانے لگتی ہے معیز اُس سے کہتا ہے۔)

معیز: ......تم کھانا نہیں کھاؤ گی......؟

عائشہ: (اسی انداز میں کہہ کر چلی جاتی ہے)......نہیں......(معیز بیٹھا رہ جاتا ہے یوں جیسے اُسے سمجھ نہ آرہا ہو کہ وہ کیا کرے۔)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ، معیز، نور

معیز اپنے بیڈ پر سوئی ہوئی نور کے پاس بیٹھا اُس کا چہرہ دیکھ رہا ہے۔ تبھی عائشہ اندر آتی ہے۔ وہ کھانے کے برتن دیکھتی ہے۔ جو ویسے ہی پڑے ہیں۔

عائشہ: (بے تاثر انداز)......تم نے کھانا نہیں کھایا......؟

معیز: (مدھم آواز)......نہیں......(عائشہ کی نظریں ایک لمحے کے لیے اُس سے ملتی ہیں پھر کچھ کہے بغیر وہ برتن اُٹھا کر کمرے سے چلی جاتی ہے۔ معیز اُسے جاتا دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 23

وقت: رات

جگہ: معیز کا صحن

کردار: عائشہ، معیز

عائشہ رات گئے صحن میں نیم تاریکی میں چپ چاپ چارپائی پر بیٹھی ہے یا برآمدے کی سیڑھیوں میں......تبھی معیز دبے قدموں باہر آتا ہے۔

معیز: ......تم یہاں کیوں بیٹھی ہو......؟ (وہ اُس کی آواز پر چونک جاتی ہے۔)

......میں کب سے انتظار کر رہا ہوں تمہارا......تمہیں سونا نہیں ہے......؟

عائشہ: ......نہیں......(معیز کچھ دیر کھڑا رہتا ہے پھر اُس کے برابر میں آکر بیٹھتا ہے تو وہ یک دم کھڑی ہونے لگتی ہے۔ وہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے روک لیتا ہے)

معیز: ......کیوں کر رہی ہو اس طرح......؟ کیا کیا ہے میں نے......؟

عائشہ: (تلخی سے)......تمہیں نہیں پتہ تم نے کیا کیا ہے......؟

معیز: (سنجیدہ)......کوئی غلط کام تو نہیں ہے وہ...... میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ......

عائشہ: (بے ساختہ بات کاٹ کر)...... میرے لیے نہیں کر رہے...... میری بیٹی کے لیے بھی نہیں کر رہے...... تم جو کچھ کر رہے ہو...... اپنے لیے کر رہے ہو...... اپنے بہن بھائیوں کے لیے کر رہے ہو......

معیز: (رنجیدہ ہو کر)......تم مجھ سے اور میری فیملی سے الگ ہو......؟

عائشہ: ......تم نے کر دیا ہے مجھے...... مجھ سے جھوٹ بول کر مجھے اندھیرے میں رکھ کر...... مجھے دھوکہ دے کر...... (تلخی سے)

معیز: ......کسی کو بھی نہیں بتایا تھا میں نے ویزہ اپلائی کرتے وقت......

عائشہ: (بات کاٹ کر غصے سے لیکن آنکھوں میں نمی)...... میں "کسی" نہیں ہوں...... میر تمہاری بیوی تھی...... میرا حق تھا کہ تم مجھ سے پوچھ کر اتنا بڑا فیصلہ کرتے...... تم مجھ سے ایک ایک بات کرتے رہے......اور

معیز: (بات کاٹتا ہے کچھ کمزور آواز میں)...... بہت ذمہ داریاں ہیں میرے سر پر عائشہ...... میں کتنے سٹرس میں ہوں میں تمہیں بتا نہیں سکتا...... بزنس ٹھیک نہیں چل رہا...... حسیب اور مدیحہ کی تعلیم...... گھر کے اخراجات تمہارے اور نور کے اخراجات اور پھ کل کو مدیحہ کی شادی...... میرے لیے یہ سب پہاڑ ہیں...... (کمزور آواز میں)

عائشہ: ......تم نے بنائے ہیں اپنے لیے یہ پہاڑ...... میں نے تو تم سے کوئی آسائش نہیں مانگ ......نہ اپنے لیے نہ اپنی بیٹی کے لیے...... میں نے تو تمہیں ساتھ کام کرنے تک کی آفر کی ہے...... پھر کیوں سنا رہے ہو مجھے یہ سب کچھ......؟

معیز: ......اس لیے سنا رہا ہوں تا کہ تم میرے احساسات کو سمجھ سکو...... میری مشکلات کا اندازہ ہو سکے تمہیں...... ......میں بڑا ہوں اس گھر کا...... مجھے اس گھر کے لیے قربانی کرنی ہے...... (اُس کی آنکھوں کی نمی بڑھنے لگتی ہے)

عائشہ: ......اس گھر کے لیے کیا قربان کرنا چاہتے ہو تم......؟ ...... مجھے......؟ میرے ا اپنے رشتے کو......؟

معیز: (اُس کا ہاتھ تھام کر اپنے ہاتھوں میں لے کر)......صرف چند سال کی بات ۔ عائشہ...... میں تمہیں اور نور کو وہاں بلالوں گا یا واپس آجاؤں گا۔ (ہاتھ تھام کر)

عائشہ: ......میں تم پر اعتبار نہیں کر سکتی...... تم نے شادی سے پہلے مجھے کہا تھا کہ تم کبھی باہر نہیں

جاؤ گے......تم اب بھی مجھ سے جھوٹ بولتے رہے......تمہارے ایک لفظ پر اعتبار نہیں ہے مجھے......(ہاتھ چھڑاتے ہوئے)

معیز: ......یہ جھوٹ مجبوری تھا میری......(بے ساختہ)

عائشہ: ......نہیں یہ تمہاری چوائس ہے......

معیز: ......میں تمہیں ایسی زندگی نہیں دینا چاہتا جو تم جی رہی ہو......تم بہتر گھر سے آئی ہو ......میں بہتر......

عائشہ: ......میں خوش ہوں......میں ان سب میں خوش ہوں......

معیز: (کچھ غصے میں)......میں خوش نہیں ہوں......تھوڑی سی محنت سے اگر میں اپنے بہن بھائیوں اپنی اولاد کی زندگی میں کچھ آسانی لے آؤں تو کیا غلط کر رہا ہوں میں......

عائشہ: (بے ساختہ)......تھوڑی سی محنت......؟ تھوڑی سی محنت نہیں ہے یہ......تم مجھے چھوڑ کر جانا چاہتے ہو......اور کہاں چھوڑ کر جانا چاہتے ہو......؟ اس گھر میں جہاں تمہارے علاوہ کسی کے چہرے پر میرے لیے ایک مسکراہٹ اور ہونٹوں پر ایک اچھا لفظ تک نہیں ہوتا......میں اس گھر میں صرف اس لیے ہوں کہ تم ہو یہاں......

معیز: ......جب روپیہ آنے لگے گا تو سب ٹھیک ہو جائیں گے......کوئی کچھ نہیں کہے گا تمہیں......یا میں تمہیں الگ گھر......

عائشہ: (بے ساختہ)......بس کرو معیز......بس کرو......تم کو کیوں لگتا ہے کہ میں بے وقوف ہوں......عقل سے پیدل ہوں......تمہیں اگر باہر جانا ہے تو پھر اس رشتے کے مستقبل کا فیصلہ کر کے جانا ہے......میں تمہارے کسی جھوٹے وعدے کی زنجیر پہن کر نہیں بیٹھوں گی......تم اپنی فیملی اور مجھ میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لو......(کہہ کر اُٹھ کر چلی جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: عائشہ کی ماں کا گھر

کردار: عائشہ، ماں

ماں عائشہ سے کہہ رہی ہے۔

ماں: ......ضد کیوں کر رہی ہو تم......وہ جانا چاہتا ہے جانے دو اُسے......اچھا ہے کچھ پیسے

کمالے گا...... گھر کے حالات بہتر ہو جائیں گے......

عائشہ: (جھنجھلا کر)...... مجھے نہیں چاہیے پیسے اُس کے...... مجھے اُس کی ضرورت ہے...... میں نہیں رہ سکتی صرف پیسے کے ساتھ...... (جھنجھلا کر)

ماں: ......ابھی اس طرح سوچ رہی ہو...... چند سال اور گزریں گے نا تو عقل ٹھکانے لگ جائے گی تمہاری...... اُس وقت پھر پچھتاؤ گی تم...... پھر موقع ہاتھ سے نکل جائے گا ......اچھا ہے باہر جا کر سیٹ ہو جائے پھر تمہیں بھی بلا لے...... جان چھوٹے تمہاری ایسے کم بخت سسرال والوں سے......

عائشہ: (بے ساختہ)......امی......آپ میری بات نہیں سمجھ سکتیں......

ماں: (بات کاٹ کر)...... بے وقوفی کی باتیں میں واقعی نہیں سمجھ سکتی...... یہ بال میں نے دھوپ میں سفید نہیں کیے عائشہ......اگر کاروبار ٹھیک نہیں ہے تو جانے دے اُسے باہر ......یہی وقت ہے ساری دنیا جا رہی ہے باہر......

عائشہ: (رنجیدہ ہوتے ہوئے)...... مجھے ساری دنیا سے کیا لینا ہے مجھے تو صرف اُس سے غرض ہے......

ماں: (بے ساختہ)...... کہہ تو رہا ہے دو چار سال میں بلا لے گا......

عائشہ: (بے حد رنجیدہ)...... دو چار سال...... آپ کو پتہ ہے دو چار سال میں کتنے مہینے، کتنے ہفتے کتنے دن ہوتے ہیں......؟ (بے حد رنجیدہ)

ماں: ......پھر وہی ضد......آخر سمجھتی کیوں نہیں تم بات کو......؟ (بات کاٹ کر)

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، عائشہ، عالیہ

عالیہ صبح سویرے بڑے کمرے میں بیٹھی ہے۔ معیز آفس جانے کے لیے تیار ہوتا ہو ناشتہ کرنے کے لیے باہر آتا ہے۔

معیز: ......السلام علیکم امی......

عالیہ: ......ارے وعلیکم السلام جیتا رہ...... (تبھی عائشہ ناشتہ کی ٹرے لا کر تپائی پر کچھ کہے بغیر رکھ دیتی ہے۔ معیز اُس کا چہرہ دیکھتا ہے اور عالیہ بھی اُس کے چہرے پر غور کرتی

ہے۔ عائشہ کچھ کہے بغیر ناشتہ رکھ کر چلی جاتی ہے۔

عالیہ: ......ارے اس کو کیا ہوا......؟ اس کا منہ کیوں سُوجا ہوا ہے اتنے دن سے......

معیز: ......کچھ نہیں......(ناشتہ کرتے ہوئے)

عالیہ: ......کچھ نہ کچھ تو ہے......(تجسس سے)

معیز: ......وہی ویزے کی وجہ سے ناراض ہے......(ناراض ہو کر)

عالیہ: ......ارے ایسی ناشکری......اس کو کیا تکلیف ہے......؟ شوہر کی ترقی دیکھ نہیں سکتی کم بخت......

معیز: ......اس طرح نہ کہیں......(بلند آواز میں جیسے عائشہ کو سنانے کے لیے)

عالیہ: ......کیوں نہ کہوں......نظر لگائے گی یہ......اس طرح کا رونا پیٹنا ڈال کر...... پہلے ہی جب سے یہ اس گھر میں آئی ہے......تمہارا کاروبار ہی ختم ہو کر رہ گیا ہے......

// InterCut //

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ

عائشہ باہر معیز اور عالیہ کی باتیں سن رہی ہے اور عالیہ کے جملے پر وہ چائے بناتے بناتے یک دم بے حد خفگی کے عالم میں باہر نکلتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: بڑا کمرہ

کردار: معیز، عائشہ، عالیہ

معیز اور عالیہ بیٹھے ہیں۔ عائشہ آ کر بے حد خفگی کے عالم میں عالیہ سے کہتی ہے۔

عائشہ: ......اگر میری وجہ سے کاروبار تباہ ہوا ہے تو نکال دیں مجھے اس گھر سے......

عالیہ: (تلخی سے)......ہم کیوں نکالیں خود جاؤ تم......(ماں کو روکتا ہے)

معیز: ......امی مت کریں ایسی باتیں

عالیہ: (غصے سے)...... بیوی کو مت سمجھانا ہمیشہ اُسی کی سائیڈ لینا تم......

عائشہ: (تلخی سے)......آپ کے اشاروں پر ناچ تو رہا ہے مزید اور کون سا کام رہ گیا ہے جو

کروانا ہے آپ کو اس سے......

عالیہ: (بے ساختہ)......اب دیکھی زبان اس کی......

معیز: (بات ختم کرنے کے لیے)......عائشہ جا کر چائے لا کر دو مجھے......(ناراض)

عائشہ: ......میں تمہاری نوکرانی نہیں ہوں......

عالیہ: ......ارے میں لا کر دیتی ہوں چائے......اسے کہاں خیال آئے گا تمہارا...... (اُٹھتی ہے)

معیز: (روکتا ہے)......رہنے دیں آپ میں خود پی لیتا ہوں......

عالیہ: (چلی جاتی ہے)......نہیں......نہیں لاتی ہوں میں......

معیز: (عائشہ سے)......جھگڑا کرنا ہے تو مجھ سے کرو......امی کا اس میں کیا قصور ہے......؟ (غصے سے تیز آواز)

عائشہ: ......کیوں قصور نہیں ہے......؟ یہ ساری آگ اُنہی کی لگائی ہوئی ہے......(روکتا ہے)

معیز: ......آہستہ بولو......

عائشہ: (غصے سے)......گلا دبا دو تم میرا......(معیز یک دم بے خفگی کے عالم میں اُٹھ کر ناشتہ چھوڑ کر کمرے سے نکل جاتا ہے۔ تبھی عالیہ چائے کا کپ لیے اندر داخل ہوتی ہے۔

عالیہ: ......ارے کہاں گیا یہ......؟ (عائشہ جواب دیئے بغیر چلی جاتی ہے۔ عالیہ کچھ بے تابی کے عالم میں کمرے سے باہر صحن میں جانے لگتی ہے تبھی بائیک کی آواز آتی ہے۔ گھبرا کر آوازیں دیتی پیچھے جاتی ہے)

عالیہ: ......ہائے ہائے......ناشتہ چھوڑ کر چلا گیا......معیز......معیز......

//Cut//

Scene No # 28

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، نور، عالیہ

عائشہ اپنے کمرے میں نور کے کپڑے نکال رہی ہے۔ جب عالیہ بے حد غصے میں اندر داخل ہوتی ہے۔

عالیہ: ......کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم نے......؟ کیا تکلیف ہے تمہیں معیز کے باہر جانے سے......؟

عائشہ: (بے ساختہ)......تکلیف ہے نا......کسی کو تکلیف ہے تو مجھے ہی ہے......

عالیہ: (غصے سے)......اتنی سگی مت بنو تم معیز کی......وہ میرا بیٹا ہے......مجھ سے زیادہ پرواہ ہے تمہیں اُس کی......؟

عائشہ: (تلخی سے)......اتنی پرواہ ہوتی تو اُسے قربانی کا بکرا بنا کر باہر نہ بھجوا رہی ہوتیں آپ......

عالیہ: ......زبان کو لگام دو تم اپنی......(غصے سے)

عائشہ: ......کیوں نہیں رہ سکتے آپ سب لوگ اسی طرح......؟ ہمیشہ سے رہتے آئے ہیں اب کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کی زندگی نہیں گزاری جا سکتی آپ لوگوں سے......

عالیہ: ......وہ میرے لیے کمانے نہیں جا رہا......پورے گھر کے لیے جا رہا ہے......تمہارے اور تمہاری اس اولاد کے لیے جا رہا ہے......(نور کی طرف اشارہ کر کے)

عائشہ: ......میری اور میری اولاد کی فرمائشیں نہیں ہیں جو دن رات اُسے تنگ کیے ہوں......

عالیہ: (غصے سے)......تمہارے بھائی کی طرح بے حس اور خود غرض نہیں ہے وہ......احساس کرتا ہے اپنی ماں، بہن بھائیوں کا......اور ہمیشہ کرتا رہے گا......

عالیہ: (دو ٹوک انداز)......جو جی چاہے کر لو تم......اُس نے باہر جانا ہے وہ جائے گا......تم کو تکلیف ہے تو اپنا بوریا بستر لپیٹو اور جاؤ اپنی ماں کے گھر......

عائشہ: (تیز آواز میں)......میں جاؤں گی تو آپ کی بیٹی بھی آئے گی

عالیہ: (تلخی سے)......شکر ادا کروں گی میں......کل کی آتی آج آجائے......کون سی جنت میں رہ رہی ہے وہ کہ چھوڑ کر آنا مشکل ہے اُس کے لیے......(کہہ کر چلی جاتی ہے) ......جاؤ تم یہاں سے......(عائشہ بے حد خفگی کے عالم میں اُسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 29

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، معیز

معیز عائشہ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

معیز: ......میں ہمیشہ کے لیے تمہیں چھوڑ کر نہیں جا رہا ہوں......صرف چند سال کی بات ہے کچھ روپیہ save کر لوں مدیحہ کی شادی ہو جائے اور حسیب کی تعلیم مکمل ہو جائے تو واپس آجاؤں گا یا تمہیں وہاں بلوا لوں گا......صرف چند سال کی بات ہے عائشہ......

عائشہ: ......اور ان چند سالوں میں کتنا کچھ بدل جائے گا یہ اندازہ ہے تمہیں......نور چلنا

سیکھ جائے گی بولنا سیکھ جائے گی ...... سکول جانے لگے گی ...... تمہاری شکل تک نہیں پہچان پائے گی ...... یہ جانتے ہو تم ...... (رنجیدہ)

معیز: ...... میں ایک سال بعد آؤں گا ...... ہر سال آؤں گا ...... ملٹی پل ویزا ہے ...... جب چاہوں آسکتا ہوں میں ......

عائشہ: (آنکھوں میں آنسو رنجیدہ) ...... اور ایک سال میں کیا کروں گی تمہارے بغیر ......؟ 365 دن کی بات کر رہے ہو تم ......؟ کیا کروں گی اس گھر میں 365 دن تمہارے بغیر ......؟ ...... تم واحد سہارا ...... واحد دوست ہو میرے جس سے میں بات کر سکتی ہوں ...... میرا تو کوئی دوست بھی نہیں ہے تمہارے بغیر ...... کوئی دوسرا نہیں ہے جس سے میں دل کی بات کہہ سکوں ......

معیز: (بے ساختہ پریشان) ...... میں تمہیں فون کروں گا ...... تمہیں خط لکھا کروں گا ...... جتنی تنہا تم یہاں ہو اتنا ہی اکیلا میں بھی وہاں ہوں گا ...... تم سمجھتی ہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا ......؟

عائشہ: (بے حد اَپ سیٹ اور کچھ تلخ) ...... تمہیں واقعی کوئی فرق نہیں پڑے گا ...... میرے بغیر بھی بہت خوش رہ سکتے ہو تم ...... بلکہ رہ لو گے ...... میں جانتی ہوں مردوں کو کیا فرق پڑتا ہے ......؟ بیوی کے ساتھ نہ ہونے سے زیادہ خوش ہوتے ہیں ...... اور اُس معاشرے میں تو ...... تمہارے دل کو بہلانے کے لیے بہت کچھ ہے وہاں ......

معیز: (کچھ شاکڈ) ...... تم کس طرح کی باتیں کرنے لگی ہو ......؟ تم مجھے اس طرح کا انسان سمجھتی ہو ......؟

عائشہ: (بے حد اَپ سیٹ) ...... مجھے تم پر اعتبار ہی نہیں ہے ...... تم کیا کر سکتے ہو اور کیا نہیں ...... میں نہیں جان سکتی ...... مجھے اندھیرے میں رکھنا دھوکہ دینا تمہارے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے ...... (وہ کہہ کر اُٹھ کر چلی جاتی ہے وہ بیٹھا رہ جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 30

وقت: دن

جگہ: ساحل سمندر

کردار: معیز، عائشہ

دونوں قریب ایک پتھر پر بیٹھے ہیں۔ دونوں خاموش اور عائشہ اُداس ہے۔

معیز: ...... کچھ کہو ...... کب تک اسی طرح خاموش رہو گی ......؟

عائشہ: (بے تاثر سرد آواز سمندر کو دیکھتے ہوئے) ...... تمہیں خاموشی پسند ہے میری ...... اب خاموش رہنا سیکھ لوں گی ......

معیز: (شکوہ کرتے ہوئے) ...... ایسی باتیں کرنے کے لیے لایا ہوں میں تمہیں یہاں ......؟ ایک سال بعد دوبارہ آسکوں گا تمہارے ساتھ یہاں ...... (عائشہ بے اختیار ایک لمبا سانس لیتی ہے معیز اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیتا ہے۔ وہ اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اُس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہہ رہا ہے۔)

معیز: ...... بہت محبت کرتا ہوں میں تم سے ...... جتنا اس سمندر میں پانی ہے اُس سے بھی زیادہ ...... (عائشہ سمندر کو پلکیں جھپکائے بغیر دیکھ رہی ہے مگر اُس کی آنکھیں اُس کی باتیں سن کر ڈبڈبانے لگتی ہیں ...... آنکھوں میں پانی آرہا ہے۔) اس ساحل پر بکھری ریت سے بھی زیادہ ...... کوئی ایسا لمحہ نہیں ہوگا وہاں جب میں تمہیں یاد نہیں کروں گا ...... تمہیں miss نہیں کروں گا ...... تم پہلی اور آخری محبت ہو میری ...... (وہ بول رہا ہے) ...... میرے وجود کا حصہ ہو ...... جہاں بھی رہوں گا تم پاس ہوگی میرے ...... جہاں بھی رہوں گا تمہارا رہوں گا ...... کچھ اب بھی کچھ نہیں کہو گی ......؟ (وہ یک دم پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے اُس سے لپٹ جاتی ہے)

عائشہ: ...... مت جاؤ ...... مت جاؤ ......

عائشہ: ...... میں کیا کروں گی ......؟ کیسے رہوں گی تمہارے بغیر ......؟ (معیز کی آنکھوں میں بھی نمی آنے لگتی ہے)

//Cut//

Scene No # 31

وقت: رات

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ کا چہرہ ستا ہوا ہے اور آنکھیں سوجی ہوئی ہیں۔ وہ ایک بیگ بند کر رہی ہے۔ تبھی معیز اندر داخل ہوتا ہے۔

معیز: ...... پیکنگ ہو گئی ......؟

عائشہ: ...... اس بیگ میں جو کچھ تم نے بتایا تھا وہ رکھ دیا ہے ...... (کمرے میں پڑی ایک فریمڈ اپنی اور عائشہ کی تصویر اُسے دیتا ہے)

معیز: ......یہ بھی رکھ دو......اور کچھ اور پکچرز بھی اپنی اور نور کی......

عائشہ: (بے حد اُداس انداز میں تصویر پکڑتے ہوئے)......کیا کرو گے انہیں......؟

معیز: ......اپنے پاس رکھوں گا......(مدھم آواز)

عائشہ: ......اُس سے کیا ہوگا......؟ تصویر تصویر ہی رہے گی...... (پھر بات کرتے کرتے جیسے کچھ یاد آتا ہے۔ پھر سر پر ہاتھ رکھ کر جیسے کچھ یاد کرنے کی کوشش کرتی ہے۔) ......(میڈیسنز بھی رکھ دی ہیں میں نے......اور پتہ نہیں کیا رکھنا تھا مجھے......

معیز: (تسلی دیتا ہے)......کوئی بات نہیں کچھ رہ بھی گیا تو کچھ نہیں ہوتا......

معیز: ......کچھ دیر بیٹھ جاؤ میرے پاس......(مدھم آواز میں)

عائشہ: ......کیا کروں بیٹھ کر......؟ (خفا ہوکر)

معیز: ......کچھ مت کرو......بس بیٹھ جاؤ...... (وہ تھکی ہوئی بیٹھ جاتی ہے وہ بھی اُس کے بالمقابل بیٹھ جاتا ہے اور بات کرنے لگتا ہے۔ عائشہ کے آنسو بہنے لگتے ہیں) جتنا رونا تھا رولیا ہے......اب میرے بعد رونا مت...... میں تو چپ بھی نہیں کرواسکوں گا تمہیں......نور کا خیال رکھنا......اور اپنا بھی...... (وہ سر ہلاتی رہتی ہے اپنا ناک رگڑتے ہوئے)......اسی طرح ہر روز کپڑے پہننا......سنگھار کرنا جس طرح میرے ہوتے ہوئے کرتی ہو......

عائشہ: ......تم کس مہینے میں آؤ گے......؟ (یک دم)

معیز: ......کیوں پوچھ رہی ہو......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: ......میں دن گنوں گی۔

معیز: (وہ بول نہیں پاتا پھر نظریں چرا کر کہتا ہے)......وہاں جا کر بتاؤں گا......

عائشہ: (بے حد مایوسی سے روتے ہوئے کہتی ہے)...... وہاں جا کر تمہیں بھول جائے واپس آنا...... مجھے پتہ ہے......سب کو بھول جاتا ہے......

//Cut//

Scene No # 13-B

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ

عائشہ کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی ہے پھر وہ تصویر واپس بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔

// Freeze //

قسط نمبر 9

Scene No # 1-A

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر (نور کا بیڈروم)

کردار: معیز، نور

معیز کچھ ٹاولز اور بیڈشیٹس لے کر دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر نور کے بیڈروم میں داخل ہوتا ہے۔ نور بستر میں گہری نیند سو رہی ہے وہ کرسی پر اُن چیزوں کو رکھ دیتا ہے پھر سوئی ہوئی نور کو دیکھتا ہے اور بے اختیار اُس کے پاس آتا ہے۔ کچھ دیر وہ اُسے بڑی محبت سے دیکھتا رہتا ہے اُسے جیسے کچھ یاد آرہا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 2

وقت: رات

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، ننھی نور، عائشہ

چند ماہ کی نور گہری نیند سو رہی ہے جبکہ عائشہ اور معیز اُس کے پاس بستر پر بیٹھے اُسے دیکھ رہے ہیں۔

معیز: ......کتنی پیاری ہے میری بیٹی ......لگتا ہے جیسے کوئی پری ہے ......جیسے کوئی گڑیا...... دیکھو کتنے مزے سے سوتی ہے یہ......اور میں کتنا انتظار کر رہا ہوتا ہوں کہ یہ آنکھیں کھول کر مجھے دیکھے......

عائشہ: (مدھم آواز میں اُسے روکتی ہے)......آہستہ بولو......اُس کی آنکھ نہ کھل جائے تمہاری آواز سن کر تو ویسے ہی یہ جاگ جاتی ہے......

معیز: (بے حد خوش ہوکر)......اچھا......تمہیں لگتا ہے یہ پہچانتی ہے میری آواز......

عائشہ: (روکتی ہے ہنس کر)......ہاں......تم اب آوازیں دینا نہ شروع ہو جانا......

//Cut//

Scene No # -1-B

وقت: دن

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: معیز، نور

معیز جیسے ایک گہری سانس لے کر اُسے دیکھتا ہے پھر کھڑکی کے پردے بے آواز طریقے سے کھینچتے ہوئے کمرے سے نکل جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

کمرے کی لائٹ آن کر دیتا ہے لائٹ آن کرنے پر وہ یک دم جیسے کچھ ہڑبڑا کر اُٹھتی ہے۔ وہ صوفے پر سو رہی ہے۔

معیز: ......شام ہو رہی ہے...... منصور کے گھر جانا ہے...... تیار ہو جاؤ...... (وارڈروب سے اپنے کپڑے نکال کر وہ واش روم کی طرف جاتا ہے۔ وہ صوفے پر کچھ دیر آنکھوں کو رگڑتی بیٹھی رہتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 4

وقت: شام

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ اپنا بیگ کھولے ہوئے ہے۔ ایک کاٹن کا سوٹ بیڈ پر رکھا ہے۔ وہ بیگ سے کچھ ڈھونڈھ رہی ہے جب معیز کپڑے تبدیل کیے واش روم سے نکلتا ہے۔ عائشہ اُسے باہر آتے دیکھ کر وہ کپڑے اُٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

عائشہ: ......وہ میں نے کپڑے پریس کرنے تھے......

معیز: ......آئرن بورڈ کچن میں ہے...... میں دکھا دیتا ہوں...... یہ کپڑے پہنو گی؟

......جی......

معیز: (کپڑوں پر نظر ڈالتے ہوئے)...... کوئی فارمل قسم کے کپڑے نکالو...... ان سے بہتر......

عائشہ: ......ان سے بہتر......؟ (وہ بڑبڑا کر ایک نظر اُن کپڑوں پر ڈالتی ہے پھر اُنہیں بیڈ پر رکھ کر دوبارہ سوٹ کیس کھول لیتی ہے۔ معیز کھڑا دیکھتا رہتا ہے وہ سوٹ کیس میں سے ایک اور سوٹ نکال کر معیز کو دکھاتی ہے۔

عائشہ: ......یہ ٹھیک ہے۔

معیز: ......یہ ڈنر پر پہننے والے کپڑے نہیں ہیں...... کاٹن کے علاوہ دوسرے کپڑے نکالو......

عائشہ: (بے ساختہ)...... کاٹن کے علاوہ تو نہیں ہیں میرے پاس......

معیز: ......فنکشنز پر پہننے کے لیے......؟ (کچھ حیران)

عائشہ: ......وہ تو نہیں ہیں میرے پاس...... کبھی ضرورت نہیں پڑی اُن کپڑوں کی...... (معیز کچھ حیران نظروں سے اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے۔ پھر آگے بڑھ کر اُس سے کہتا ہے۔

معیز: ......دکھاؤ کپڑے...... (وہ آگے بڑھ کر سوٹ کیس میں پڑے ہوئے کپڑے باری باری نکال کر اُسے دکھاتی رہتی ہے۔ وہ کچھ کہے بغیر بے حد سنجیدگی سے اُسے دیکھتا رہتا ہے۔ پھر کہتا ہے۔)

معیز: ......بس یہی کپڑے ہیں......؟

عائشہ: ......جی......

معیز: (بے حد ناخوش)...... یہ تو گھر میں پہننے کے قابل بھی نہیں ہیں...... تمہیں کپڑے بنوانے چاہیے تھے آنے سے پہلے......

عائشہ: (حیران نظروں سے اُن کپڑوں کو اور معیز کو دیکھ کر)...... میں یہی پہنتی ہوں...... (وہ اُس سوٹ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو فرحان نے اُس کے لیے خریدا تھا۔)

معیز: ......یہ والا پہن لو...... فی الحال ٹھیک ہے...... کچھ نئے کپڑے دلواؤں گا تمہیں...... (باقی کپڑے بیگ میں رکھتے ہوئے معیز کا چہرہ دیکھے بغیر کہتی ہے)

عائشہ: ......خوامخواہ پیسے ضائع ہوں گے...... مجھے کون سا گھر سے باہر جانا ہے...... یہ ٹھیک ہیں کپڑے...... (معیز کچھ بول نہیں پاتا وہ خاموشی سے وارڈروب سے انیلا کے کپڑے نکال کر وارڈروب خالی کر کے چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: شام

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ، نور، فرحان

معیز لاؤنج میں کھڑا فون پر بات کر رہا ہے۔

معیز: ......ہاں بس نکلنے والے ہیں...... کچھ دیر ہوگئی ہے...... مگر بس دس منٹ میں پہنچتے ہیں۔ (تبھی عائشہ تیار ہو کر آ جاتی ہے اُس کے پیروں میں چپل ہے جس کو معیز نوٹس کرتا ہے مگر کچھ کہتا نہیں ہے۔ اُس کا چہرہ میک اَپ سے بالکل عاری ہے۔ تبھی نور اور فرحان بھی آگے پیچھے آ جاتے ہیں۔ فرحان اُسے دیکھ کر بے حد ایکسائیٹڈ ہو کر کہتا ہے۔)

فرحان: ......اوہ آپ نے میرا ڈریس پہنا ہے...... (عائشہ مسکرا دیتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ، نور، فرحان

معیز گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ رہا ہے۔ عائشہ پیچھے بیٹھنا چاہتی ہے جب فرحان گاڑی کا فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اُسے کہتا ہے۔

فرحان: ......You should sit here...... میں نور کے ساتھ پیچھے بیٹھ جاتا ہوں۔ (نور اُسے کچھ ناخوش نظروں سے دیکھتی ہے جبکہ عائشہ کچھ نروس انداز میں اُسے دیکھتی ہے۔ پھر کچھ کہنے لگتی ہے مگر تب تک فرحان پیچھے بیٹھ چکا ہے اور نور بھی۔ عائشہ کچھ جھجھکتی ہوئی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ جاتی ہے۔ وہ پہلی بار معیز کے اتنے قریب بیٹھ رہی ہے اس لیے بے حد نروس ہے...... معیز بھی کچھ conscious ہو جاتا ہے معیز گاڑی سٹارٹ کرنے لگتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: رات

جگہ: منصور کا گھر

کردار: منصور، شبانہ، نور، فرحان، معیز

سب لوگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے ہیں۔ عائشہ بے حد نروس اور کنفیوزڈ نظر آ رہی ہے۔ (بات کرتے یک دم کہتی ہے۔)

شبانہ: ...... بھابھی بڑی سادہ ہیں...... مجھے اندازہ ہی نہیں تھا کہ میک اَپ میں کوئی دلچسپی ہی نہیں ہوگی آپ کو...... (عائشہ چونک کر اُس کا چہرہ دیکھتی ہے منصور یک دم کہتا ہے۔)

منصور: ......اچھا ہے نا...... تمہاری طرح میاں کی جیب پر بوجھ تو نہیں ڈالتی ہوں گی میک اَپ کے اخراجات سے......

شبانہ: (وہ دوسرا جملہ بولتی ہے)...... پر بیٹی بڑی پیاری ہے آپ کی معیز بھائی...... بالکل آپ سے شکل ملتی ہے اس کی...... (نور شبانہ کو دیکھتی ہے لیکن اگنور کر کے کھانا کھاتی رہتی ہے۔ معیز مسکراتا ہے اُس کی اس بات پر)

منصور: ......اب تم نے بھابھی کو سکھا دینا ہے سب کچھ...... خوب گھمانا پھرانا اپنے ساتھ لے جا کر......

شبانہ: (مسکرا کر آرام سے بولتی جاتی ہے۔)...... وہ تو کوئی بات نہیں ...... پر پہلے زبان آنی ضروری ہے...... (عائشہ اور معیز اُس کے جملے پر اُسے دیکھتے ہیں۔)...... زیادہ پڑھا لکھا نہ ہو بندہ تو شروع میں انگلش کی وجہ سے بڑا مسئلہ ہوتا ہے...... آپ کتنا پڑھی ہیں بھابھی میٹرک......؟

عائشہ: (مدھم آواز)...... BSc. کی تھی میں نے......

شبانہ: (وہ بے اختیار گڑبڑا جاتی ہے) BSc....... اوہ...... سوری...... مجھے لگا...... اصل میں...... آپ بات بھی تو نہیں کرتیں زیادہ اس لیے......

منصور: (جلدی سے بات بدلتا ہے)...... اچھا ہے نا تمہاری طرح فالتو نہیں بولتیں......

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، نور، فرحان، عائشہ

چاروں اندر داخل ہوتے ہیں۔ فرحان معیز سے کہتا ہے۔

فرحان: ......او کے گڈ نائٹ پاپا......

معیز: ......گڈ نائٹ ......

فرحان: ......گڈ نائٹ آنٹی ......

عائشہ: ......گڈ نائٹ ......(وہ کہتے ہوئے جاتا ہے۔نور کچھ کہے بغیر اُس کے پیچھے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔معیز اُسے جاتا دیکھتا ہے۔پھر خود کچن کی طرف چلا جاتا ہے جہاں گروسری کا بہت سا سامان کاؤنٹر پر پڑا ہے۔وہ سامان نکال نکال کر رکھنے لگتا ہے۔عائشہ چند لمحے اُسے دیکھتی ہے پھر اُس کی طرف آتے ہوئے کہتی ہے۔

عائشہ: (مدھم آواز)......میں رکھ دیتی ہوں ......

معیز: ......تمہیں نہیں پتہ کہ کہاں کہاں رکھنی ہیں سب چیزیں......(ٹھنڈا لہجہ)

عائشہ: ......رکھوں گی تو پتہ چل جائے گا......(معیز ایک لمحے کے لیے ٹھٹھکتا ہے پھر کچھ کہے بغیر کچن سے نکل جاتا ہے۔عائشہ چیزیں نکال نکال کر دیکھ دیکھ کر رکھنے لگتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 9-A

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز

معیز اپنی وارڈ روب سے کپڑے نکال رہا ہے اور کپڑے نکالتے نکالتے کوئی خیال آنے پر وہ عائشہ کی وارڈ روب کھول لیتا ہے۔اندر سات آٹھ بڑے معمولی سے سوٹ ہوئے ہیں۔وہ اُنہیں دیکھ رہا ہے تو جیسے اُسے کچھ یاد آ رہا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ کچن میں کھانا پکا رہی ہے اور معیز کھڑا سلاد کھاتے ہوئے باتیں کر رہا ہے۔

معیز: ......fashion کرنے کے علاوہ کچھ آتا ہے تمہیں......؟

عائشہ: ......سب کچھ آتا ہے......یہ جو کھا رہے ہو......کس نے بنایا ہے......؟

معیز: ......سلاد تو میں بھی بنا لیتا ہوں......(مزے سے)

عائشہ: ......اوہ اچھا......؟ آج تک پھل تو کبھی کاٹ کر کھا نہیں سکے......(ہنس کر)

معیز: ......وہ دوسری بات ہے......لیکن میں سوچ رہا ہوں شادی کے بعد تم تو بہت خرچہ کرواؤ گی میرا کپڑوں پر اور میک اپ پر......

عائشہ: ......ہاں وہ تو میں کراؤں گی......کم از کم ایک سوٹ مہینے کا ضرور سلواؤں گی......(مزے سے)

معیز: ......اچھا یعنی سال کے بارہ جوڑوں سے کام چل جائے گا......پھر تو بُرا سودا نہیں......(بے ساختہ)

عائشہ: ......12 جوڑوں کے علاوہ دو عیدیں میری اور تمہاری سالگرہ اور شادی کی اینیورسری بھی آئے گی......دس جوڑے یہ بھی ہوں گے......

معیز: ......دس کیسے......؟(چونک کر)

عائشہ: ......دو، دو کے حساب سے......

معیز: (گنتا ہے)......اچھا یعنی 22......

عائشہ: (ناراض ہو کر)......شرم نہیں آتی میرے کپڑے گن رہے ہو......اس طرح گن گن کر چیزیں لا کر دو گے مجھے......؟

معیز: (ہنستا ہے)......مذاق کر رہا ہوں یار......

//Cut//

Scene No # 9-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز

معیز وارڈ روب بند کر دیتا ہے۔وہ بے حد تھکا اُلجھا ہوا لگ رہا ہے۔اپنے بیڈ پر بیٹھ کر وہ ایک سگریٹ سلگاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ معیز کے بیڈروم کے دروازے کے باہر کھڑی ہے یوں جیسے اندر جانے کے لیے ہمت پیدا کر رہی ہو...... پھر وہ بالآخر اندر جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 12

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ بیڈروم میں داخل ہوتی ہے۔ معیز بستر پر بیٹھا سگریٹ سلگائے ہوئے ہے۔ اُسے دیکھتی ہے وہ اپنی سوچوں میں محو ہے۔ وہ اپنے کپڑے نکال کر واش روم میں چلی جا ہے۔ معیز اسی طرح بیٹھا رہتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 13-A

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ واش روم سے نکلتی ہے۔ وہ کپڑے تبدیل کیے ہوئے ہے۔ معیز اپنے بستر پر آنکھیں بند کیے ہوئے ہے۔ وہ صوفے کی طرف جانے لگتی ہے جب معیز کہتا ہے۔

معیز: ......اگر تم میری وجہ سے uncomfortable ہو تو میں باہر سو جاتا ہوں......

عائشہ: ......نہیں......ایسا تو نہیں ہے......(چونک کر کچھ معذرت خواہانہ انداز میں)

معیز، ......پھر صوفے پر سونے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں......(وہ اُس کو دیکھتی ہے اُس کی آنکھیں ابھی بھی بند ہیں۔ وہ کچھ کہے بغیر بیڈ کی طرف جاتی ہے اور بیڈ پر بے محتاط انداز میں کمبل کھینچتے ہوئے لیٹ جاتی ہے۔ کمرے کی نیم تاریکی میں دونوں بیڈ پر چت لیٹے ہوئے چھت کو گھور رہے ہیں۔ دونوں کے درمیان اُس کمرے میں ا عجیب سی خاموشی ہے۔

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ

دونوں رات کو بیٹھے کوئی انڈین فلم دیکھ رہے ہیں۔ عائشہ چلغوزے چھیل چھیل کر اُسے دے رہی ہے وہ سکرین پر نظریں جمائے ایک چلغوزہ اُس کے منہ میں ڈال رہا ہے اور پھر ایک اپنے منہ میں...... دونوں ساتھ ساتھ سکرین پر نظریں جمائے comment بھی کر رہے ہیں۔

عائشہ: ......تمہاری فیورٹ ایکٹریس موٹی ہو رہی ہے......

معیز: ......کوئی بات نہیں......وہ جتنی بھی موٹی ہو جائے......میری فیورٹ ہی رہے گی...... (مزے سے)

عائشہ: ......یعنی اگر میں بھی موٹی ہو جاؤں تو......؟ (بے ساختہ)

معیز: ......تم پہلے موٹی نہیں ہو گیا......؟ (چھیڑتا ہے) (ناراض ہو کر چلغوزے اُسے دیتا ہے)

عائشہ: ......اچھا ٹھیک ہے......اب خود چلغوزے چھیلو تم......

معیز: ......یا میں فلم دیکھ سکتا ہوں یا میں چلغوزے چھیل سکتا ہوں......(واپس دیتے ہوئے)

عائشہ: ......فلم میں دیکھتی ہوں تم چلغوزے چھیلو......(بے ساختہ)

معیز: ......لیکن دیکھنے کے لیے تو میں لے کر آیا ہوں

عائشہ: (ناراض ہو کر)......تم فلم دیکھنے کے لیے فلم تھوڑی لاتے ہو......اس ہیروئن کو دیکھنے کے لیے فلم لاتے ہو......

معیز: (مزے سے ہنستا ہے)......یہ تو سچ ہے اس کا انکار نہیں کروں گا میں......

عائشہ: (ناراض ہو)......ویسے تم کتنی بک بک کرتے ہو......

معیز: (بے ساختہ)......تم سے کم......(بے ساختہ)

عائشہ: ......میں تو صرف تمہارے ساتھ کرتی ہوں (بے ساختہ)

معیز: ......اور میں صرف تمہارے اور جواد کے ساتھ

عائشہ: ......ایک تو جواد تمہیں کبھی نہیں بھولتا......(ناراض ہو کر)

معیز: ......تم بھی نہیں بھولتیں مجھے......

عائشہ، (بے ساختہ)......کس سے زیادہ باتیں کرتے ہو تم......؟ مجھ سے یا جواد سے......؟

(بے ساختہ وہ مسکراتی ہے تو وہ اگلا جملہ بولتا ہے)

معیز: ......تم سے......جواد اور میں تو بامقصد گفتگو کرتے ہیں......

عائشہ: (ناراض ہو کر)......ٹھیک ہے آئندہ بات نہیں کروں گی تم سے......تم اس وقت بھی

جواد سے با مقصد گفتگو کیا کرو......فون کر کے اُسے......

معیز: (مسکرا کر)......تمہارے سامنے بیٹھ کر تمہارے علاوہ کسی سے بات نہیں کر سکتا میں ......یہ پتہ ہے تمہیں

عائشہ: (بے ساختہ)......لیکن اب میں نہیں کیا کروں گی تم سے کوئی فالتو بات

معیز: ......یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں تمہارے سامنے آؤں اور تم مجھ سے بات ہی نہ کرو...... بات کیے بغیر سو جاؤ......

عائشہ: (چیلنج والا انداز)......میں تمہیں یہ کر کے دکھاؤں گی......

معیز: ......impossible......

عائشہ: ......challenge کر رہے ہو مجھے......؟

معیز: ......نہیں بتا رہا ہوں تمہیں......یہ ایک صورت میں ہی ممکن ہے......

عائشہ: ......کس صورت میں......؟ (بے ساختہ)

معیز: ......اگر دوسری شادی کر لی میں نے تو......

عائشہ: (مکا مارتی ہے اُسے)......کرو تم......شکل بھی نہیں دیکھوں گی تمہاری......

معیز: (ہنستے ہوئے)......اگر دیکھنی پڑ گئی تو......؟

//Cut//

Scene No # 13-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

دونوں بیک وقت آنکھیں بند کرتے ہیں۔ رنجیدہ......پھر معیز کروٹ لے لیتا ہے۔ دوسری طرف عائشہ پھر آنکھیں کھول لیتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: عالیہ

عالیہ اپنے کمرے میں قرآن پاک پڑھتے ہوئے اُسے بند کر کے رکھتی ہے۔ وہ جیسے

بے حد ناخوشگوار موڈ میں وال کلاک کو دیکھتے ہوئے بڑبڑاتی ہوئی اُٹھتی ہے۔

عالیہ: ......6 بج گئے......مجال ہے چائے مل جائے مجھے......پتہ نہیں، کہاں مر گئی ہے یہ ......(کہتے ہوئے کمرے سے نکلتی ہے)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عالیہ، ملازمہ

ملازمہ کچن میں کام کر رہی ہے۔ جب عالیہ اندر آتی ہے اور بے حد خفگی کے عالم اُس سے کہتی ہے۔

عالیہ: ......یہ عائشہ کہاں ہے......؟ پتہ نہیں ہے چائے دینی ہے مجھے اُس نے......(سا ہی آوازیں دینے لگتی ہے)

عالیہ: ......عائشہ......

ملازمہ: ......بیگم صاحبہ وہ تو انگلینڈ چلی گئی......(وہ اُس کے جواب پر گڑبڑاتی ہے اور نظر چراتی کہتی چلی جاتی ہے۔)

عالیہ: ......آ......ہاں......آ......ہاں......مجھے......مجھے......یاد نہیں رہا......اچھا چائے مجھے......(ملازمہ ہنس پڑتی ہے)

ملازمہ: ......بیگم صاحبہ واقعی سٹھیا گئی ہیں......

//Cut//

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: معیز کا انگلینڈ میں گھر

کردار: عائشہ

عائشہ کی یک دم آنکھ کھلتی ہے۔ کمرے میں نیم تاریکی ہے۔ وہ گردن موڑ کر برابر بستر میں دیکھتی ہے۔ وہاں معیز نہیں ہے۔ وہ اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے بیڈ سائیڈ ٹیبل لیمپ آن کر ہے اور گھڑی دیکھتی ہے۔ پھر یک دم اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: سٹنگ ایریا

کردار: فرحان، عائشہ

فرحان سٹنگ ایریا میں بیٹھا TV دیکھ رہا ہے جب عائشہ اندر آتی ہے۔

فرحان: ......good morning......

عائشہ: (کچھ شرمندہ)......good morning......آج بہت دیر سے اُٹھی ہوں میں (کچھ شرمندہ)

فرحان: Not that late --- it's 9 0'clock.(مُسکرا کر)

عائشہ: ......بہت late ہے یہ......نور اُٹھ گئی کیا......؟

فرحان: ......نہیں...... or probably yes---- But I don't know.(کند اُچکا کر)

عائشہ: ......تم نے کرناشتہ لیا......؟

فرحان: (مسکرا کر)......ہاں پاپا نے کرا دیا......

عائشہ: ......وہ کہاں ہیں......؟

فرحان: (چونک کر)......وہ تو سٹور پر چلے گئے......

عائشہ: (کچھ شرمندہ)......اوہ...... مجھے جلدی اُٹھنا چاہیے تھا میں بنا دیتی......

فرحان: (بے ساختہ)......That's ok...... پاپا بریک فاسٹ خود بناتے ہیں۔

عائشہ: ......کل سے تمہارا اسکول سٹارٹ ہو جائے گا......؟

فرحان: ......yes......

عائشہ: ......اور کتنے بجے جاتے ہو تم سکول......

فرحان: ......I leave at 7:45

فرحان: (تبھی نور سیڑھیاں اُترتی آتی ہے)......good morning......

نور: (وہ جواب دینے کی بجائے عائشہ سے کہتی ہے)......ناشتہ دے دیں مجھے......

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ، ملازمہ

عالیہ اپنے کمرے میں بیٹھی بے حد ناخوش سی ناشتے کی ٹرے پیچھے کرتی ہے اور ملا
سے کہتی ہے۔

عالیہ: ......یہ پراٹھا کچا ہے......اور آملیٹ میں نمک زیادہ ہے......کس نے بنایا ہے......

ملازمہ: (بے ساختہ)......فرح باجی نے......

عالیہ: ......جا کر کہو اُسے......(کچھ بڑبڑاتی ہوئی خفگی کے عالم میں باتھ روم کی طرف
دھونے جاتی ہے۔ ملازمہ ٹرے اُٹھا کر باہر جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ کچن میں برتن دھو رہی ہے۔ جب فرحان اُس سے کہتا ہے۔ (ڈش وا
دروازہ کھولتا ہوا)

فرحان: ......Why don't you put them in the dish washer?(وہ
حیرانی سے ڈش واشر کو دیکھ کر کہتی ہے)

عائشہ: ......میں نے سوچا تھوڑے سے برتن ہیں میں ہاتھ سے دھو لوں......

فرحان: ......اس سے آپ کے ہاتھ خراب ہو جائیں گے...... پہلے بھی خراب ہو گئے ہیں
(اُس کے ہاتھ دیکھتا ہوا کچھ تشویش سے......عائشہ کچھ دیر جیسے بول نہیں پاتی اُس
تشویش اُسے جیسے رنجیدہ کرتی ہے۔ مسکرانے کی کوشش کرتی ہے اور بات بدلتی ہے۔

عائشہ: ......اب ڈش واشر میں دھوؤں گی......

فرحان: ......آپ کو سیر کرا کے لاؤں......؟

عائشہ: (چونک کر)......سیر......؟

فرحان: (کندھے اُچکا کر)......ہاں......آس پاس کی جگہیں......(کندھے اُچکا کر)

عائشہ: ......مجھے کھانا بنانا ہے......

فرحان: (ٹالتے ہوئے)......ہم جلدی آ جائیں گے۔

عائشہ: (مزاحمت کرتے ہوئے)......لیکن مجھے آس پاس کی جگہیں دیکھ کر کیا کرنا ہے......

فرحان: (ہاتھ پکڑتا ہے)......ایسے ہی...... let's go (عائشہ کچھ اُلجھی نظروں سے اُ
دیکھتی ہے یوں جیسے طے نہ کر پا رہی ہو۔)

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن
جگہ: سٹور
کردار: معیز، منصور

معیز ایک شیلف پر کچھ چیزیں لگاتے ہوئے فارغ ہو کر منصور کے پاس آتا۔
کیش کاؤنٹر پر کھڑا کمپیوٹر پر کچھ دیکھ رہا ہے۔

منصور: (اُسے دیکھ کر)......ہو گیا کام ختم......
معیز: ......ہاں......اتنے ہفتوں کے بعد کام کیا ہے......تھک گیا ہوں......مجاہد کے
کی چھٹی پر ہے......
منصور: (کام کرتے ہوئے)......دو دن......آجائے گا کل سے......تم ذرا ریکارڈ بھی
لینا سارا سیلز کا......
معیز: ......گھر لے کر جاؤں گا وہیں دیکھوں گا......
منصور: ......گھر ابھی کام مت کرو......بھابھی اور نور کو گھماؤ پھراؤ کہیں......
معیز: ......ہاں لے کر جاؤں گا ایک دو دن میں کہیں......
منصور: (کچھ دیر بعد)......شبانہ کو بھابھی بڑی اچھی لگی......بڑی ہمدردی ہو رہی تھی
اُن سے......کہہ رہی تھی معیز بھائی نے اتنی اچھی عورت......
معیز: (بات کاٹ کر کچھ ناخوش)......تم اُس کے ساتھ مجھے اور عائشہ کو ڈسکس م
کرو......
منصور: (وہ جواب دیتے دیتے پھر بات بدلتا ہے)......میں ڈسکس نہیں کرتا وہ خود
تم انیلا کی تصویریں تو ہٹا دو گھر سے......کیا محسوس کرتی ہوں گی بھابھی......؟
معیز: (ٹھنڈا لہجہ)......ہٹا دوں گا......وہ کچھ محسوس نہیں کرتی......(ٹھنڈا لہجہ)
منصور: ......تمہیں کیسے پتہ......؟
معیز: ......پتہ ہے مجھے......(نظریں چرا کر)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن
جگہ: نور کا بیڈروم
کردار: نور، عائشہ

نور اپنے بیڈروم میں کتاب پڑھ رہی ہے جب عائشہ دروازہ کھول کر اندر آتی ہے

عائشہ: ......نور میں اور فرحان باہر جا رہے ہیں......تم بھی آجاؤ......
نور: ......کہاں جا رہے ہیں......؟ (چونک کر)
عائشہ: ......بس باہر سڑک تک......(دوبارہ کتاب کی طرف متوجہ ہو کر)
نور: ......مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے......
عائشہ: ......تم......(بات کاٹ کر)
نور: ......آپ کو جانا ہے جائیں......میرے پاس کرنے کے لیے اس سے بہتر کام
......(عائشہ کچھ مایوس ہو کر جاتی ہے اور جب وہ دروازہ بند کر دیتی ہے تو
دروازے کو دیکھتی ہے)

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن
جگہ: معیز کا گھر
کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ سیڑھیاں اُتر رہی ہے فرحان کھڑا اُس کا انتظار کر رہا ہے۔

فرحان: So she is not going......
عائشہ: (معذرت خواہانہ انداز)......وہ کوئی کتاب پڑھ رہی ہے......چلو......
فرحان: (حیرانی سے اُس کے سینڈلز دیکھ کر)......یہ والے جوتے پہن کر......؟
عائشہ: ......ہاں......کل بھی یہی پہنے تھے میں نے......
فرحان: (بے ساختہ)......لیکن تب ہمیں open میں تھوڑی جانا تھا...... should
wear some pomps or court shoes. (سنجیدہ ہوتے ہوئے)
عائشہ: ......میرے پاس تو ایسے ہی جوتے ہیں سارے
فرحان: (بے ساختہ)......I'll ask papa to get you new shoes.

فرحان: ......اور یہ کوٹ پہن لیں......Do you have a muffler?

عائشہ: ......مفلر......؟نہیں......

فرحان: Let me get you one. (عائشہ کوٹ پہن رہی ہے جب وہ ایک مفلر لے کر آ ہے۔ پھر عائشہ کا دوپٹہ کھینچنے لگتا ہے۔)

فرحان: ......یہ اُتار دیں نا......

فرحان: (عائشہ کچھ جھجکتے ہوئے دوپٹہ اُتار کر اپنے سر اور گردن کے گرد لپیٹتی ہے۔ فرحا اُسے دیکھ کر مسکراتا ہے۔)......اب shoes کا کیا کریں......؟ (اُس کے جو۔ دیکھ کر سوچتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: نور

نور اپنے بیڈروم کی کھڑکی میں کھڑی باہر دیکھ رہی ہے جہاں عائشہ اور فرحان ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے فٹ پاتھ پر جا رہے ہیں۔ وہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہی ہے۔ پھر یک دم و پلٹ کر اپنے بیڈروم سے نکلتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: عائشہ، فرحان

دونوں فٹ پاتھ پر چل رہے ہیں۔ کیمرہ عائشہ کے جوگرز کو فوکس کیے ہوئے ہے۔ وہ معیز کے جوگرز ہیں۔

فرحان: Are they ok?......

عائشہ: (تھوڑا سا عجیب طریقے سے چلتے ہوئے)......ہاں......کچھ بڑے اور کھلے ہیں...... لیکن میرے شوز سے بہتر ہیں۔ (دونوں ساتھ چل رہے ہیں۔ فرحان اُس کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے۔ عائشہ آزاد فضا میں بے حد عجیب سا محسوس کر رہی ہے۔ وہ اُس

کے ساتھ چلتا ہوا اُسی سے باتیں کرتے ہوئے آس پاس کی جگہوں اور چیزو کے بارے میں اشارہ کر کر کے بتا رہا ہے۔ عائشہ بے حد اشتیاق سے چیزوں دیکھ رہی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 26-A

وقت: دن

جگہ: فرحان کا بیڈروم

کردار: نور

نور فرحان کے کمرے میں کھڑی کمرے کو دیکھ رہی ہے۔ اُس کے چہرے پر ایک عجیب طنزیہ مسکراہٹ ہے۔ وہ کمرے میں پڑے toys کو دیکھتی ہے پھر دیوار پر لگی فرحان، معی اور انیلا کی تصویروں کو جن میں فرحان کے بہت بچپن کی تصویریں بھی ہیں......معیز کسی تصویر میں اُسے گود میں لیے ہوئے ہے اور کسی میں اُس کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں عجیب سی ناپسندیدگی نظر آ رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: آٹھ سالہ نور، عالیہ، ملیحہ

آٹھ سالہ نور سکول کا یونیفارم پہنے گھر میں داخل ہوتی ہے اور عالیہ کو سلام کرتی ہے۔ جو ملیحہ کے ساتھ چارپائی پر بیٹھی بڑی خوش مٹھائی اور چائے پی رہی ہیں۔

نور: ......السلام علیکم......؟

عالیہ: (پیار سے بلاتے ہوئے)......ارے آ گئی میری بچی......جلدی اِدھر آ......

نور: (تمیز سے)......جی دادی......

عالیہ: (اُس کے منہ میں مٹھائی ڈالتی ہے)......یہ لے مٹھائی کھا......

نور: (خوش ہو کر پلیٹ دیکھتے ہوئے)...... ساری کھا لوں...... (خوش ہو کر پلیٹ دیکھتے ہوئے)

ملیحہ: ......ہاں ساری کھا لو......

نور: (حیران ہو کر)......واقعی......(اُس کا سر چومتی ہے)

عالیہ: (اُس کا سر چومتی ہے)......اور کیا......؟ مٹھائی ہی مٹھائی ہے...... بھائی ہوا ہے تمہارا ......پیارا سا......ابھی امی کے ساتھ جا کر محلے میں بھی مٹھائی بانٹنی ہے تم نے......

نور: ......بھائی ہوا ہے پیارا سا......؟ (وہ بے حد ایکسائیٹڈ ہو کر یک دم بھاگی ہوئی اندر جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 28

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ نور

عائشہ سر جھکائے فرش پر ایک چوکی پر بیٹھی لفافوں میں مٹھائی کے ڈبے سے مٹھائی ڈال رہی ہے۔ وہ دوسرے ہاتھ سے دوپٹے سے اپنی آنکھیں رگڑ رہی ہے۔ نور بھاگتی ہوئی اندر آتی ہے۔

نور: ......امی......امی......میرا بھائی ہوا ہے......پیارا سا......؟ کہاں ہے وہ......(وہ اُس کے پاس آ کر بے تابی سے اُس کا گھٹنا ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔ عائشہ اُس کا چہرہ دیکھتی ہے ایک لمحے کے لیے......اور پھر یک دم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔ نور یک دم خوفزدہ ہو کر اُسے دیکھتی ہے۔ عائشہ روتے ہوئے مٹھائی اُسی طرح لفافوں میں ڈالتی جاتی ہے نور کچھ سمجھ نہ آنے والے انداز میں روتی ہوئی ماں کو دیکھتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 29

وقت: دن

جگہ: گلی

کردار: عائشہ، آٹھ سالہ نور، خالہ، عورت

عائشہ مٹھائی کے لفافے پکڑے نور کے ساتھ محلے کے گھروں میں مٹھائی دے رہی ہے۔ وہ ایک گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے اندر سے ایک عورت آتی ہے۔

عائشہ: ......سلام خالہ......یہ مٹھائی ہے......

خالہ: (حیران ہو کر لفافہ پکڑتے ہوئے)......کس چیز کی مٹھائی

عائشہ: (مدھم آواز)......معیز کا بیٹا ہوا ہے......

خالہ: (بے ساختہ کچھ خفا ہو کر)......ہائے ہائے......تو تُو کیوں مٹھائیاں بانٹتی پھر رہی ہے ......میں پوچھوں گی عالیہ سے......شرم نہیں آئی اُسے......

عائشہ: ......کوئی بات نہیں خالہ......(وہ فق ہوتے ہوئے چہرے کے ساتھ اُس کی انگلی پکڑے اگلے دروازے کی طرف جاتی ہے۔ نور ٹک ٹک ساتھ چلتی ماں کا چہرہ دیکھ رہی ہے۔ پھر عائشہ ایک اور دروازے پر دستک دے کر وہ وہاں بھی ایک عورت کو مٹھائی دیتی ہے اور ساتھ اُس کے ساتھ کوئی بات کرتی ہے وہ عورت اُسے عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے اندر چلی جاتی ہے۔ عائشہ اگلے دروازے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 30

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: آٹھ سالہ نور، عائشہ

عائشہ رات کے پچھلے پہر اپنے بستر پر بیٹھی ہچکیوں سے رو رہی ہے۔ نور کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ بستر پر بیٹھے بیٹھے وہ ماں کو دیکھتی ہے۔ وہ اُٹھتی نہیں لیکن بے حد اَپ سیٹ ماں کو روتے دیکھتی رہتی ہے۔ عائشہ روتے ہوئے کوشش کر رہی ہے کہ اُس کی رونے کی آواز نہ آئے۔

//Cut//

Scene No # 31

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: عالیہ، آٹھ سالہ نور، معیز

عالیہ فون پر معیز سے بات کرتے ہوئے کہہ رہی ہے۔

عالیہ: ......لو میں نور سے بات کرواتی ہوں تمہاری

نور: (وہ کہتی ہے)......السلام علیکم پاپا......آپ کیسے ہیں......؟

عالیہ: (تبھی عالیہ اُسے کہتی ہے)......پوچھ بھائی کا کیا حال ہے......؟

نور: (نور نہیں بولتی ہے اور دوسری طرف معیز کی آواز سن کر کہتی ہے)...... میں ٹھیک ہوں......

عالیہ: ...... پوچھ میرا بھائی کیسا ہے ......؟ (نور دادی کو اُلجھے انداز میں دیکھتے ہوئے نہیں بولتی)

عالیہ: ...... پوچھ نا ...... پاپا میرا بھائی کیسا ہے......؟ بولو بیٹا ...... بولو بیٹا ......

عالیہ: (نور یک دم فون کا ریسیور رکھ کر روتے ہوئے چلی جاتی ہے عالیہ حیرانی سے اُسے جاتا دیکھتی ہے۔) ...... ہیں ...... اسے کیا ہوا ......؟ (فون کان سے لگاتے ہوئے معیز سے) ...... پتہ نہیں کیا ہوا ......؟ بھاگ گئی ہے ...... ہاں پتہ نہیں کیوں رو رہی ہے......؟ نہیں میں دیکھتی ہوں جا کر......

//Cut//

Scene No # 32

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: عالیہ، نور

عالیہ نور کو ننھے فرحان کی البم اور معیز کے ساتھ تصویریں دکھا رہی ہے۔

عالیہ: ...... دیکھو ...... کتنا پیارا ہے تمہارا بھائی ...... اور یہ تمہاری ایک اور امی ......

نور: (بے ساختہ) ...... یہ میری امی نہیں ہے ......

عالیہ: (اصرار کرتی ہے) ...... بیٹا یہ امی ہے تمہاری ......

نور: ...... نہیں یہ نہیں ہے ...... اور یہ میرا بھائی نہیں ہے ...... یہ گندا ہے ...... یہ بہت گندا ہے ...... (کہہ کر تصویریں پھینک کر جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 26-B

وقت: دن

جگہ: فرحان کا بیڈروم

کردار: نور

نور آنکھوں میں نمی لیے دیوار پر وہی تصویریں دیکھ رہی ہیں جو اُس نے بہت بچپن میں پہلی بار دیکھی تھیں۔ پھر وہ بے حد نفرت سے کمرے سے چلی جاتی ہے۔

// Freeze //

قسط نمبر 10

Scene No # 1

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، نور

نور TV دیکھ رہی ہے سٹنگ ایریا میں بیٹھے جب فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ وہ اُٹھ کر جا کر فون اُٹھاتی ہے۔

نور: ...... ہیلو ......

معیز: ...... ہیلو نور ...... کیسی ہو تم ......؟ (مسکرا کر)

نور: (ٹھنڈا لہجہ) ...... آپ کو فرحان سے بات کرنی ہے کیا......؟

معیز: (بے ساختہ) ...... میں نے کب کہا......؟

نور: (اپنے لفظوں پر زور دے کر) ...... مجھ سے اور امی سے تو کرنی نہیں ہوگی ...... تیسرا فرد تو اس گھر میں وہی ہے ......

معیز: (بے ساختہ) ...... تم سے بھی بات کر سکتا ہوں میں ...... تم سے بھی بات کرنے کو دل چاہتا ہے میرا

نور: (بات بدلتی ہے بے حد بے زاری سے) ...... فرحان امی کے ساتھ باہر گیا ہے ...... (بات بدلتی ہے بے حد بے زاری سے)

معیز: ...... کہاں ......؟

نور: (بے ساختہ) ...... پتہ نہیں کہاں ......

معیز: ...... تم ساتھ نہیں گئیں ......؟

نور: ...... نہیں ......

معیز: ...... کیا کر رہی تھیں تم ......؟

نور: ...... یہ سوچ رہی تھی کہ میں یہاں کیا کروں گی ......؟

معیز: ...... تو کیا سوچا پھر ......؟ (مسکرا دیتا ہے)

نور: ...... پتہ نہیں ...... جب پتہ چلے گا بتا دوں گی ...... (وہ کہہ کر فون بند کر دیتی ہے۔ معیز

فون ہاتھ میں لیے کچھ دیر بے مقصد کھڑا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 2-A

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ فرحان کے ساتھ پارک میں چلتے چلتے ایک بینچ کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہے۔

عائشہ: ......وہاں بیٹھتے ہیں......

فرحان: ......اوکے...... (دونوں چل کر جا کر بینچ پر بیٹھ جاتے ہیں۔ عائشہ وہاں بیٹھی جیسے بہت پرسکون نظر آ رہی ہے۔ وہ دور خلا میں دیکھتی رہتی ہے اور کچھ دیر کے لیے جیسے ہر چیز سے غافل نظر آ رہی ہے۔

فرحان: ......ہم روز آیا کریں گے یہاں......

عائشہ: ......ہم روز آ سکتے ہیں......؟ (حیران ہو کر)

فرحان: ......Why not?...... (بے ساختہ)

عائشہ: ......شاید تمہارے پاپا کو بُرا لگے گا......

فرحان: (حیران)......why?...... آپ پاپا سے ڈرتی ہیں......؟ (وہ ٹھٹھک جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: ساحل سمندر

کردار: معیز، عائشہ

دونوں ساتھ چلتے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔

عائشہ: ......تم سے ڈرتی نہیں ہوں میں......

معیز: (بے ساختہ)......جانتا ہوں یار......روز روز کیوں بتاتی ہو......؟

عائشہ: (جتاتے ہوئے)...... بتانا ضروری ہوتا ہے......شوہروں کو......

معیز: (دور ایک لڑکی کو دیکھ کر)......خوبصورت لڑکی ہے......

عائشہ: ......کیوں دیکھ رہے ہو کسی کو......؟ (ناراض)

معیز: ......آنکھیں بند کر کے چلوں کیا......؟

عائشہ: (سنجیدہ)......اگر میں کسی دوسرے مرد کی تعریف کروں تو کیسا لگے گا تمہیں......؟

معیز: (دور ایک انکل کی طرف اشارہ کر کے......)......تم بھی کرو...... ایسا کرو تم اُس موٹے گنجے انکل کی تعریف کرو......کہو......What a handsome man!

عائشہ: (بے ساختہ)......میں سیریس ہوں معیز......

معیز: (بے ساختہ)......تو میں بھی سیریس ہوں......تم جیلس کیوں ہو جاتی ہو چھوٹی چھوٹی چیزوں سے......

عائشہ: (سنجیدہ)......یہ چھوٹی چیزیں نہیں ہیں میرے لیے......

معیز: (ہنس کر)......میرے لیے چھوٹی ہی ہیں......تعریف جس کی بھی کرو شوہر تو تمہارا ہی ہوں میں......اور وہ بھی وہ جو تم سے ڈرتا ہے......(مسکرا دیتی ہے)

//Cut//

Scene No # 2-B

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: فرحان، عائشہ

لمبی خاموشی کے بعد

عائشہ: ......ہاں......

فرحان: (حیران ہو کر)......why?......

عائشہ: (مدھم آواز)......پتہ نہیں......

فرحان: (بے ساختہ)......میری ممی تو نہیں ڈرتی تھیں......

عائشہ: (کچھ دیر بول نہیں پاتی پھر کہتی ہے)...... وہ ان سے محبت کرتے تھے اس لیے......

فرحان: (یک دم پوچھتا ہے)-----You think he doesn't love you.

عائشہ: ......چلو چلتے ہیں...... مجھے کھانا بنانا ہے......دیر ہو رہی ہے......(یک دم بات کا جواب دینے کی بجائے اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز،نور

معیز دروازہ کھولتے ہوئے اندر آتا ہے۔اپنا کوٹ اُتارتے ہوئے وہ سٹنگ ایریا میں آتا ہےاور کچن میں جاتے ہوئے گلاس میں پانی ڈال کر پی رہا ہے جب اُس کی نظر کھڑکی سے باہر عقبی لان میں بیٹھی نور پر پڑتی ہے۔وہ چپ چاپ ایک کرسی پر بیٹھی بے مقصد سامنے دیکھ رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور،معیز

معیز نور کے برابر میں دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے چائے کا ایک مگ اُس کی طرف بڑھا رہا ہے۔وہ اپنے خیالوں سے چونک جاتی ہے۔چائے کا مگ پکڑ کر وہ اپنے سامنے پڑی ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔معیز چائے کا سپ لیتے ہوئے اُسے دیکھتا ہے۔

معیز: ......کچھ Season change ہوتا ہے تو یہاں کچھ اور plants لگائیں گے......

نور: (بے تاثر)......اُس سے کیا ہوگا......؟

معیز: (مسکرا کر)......lawn اچھا ہو جائے گا ...... پھر جب تم یہاں بیٹھو گی تو تمہیں اچھا لگے گا......

نور: (بے ساختہ)...... میں دوسروں کی چیزیں دیکھ کر خوش نہیں ہوتی......

معیز: ......یہ دوسروں کی چیزیں نہیں ہیں بیٹا......

نور: ......آپ مجھے نور کہا کریں (بات کاٹ کر rudely)

معیز: ...... بیٹا کیوں نہیں......؟ (بے ساختہ)

نور: ......Because that makes me upset. (ہرٹ ہوکر)

معیز: (بے ساختہ)......کیوں......؟

نور: ...... مجھے لگتا ہے آپ مجھے emotionally blackmail کر رہے ہیں یہ الفاظ استعمال کر کے......

معیز: (بہت ہرٹ ہوکر)......ایک باپ اپنی بیٹی کو emotionally blackmail کر سکتا ہے......؟

نور: (کندھے اُچکا کر بے حد سرد لہجہ)...... مجھے دوسروں کا نہیں پتہ......لیکن آپ کر سکتے

ہیں ...... کیونکہ آپ ایک selfish انسان ہیں ......آپ نے زندگی میں کبھی sacrifice نہیں کیا......کبھی تکلیف نہیں دیکھی ......آپ اپنے فائدے کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں......

معیز: (رنجیدہ)......تم سے کیا فائدہ ملے گا مجھے......؟

نور: (تلخی سے مسکراتے ہوئے)......مجھ سے نہیں ......امی سے ...... جب تک آپ کی بیوی زندہ تھی آپ کو میں اور امی یاد نہیں آئے Now she is dead......اور آپ کو اس گھر کے لیے ایک maid اور اپنے بیٹے کے لیے ایک نینی کی ضرورت ہے......تو آپ کو اچانک یاد آنے لگا کہ آپ کی ایک اور اولاد اور پہلی بیوی بھی موجود ہے...... یہ محبت نہیں ہے ضرورت ہے اور ضرورت کو ضرورت ہی رہنے دیں اُس پر محبت کے نام کا paint مت کریں...... (وہ اُٹھ کر چلی جاتی ہے وہ پتھر کے بت کی طرح سامنے ٹیبل پر پڑے اُس کے چائے کے مگ سے اُٹھتی بھاپ کو دیکھتا رہتا ہے۔اُس کی آنکھوں میں بے حد رنج اور تکلیف ہے۔)

// InterCut //

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا بیڈروم

کردار: عالیہ

عالیہ تسبیح پکڑے بے حد بے چینی کے عالم میں کمرے کے چکر کاٹ رہی ہے۔پھر یک دم اُسی بے چینی کے عالم میں کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عالیہ

عالیہ عائشہ کے بیڈروم میں آتی ہے اور کچھ دیر بے مقصد وہاں کھڑی رہتی ہے یوں جیسے اُسے خود بھی سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ وہاں کیوں آتی ہے۔پھر وہ اسی طرح وہاں سے نکل جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 8-A

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز لان کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اُس کے ہاتھ میں چائے کا مگ ہے اور وہ بے حد خاموش اور رنجیدہ بیٹھا ہے اُسے جیسے کچھ یاد آ رہا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: ہوٹل

کردار: معیز، جاوید

ایک اِدھیڑ عمر آدمی کے ساتھ ایک ہوٹل کے کچن میں کام کرتے ہوئے معیز برتن دھو رہا ہے وہ بھی اُس کے ساتھ برتن دھو رہا ہے۔

جاوید: ......تمہیں پتہ ہے باہر آ کر مرد کیا ہارتا ہے......؟

معیز: ......کیا......؟

جاوید: ......اپنی اولاد......وہ ہار جاتا ہے آدمی......

معیز: (حیران)......کیسے......؟

جاوید: (بے ساختہ گہرا سانس)......بس ہار جاتا ہے...... باپ اپنا سارا پیار یہاں سے چیزیں خرید خرید کر بھیج کر ظاہر کرتا ہے اور اولاد سمجھتی ہے باپ کی کتنی عیش ہے پتہ نہیں کتنا پیسہ ہے اُس کے پاس کہ یوں لٹا رہا ہے......

معیز: ......تو پھر کیا بندہ بچوں کو کچھ نہ بھیجے......؟ (حیران ہو کر)

جاوید: ......کچھ نہ بھیجے پر اولاد سمجھتی ہے باپ بڑا خود غرض ہے جو کما رہا ہے خود پر لٹا رہا ہے ......تمہیں کہا ہے نا...... مرد دوسرے ملک آ کر اولاد ضرور ہار جاتا ہے...... یہ بڑا گھاٹے کا سودا ہے جو وہ کرتا ہے...... پر اس سودے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے......

معیز: (بے ساختہ)......مجھے تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے...... بیٹی ہے میری...... وہ بھی چھوٹی سی...... دو چار سالوں میں یا میں بیوی اور بیٹی کو یہاں بلا لوں گا...... یا خود چلا جاؤں گا اُن کے پاس...... میں یہاں کوئی خسارے کی فصل کاٹنے نہیں آیا......

جاوید: ......میں بھی 25 سال پہلے یہ تمہاری والی جگہ پر کھڑا ایسی کہہ رہا تھا کسی کو......

جاوید: (گہرا سانس)...... بیوی بچے بلوا بھی لیے تھے میں نے یہاں...... پر دس سال لگے ......اور ان دس سالوں میں مَیں اُن کی زندگی اور دل دونوں جگہ سے نکل گیا...... جب چھوڑ کر آیا تھا تو پانچ چھ سال کے تھے میرے بیٹے...... جب یہاں آئے وہ تو پندرہ سولہ سال کے......اُن کے قد لمبے ہو گئے تھے...... میرے کندھے جھکنے لگے تھے...... مجھے لگتا تھا میں اور وہ اجنبیوں سے زیادہ اجنبی ہو گئے تھے......

معیز: (بے ساختہ)......میری تو بیٹی ہے جاوید صاحب...... بیٹوں کی بات اور ہوتی ہے لیکن بیٹیاں اس طرح نہیں کرتیں......

جاوید: (رنج سے)......اور جب کرتی ہیں تو اُن کی زبان کا زخم کوڑے کے زخم سے زیادہ تکلیف دیتا ہے...... میں نے تمہیں کہا ہے نا معیز...... یہ جو ہجرت ہوتی ہے نا اس کی قیمت ہوتی ہے......اور مرد کے لیے یہ قیمت اولاد ہے......

معیز: ......اپنی اپنی سوچ اور تجربے کی بات ہے جاوید صاحب...... میں یہ جو 18,18 گھنٹے محنت کر رہا ہوں یہ اپنے گھر والوں، بیوی بچوں کے لیے ہی کر رہا ہوں...... وہ قدر کرتے ہیں اس کی...... میری بیوی تو چاہتی نہیں تھی کہ میں یہاں آؤں...... آج بھی واپس چلا جاؤں تو خوشی سے پاگل ہو جائے وہ......لیکن بس سارا رزق کا چکر ہے جو خوار کرتا پھرتا ہے انسان کو...... (مسکرا کر)

جاوید: ......چل بلھیا چل او تھے چلیے جتھے سارے انّے...... نہ کوئی ساڈی ذات پچھانے نہ کوئی سانوں منّے......(وہ جواب دینے کی بجائے گانے لگتا ہے برتن دھوتے ہوئے معیز مسکراتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 8-B

وقت: دن

جگہ: لان

کردار: معیز

معیز بے حد رنجیدہ بیٹھا ہوا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: جواد کا گھر

کردار: جواد،معیز

جواد بے حد جوش کے عالم میں معیز کو گلے لگا رہا ہے۔معیز بھی بے حد ایکسائیٹڈ نظر آ رہا ہے۔(بے حد خوش)

جواد: ......مبارک ہو یار......صبح صبح کیا خبر دی ہے تم نے......

معیز: (خوش)......بس پاسپورٹ لے کر سیدھا تمہاری طرف ہی بھاگا ہوں......

جواد: (اطمینان سے)......مجھے تو یقین تھا ویزہ لگ جائے گا تمہارا......

معیز: (بے ساختہ)......لیکن مجھے یقین نہیں تھا......

جواد: (بے ساختہ)......عائشہ کو بتایا......؟

معیز: (سنجیدہ ہو کر)......یہی پہاڑ تو سر نہیں ہو رہا......اُس سے چوری ویزہ اپلائی کیا تھا ......اُسے بس چچا کے سپانسر شپ لیٹر کا ہی بتایا تھا میں نے

جواد: (بے ساختہ)......تو بتا نا یار اُسے......وہ خوش ہو گی بہت......

معیز: (ہنس کر)......وہ خوش ہو گی......؟وہ گولی مار دے گی مجھے......

جواد: (بے ساختہ لاپرواہی سے)......کچھ نہیں کہتی یار......یہ عورتوں کو بڑا شوق ہوتا ہے مردوں کو باہر بھیجنے کا......تم بتاؤ اُسے......

معیز: (بے ساختہ)......وہ ویسی عورت نہیں ہے یہی تو مسئلہ ہے ورنہ کتنے سال پہلے چلا گیا ہوتا ویزہ لگوا کر چچا کے پاس......مگر پھر عائشہ نے شادی نہیں کرنی تھی مجھ سے......

جواد: ......کیوں بچپن کی منگنی تھی تم لوگوں کی......محبت ہے تم دونوں کو آپس میں پھر کیسے نہ کرتی وہ تم سے شادی......؟(حیران ہو کر)

معیز: ......مجھے پتہ ہے اُس نے نہیں کرنی تھی......شادی سے پہلے جب بھی ایسی کوئی بات کی میں نے......اُس نے مجھے صاف صاف کہہ دیا تھا......اسی لیے تو اب تک کہیں گیا نہیں......

جواد: (ہنستا ہے)......تو اب کیسے اتنی جرأت پیدا ہو گئی تم میں......؟

معیز: (بے ساختہ)......شادی ہو گئی ہے نا اس لیے......اب پتہ ہے مجھے چھوڑ نہیں سکے گی وہ مجھے......پر بتاؤں کیسے اُس کو میں......؟

جواد: ......میں بتا دوں......؟(چھیڑتا ہے)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن

جگہ: معیز کے چچا کا گھر

کردار: معیز، چچا

معیز اپنے چچا کے گھر کچن میں بیٹھا ہے۔اور دونوں چائے پیتے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔

چچا: ......میں نے آنا تھا تمہیں ریسیو کرنے کے لیے......لیکن بس last minute کچھ کام پڑ گیا......لیکن تم آرام سے پہنچ گئے......ٹیکسی پر......؟

معیز: (مدھم آواز)......جی کوئی مسئلہ نہیں ہوا......

چچا: (چائے پیتے ہوئے بڑے صاف صاف انداز میں)......یہاں ہوتا بھی نہیں ......پاکستان کی طرح ٹیکسیاں نہیں ہیں یہاں......اب کل میں تمہیں ہوٹل لے کر جاؤں گا ......اور کام سمجھاؤں گا......دو چار دن رہو تم یہاں پھر اسی بیچ کوئی جگہ بھی ڈھونڈ لو اپنے لیے......ہوٹل کے کچھ ملازموں کے ساتھ ہی رہ لینا......ان لوگوں نے مل کر ایک دو کمرے لیے ہوئے ہیں کہیں......(وہ سر ہلاتا ہے)

معیز: ......جی

چچا: (کہتا ہوا اُٹھ کر جاتا ہے)......اب آرام کرو تم......کل ملاقات ہو گی......

معیز: ......وہ میں گھر فون کرنا چاہتا تھا......(کچھ جھجک کر)

چچا: ......ہاں......ہاں کر لو تم......(جاتا ہے)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: رات

جگہ: چچا کا گھر/معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، عائشہ

معیز چچا کے گھر کے ایک بیڈروم میں بیٹھا فون پر عائشہ سے بات کر رہا ہے۔

معیز: ......ہاں کھانا کھا لیا ہے میں نے......تم نے کھایا......؟

عائشہ: (اُداس)......ہاں......کھالیا میں نے بھی......بس بہت مس کر رہی ہوں تمہیں...... دوسالوں میں آج پہلی رات ہے جب میں سسرال میں ہوں اور تم نہیں ہو......

معیز: (تھکا ہوا اُداس)......اور دوسالوں میں پہلی بار رات کہیں اور گزار رہا ہوں......سمجھ ہی نہیں آرہی مجھے......اتنی اُداسی ہے یہاں......نور سو رہی ہوگی......؟

عائشہ: ......ہاں سو رہی ہے......اب اُداس ہونے کی ضرورت نہیں ہے...... پہلے میری بات نہیں مانی تم نے...... میں کہہ رہی تھی تمہیں تم نہیں رہ سکتے اکیلے......؟ (نور کو دیکھ کر) (اُداس)

معیز: ......اب دن گنوں گا میں بھی......(اُداس)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: عائشہ،معیز،نور

معیز بخار کی حالت میں کھانستا اور ناک رگڑتے ہوئے فون پر عائشہ سے بات کر رہا ہے۔

عائشہ: ......اتنا فلو ہو رہا ہے تمہیں......میڈیسن لینی تھی......

معیز: ......ہاں لی ہے میں نے (ٹالتے ہوئے)

عائشہ: ......اچھا کیا آج گھر سے نہیں نکلے......(تشویش سے)

معیز: ......ہاں بس تم نے آرام کا کہا تھا تو میں نے سوچا آرام کرلوں (کھانسنے لگتا ہے)

عائشہ: (پریشان)......ڈاکٹر کو دکھا دیتے......اتنی کھانسی ہو رہی ہے......

معیز: (ٹالتے ہوئے)......ہاں دکھاؤں گا میں کل......

عائشہ: (بے ساختہ)......چچی سے کہو تمہیں سوپ بنا دیں......

معیز: ......تم مجھے receipe بتا دو میں خود بنالوں گا۔

عائشہ: ......تم کیسے بناؤ گے آج تک ہل کر پانی تک تو پیا نہیں کبھی تم نے......

معیز: (گہرا سانس)......وہ پانی تھا یہ زندگی ہے......

//Cut//

Scene No # 14

وقت: دن

جگہ: معیز کا کمرہ

کردار: معیز

معیز ایک کمرے کے ایک طرف بنے کچن میں سبزی کاٹنے میں مصروف ہے اور ساتھ چولہے پر کچھ پکا رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: ہوٹل

کردار: معیز

معیز ہوٹل کی کھڑکیوں کو شدید سردی میں صاف کر رہا ہے۔ اُس کے ہاتھ جیسے سردی سے فریز ہو رہے ہیں لیکن وہ کام کر رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز،عالیہ

معیز عالیہ سے فون بوتھ میں بات کر رہا ہے۔ عالیہ کچھ تشویش سے اُسے کہہ رہی ہے۔

عالیہ: ......لیکن چچا کا گھر چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی تمہیں......؟

معیز: ......بس ایسے ہی یہ جو جگہ ملی ہے یہ بڑی قریب ہے......(ٹالتے ہوئے)

عالیہ: ......نہیں پر بھائی صاحب بھی تو آتے ہیں......تو نے اُن کی گاڑی میں آجانا کرنا تھا ہر روز اُن کے ساتھ......

معیز: (بے ساختہ)......میری ڈیوٹی کا ٹائم الگ ہوتا ہے......

عالیہ: (سنجیدہ اور متفکر)......بھائی صاحب تو بڑا ناراض ہو رہے ہوں گے تیرے گھر سے جانے پر......جانے ہی نہیں دے رہے ہوں گے تجھے......

معیز: ......ہاں انہوں نے بڑا روکا تھا مجھے......لیکن......

عالیہ: (بات کاٹ کر)......تو ہے ہی ضدی......اب میں فون کر کے معذرت کروں گی اُن سے......

معیز: ......اس کی ضرورت نہیں ہے امی......

عالیہ: (بے ساختہ)...... کیوں ضرورت نہیں ہے...... اور کھانا تو ان سے ہی کھا لیتا ہوگا تو......؟

معیز: ...... ہاں وہ تو اِدھر سے ہی مل جاتا ہے

عالیہ: ...... پھر تو بڑی عیش ہوتی ہوگی روز تیری نئے نئے کھانے...... (ہنستی ہے)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات

جگہ: ریسٹورنٹ

کردار: معیز، چند دوسرے مرد

معیز ریسٹورنٹ کے کچن میں چند دوسرے مردوں کے ساتھ بیٹھا ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھا رہا ہے۔

ایک مرد: (منہ بنا کر)...... کچھ زیادہ ہی پھیکا ہے آج سالن......

دوسرا: (بے ساختہ)...... ہاں مجھے بھی لگ رہا ہے......

معیز: ...... جیسا بھی ہے جب کھانا ہے تو کھاؤ...... یہ یاد کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ پھیکا ہے یا نہیں...... مل رہا ہے یہی غنیمت ہے...... (رسانیت سے)

پہلا مرد: ...... ہاں ہوٹل کا بچا کھچا کھانا مل جائے یہی بڑی بات ہے۔

معیز: (بے ساختہ)...... کتنے پاؤنڈ بچ جاتے ہیں اس مفت کے کھانے کی وجہ سے......

دوسرا مرد: (بے ساختہ)...... میں تو اس بار پاکستان گیا تھا تو روز اچھے سے اچھا کھانا پکوا کر کھایا میں نے وہاں...... یہاں تو پھر یہی سب کچھ چلتا ہے......

پہلا مرد: ...... اب پاکستان کا نام مت لیا کر کھانے کے وقت...... پتہ نہیں کیا کیا یاد آ جاتا ہے...... (ڈانٹ کر) (معیز چپ سنتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن/رات

جگہ: شاپ

کردار: معیز

ایک toy shop میں کھڑا معیز چھوٹے بچوں کے کپڑے اور کھلونے دیکھ رہا ہے۔

جیسے وہ اُن کھلونوں میں سے کوئی خریدنا چاہ رہا ہو۔ وہ کھلونوں کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہا ہے جیسے اُسے نور کا خیال آ رہا ہو......

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: ریسٹورنٹ

کردار: معیز

معیز فرش کو mop کر رہا ہے ایک برش کے ساتھ جب ایک مرد اُس کے پاس آ کر کہتا ہے۔

مرد: ...... کام ختم نہیں ہوا ابھی......؟

معیز: (بے ساختہ)...... نہیں ابھی باتھ روم رہتے ہیں......

مرد: (بے ساختہ)...... جلدی کر یار...... اعظم کو لگاتا تو کب کا کام ختم کر لیا ہوتا اُس نے......

معیز: (بے ساختہ)...... میں نے اصل میں ایسا کام کبھی کیا نہیں......

مرد: ...... پاکستان میں کون ایسا کام کرتا ہے...... یہیں آ کر سیکھنا پڑتا ہے اس طرح کا کام...... جلدی کرو اب...... (کہتے ہوئے جاتا ہے)

//Cut//

Scene No # 20

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز، عائشہ، نور

معیز بے حد خوش نور کے ساتھ فون پر بات کر رہا ہے۔

نور: ...... پاپا......

معیز: (بے حد خوش)...... پھر دوبارہ بولو......

نور: (اٹک کر)...... پاپا......

معیز: (بے ساختہ)...... پھر سے......

عائشہ: (فون پکڑ لیتی ہے)...... اب کتنی دفعہ کہے وہ...... بس کرو اب......

معیز: (بے حد خوش)......اس نے سیکھا کیسے پاپا کہنا......؟

عائشہ: (مسکرا کر)...... میں نے سکھایا تمہاری تصویر دکھا کر......اب ہر وقت تمہاری تصویر پکڑ کر یہی کہتی رہتی ہے

معیز: (دوبارہ اصرار کرتا ہے)......اچھا فون دو اُسے...... میں نے آواز سُنی ہے اُس کی......

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: مارکیٹ

کردار: معیز

معیز پرانے کپڑوں کے ایک سٹال سے اپنے لیے کچھ پرانے کپڑے ڈھونڈ رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: شاپ

کردار: معیز

معیز ایک بہت اچھی شاپ سے نور کے کپڑے خرید رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: رات

جگہ: بیڈ روم

کردار: معیز، دوست

معیز اپنے میٹرس پر بیٹھا اپنے کسی دوست سے کہہ رہا ہے بے حد خوش۔

معیز: ......کہہ رہی تھی doll بھیجیں مجھے پاپا......اب میں کل خریدوں گا...... لے جانا ڈول بھی......

دوست: (بے ساختہ)......یار ایک بیگ تو پہلے لے کر جا رہا ہوں تیرا......doll بعد میں جبار کے ہاتھ بھیج دینا......

معیز: (کچھ یاد کرتے ہوئے)......نہیں یار برتھ ڈے ہے اُس کی...... کتنی بار اُس نے مجھے

کہا ہے......

دوست: (مسکرا کر)......اتنے toys پہلے بھیج رہے ہو اُسے......اُسے ایک doll کے نہ ملنے سے کیا فرق پڑے گا......؟

معیز: (بے ساختہ)...... مجھے تو پڑے گا......بس تم لے کر جانا...... میں تمہیں خود پیک کر دوں گا......

//Cut//

Scene No # 24

وقت: رات

جگہ: معیز کا کمرہ

کردار: معیز، چند دوسرے مرد

نور کی نئی تصویریں معیز کے ہاتھ میں ہے اور وہ بے حد خوش ہے۔ تصویریں باری باری پورے کمرے میں لوگوں کے ہاتھوں میں گردش کر رہی ہیں۔ اُس کمرے کی دیواروں پر کسی نہ کسی نے اپنے بچوں کی تصویریں لگائی ہوئی ہیں اپنے اپنے بستر کے آس پاس......معیز کی دیوار پر بھی نور کی ایک تصویر لگی ہوئی ہے۔

//Cut//

Scene No # 8-C

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز بے حد تھکا ہوا لان میں بیٹھا ہوا ہے۔ چائے کے مگ سے اب بھاپ اُٹھنا بند ہو گئی ہے۔

//Cut//

Scene No # 25

وقت: رات

جگہ: ڈائننگ روم

کردار: عالیہ، فرح، حبیب

تینوں ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ عالیہ بے حد ناخوش کھانا کھاتے ہوئے کہہ

رہی ہے۔

عالیہ: ......کل سے وقت پر کھانا بنانا شروع کرو...... دوپہر کا کھانا بھی لیٹ تھا......اور اب رات کا بھی......

فرح: ......اب اتنے کاموں میں اگر کھانا لیٹ ہو گیا تو یہ کون سی بڑی بات ہے......

عالیہ: (بُرا مان کر)......کون سے کام......؟ سب کام تو نوکر کرتے ہیں......ایک کھانا ہی تو بنانا تھا تمہیں......ایک سالن بنا ہے آج......اور وہ بھی ڈھنگ کا نہیں......

حسیب: (کھانا کھاتے ہوئے تائید کرتا ہے)...... ہاں ذائقہ اچھا نہیں ہے کھانے کا...... (کھانا کھاتے ہوئے تائید کرتا ہے)

فرح: ......تو cook رکھ لیں پھر......کبھی ناشتے میں نقص نکل رہا ہے کبھی کھانے میں......

عالیہ: (ناراض)......تم دھیان لگا کر پکاؤ تو کبھی نقص نہ نکلیں......

فرح: (غصے سے اُٹھ کر جاتی ہے)......ایک تو کام کرو......اوپر سے باتیں سنو......

عالیہ: (ناراض ہو کر)......تم نے دیکھا اس کا طریقہ......

حسیب: (منہ بنا کر)......امی آپ بھی تو حد کر دیتی ہیں...... یوں کھلم کھلا منہ پر بات کہہ دیتی ہیں......اتنے عرصے کے بعد اُس نے کھانا پکایا ہے اگر آج اچھا نہیں بھی بنا تو کل بن جاتا......

عالیہ: ......تو میں نے کیا کہا ہے اُسے......؟

حسیب: (کہہ کر خفگی کے عالم میں چلا جاتا ہے)...... ہر ایک عائشہ بھابھی نہیں ہوتا......کہ سنتا ہی جائے آپ کی......(عالیہ بیٹھی رہ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ، فرحان

فرحان اور عائشہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہیں۔ وہ دونوں باتیں کر رہے ہیں۔ اندر داخل ہوتے ہی اُن کا سامنا معیز سے ہوتا ہے۔ جو دروازے کی طرف آ رہا ہے۔ عائشہ ٹھٹھک جاتی ہے۔ معیز اُس کے پیروں میں موجود جوگرز دیکھتا ہے۔

فرحان: ......السلام علیکم پاپا...... you are early.

عائشہ: (کچھ شرمندہ ہو کر)......ہم لوگ یہاں باہر پارک تک گئے تھے......

فرحان: Look she is wearing your sneakers. ...... (عائشہ بے حد شرمندگی کے عالم میں کچھ ہڑبڑاہٹ کے عالم میں جوتے اُتارنے لگتی ہے۔) Papa why don't you get her some pairs of shoes. --- She needs them badly. (عائشہ تب تک کچھ کہے بغیر اپنا کوٹ اور مفلر اُتارتے ہوئے کچن کی طرف جاتی ہے لیکن وہاں پہلے ہی کھانا پک رہا ہے۔ وہ جیسے کچھ اور شرمندہ ہوتی ہے۔ معیز فرحان سے بات کر رہا ہے۔)

معیز: ......you are going to school tomorrow.

فرحان: (کچھ برا منہ بنا کر)......I know

معیز: ......اپنا یونیفارم نکالو مجھے iron کرنا ہے......

عائشہ: (فرحان سر ہلاتا چلا جاتا ہے۔ معیز سٹنگ ایریا کی طرف آتا ہے تبھی عائشہ کچھ شرمندہ انداز میں کہتی ہے۔)...... مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ اتنی جلدی آ جائیں گے...... میں آ کر کھانا بنانے والی تھی......

معیز: (وہ بے تاثر لہجے میں کہہ کر چلا جاتا ہے)......میں پہلے بھی خود بناتا تھا......آئندہ بھی خود ہی بنانا ہے مجھے...... مجھے فرق نہیں پڑتا......(وہ کھڑی دیکھتی رہ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، فرحان، عائشہ، نور

چاروں ٹیبل پر بیٹھے بے حد خاموشی کے عالم میں کھانا کھا رہے ہیں۔ نور چند لقمے کھانے کے بعد یک دم کھانا چھوڑ کر اُٹھ جاتی ہے۔ معیز اور عائشہ چونک کر اُسے دیکھتے ہیں۔

عائشہ: ......کھانا کیوں چھوڑ دیا......؟

نور: ......بس اتنا ہی کھانا تھا مجھے......

معیز: ......کیوں......؟

نور: ......کیونکہ یہ اچھا نہیں ہے......(وہ بے حد blunt انداز میں کہہ کر جاتی ہے۔ معیز

کے چہرے کا رنگ بدلتا ہے۔ فرحان باپ کو دیکھتا ہے۔ عائشہ بھی کچھ شرمندہ ہوتی ہے۔ معیز کہتا ہے۔)

معیز: ......کچھ اور بنا دو اُسے......

نور: (نور سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے کہتی ہے پلٹ کر)......نہیں......میری بھوک ختم ہو گئی ہے......(معیز اور عائشہ چپ کے چپ بیٹھے رہ جاتے ہیں۔ فرحان کھانا کھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ معیز کو کچھ یاد آ رہا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 28

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ

عالیہ اپنی الماری میں کچھ کپڑے ڈھونڈ رہی ہے اور جب اُسے کپڑے نہیں ملتے تو وہ خفگی کے عالم میں بڑبڑانے لگتی ہے۔

عالیہ: ......پتہ نہیں کہاں رکھ دیئے میرے کپڑے......؟ دھونے کے لیے دیئے تھے اور ابھی تک لے کر نہیں آئی......مجال ہے عائشہ کوئی کام ڈھنگ سے کر جائے......عائشہ......عائشہ......عائشہ

//Cut//

Scene No # 29

وقت: رات

جگہ: لاؤنج

کردار: فرح، دونوں بچے

فرح اپنے دونوں بچوں کے ساتھ بیٹھی TV دیکھ رہی ہے جب عالیہ کی آواز گونجنے لگتی ہے۔ فرح بے حد خفگی کے عالم میں بڑبڑاتی ہے۔

فرح: ......اب پتہ بھی ہے انہیں کہ چلی گئی ہے وہ......پھر بھی ہر دو گھنٹوں کے بعد آوازیں دینے لگتی ہیں اُسے......(اپنی بیٹی سے)......جاؤ جا کر پوچھو دادی سے اب کیا کام ہے......؟

//Cut//

Scene No # 30

وقت: رات

جگہ: فرحان کا بیڈروم

کردار: فرحان

فرحان اپنے بیڈروم میں جاتا ہے اور یک دم دیوار پر لگی تصویروں کو دیکھ کر چونک جاتا ہے۔ ان تصویروں میں جہاں جہاں معیز کی تصویریں ہیں اُن میں معیز کے چہرے کو پین کے ساتھ لائنیں لگا لگا کر چھپا دیا گیا ہے۔ اور ہر تصویر میں ایسا ہی ہے۔ وہ کھڑا بے حد گہری سوچ میں ڈوبا رہتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 31

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

معیز اپنے بیڈروم میں بیٹھ کر سگریٹ پی رہا ہے جب عائشہ کمرے میں داخل ہوتی ہے۔ معیز کسی طرح کا کوئی ردعمل ظاہر نہیں کرتا اور اُسی انداز میں بیڈ پر بیٹھا سگریٹ پیتا رہتا ہے۔ عائشہ محتاط نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے آ کر بیڈ پر بیٹھتی ہے۔ پھر جیسے کچھ خیال آنے پر معیز سے کہتی ہے۔

عائشہ: ......آپ کے لیے کون سے کپڑے پریس کرنے ہیں کل......؟

معیز: ......کر چکا ہوں میں اپنے کپڑے پریس......(ٹھنڈا لہجہ)

عائشہ: (مدھم آواز)......یہ میرا کام تھا آپ......

معیز: (تلخی سے)......تمہارا کام اپنی بیٹی کی تربیت ہے......تم وہ کرو......(عائشہ کچھ جواب نہیں دے پاتی پھر وہ بے حد خاموش ہو کر اپنے بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔ معیز یک دم اپنا سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتا ہوا بے حد غصے کے عالم میں اُس سے کہتا ہے۔)

معیز: ......کتنا زہر بھرا ہے تم نے اُس کے دل میں میرے لیے......کہ میں کچھ بھی کروں وہ مجھے باپ جیسی حیثیت دینے پر تیار ہی نہیں......(عائشہ کچھ اَپ سیٹ ہو کر اُس کا چہرہ دیکھتی ہے لیکن جواب اب بھی نہیں دیتی۔)......کیا کہتی رہی ہو تم اتنے سال اُس سے میرے بارے میں کہ وہ مجھ سے اتنی نفرت کرنے لگی ہے......؟......(بولتا رہتا

ہے)...... تمہیں بہت خوشی ملتی ہوگی وہ جو کچھ میرے ساتھ کر رہی ہے اُسے دیکھ کر ...... وہ تمہارا بدلہ لے رہی ہے مجھ سے......؟ (یک دم جھنجھلا کر) ...... کچھ تو بولو...... کچھ تو کہو......کوئی شرمندگی......کوئی معذرت ...... کچھ تو deserve کرتا ہوں میں یا نہیں......

عائشہ: ......میری شرمندگی اور معذرت دونوں بے کار ہیں......(مدھم آواز)

معیز: ......میرے لیے نہیں ہیں ...... میں سننا چاہتا ہوں تمہاری زبان سے شرمندگی اور پچھتاوے کا اظہار...... جو کچھ تم نے کیا...... (عائشہ کچھ کہے بغیر یک دم بے حد اَپ سیٹ ہو کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔ معیز غصے اور بے بسی کے عالم میں کھڑا رہ جاتا ہے۔)

// Freeze //

قسط نمبر 11

Scene No # 1- A

وقت: رات

جگہ: معیز کا سٹنگ ایریا

کردار: عائشہ

عائشہ بے حد اپ سیٹ انداز میں بیڈروم سے نکل کر سٹنگ ایریا میں آتی ہے اور بے حد رنجیدہ ایک صوفہ پر بیٹھ جاتی ہے۔ وہ بے حد اپ سیٹ نظر آ رہی ہے۔

//Cut//

// Flashback //

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، عالیہ

عالیہ ایک چھوٹا بیگ عائشہ کو بے حد خوشی خوشی دے رہی ہے۔

عالیہ: معیز نے سامان بھیجا ہے......اس میں تمہاری اور نور کی چیزیں ہیں میں نے باقی سب لوگوں کی چیزیں نکال لی ہیں۔

وہ کہتے ہوئے جاتی ہے عائشہ قدرے اداسی سے اس بیگ کو دیکھتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 3

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا پرانا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

عائشہ اس بیگ میں سے چیزیں نکال نکال کر دیکھ رہی ہے جس میں معیز نے چیزیں بھیجی ہیں۔ بیگ میں چند پرفیومز کاسمیٹکس کی چند دوسری چیزیں ایک بیگ اور چند سویٹر ہیں۔ وہ بڑے بے مقصد انداز اور خالی الذہنی کے عالم میں باری باری ان چیزوں کو نکال نکال کر دیکھتی ہے لیکن اس کی آنکھوں اور چہرے پر خوشی کا کوئی تاثر نہیں ہے۔ پھر وہ اسی طرح ان چیزوں کو

واپس بیگ میں رکھنے لگتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: عائشہ کی ماں کا گھر

کردار: عائشہ، ماں، ملیحہ

عائشہ اپنی ماں کے پاس بیٹھی ہوئی ہے اور ماں بڑی خوشی کے عالم میں اسے کہہ رہی ہے۔

ماں: بڑا اچھا بیگ ہے یہ بھی معیز نے بھیجا ہوگا۔

عائشہ: ہاں...... یہ بیگ اور یہ جوتا بھی۔ (اداسی سے)

ماں: اللہ تیرا شکر دن پھیر دیئے میری بیٹی کے بھی تو نے...... کتنا شوق تھا مجھے تجھے اچھی چیزیں پہنے ہوئے دیکھنے کا۔

ملیحہ: (تبھی ملیحہ اندر آتے ہوئے تعریف کرتی ہے۔) بڑا اچھا جوتا ہے عائشہ...... معیز نے بھیجا ہوگا......؟ (جوتا دیکھتے ہوئے) جی بھابھی۔

ملیحہ: میں بھی منگواؤں گی ایسا ہی جوتا...... باہر کی چیزوں کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے۔ دیکھتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ امپورٹڈ ہے۔ (یک دم کچھ خیال آنے پر)

ماں: ناعمہ بھی پوچھ رہی تھی تمہارا...... کسی دن اس کی طرف بھی چکر لگالو......

عائشہ: (سنجیدہ) نہیں کاموں سے فرصت ہی نہیں ملتی...... اور ملے بھی تو دل ہی نہیں چاہتا امی...... پہلے معیز ہوتا تھا تو اس کے ساتھ چلی جاتی تھی میں...... اب کس کے ساتھ جاؤں۔ (سنجیدہ)

//Cut//

Scene No # 5- A

وقت: دن

جگہ: بازار

کردار: عائشہ

عائشہ بالکونی میں اکیلی کھڑی بارش دیکھ رہی ہے بے حد اداسی کے عالم میں وہاں کھڑے اسے دوسرے فلیٹوں میں کھڑے کچھ جوڑے نظر آرہے ہیں جو بے حد خوش موسم انجوائے کرتے نظر آرہے ہیں، عائشہ کو جیسے کچھ یاد آنے لگتا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: بالکونی

کردار: معیز، عائشہ

معیز اور عائشہ دونوں بالکونی میں کھڑے برستی بارش کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ بے حد خوش نظر آرہے ہیں۔ عائشہ اپنا ہاتھ بڑھاتی ہے اور باہر بارش کو جیسے چھونے کی کوشش کرتی ہے۔

عائشہ: انسان پرندہ ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ مزے سے اڑتے ہم۔

معیز: ہاں خاص طور پر ایسے موسم میں۔

عائشہ: ہاں جہاں مرضی پھرتے جو مرضی کھا لیتے۔ نہ گھر ہوتا نہ گھر کی ٹینشن

معیز: خیر گھر تو پرندے بھی بناتے ہیں۔

عائشہ: ہاں پر ان کو روپیہ نہیں چاہئے ہوتا اس گھر کو بنانے اور چلانے کے لیے۔

معیز: یہ ان کی خوش قسمتی ہے۔

عائشہ: یاد ہے ایک بار اس موسم میں مجھ کو کالج سے سمندر لے کر گئے تھے۔

معیز: ایک دفعہ؟...... دو تین بار لے کر گیا ہوں۔

عائشہ: ہاں پر مون سون کی بارش میں تو ایک بار ہی لے کر گئے تھے۔

معیز: کمال ہے۔

عائشہ: کیا ہوا؟

معیز: تم عورتوں کو یہ تک یاد رہتا ہے کہ یہ کس بارش میں ہوا تھا...... اور وہ کس بارش میں:...... بارش میں بھی فرق کرنا آتا ہے...... حیرت ہے ویسے۔

عائشہ: ہاں آتا ہے...... ہر بارش ایک جیسی نہیں ہوتی۔

معیز: کیوں؟...... کیا فرق ہوتا ہے......؟

عائشہ: وہی جو آنسوؤں میں ہوتا ہے...... ہر آنسو ایک جیسا نہیں ہوتا...... کوئی دل سے بہتے ہیں...... کوئی صرف آنکھوں سے...... اب یہ مت کہنا کہ اچھا آنسوؤں میں بھی فرق ہوتا ہے؟

معیز: نہیں کہتا یار...... چلو باہر چلتے ہیں۔

عائشہ: سمندر پر؟

معیز: جہاں تم کہو......

عائشہ: خالہ سے اجازت کون لے گا؟

معیز: میں ہوں نا

//Cut//

Scene No # 5- B

وقت: دن

جگہ: بالکونی

کردار: عائشہ

عائشہ بے اختیار گہرا سانس لیتی ہے اس کی آنکھوں میں نمی آ جاتی ہے۔ وہ پلٹ کر اندر چلی جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، مدیحہ، نور

عائشہ چند ماہ کی نور کے کپڑے تبدیل کر رہی ہے جب مدیحہ بے حد خفگی کے عالم میں کمرے میں آتی ہے اور عائشہ سے کہتی ہے۔

مدیحہ: مجھے ان بھانت بھانت کے لوگوں کے سامنے نہیں آنا...... امی کو بتا دو تم......

عائشہ: اب وہ لوگ آ کر بیٹھے ہوئے ہیں تو (سمجھانا چاہتی ہے۔)

مدیحہ: مجھ سے پوچھ کر تو نہیں بلایا تھا امی نے انہیں...... بس تم بتا دو امی کو...... کہ میرے لیے مت رشتہ ڈھونڈیں...... مجھے شادی نہیں کرنی۔

عائشہ: (سنجیدہ) کیوں نہیں کرنی؟

مدیحہ: تمہیں پتہ ہے کیوں نہیں کرنی۔ (کہہ کر چلی جاتی ہے عائشہ چپ چاپ بیٹھی رہ جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 8

وقت: دن

جگہ: صحن

کردار: عالیہ، ملیحہ، عائشہ

دونوں صحن میں چارپائی پر بیٹھی باتیں کر رہی ہیں

عالیہ: (کچھ پریشانی سے) اب ایک ہی ضد پکڑ لی ہے میں نے شادی نہیں کرنی...... شادی نہیں کرنی...... ارے شادی نہیں کرنی تو کیا گھر میں بٹھا رکھیں گے ہم...... (بے ساختہ)

ملیحہ: امی آپ بات تو کریں ایک بار جواد کی امی سے

عالیہ: (برا منہ بنا کر) کیا بات کروں؟...... اپنے منہ سے بیٹی کے رشتے کی بات کروں...... ایسی جان عذاب میں نہیں آئی میری۔

ملیحہ: (بے ساختہ) پھر اگر یہ رشتہ ہو جائے تو ایسا رشتہ کہاں ملے گا ہمیں...... اکلوتی اولاد اچھا گھر بار...... اور پھر لڑکا بچپن کا دیکھا بھالا......

عالیہ: (گہرا سانس) ہاں...... ہو جائے...... تو بہت اچھا ہے...... پر ہونے کا امکان کوئی نہیں۔

ملیحہ: (سوچ کر) معیز یہاں ہوتا تو اس سے بات کرتی میں۔

عالیہ: بات تو کی ہے عائشہ نے اس سے...... بلکہ مدیحہ تو کہہ رہی تھی عائشہ نے جواد سے بھی بات کی ہے پر جواد نے ہامی نہیں بھری۔ (تبھی عائشہ چائے لے کر آ جاتی ہے اور آتے ہوئے بات سن کر کچھ محتاط بھی ہو جاتی ہے۔)

ملیحہ: عائشہ نے کب بات کی؟

عالیہ: لو آ گئی عائشہ...... خود ہی پوچھ لو تم...... (نظریں چرا کر چائے دیتے ہوئے)

عائشہ: معیز کے جانے سے کچھ دن پہلے بات کی تھی میں نے...... (بے ساختہ)

ملیحہ: پھر......؟...... (بے ساختہ)

عائشہ: جواد نے انکار کر دیا۔ (سنجیدہ)

ملیحہ: تمہیں دوبارہ بات کرنی چاہئے تھی۔

عائشہ: (سوچ کر) کروں گی...... دو چار دن تک......

عالیہ: (سنجیدہ) لیکن یہ نہ ہو کہ وہ سمجھیں کہ میرے کہنے پر کر رہی ہو بات...... جواد کی ماں کو یہ پتہ چلا تو اس کا سر ساتویں آسمان پر پہنچ جائے گا۔ (سنجیدہ)

عائشہ: اپنی طرف سے ہی کروں گی بات۔ (بڑبڑاتے ہوئے)

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: عائشہ، جواد، نور

جواد صحن میں چارپائی پر لیٹی ہوئی ننھی نور کے ساتھ کھیلتے ہوئے بات کر رہا ہے اور عائشہ اسے چائے کا کپ تھما رہی ہے تب جواد اس سے پوچھتا ہے

جواد: تم نے مدیحہ سے کیا کہا تھا؟

عائشہ: کیا؟ (چونک کر)

جواد: تم نے اس سے کہا کہ میں اپنی کسی کزن کو پسند کرتا ہوں؟

عائشہ: تمہیں کیسے پتہ چلا۔ (چونک کر)

جواد: اس نے مجھے فون کیا تھا۔ (بے ساختہ)

عائشہ: میرے خدا......اور تم نے کیا کہا اس سے۔ (شاکڈ)

جواد: بات گول مول کر گیا میں ...... کیونکہ مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی اس کی بات کی...... مجھے یہ محسوس ہو گیا تھا کہ تم نے کوئی غلط بیانی کی ہے......

عائشہ: (شرمندہ) ہاں...... میں نے ہی حماقت کی تھی...... بس غصہ آ گیا تھا۔

جواد: (بے ساختہ) کس بات کا غصہ؟

عائشہ: (کچھ افسردہ) معیز کے باہر جانے کے فیصلے پر اپ سیٹ تھی اور میں نے خوامخواہ کا جھوٹ بول دیا۔ مجھے اندازہ ہی نہیں تھا کہ وہ تمہیں فون کر سکتی ہے۔

جواد: (ہنستا ہے) تمہیں ڈرنا چاہئے تھا اس بات سے کہ وہ مجھ سے ڈائریکٹ بات کر لیتی ...... آخر روز تو آتا ہوں میں یہاں ...... تم نہیں چاہتیں میں اس سے شادی کروں؟

عائشہ: (بے ساختہ) میں نے کب کہا؟ بتا تو رہی ہوں ...... بے وقوفی کی میں نے ...... تم نے بات کی خالہ سے؟

جواد: (مسکرا کر) ہاں کی تھی میں نے کوئی صاف جواب نہیں دیا انہوں نے ...... لیکن اب مجھے لگتا ہے شاید مان ہی جائیں کیونکہ معیز باہر چلا گیا ہے اماں کو لگ رہا ہے تم لوگ امیر ہونے والے ہو۔

عائشہ: شرم تو نہیں آتی اس طرح کی بات کرتے ہو...... دوست وہاں دن رات محنت کر رہا ہو اور تم خوش ہو کہ اس کا سارا مال تمہیں مل جائے گا۔ بہن کے جہیز میں۔ (ہنستا ہے)

جواد: مذاق کر رہا تھا۔ تم تو فوراً ہی لعنت بھیجنے لگتی ہو۔

عائشہ: (بے ساختہ) تو اور کیا کروں...... ویسے بچا لیا تم نے ......اگر کہیں مدیحہ کو سچ بتا دیتے تو جوتے پڑتے مجھے ہر ایک سے ......

جواد: (ہنس کر) دیکھ لو پھر ......صرف معیز کی خاطر جھوٹ بولا ہے۔ میں نے۔

عائشہ: میں نے کب کہا کہ میرے لیے بولا ہے۔ (کہتے ہوئے جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، مدیحہ

عائشہ کچن میں داخل ہوتی ہے تو مدیحہ اس سے کہتی ہے بڑی بے تابی سے

مدیحہ: جواد سے کوئی بات کی......؟

عائشہ: (چونک کر) کیا؟......(چونک کر)

مدیحہ: کیا بات کرنی تھی؟ (یک دم جیسے اسے یاد آ جاتا ہے کہ وہ گڑبڑ کر سکتی ہے۔

عائشہ: ہاں......وہ......میں......میں نے کہا ہے اس سے۔

مدیحہ: (بڑی بے تابی سے) پھر......؟

عائشہ: (چائے کے برتن نکالتے ہوئے) اپنی اماں سے بات کرے گا وہ...... دیکھو...... کیا کہتی ہیں وہ......؟

مدیحہ: (یک دم خوش ہو کر) یعنی سارا مسئلہ اماں پر چھوڑ دیا ہے اس نے؟

عائشہ: (بے ساختہ)......ہاں...... (کچھ تشویش سے)

مدیحہ: اور وہ خود جو اپنی اس کزن میں دلچسپی لے رہا تھا وہ۔ (بے ساختہ نظریں چرا کر)

عائشہ: نہیں ہو گی اتنی دلچسپی اس لیے تو اماں سے بات کرنے پر تیار ہو گیا ہے۔ (نظریں چُرا کر)

مدیحہ: اور اماں سے کب بات کرے گا۔ (بے تابی سے)

عائشہ: اب مدیحہ اس طرح پیچھے پڑو گی اس کے...... تو تنگ آ جائے گا وہ...... کر لے گا اماں سے بات اب کہہ رہا ہے تو کرے گا ہی بات

مدیحہ: (بے ساختہ) اللہ کرے اماں مان جائے اس کی...... ہے تو ویسے بڑی تیز عورت۔

عائشہ: میری خالہ سے زیادہ تیز نہیں ہے...... اچھا ہے خالہ کو بھی کوئی اپنے جیسی سمدھن ملے گی۔ (طنزیہ کہتی ہے)

مدیحہ: اماں سن لیں نا تو عقل ٹھکانے لگا دیں تمہاری۔ (بے ساختہ مسکرا کر)

عائشہ: پہلے نہیں لگا تیں کیا۔ (ہنستے ہوئے)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا ڈرائنگ روم

کردار: عائشہ، فائزہ

فائزہ عائشہ کے پاس بیٹھی چائے پیتے ہوئے باتیں کر رہی ہے۔

فائزہ: وہ سمیعہ کے شوہر کا پتہ چلا تمہیں؟

عائشہ: (چونک کر) نہیں...... کیا ہوا؟

فائزہ: (سنجیدہ) اس نے شادی کر لی باہر۔

عائشہ: شادی؟...... نہیں وہ تو ایسے ہی کوئی جھوٹ بولا تھا اس نے۔ (شاکڈ)

فائزہ: ہاں پہلے بولا تھا نا...... مگر اب تو شادی کر لی اس نے۔ بیٹا ہوا ہے پچھلے ماہ اس کا......

عائشہ: (رنجیدہ) لیکن سمیعہ...... اس...... اس نے کیسے اجازت دے دی؟

فائزہ: (سنجیدہ) اس سے پوچھ کر تھوڑی کی ہے؟...... بس اس کے میاں کی دوستی تھی پہلے کسی انگریز لڑکی کے ساتھ پھر شادی کر لی اس نے۔

عائشہ: (پریشان) سمیعہ تو بہت اپ سیٹ ہوگی۔

فائزہ: (رنجیدہ) اپ سیٹ...... تم شکل دیکھو تو پہچان نہ سکو اب وہ سمیعہ ہی نہیں رہی جو پہلے تھی...... میں تو ابھی دو ماہ پہلے مل کر آئی ہوں...... بڑا دکھ ہوا مجھے۔ خیر چھوڑو...... تم معیز کی سناؤ۔

عائشہ: (مسکرا کر) وہ ٹھیک ہے۔

فائزہ: (تجسس سے) فون آتے رہتے ہیں؟ (تجسس سے)

عائشہ: ہاں...... ہر دوسرے دن آتے ہیں۔

فائزہ: (بے ساختہ) کب آ رہا ہے پاکستان؟

عائشہ: (مسکرا کر) بس اس دسمبر میں

فائزہ: (مسکرا کر) دسمبر تو قریب ہی ہے۔

عائشہ: (بے ساختہ) ہاں۔

فائزہ: (سنجیدہ ہو کر) میری مانو تو بس ساتھ چلی جاؤ اس کے۔

فائزہ: یہ اکیلے میاں کا باہر رہنا بڑا خطرناک ہوتا ہے۔

عائشہ: (مسکرا کر) معیز کہتا ہے بلا لے گا مجھے جلد ہی۔

فائزہ: (سنجیدہ) کوئی نہیں بلاتے اس طرح...... تم ضد کرو تب کہیں جا کر کچھ اثر ہوگا...... اسی طرح کے وعدے کرتا تھا سمیعہ کا شوہر اور دیکھو......

عائشہ: (بے ساختہ) معیز ایسا نہیں ہے۔

فائزہ: (اطمینان سے) یاد ہے سمیعہ بھی یہی کہا کرتی تھی اپنے میاں کے بارے میں...... مرد ایسے ہوتے نہیں ہوں لیکن پھر ہو جاتے ہیں...... اس لیے کہہ رہی ہوں ٹھیک وقت پر کچھ کر لو (عائشہ کچھ پریشان بیٹھی اس کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، عالیہ

عائشہ کچن میں کھانا بنا رہی ہے لیکن بے حد پریشان لگ رہی ہے، فائزہ کی باتیں بار بار اس کے کانوں میں گونج رہی ہیں۔ تبھی عالیہ کسی کام سے کچن میں آتی ہے اور بے حد خفگی کے عالم میں اس سے کہتی ہے۔

عالیہ: اتنی دیر لگا دی کھانا بنانے میں...... پتہ نہیں تمہارا دھیان کہاں ہوتا ہے۔ مجال ہے کوئی ایک کام ڈھنگ سے کر دو تم۔

عائشہ: امی بنا تو رہی ہوں کھانا...... ہر روز ٹائم پر ہی بناتی ہوں اگر ایک دن...... (اپنا دفاع کرتے ہوئے)

عالیہ: (تلخی سے) بس زبان چلانا نہ چھوڑنا...... مجال ہے منہ بند کر کے کسی کی بات سن لو...... اور ماں ہے کہ بیٹی کی تعریفیں کرتی پھرتی ہے۔ (تلخی سے کہہ کر باہر نکل جاتی ہے عائشہ کچھ جھنجھلا جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 13

وقت: دن

جگہ: صحن

کردار: عالیہ، محلے کی ایک عورت

دونوں صحن میں بیٹھی چائے پی رہی اور باتیں کر رہی ہیں۔

عالیہ: ہاں اللہ کا شکر ہے ابھی سیٹ تو نہیں ہوا مگر اچھے پیسے بھیج رہا ہے۔ سارا قرض اتار دیا ہے اس نے جو کاروبار کے لیے لیا تھا۔

عورت: ماشاء اللہ ماشاء اللہ...... چیزیں وغیرہ بھی بھیجتا ہوگا؟ (بے ساختہ)

عالیہ: ہاں...... ہاں...... جو بھی کوئی آیا گیا ہو اس کے ہاتھ کچھ نہ کچھ بھجواتا رہتا ہے ہم لوگوں کے لیے؟! ابھی اس مہینے میرے لیے سویٹر اور جوتا بھجوایا ہے اس نے...... بلکہ دکھاتی ہوں میں تمہیں۔

عائشہ: (آوازیں لگاتی ہے) عائشہ...... ذرا وہ چیزیں تو لانا جو معیز نے بھیجی تھیں۔

عورت: (مسکرا کر) بڑی سعادت مند اولاد ہے۔

عالیہ: (بے ساختہ) بالکل...... بڑا ہی فرمانبردار اور خیال کرنے والا ہے بیٹا میرا...... بس تم دعا کرو کہ پیپرز بھی بن جائیں اس کے...... پھر جاؤں گی میں اس کے پاس...... سیر کرنے

عورت: (مسکرا کر) پیپرز بن رہے ہیں کیا؟

عالیہ: (مسکرا کر) نہیں ابھی تو نہیں لیکن کہہ رہا ہے بنوانے ہیں اس نے۔

عورت: تو شادی کرے گا ادھر کیا......؟ (تجسس سے)

عالیہ: نہیں ایسا تو نہیں کہا اس نے۔

عورت: (بے ساختہ) لیکن شادی سے ہی بنتے ہیں پیپر تو...... ورنہ تو کئی کئی سال گزر جاتے ہیں پھر بھی نہیں بنتے

عالیہ: اچھا...... اتنا مشکل ہے پیپر بنوانا......؟ (چونک کر)

عورت: اور کیا...... اسی لیے تو لوگ کر لیتے ہیں وہاں پیپر میرج...... جب نیشنلٹی مل جاتی ہے تو پھر چھوڑ دیتے ہیں......؟...... تم بھی کہو معیز سے کر لے شادی۔ عائشہ چیزوں کا بیگ ہاتھ میں لیے ہوئے باہر آتے آتے ٹھٹھک جاتی ہے۔

//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم/فون بوتھ

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ کچھ اداسی سے معیز سے بات کر رہی ہے۔

معیز: کیسے لگے ہیں تمہیں سارے گفٹس؟

عائشہ: اچھے ہیں (مدھم آواز)

معیز: بس اچھے ہیں۔ (حیران)

عائشہ: بہت اچھے ہیں۔ (بے ساختہ)

معیز: اتنی اداسی سے کیوں بات کر رہی ہو؟

عائشہ: چھ ماہ ہوئے ہیں معیز...... تم کب آؤ گے۔ (اداسی سے)

معیز: چھ ماہ کے بعد......

عائشہ: (بے ساختہ) دسمبر میں (مدھم آواز)

معیز: ہاں...... (بے ساختہ)

عائشہ: سچ کہہ رہے ہو؟

معیز: (مسکرا کر) بالکل...... تمہیں شک ہے کیا؟

عائشہ: (بے ساختہ) نہیں تم کہہ رہے ہو تو...... سو دسمبر میں آؤ گے تم......؟ (ٹالتے ہوئے)

معیز: آج ایک لڑکی سے ملا میں۔

عائشہ: (چونک کر) مجھے کیوں بتا رہے ہو؟ (چونک کر)

معیز: تو اور کسے بتاؤں؟ اپنی گرل فرینڈ کا اماں کو تو نہیں بتا سکتا......

عائشہ: (چونک کر) گرل فرینڈ......؟

معیز: ہاں انیلا نام ہے اس کا۔ (عائشہ شاکڈ ہو جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 1- B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، نور

نور کی آواز پر عائشہ کچھ ڈسٹربڈ انداز میں چونکتی ہے نور لاؤنج میں کھڑی اس سے کہہ رہی ہے۔

نور: اس وقت یہاں کیوں بیٹھی ہیں؟

عائشہ: ......کچھ سوچ رہی تھی۔ (الجھتے ہوئے)

نور: کیا۔ (لمبی خاموشی کے بعد)

عائشہ: تمہارے پاپا بہت اچھے انسان ہیں...... (طنزیہ ہنسی)

نور: ......یہ انہوں نے آپ کو بتایا......؟ ......کچھ زیادہ دیر نہیں کردی انہوں نے آپ کو یہ بتانے میں......

عائشہ: (سنجیدہ) تم میری غلطیوں کی سزا ان کو نہیں دے سکتی۔ (بے ساختہ)

نور: یہی بات میں کہوں تو......؟ ...... انہوں نے اپنی غلطیوں کی سزا آپ کو کیوں دی......؟

عائشہ: (سنجیدہ) کیا غلطی تھی ان کی؟

نور: (طنزیہ) آپ کو یاد نہیں ہے یا آپ میری زبان سے سننا چاہتی ہیں۔ (عائشہ کچھ بول نہیں پاتی......نور وہاں سے چلی جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا بیڈروم

کردار: عالیہ، ملیحہ

ملیحہ عالیہ کے پاس بیٹھی باتیں کررہی ہے۔

ملیحہ: عائشہ نے فون کیا؟ وہاں جا کر؟......

عالیہ: (ٹالتے ہوئے) ہاں معیز سے بات ہوتی ہے میری؟ (بے ساختہ)

ملیحہ: میں عائشہ کی بات کررہی ہوں امی......اس نے یا نور نے کیا ہے فون آپ کو......؟

عالیہ: (نظریں چرا کر) میں نے ہی بات نہیں کی معیز تو کرانا چاہ رہا تھا۔ پر میں کیوں کرتی......؟

ملیحہ: (سنجیدہ) آپ کو فون نہیں کیا...... پر خالہ کو روز کرتی ہے۔ کتنی کتنی دیر باتیں کرتی رہتی ہیں دونوں ماں بیٹی......اور آپ کو فون کرنے کے لیے وقت نہیں ہے اس کے پاس

امی اس کا قصور نہیں معیز کا قصور ہے...... یہ اس کا فرض تھا کہ

عالیہ: سارا قصور معیز ہی کا ہے...... بیٹھے بٹھائے اسے بیوی یاد آ گئی......اتنے سال اسے خیال نہیں آیا۔ (ناراض)

ملیحہ: اسے کہیں فون پر یہ سب کچھ...... آہستہ آہستہ پورا زن مرید ہو جائے گا......یاد ہے نا کس طرح کبھی عائشہ کا کلمہ پڑھتا تھا۔

عالیہ: یاد ہے......سب یاد ہے......(یوں جیسے عالیہ کو کچھ یاد آیا ہو)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا پرانا گھر

کردار: عالیہ، معیز

عالیہ فون پر معیز سے بات کررہی ہے۔ معیز کچھ ہنستا ہوا ماں سے کہہ رہا ہے۔

معیز: آپ کیسی باتیں کررہی ہیں امی؟

عالیہ: کیوں اس میں کیسی باتوں والی کیا بات ہے۔ (سنجیدہ)

معیز: آپ دوسری شادی کرنے کا کہہ رہی ہیں مجھے...... پتہ ہے آپ کو......؟ (سنجیدہ لیکن کچھ گڑبڑا کر)

معیز: ارے لو...... میں تو صرف پیپر میرج کا کہہ رہی ہوں وہ صابرہ کے بیٹے نے کی ہے۔ نیشنلیٹی مل گئی پھر اسے...... میں کون سا یہ کہہ رہی ہوں کہ اصل میں دو بیویاں گھر لے آ......اور میں کہوں گی تو بھی تو کہاں لے کر آنے والا ہے زن مرید ہے تو......

معیز: (ہنستا ہے) زن مرید ہی سمجھیں مجھے......اور اس طرح مشورے نہ دیں پیپر میرج بھی کوئی شریفوں کا کام نہیں ہوتا امی (بے ساختہ)

عالیہ: ساری دنیا کرتی پھرتی ہے۔ (سنجیدہ ہو کر)

معیز: ساری دنیا کو کرنے دیں۔ میری بیوی ہے۔ بیٹی ہے میں اس طرح کے کام نہیں کرسکتا

عالیہ: (سنجیدہ) تیرے ہی فائدے کے لیے کہہ رہی تھی میں...... نیشنلٹی مل جاتی تو تیری بیوی اور بیٹی ہی کو فائدہ ہونا تھا......کوئی مجھے بلا کر رکھنا تھا تو نے پاس......

معیز: (سنجیدہ) نیشنلٹی لے کر میں نے کیا کرنا ہے امی...... پانچ دس سال محنت کر کے چار پیسے بنالوں...... پھر پاکستان ہی آ کر سیٹ ہونا ہے میں نے۔ یہ ملک میرے جیسوں

کے لیے نہیں ہے۔ (خفا ہو کر)

عالیہ: لو ابھی گیا ہے نہیں اور آنے کی پڑ گئی تجھے...... لگتا ہے پھر بیوی نے کوئی نئی پٹی پڑھائی ہے تجھے۔ (خفا ہو کر)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا پرانا گھر

کردار: عالیہ، مدیحہ

مدیحہ ماں کے پاس بیٹھی بے حد خفگی کے عالم میں اس سے کہہ رہی ہے۔

مدیحہ: غلط مشورے نہ دیا کریں بھائی جان کو آپ

عالیہ: لو کون سے غلط مشورے دے دیئے میں نے۔ (چونک کر)

مدیحہ: امی گھر تڑوا دیں گی آپ اس طرح بھائی جان کا۔ (سنجیدہ)

عالیہ: لو میں پاگل ہوں کیا......؟...... اپنی بھانجی کو بہو بنا کر لائی ہوں...... میری بیٹی بہن کے گھر ہے...... اور میں گھر تڑواؤں گی اپنے بیٹے کا...... خالی کاغذی شادی ہوتی ہے وہ...... کئی مرد کرتے ہیں...... وہ اس دن صابرہ نے۔

مدیحہ: (بات کاٹ کر) ان کو چھوڑیں آپ محلے والے کیا کرتے ہیں انہیں کرنے دیں...... پر آپ بھائی جان کو اس طرح کے مشورے نہ دیں...... عائشہ کو پتہ چل جائے تو بہت دکھ ہو گا اسے

عالیہ: (ناراض ہو کر) اتنی سگی مت بن عائشہ کی تو...... بھابھی بھابھی ہی ہوتی ہے چاہے خالہ کی بیٹی ہی کیوں نہ ہو...... ابھی تک جواد سے تو بات کی نہیں اس نے۔

مدیحہ: (سنجیدہ) امی کی ہے اس نے جواد سے بات...... اب کوئی اللہ دین کا چراغ تو ہے نہیں اس کے پاس کہ دو دن میں رشتہ کرا دے میرا جواد کے ساتھ...... اور آپ نے کون سا جواد کی اماں سے بات کر لی ہے......

عالیہ: (ناراض ہو کر) لو...... میں لڑکی کی ماں ہو کر خود پہنچ جاؤں اس کے گھر ہماری بیٹی بیاہ کر لے جائے اپنے گھر...... بڑا اچھا مشورہ ہے تمہارا...... کپڑے نکالو الماری سے میرے (ناراض ہو کر)

//Cut//

Scene No # 15- B

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ، ملیحہ

ملیحہ عالیہ سے کہہ رہی ہے۔

ملیحہ: کیا سوچ رہی ہیں امی؟ (چونک کر کچھ بے چین)

عالیہ: کچھ نہیں...... مدیحہ نہیں آئی بڑے دنوں سے...... اللہ خیر کرے...... سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو اس کے گھر......

//Cut//

Scene No # 18

وقت: رات

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: نور، فرحان

نور اپنے بیڈروم میں بیٹھی کچھ لکھ رہی ہے جب دروازے پر دستک دے کر فرحان اندر داخل ہوتا ہے نور اسے دیکھتی ہے۔ اسے جیسے اندازہ ہے کہ وہ کس لیے اندر آیا ہے اور وہ جیسے جھگڑے کے لیے تیار ہے۔

فرحان: میری وال فوٹوز کو آپ نے خراب کیا ہے؟......

نور: ہاں...... (ٹھنڈا لہجہ)

فرحان: کیوں؟ (بے ساختہ)

نور: کیونکہ وہ مجھے بری لگیں۔

فرحان: (سنجیدہ) کیا برا تھا ان میں......؟ (بے ساختہ)

نور: جا کر ان پکچرز کو دوبارہ دیکھو...... تمہیں پتہ چل جائے گا کہ ان میں کیا برا تھا

فرحان: میں سمجھتا تھا آپ grown up ہیں لیکن آپ نہیں ہیں۔

What you did was quite childish وہ کہہ کر کمرے سے نکل جاتا ہے

نور کچھ تھا کچھ بے چین اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے یوں جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ اس کو کیا کہتی۔

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ

معیز فجر کے کچھ دیر بعد اپنے کمرے سے سٹنگ ایریا میں آتا ہے اور ایک لمحہ کے لیے ٹھٹھکتا ہے۔ عائشہ سٹنگ ایریا کے ایک صوفہ پر لیٹی سو رہی ہے۔ وہ سکڑی سمٹی ہوئی لیٹی ہے۔ وہ کچھ دیر دور کھڑا اسے دیکھتا رہتا ہے بے حد سنجیدگی سے...... پھر پتہ نہیں کیا خیال آنے پر بے حد دبے قدموں خالی الذہنی کے عالم میں چلتا اس کے قریب آ کر کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی نظریں عائشہ کے چہرے پر پھیلی ہلکی جھریوں کے جال پر ہیں اور ان میں بے حد تکلیف ہے۔ وہ یونہی کھڑا اس کے چہرے سے اس کے بالوں پر نظر دوڑاتا ہے۔ جو تقریباً سارے سفید ہیں۔ اس وقت وہ پہلی بار اس کا سر ڈھکے بغیر دیکھتا ہے۔ معیز کی آنکھوں میں عجیب سی تکلیف جھلکتی ہے۔ وہ جیسے کچھ بے چین ہو کر واپس بیڈروم میں جاتا ہے اور ایک کمبل لا کر بے حد آہستگی سے اسے اوڑھاتا ہے۔ عائشہ بے خبر ہے پھر وہ اسی بے چین انداز میں کچن کی طرف جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا بیڈروم

کردار: عالیہ، ملازمہ

عالیہ بستر پر بیٹھی ملازمہ سے ٹانگیں دبوا رہی ہے لیکن وہ جیسے اس کے ٹانگیں دبانے سے ناخوش نظر آتے ہوئے اس سے کہہ رہی ہے۔

عالیہ: پتہ نہیں کیسے لوہے جیسے ہاتھ ہیں تیرے۔ کس طرح ٹانگیں دبا رہی ہے تو۔ مجھے تو لگ رہا ہے پہلے سے زیادہ درد ہونے لگا ہے میری ٹانگوں میں۔

ملازمہ: (ناراض) لو پوری جان لگا دی ہے میں نے...... پر آپ کو تو میرے ہاتھ کا کوئی کام پسند نہیں آتا...... اب عائشہ بی بی جیسے ہاتھ کہاں سے لاؤں میں۔

عالیہ: پسند کرنے والی چیز ہو تو پسند آئے۔ (سنجیدہ)

ملازمہ: ایمانداری سے کہوں بیگم صاحبہ آپ کو تو کسی کے ہاتھ کا کام پسند نہیں آتا...... فرح باجی بھی یہی کہہ رہی تھیں۔

عالیہ: (ناراض ہو کر) زیادہ بڑ بڑ کرنے کی ضرورت نہیں اور یہ فرح سے تو میں پوچھتی ہوں نوکر سے میری برائی کرتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: معیز کا لاؤنج

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ صوفے پر سوئے سوئے کھٹکے کی آواز پر چونک کر آنکھیں کھولتی ہے اور معیز کو کچن میں کام کرتے دیکھتی ہے وہ چائے بنا رہا ہے وہ یک دم کچھ بڑبڑا کر اٹھتی ہے اور اپنا دوپٹہ سر پر اوڑھتے ہوئے کچھ گھبرائے انداز میں کچن میں جا کر کہتی ہے۔

عائشہ: میں بنا دیتی ہوں چائے...... مجھے جگا دیتے۔ (معیز خاموش رہتا ہے جواب نہیں دیتا عائشہ چائے بنانے لگتی ہے معیز چپ چاپ کچھ کہے بغیر ٹیبل پر بیٹھ جاتا ہے۔

عائشہ چائے بناتے ہوئے وقتاً فوقتاً اس کو جیسے کچھ پریشان نظروں سے دیکھتی ہے یوں جیسے اس کی چپ سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو پھر وہ چائے کا ایک کپ بنا کر اس کے سامنے لا کر رکھ دیتی ہے۔ معیز اسی انداز میں چپ چاپ سر جھکائے اپنے سامنے پڑے کپ کو دیکھتا رہتا ہے۔ عائشہ جیسے کچھ اور پریشان ہو کر واپس سٹنگ ایریا میں جاتی ہے اور معیز کو پھر دیکھتی ہے۔ وہ اب بھی ویسے ہی بیٹھا چائے سے اٹھتی بھاپ کو دیکھ رہا ہے۔ وہ اسے پریشان انداز میں دیکھتے ہوئے ساتھ ساتھ کمبل اٹھا کر تہہ کرنے لگتی ہے۔ پھر یک دم وہ کہتی ہے۔

عائشہ: میں...... میں نور کو سمجھاؤں گی

معیز: کیا......؟......

عائشہ: پتہ نہیں کیوں کرتی ہے وہ ایسے

معیز: (عجیب انداز میں اس سے کہتا ہے) تمہیں نہیں پتہ (اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے حد چبھتے انداز میں عائشہ چند لمحوں کے لیے بول نہیں پاتی پھر ایک دم نظریں چراتے ہوئے کہتی ہے۔)

عائشہ: ناشتہ کتنے بجے کریں گے آپ؟

معیز: (تلخی سے کہہ کر ٹیبل سے اٹھ کر چلا جاتا ہے) زندگی میں بس یہی تو اہم ہے...... ناشتہ کھانا، چائے پانی...... کوئی اور چیز اس سے اہم ہو سکتی ہے کیا؟ (عائشہ بے حد

اپ سیٹ اسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا بیڈروم

کردار: عالیہ

عالیہ کمرے میں اپنی عینک ڈھونڈتی پھر رہی ہے اور ساتھ کچھ بوکھلائے انداز میں بڑبڑا بھی رہی ہے۔ بستر پر ایک رحل میں قرآن پاک پڑا ہے یوں لگ رہا ہے جیسے وہ قرآن پاک پڑھنے کے لیے عینک ڈھونڈتی پھر رہی ہے۔

عالیہ: پتہ نہیں کہاں رکھ دی ہے عینک...... کتنی بار کہا ہے میری چیزوں کو ادھر سے ادھر مت کرو پر مجال ہے کسی پر اثر ہو...... عائشہ کمرہ صاف کرتی تھی تو۔ (وہ بات کرتے کرتے عائشہ کے ذکر آنے پر یک دم جیسے رک جاتی ہے۔ یوں جیسے اسے احساس ہوا ہو کہ وہ کسی غلط چیز کی تعریف کرنے لگی تھی و کچھ دیر بے مقصد جیسے کچھ بے چین کھڑی رہتی ہے پھر آ کر بستر پر بیٹھ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن

جگہ: فرحان کا بیڈروم

کردار: فرحان، معیز

معیز صبح صبح فرحان کے بیڈروم میں اسے جگانے کے لیے جاتا ہے اور لائٹ آن کرتے ہوئے اس کے بستر کے پاس جا کر اس کا کمبل ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

معیز: Wake up Farhan You are getting late

فرحان: What time is it? (جمائی لیتے ہوئے)

معیز: خود دیکھو۔ (اٹھاتے ہوئے)

فرحان: Oh I am so sleepy! Why do we have to go to sehool every day.

معیز: روز ایک ہی سوال...... کوئی اور سوال نہیں ہے تمہارے پاس۔ (بات کاٹتے ہوئے۔)

فرحان: You never gave me a Satis factory answer (وہ کہتے ہوئے کمرے سے جانے لگتا ہے تو خالی دیوار دیکھتا ہے۔)

معیز: صبح صبح argument نہیں کر سکتا میں۔...... یہ وال پر سے پکچر کیوں ہٹا دیں۔

فرحان: ایسے ہی...... دوسری پکچرز لگاؤں گا (کچھ اٹک کر)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: عائشہ کی ماں کا گھر، معیز uk میں گھر

کردار: عائشہ، ماں

ماں فون پر عائشہ سے بات کر رہی ہے اور وہ چپ چاپ سن رہی ہے۔

ماں: معیز ٹھیک ہے اب تمہارے ساتھ......؟......

عائشہ: ٹھیک ہے۔ (مشینی انداز)

ماں: بات کرتا ہے۔

عائشہ: کرتا ہے۔

ماں: (بے ساختہ) باہر گھمانے پھرانے لے کر گیا......؟......

عائشہ: (بے ساختہ) نہیں۔

ماں: (تسلی دیتے ہوئے) کوئی بات نہیں لے جائے گا...... آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا وہ...... اب وہاں پاس رہو گی تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

عائشہ: (مدھم آواز) میں اب بھی پاس نہیں ہوں اس کے امی...... اب بھی اتنی ہی دور ہوں...... ہمیشہ اتنی ہی دور رہوں گی...... بیچ میں فاصلہ نہیں آیا۔ وقت آ گیا ہے...... بہت وقت گزر گیا ہے...... لگتا ہے زندگی گزر گئی ہے۔

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا بیڈروم/معیز کا لاؤنج

کردار: عالیہ، معیز

عالیہ اپنے بیڈروم میں بیٹھی معیز سے فون پر بات کرتی ہے۔

معیز: گھر میں سب خیریت ہے؟ (سنجیدہ)

عالیہ: ہاں خیریت ہی ہے گھر میں......اللہ کا شکر ہے......تم سناؤ وہاں سب ٹھیک ہے؟

معیز: (بے ساختہ) ہاں ٹھیک ہے سب کچھ...... (کچھ عجیب انداز)

عالیہ: بیٹی نے کوئی نئی مصیبت تو کھڑی نہیں کی......؟

معیز: (بے ساختہ) کوئی مصیبت کھڑی نہیں کی اس نے امی

عالیہ: (بظاہر بے حد نارمل لہجے میں) اور عائشہ گھر کا کام وام تو کرتی ہے وہ......؟......

معیز: (بے ساختہ) کرتی ہے......بات کریں گی اس سے......؟

عالیہ: (بے ساختہ) اس نے نہیں کہا کہ مجھ سے بات کرنی ہے......؟......کتنے دن تو ہو گئے اسے گئے۔؟

معیز: نہیں اس نے نہیں کہا۔

عالیہ: ہاں اس نے تو خدا کا شکر ادا کیا ہوگا۔ جان چھوٹی اس کی مجھ سے......(جیسے معیز کے جملے پر کچھ خفا ہو کر)

معیز: بات کرواتا ہوں آپ کی اس سے

عالیہ: کوئی ضرورت نہیں ہے......میں نے کیا کرنا ہے اس سے بات کر کے......؟...... (ناراض انداز)

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: معیز کا لاونج

کردار: معیز، عائشہ

معیز ناشتہ ختم کرتے ہوئے اٹھتے ہوئے عائشہ سے کہتا ہے جو کچن میں کچھ کام کر رہی ہے۔

معیز: آج واپسی پر تیار رہنا......تمہیں کچھ کپڑے اور جوتے دلوانے ہیں مجھے......کچھ اور بھی چاہیے ہو تو وہ بھی دیکھ لینا......نور سے بھی پوچھ لینا۔

عائشہ چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے اپنے ہاتھ نیپکن سے خشک کرتے ہوئے۔ (وہ کہتے ہوئے جاتا ہے)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: نور، عائشہ

نور بے حد خفگی کے عالم میں عائشہ سے کہتی ہے۔

نور: اب آپ ان کے ساتھ شاپنگ پر جائیں گی......؟ کیوں؟......ضرورت کیا ہے آپ کو......؟

عائشہ: انہوں نے خود کہا ہے۔ (سنجیدہ)

نور: وہ جو بھی کہیں آپ کا ماننا فرض نہیں ہے......ان کا اتنا ہی خیال ہے تو وہ پیسے دے دیں......میں اور آپ خود شاپنگ کر سکتے ہیں اپنے لیے

عائشہ: (سنجیدہ) میں یہ کیسے کہہ سکتی ہوں ان سے؟

نور: (بے ساختہ) میں کہہ دیتی ہوں......

عائشہ: (کچھ سوچ کر)......وہ خود شاپنگ کرائیں گے تو انہیں خوشی ہوگی۔

نور: ......ہر چیز میں ان کی خوشی کیوں اہم ہے آپ کے لیے؟......میری خوشی کی بھی کوئی Importance ہے آپ کے لیے......(تلخی سے)

عائشہ: نور......

نور: (بات کاٹ کر) یہ جو کچھ ہوا ہے نا آپ کے ساتھ امی ......یہ آپ کے اسی attitude کی وجہ سے ہوا ہے۔ زندگی میں "اپنی خوشی" نام بھی ایک چیز ہوتی ہے (کہہ کر جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 28-A

وقت: شام

جگہ: سڑک

کردار: معیز، عائشہ

معیز چپ چاپ سپاٹ اور بے تاثر چہرے کے ساتھ گاڑی چلا رہا ہے۔ عائشہ اس کے برابر بیٹھی کچھ نروس انداز میں ونڈ سکرین سے باہر دیکھ رہی ہے۔ دونوں کو بیک وقت کچھ یاد آتا ہے۔

// Flashback //

//Cut//

Scene No # 29

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: عائشہ،معیز

معیز بائیک چلا رہا ہے۔ عائشہ پیچھے بیٹھی ہوئی ہے دونوں ہنستے ہوئے مگن انداز میں باتیں کر رہے ہیں۔

معیز: اگر کبھی میرا ایکسیڈنٹ ہوا تو تمہاری باتوں کی وجہ سے ہوگا

عائشہ: نہیں الٹی باتیں کرنے کی وجہ سے ہوگا...... اب یہ کرنے والی بات ہے جو کی ہے تم نے۔(ناراض ہوکر)

معیز: یار اب گونگا بن کر تو نہیں بیٹھ سکتا میں تمہارے ساتھ۔(بے ساختہ)

عائشہ: پچھلے آدھے گھنٹے سے تم بول رہے ہو میں کب بولی ہوں؟ (ناراض ہوکر)

معیز: خدا کا خوف کرو عائشہ...... دو جملے بولے ہوں گے میں نے باقی سب کو تم نے ہی کہا ہے۔

عائشہ: (ناراض ہوکر) میں نے کہا ہے......؟ تم سناتے پھر رہے ہو مجھے اپنی جوانی کے قصے

معیز: (ہنستا ہے) جوانی......؟ یار میں جوان ہوں ابھی......

عائشہ: شادی شدہ ہو تم اب

معیز: (بے ساختہ) تو اس سے عمر میں اضافہ تو نہیں ہو جاتا...... ہاں عمر میں کمی ضرور ہو جاتی ہے اور عقل میں بھی۔

عائشہ: اس طرح کی باتیں کرنی ہیں۔ تو مت کرو مجھ سے کوئی بات (طنزیہ)

معیز: تم چپ رہ سکتی ہو تو رہ لو......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: میں رہ لوں گی تم نہیں رہ سکتے...... (بے ساختہ)

معیز: چیلنج مت کرو مجھے...... (بے ساختہ)

عائشہ: اب ایک لفظ نہیں بولوں گی میں۔ (بے ساختہ)

معیز: اور میں بھی۔ (کچھ دیر دونوں چپ رہتے ہیں پھر معیز کچھ پریشان ہوکر)

معیز: اس طرح کرو گی تو بائیک بند کر دوں گا میں...... سفر لمبا لگنے لگتا ہے۔ مجھے تمہاری

خاموشی سے...... میں گردن موڑ کر دیکھنے لگا ہوں تمہیں چاہے ایکسیڈنٹ ہو جائے

عائشہ: (اس کی گردن سیدھی کر کے) سامنے دیکھو...... دیکھا تم چپ رہ سکتے ہو۔

معیز: تمہارے سامنے نہیں رہ سکتا۔ (ہنستا ہے)

//Cut//

Scene No # 28-B

وقت: شام

جگہ: سڑک

کردار: معیز، عائشہ

معیز بے اختیار بریک پر پاؤں رکھتا ہے گاڑی کو جھٹکا لگتا ہے۔ وہ اور عائشہ یک دم جیسے کسی سوچ سے واپس حال میں آتے ہیں۔ پھر دونوں جیسے سنبھل جاتے ہیں۔ سفر پھر خاموشی سے طے ہونے لگتا ہے لیکن دونوں کی آنکھوں میں عجیب سی تکلیف ہے اور رنج بھی۔

//Cut//

Scene No # 30

وقت: شام

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور،فرحان

فرحان سٹنگ ایریا میں بیٹھا TV دیکھتے ہوئے کوئی فٹ بال میچ دیکھ رہا ہے نور بے حد بے تابی اور کچھ بے چینی سے گھر میں ادھر سے ادھر پھر رہی ہے وہ کبھی کھڑکی کو دیکھتی ہے کبھی دروازے کے پاس جا کر باہر دیکھتی ہے اور کبھی ونڈوز میں جا کر باہر جھانکنے لگتی ہے فرحان وقتاً فوقتاً اسے دیکھتا ہے اور اس کی بے چینی نوٹ کرتا ہے لیکن کچھ کہتا نہیں۔ بالآخر نور بے حد بے چین ہو کر اس کے پاس آ کر کہتی ہے۔

نور: کہاں گئے ہیں "تمہارے پاپا میری "امی" کو لے کر......؟

فرحان: شاپنگ کرنے۔(TV دیکھتے ہوئے)

نور: جانتی ہوں میں...... میں جگہ کا پوچھ رہی ہوں۔(سنجیدہ)

فرحان: شاپنگ پلیس کا نام بتاؤں؟ (سنجیدہ)

نور: یہاں سے کتنی دور ہے یہ بتاؤ...... اتنا ٹائم تو نہیں لگتا چند کپڑے اور جوتے خریدنے میں......

فرحان: (اسی طرح TV دیکھتے ہوئے) ہوسکتا ہے کچھ اور بھی انہیں buy کرنا ہو (اسی طرح TV دیکھتے ہوئے)

نور: پھر بھی اتنا ٹائم نہیں لگ سکتا

فرحان: (اسی انداز میں) ہوسکتا ہے کھانا کھانے رک گئے ہوں...... کافی پی رہے ہوں۔

نور: (بے حد برا مان کر) کیوں کھائیں گی وہ تمہارے پاپا کے ساتھ کھانا اور کیوں پئیں گی وہ کافی۔ (بے ساختہ)

فرحان: کیونکہ وہ پاپا کی وائف ہیں۔ (نور جیسے چند لمحے کو بول نہیں پاتی پھر بے حد اپ سیٹ ہو کر دوبارہ ونڈو کے پاس جا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔)

// Freeze //

قسط نمبر 12

Scene No # 1

وقت: دن

جگہ: منصور کا گھر

کردار: شبانہ، منصور

شبانہ کچن میں کچھ پکاتے ہوئے ساتھ منصور سے بات کر رہی ہے۔ منصور فریج میں کچھ تلاش کر رہا ہے۔

شبانہ: معیز بھائی نے عائشہ کو چھوڑ کر دوسری شادی کیوں کی؟

منصور: کوئی مسئلہ ہو گیا تھا دونوں کے درمیان! (ٹالتے والا انداز)

شبانہ: کیسا مسئلہ۔ (تجسس سے)

منصور: ہو گیا تھا۔

شبانہ: (بے ساختہ) کھل کر کیوں نہیں بتاتے آپ......

منصور: (ٹالتے ہوئے) تم جان کر کیا کرو گی؟

شبانہ: (بے ساختہ کہہ کر کچھ ترس والے انداز میں) کچھ نہیں کروں گی لیکن کچھ پتہ تو چلے مجھے...... بڑا ترس آیا ہے مجھے عائشہ کو دیکھ کر...... جوانی میں بڑی خوبصورت ہو گی...... پتہ نہیں معیز بھائی کو دوسری شادی کی کیا سوجھی...... اور وہ بھی انیلا جیسی عورت سے...... توبہ ہے...... مجھے تو بڑا غصہ آ رہا تھا معیز بھائی پر۔

منصور: غصے کی بجائے کام کرو تم (بات کاٹ کر)

شبانہ: ہیں تو آپ کو کیا لگ رہا ہے فارغ بیٹھی ہوں میں؟ (سالن کو دیکھتے ہوئے)

منصور: کتنا وقت ہے کھانے میں۔

شبانہ: (کچھ خفا ہو کر) میں نے کچھ پوچھا تھا آپ سے۔

منصور: کیا پوچھا تھا؟

شبانہ: (ناراض ہو کر) عائشہ کے بارے میں پوچھا تھا میں نے۔

منصور: (بے ساختہ) خود عائشہ بھابھی سے ہی پوچھ لینا تم۔

شبانہ: (ناراض ہو کر) الٹے مشورے نہ دیں مجھے...... زخموں پر نمک چھڑکنے کی بات

کرر ہے ہیں آپ......اس سے پوچھوں کہ بتاؤ تمہارے میاں نے تمہارے ہوتے ہوئے دوسری شادی کیوں کی۔ (منصور کچھ کہے بغیر جاتا ہے)

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: شاپنگ مال کے باہر کی جگہ

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ ایک جگہ پر کھڑی سڑک سے گزرتی ٹریفک کو دیکھتے ہوئے معیز کا انتظار کر رہی ہے اس کے ہاتھ میں ایک شاپنگ بیگ ہے۔ جب معیز کافی کے دو کپ لیے نمودار ہوتا ہے اور اس کے پاس پہنچ کر کچھ کہے بغیر ایک کپ اس کی طرف بڑھاتا ہوا اس کے ہاتھ سے شاپنگ بیگ لے لیتا ہے۔ عائشہ جیسے بے حد حیرانی کے عالم میں اسے دیکھتی ہے اور پھر بھاپ اڑاتے کافی کے کپ کو پھر دوبارہ معیز کا چہرہ دیکھتی ہے جو اب آہستہ آہستہ چلنا شروع ہو چکا ہے ایک لمحے کے لیے کافی کے کپ کو دیکھتے ہوئے عائشہ کو جیسے کچھ یاد آتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ:

کردار: عائشہ، معیز

عائشہ اور معیز دونوں بیٹھے کافی پی رہے ہیں وہ ایک بازار میں چل رہے ہیں۔

چلتے چلتے۔

معیز: بری عادت ڈال ہے تم نے۔

عائشہ: کیا؟ (چونک کر)

معیز: کافی کی......میں کہاں پیتا تھا......؟

عائشہ: تو مت پیئو۔ (کندھے اچکا کر)

معیز: تو تم کس کے ساتھ پیا کرو گی کافی......؟

عائشہ: (لاپرواہی سے) اکیلے بھی پی سکتی ہوں میں......!

معیز: (طنز اور خفا) ہاں تم ہر کام اکیلے کر سکتی ہو۔ میری ضرورت نہیں ہے تمہیں۔ (خفا ہو کر)

عائشہ: اب یہ کیا بات ہوئی......ہم کافی کی بات کر رہے تھے۔ (بے ساختہ)

معیز: کافی ہی کی بات کر رہے ہیں ہم......(بے ساختہ)

عائشہ: تم تو اپنی اور میری بات کر رہے ہو۔

معیز: (بے ساختہ شرارتی انداز میں) ہاں تو میں اپنی ہی بات کر رہا ہوں۔

عائشہ: (خفا ہو کر) بعض دفعہ تم بے تکی باتیں کرنا نہیں شروع کر دیتے؟......(سنجیدہ)

معیز: تو؟

عائشہ: (بے ساختہ) تو یہ کہ عقل کی باتیں کیا کرو۔

معیز: تمہارے ساتھ رہتے ہوئے بھی؟......(مصنوعی سنجیدگی)

عائشہ: کیا مطلب ہے تمہارا؟ (بے ساختہ ہنس کر اسے منانے کی کوشش کرتا ہے)

معیز: میرا مطلب ہے کافی پیتے ہوئے بھی؟......اچھا اچھا ناراض مت ہو یار......اچھی لگتی ہو۔ (عائشہ آخری جملے پر مسکرا دیتی ہے) (بے ساختہ کہتا ہے)

معیز: صرف غصے میں۔

عائشہ: (وہ پھر خفا ہوتی ہے) معیز......

معیز: (چھیڑتا ہے) نہیں نہیں...... جب تم خاموش بیٹھی ہوتی ہو تب بھی اچھی لگتی ہو۔ (بے ساختہ ناراض ہو کر)

عائشہ: اور تم خود تمہاری زبان کتنی چلتی ہے۔

معیز: میں نے بتایا تھا تمہیں میں تمہارے سامنے خاموش نہیں بیٹھ سکتا۔ (کندھے اچکا کر)

عائشہ: اور میں بھی۔ (مسکرا کر)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: معیز، عائشہ

دونوں ایک پارک کی ایک بینچ پر کافی کا ایک ایک کپ ہاتھ میں لیے بے حد چپ چاپ بیٹھے ہیں۔ دونوں گہری سوچ میں ڈوبے کافی پی رہے ہیں اور دونوں کے درمیان بینچ پر کافی فاصلہ ہے۔ ایک عجیب سی خاموشی اور سناٹا ہے اس سین میں...... یوں جیسے دونوں منتظر ہوں ایک دوسرے کے بولنے کا اور خود دونوں کچھ بول نہ رہے ہوں۔

کچھ دیر دونوں اسی طرح بیٹھے رہتے ہیں پھر معیز یک دم اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

معیز: دوپہر ہو رہی ہے بچے انتظار کر رہے ہوں گے۔

عائشہ: ......جی......(بالکل میکانکی انداز میں کہتے ہوئے اپنی کافی وہیں چھوڑتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوتی ہے معیز اسے کپ چھوڑتے دیکھ کر کہتا ہے۔)

معیز: تمہاری کافی رہ گئی ہے۔(کافی کے کپ کو دیکھ کر مدھم آواز میں)

عائشہ: بس اتنی ہی پینی تھی مجھے...... بہت کڑوی ہے۔

معیز: (عجیب سا لہجہ) کافی کڑوی ہی ہوتی ہے۔

عائشہ: (کافی کے کپ کو غور سے دیکھ کر جیسے کچھ سوچتے ہوئے۔) 15 سال پہلے اتنی کڑوی نہیں تھی۔ پندرہ سال بعد پی ہے تو......شاید عادت نہیں رہی اس لیے......(کچھ دیر جیسے بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے عجیب سے لہجے میں)

معیز: بہت پسند تھی تمہیں...... پندرہ سال کیسے چھوڑ دی تم نے......

عائشہ: (کچھ بڑبڑانے والا انداز) اس سے زیادہ پسندیدہ چیزیں چھوڑنی پڑیں مجھے...... یہ تو صرف کافی تھی۔ ۔(معیز اس کے جملے پر یک دم جیسے کچھ ناراض ہو کر چلنے لگتا ہے ا۔ سے جیسے جواد کا خیال آ جاتا ہے عائشہ کچھ حیرانی سے اسے یوں جاتے دیکھتی ہے اور پھر چپ چاپ اس کے پیچھے چلنے لگتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 5

وقت: رات

جگہ: معیز کا پاکستان میں گھر

کردار: حبیب، فرح، بچے، ماں

حبیب فرح اور بچوں کے ساتھ TV دیکھ رہا ہے جب عالیہ جیسے کچھ بے چین سی کمرے میں آتی ہے۔

عالیہ: یہ معیز کو گئے کتنے دن ہو گئے؟ (فرح اور حبیب ایک دوسرے کو جیسے کچھ معنی خیز نظروں کے ساتھ دیکھتے ہیں پھر حبیب جیسے کچھ جھنجھلا کر ماں سے کہتا ہے۔ فرح ریموٹ سے TV کی آواز کم کر دیتی ہے۔

حبیب: آخر آپ کو ہو کیا گیا ہے......؟ ...... ہر روز وہی پوچھتی رہی ہیں...... فون پر بات تو ہوتی رہتی ہے آپ کی اس کے ساتھ...... پھر کیا مسئلہ ہے آپ کو......؟......

عالیہ: (اُسی انداز میں) کوئی مسئلہ نہیں ...... بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی...... اولاد ہے میری...... میں نہیں پوچھ سکتی۔

حبیب: (اسی انداز میں) پوچھیں پر ہر روز پوچھنے مت بیٹھ جائیں......ایک بھائی جان ہیں انہوں نے تو پرواہ نہیں کی آپ کی...... دھڑلے سے اپنی بیوی اور بیٹی کو آپ کے سامنے لے گئے پاکستان سے...... اور اب آپ بیٹھی دن گن رہی ہیں...... انہوں نے کیا واپس پاکستان آ جانا ہے۔(عالیہ کوئی جواب دیئے بغیر اسی طرح پلٹ کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔ اس کے کمرے سے نکلتے ہی فرح کہتی ہے۔)

فرح: بھائی جان کا نہیں انہیں عائشہ کی پڑی ہے......خدمتوں کی عادت پڑی ہے...... اب اس کی واپسی کے دن گن رہی ہیں...... میں تو خود چاہتی ہوں جلدی واپس آئے وہ...... جان عذاب میں ڈال رکھی ہے آپ کی امی جان نے میری نکتہ چینیاں کر کر کے۔(بڑبڑاتے ہوئے TV کا والیم ریموٹ سے اونچا کر دیتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، فرحان، معیز، عائشہ

نور ابھی بھی بے حد خفگی کے عالم میں کمرے میں وقتاً فوقتاً چکر لگاتی ہے پھر دوبارہ کھڑکی کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے ناخن کترنے لگتی ہے بے حد بے چینی کے عالم میں فرحان اب بھی اسی طرح اطمینان سے لاؤنج کے صوفہ پر بیٹھا TV دیکھ رہا ہے وہ TV دیکھتے ہوئے جیسے بڑبڑانے والے انداز میں کہتا ہے۔

فرحان: you are aeting like a baby (بے حد خفگی سے)

نور: Shut up (وہ اسی انداز میں TV دیکھتے ہوئے کہتا ہے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جیسے اسے نور کو تنگ کرنے میں مزہ آیا ہو۔)

فرحان: I already am تبھی بیرونی دروازہ کھلتا ہے اور معیز اور عائشہ اندر داخل ہوتے ہیں۔ نور اور فرحان دونوں ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ نور بے حد اپ سیٹ نظر آ رہی ہے۔ عائشہ شاپنگ بیگز پکڑے ہوئے ہے اور اندر آ رہی ہے جب نور بے حد تیکھے انداز میں کہتی ہے۔

نور: اتنی دیر لگا دی آپ لوگوں نے......(معیز اور عائشہ چند لمحوں کے لیے جیسے کچھ حیران کھڑے رہ جاتے ہیں پھر معیز جیسے کچھ وضاحت دینے کی کوشش کرتا ہے۔)

معیز: مارکیٹ یہاں سے کافی فاصلے پر

نور: (وہ بدتمیزی سے بات کاٹ کر عائشہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے معیز کچھ شرمندہ ہو جاتا ہے اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔) میں اپنی امی سے پوچھ رہی ہوں۔ (تلخی سے) آپ کو پتہ ہونا چاہئے تھا کہ میں نے کھانا کھانا ہوگا...... کچھ بھی نہیں پکا

عائشہ: میں ابھی بنا دیتی ہوں۔ (کچھ ہکلا کر)

نور: ابھی بنانا شروع ہوں گی کب بنے گا؟

عائشہ: فریج میں کل کا......

نور: (بات کاٹ کر) میں باسی کھانا نہیں کھاتی آپ کو پتہ ہے......

معیز: ریسٹورنٹ سے منگوا لیتے ہیں...... جلدی آ جائے گا...... (کہنے لگتا ہے)

نور: ...... مجھے نہیں کھانا۔ (وہ کہہ کر بے خفگی کے عالم میں اپنے کمرے کی طرف چلی جاتی ہے عائشہ اور معیز اسے ہکا بکا جاتے دیکھتے رہ جاتے ہیں۔

معیز: ریسٹورنٹ سے منگوا لیتا ہوں۔ وہ دونوں جیسے کچھ نادم ہیں۔ معیز کچن ایریا کی ایک دراز میں سے ایک ریسٹورنٹ کا مینیو کارڈ تلاش کرنے لگتا ہے۔ فرحان عائشہ سے کہتا ہے۔

فرحان: کیا buy کیا آپ نے؟

//Cut//

Scene No # 7

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ

عالیہ رات گئے اپنے کمرے میں اپنے بستر پر بے چین بیٹھی ہے۔ وہ کچھ دیر بے مقصد کمرے کے چکر لگاتی رہتی ہے۔ پھر جیسے خالی الذہنی کے عالم میں کمرے سے نکل جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ

عالیہ عائشہ کے کمرے میں داخل ہوتی ہے وہ جیسے کچھ بے چین ہے۔ پھر وہ اندر داخل ہو کر لائٹ آن کرتی ہے اور جیسے کمرے میں چلتے ہوئے دیکھتی ہے۔ کمرے میں جیسے عجیب سی ویرانی ہے عالیہ چلتے ہوئے جا کر ایک کرسی پر بیٹھ جاتی ہے اور اسی طرح کچھ غصے کچھ بے چینی کے عالم میں بڑبڑاتی رہتی ہے۔

عالیہ: مجھے جانے ہی نہیں دینا چاہئے تھا اس کو دیکھو ذرا اس کو...... وہاں جا کر پیچھے جیسے اسے کسی کا ہوش ہی نہیں ہے...... نہ فون...... نہ خیر خبر...... ایسے جیسے بڑا ظلم کر دیا ہے میں نے اس پر...... ساس سمجھ کر نہ سہی خالہ سمجھ کر ہی سہی۔ (وہ بات ادھوری چھوڑتی ہے) پر قصور اپنے بیٹے کا ہے...... اسے لے کر جانا ہی نہیں چاہئے تھا اسے۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے پھر اٹھ کر کمرے سے جانے لگتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 9- A

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، عائشہ

نور اپنے کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑکی سے باہر جھانک رہی ہے۔ وہ بے حد خفا نظر آ رہی ہے۔ تبھی عائشہ ایک شاپنگ بیگ لیے اندر داخل ہوتی ہے۔ نور پلٹ کر بے حد خفگی کے عالم میں ماں کو دیکھتی ہے۔

عائشہ: یہ تمہارے پاپا نے تمہارے لیے کچھ کپڑے لیے ہیں۔ (نور آگے بڑھ کر وہ بیگ اٹھا کر دور پھینکتے ہوئے کہتی ہے۔)

نور: نہیں چاہئے مجھے کوئی کپڑے......

عائشہ: نور

نور: (بے حد غصے سے) اب آپ ان کے ساتھ اس طرح باہر گھومنے جایا کریں گی۔

// InterCut //

Scene No # 10- A

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز نور کے کمرے کے دروازے کو کھولتا کھولتا اندر سے آنے والی آوازیں سن کر جاتا ہے۔ وہ جیسے نور کی باتیں سن کر بے حد اپ سیٹ ہو جاتا ہے

Voice over

عائشہ: وہ تمہارے پاپا ہیں نور (منت والا انداز)

نور: تو میں کیا کروں؟ مجھے نہیں اچھا لگتا ان کے ساتھ آپ کا جانا...... (وہی انداز)

عائشہ: صرف کپڑے خرید کر دلوانے) کے لیے لے گئے تھے وہ مجھے نور...... (غصے سے

نور: آپ میں کوئی self respect ہے امی؟ آپ میں کوئی self respect نہ ہے...... (معیز کے چہرے کا رنگ بدلتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 9- B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، عائشہ

عائشہ بے حد اپ سیٹ نور کے سامنے کھڑی ہے اور بے حد رنج اور تکلیف سے اسے دیکھ رہی ہے۔

عائشہ: نہیں کوئی self respect نہیں ہے میری self respect رکھ کر کیا کرنا ہے میں نے؟ (نم آنکھوں کیساتھ بڑبڑاتے ہوئے۔)

نور: آپ کو یاد ہے انہوں نے کیا کیا ہے آپ کے ساتھ......؟ 14 سال آپ کے شوہر نے کیا کیا ہے آپ کے ساتھ......؟......

// InterCut //

Scene No # 10- B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز بے حد اپ سیٹ دروازے کے باہر کھڑا نور کی آواز سن رہا ہے۔

نور: انہوں نے دوسری شادی کر لی یہاں نیشنلٹی کے لیے 14 سال انہوں نے میری اور آپ کی شکل نہیں دیکھی...... یہاں اپنے بیٹے اور بیوی کے ساتھ محبتیں کرتے

رہے...... اب بیوی مرگئی تو انہیں آپ کا خیال آ گیا...... پرانی بیوی نئی شادی سے سستی پڑے گی انہیں۔ (معیز کو جیسے اس کی باتیں سنتے ہوئے بہت تکلیف ہو رہی تھی۔ معیز بے حد اپ سیٹ ہوتا ہے اس کے آخری جملے پر۔)

// InterCut //

Scene No # 9- C

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، عائشہ

عائشہ بے حد رنج کے عالم میں نور سے کہہ رہی ہے۔

عائشہ: ایسی باتیں مت کرو نور۔

نور: (وہ غصے میں بات کرتے کرتے رو پڑتی ہے) کیوں نہ کروں؟ سچ نہ بتاؤں آپ کو؟ مجھے ان کے رویئے سے اتنی تکلیف نہیں ہو رہی جتنی آپ کے رویئے سے ہو رہی ہے امی...... بس یہ ویلیو ہے آپ کی...... اتنی ہی ویلیو ہے آپ کی؟

عائشہ: اتنی بھی نہیں ہے۔ (بے حد تھکے ہوئے لہجے میں)

// InterCut //

Scene No # 10- C

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز دروازے کے باہر کھڑا بے حد اپ سیٹ اندر ہونے والی گفتگو سن رہا ہے۔

عائشہ: اور اب اتنے سالوں بعد کوئی ویلیو رکھ کر کرنا بھی کیا ہے؟ میں صرف تمہارے لیے آئی ہوں یہاں...... ایک بار تمہارا ایڈمیشن ہو جائے تو پھر میں واپس چلی جاؤں گی...... میں تمہارے پاپا کے لیے نہیں آئی یہاں...... نہ ہی وہ مجھے اپنے لیے لے کر آئے ہیں یہاں۔

// InterCut //

Scene No # 9- D

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ،نور

عائشہ بے حد تھکے لہجے میں نم آنکھوں کے ساتھ نور سے کہہ رہی ہے۔

عائشہ: میرے اور ان کے درمیان اب کچھ نہیں ہے نور...... یہ چیزیں خریدنے سے...... ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے سے ایک کمرے میں رہنے سے بھی کچھ نہیں بدلے گا...... برف کی سل نہیں ہے بیچ میں گلیشیئر ہے اور گلیشیئر نہیں پگھلتے...... لیکن تم یہ سب کچھ نہیں سمجھوگی......اور نہ ہی سمجھو تو ہی اچھا ہے۔ (نور کھڑی اسے دیکھتی رہتی ہے۔ وہ کمرے میں بکھری ہوئی وہ چیزیں اٹھانے لگتی ہے جو نور نے پھینکی تھیں۔)

//Cut//

Scene No # 10- D

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز اندر سے آتی عائشہ کی آواز سن رہا ہے اور بے حد تھکا ہوا لگ رہا ہے ایک گہرا سانس لے کر وہ بے حد رنجیدہ وہاں سے چلا جاتا ہے آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتے ہوئے۔

//Cut//

Scene No # 11- A

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز بے حد تھکا ہوا گھر سے باہر لان میں آکر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ ایک سگریٹ کے پیکٹ سے ایک سگریٹ نکال کر لائٹر کی مدد سے سلگاتا ہے۔ وہ جیسے کسی بہت گہری سوچ میں لگ رہا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: بس

کردار: معیز، انیلا

معیز بس میں سفر کر رہا ہے، اور ایک سیٹ پر بیٹھا باہر دیکھ رہا ہے۔ جب انیلا اس کے

پاس آکر بیٹھتی ہے۔ وہ چونک کر اسے دیکھتا ہے۔ دونوں کے درمیان مسکراہٹوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔ کچھ دیر دونوں اسی طرح سفر کرتے رہتے ہیں۔ پھر انیلا اسے مخاطب کرتی ہے۔

انیلا: Are you Pakistani

معیز: جی......

انیلا: (مسکرا کر) Oh ہاں مجھے لگ رہا تھا۔

معیز: (مسکرا کر) آپ بھی۔

انیلا: (بے ساختہ) Yes British of Pakistani origin

معیز: (ہنس کر) میں تو مکمل پاکستانی ہی ہوں۔ (مسکرا کر)

انیلا: میں کبھی نہیں گئی وہاں میرے پیرنٹس پاکستان سے ہیں...... وہی جاتے رہتے ہیں وہاں...... ہر سال ہی جاتے ہیں وہاں۔ How long have you been here

معیز: (بے ساختہ) ایک سال ہونے والا ہے۔

انیلا: (مسکرا کر) کیا کرتے ہیں؟

معیز: محنت مزدوری

انیلا: (مسکرا کر) یعنی وہی جو سب کرتے ہیں۔

معیز: جی......اور آپ۔

انیلا: (بے ساختہ) میں بیوٹیشن ہوں۔

معیز: (ہنستا ہے) اوہ اچھا......یعنی آپ تو انسانیت کی خدمت کرتی ہیں۔ (بے اختیار ہنس کر جیسے اس کی بات کو پسند کرتی ہے)

انیلا: بڑی Interesting باتیں کرتے ہیں...... married ہیں؟

معیز: نہیں......(کچھ کہتے کہتے آنکھیں چرا کر جھوٹ بولتا ہے)

انیلا: اسی لیے ایسی باتیں کر رہے ہیں......کہاں رہتے ہیں......آپ......(مسکرا کر)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر (دوستوں کے ساتھ)

کردار: معیز

معیز اپنے کمرے میں بچھے ہوئے ایک میٹریس پر بیٹھا ہوا عائشہ اور نور کی تصویریں

دیکھ رہا ہے اور ان کی تصویریں دیکھتے دیکھتے یک دم اس کے کانوں میں انیلا کی آواز آنے لگتی ہے وہ جیسے انیلا کے بارے میں سوچنے لگتا ہے۔

انیلا: بڑے Interesting آدمی ہیں۔

معیز: وہ تو میں ہوں

انیلا: ہاں لیکن مجھے کم لوگ اتنے Interesting لگے ہیں۔

معیز: چلیں شکر ہے کم لوگوں میں شامل کیا آپ نے......شائد اسی طرح یاد رہ جاؤں میں آپ کو۔

انیلا: خیر یاد تو آپ ہر صورت میں رہ جائیں گے مجھے...... یہ میرا فون نمبر ہے......شائد ہم دوبارہ بھی مل سکیں کبھی بات کر سکیں۔۔

معیز: کیوں نہیں......کبھی کیوں......؟......اس ویک اینڈ پر ہی کیوں نہیں۔

انیلا: That would be great.

معیز اپنی جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس پر لکھا نمبر دیکھتا ہے وہ عائشہ اور نور کی تصویریں رکھ دیتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 11-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز ایک گہرا سانس لے کر جیسے تکلیف کے عالم میں آنکھیں بند کرتا ہے۔ پھر ایک دوسرا سگریٹ سلگاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز، انیلا

معیز ایک فون بوتھ میں ریسیور کان سے لگائے انیلا سے باتیں کر رہا ہے۔

انیلا: میں تو expect نہیں کر رہی تھی کہ آپ مجھے کال کریں گے۔

معیز: (مسکرا کر) مجھے لوگوں کو حیران کرنا اچھا لگتا ہے۔

انیلا: (مسکرا کر) اور مجھے حیران ہونا اچھا لگتا ہے......کوئی اور سرپرائز نہیں ہے آپ کے پاس میرے لیے؟

معیز: (بے ساختہ) For example (مسکرا کر)

انیلا: کوئی لنچ ڈنر کی آفر......چائے کافی Invitation (بے ساختہ)

معیز: (بے ساختہ) آپ کی خواہش ہے تو بالکل چلتے ہیں ڈنر کے لیے۔

انیلا: میری خواہش نہیں آپ کی خواہش ہونی چاہئے مجھے ڈنر پر لے جانے کی آپ نہیں لے جانا چاہتے مجھے ڈنر پر (سنجیدہ ہو کر)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: رات

جگہ: ریسٹورنٹ

کردار: معیز، انیلا

دونوں ایک ریسٹورنٹ کی ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھاتے ہوئے کسی بات پر ہنس رہے ہیں۔

انیلا: مجھے اندازہ تھا کہ آپ Interesting باتیں کرتے ہیں مگر یہ اندازہ نہیں تھا کہ اتنی Interesting باتیں کرتے ہیں۔

معیز: (بے ساختہ) یعنی آپ کی expectations پر پورا نہیں اترا میں

انیلا: (مسکرا کر) وہ تو ابھی دیکھنا پڑے گا۔

معیز: (بے ساختہ) کیوں؟

انیلا: (مسکرا کر) کیونکہ expectations ابھی اور بھی ہیں آپ سے......(دلچسپی سے)

معیز: مثلاً کیا expectation ہیں آپ کو؟......

انیلا: (مسکرا کر) بتا دوں گی سب کو پہلی ہی ملاقات میں جان لینا چاہتے ہیں آپ۔ (بے ساختہ)

معیز: ہاں......اگلی ملاقات کا کیا بھروسہ......؟......ہو نہ ہو

انیلا: (سنجیدہ ہو کر) کیوں؟......(آپ ملنا نہیں چاہتے مجھ سے؟...... دوبارہ......؟ (بے ساختہ)

معیز: میری بات نہیں ہے......آپ کی بات ہے......(بے ساختہ)

انیلا: میری کیا بات ہے؟(بے ساختہ)

معیز: آپ کو شائد مجھ سے دوبارہ ملنے میں دلچسپی نہ ہو......(بے ساختہ)

انیلا: دلچسپی نہ ہوتی تو ہم مل رہے ہوتے اس وقت......؟(بے ساختہ)

معیز: یعنی دلچسپی ہے؟

انیلا: (مسکرا کر) فی الحال تو ہے۔(ہنس کر)

معیز: آپ کے فی الحال سے ڈر لگ رہا ہے مجھے۔

انیلا: (بات بدلتے ہوئے) Tell me something about yourself Your family your life (وہ ایک دم سنبھل کر بیٹھ جاتا ہے......اور جیسے لفظ ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے۔)

معیز: My family? my life?

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن
جگہ: معیز کا بیڈروم
کردار: معیز، جاوید ایک دوسرا آدمی

معیز اور جاوید بیٹھے چائے پی اور باتیں کر رہے ہیں جب ایک آدمی اندر آتا ہے اور کہتا ہے۔

آدمی: تم سے کوئی لڑکی ملنے آئی ہے......انیلا نام بتا رہی ہے۔

معیز: اوہ اچھا انیلا آئی ہے...... میں ایک منٹ ذرا مل کر آتا ہوں۔(معیز ایک دم کو حیران ہوتا ہے لیکن گڑبڑاتا بھی ہے اور جاوید سے کچھ نظریں چراتا ہوا چائے کا کپ رکھتے ہوئے جاتا ہے جاوید سنجیدہ نظروں سے اس کو جاتا دیکھتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: دن
جگہ: پارک
کردار: معیز، انیلا

دونوں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں انیلا اس سے کہہ رہی ہے۔

انیلا: میں اتنی جلدی لڑکوں کے ساتھ فری نہیں ہوتی نہ ہی فرینڈ شپ کرتی ہوں......جتنی جلدی میں تم سے Close ہوگئی ہوں۔

معیز: (مسکرا کر) اچھا...... مجھے لگا تم بڑی سوشل ہو......؟

انیلا: (بے ساختہ) ہاں سوشل ہوں فرینڈلی ہوں لیکن ہر ایک کیساتھ نہیں۔(سنجیدہ)

معیز: good

انیلا: یہاں کی لڑکیوں کے بارے میں تم لوگ کچھ زیادہ ہی نیگیٹو Perception رکھتے ہو۔

معیز: (سنجیدہ) نیگیٹو کیسے۔(بے ساختہ)

انیلا: یہی جو تم کہہ رہے ہو تم سے دوستی ہوگئی تو تمہارا خیال ہے کسی کے ساتھ بھی ہوجاتی ہوگی۔

معیز: (بے ساختہ) نہیں میں تو کچھ نیگیٹو نہیں سوچ رہا...... ماحول کا فرق ہے اس لیے کہا میں نے......ورنہ میں جانتا ہوں تم اچھی لڑکی ہو۔(مسکرا کر)

انیلا: شکر ہے تم کو اچھی لگی ہوں

معیز: (بے ساختہ) بری لگتی تو یہاں اس وقت اکٹھے بیٹھے ہوتے ہم۔(مسکرا کر)

انیلا: ہاں وہ تو نہیں ہوسکتا تھا...... ویسے تم بڑے مختلف ہو پاکستان سے آئے ہوئے دوسرے مردوں سے۔

معیز: کیسے؟

انیلا: جھوٹے نہیں ہو ان کی طرح۔

معیز: اچھا......؟...... یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو......؟......(بے ساختہ گڑبڑاتا ہے)

انیلا: اب اتنا عرصہ ہوگیا تم سے ملتے ہوئے...... اتنا تو Judge کر رہی سکتی ہوں تمہیں...... ورنہ یہاں جتنے پاکستانی آدمی آتے ہیں ان کے پاس جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

انیلا: (سنجیدہ) کم از کم یہاں کی لڑکیوں سے دوستی کرتے ہوئے تو ان کو جھوٹ کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔

معیز: (......غور سے دیکھ کر) آج بڑی bitter ہو رہی ہو

انیلا: (بے ساختہ) bitter نہیں realistic...... کچھ یاد آ گیا تھا۔

معیز: کیا؟(کندھے اچکا کر)

انیلا: بتاؤں گی کبھی (سنجیدہ)

معیز: ابھی کیوں نہیں

انیلا: (مسکرانے کوشش)اور موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی میں۔

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: سٹور

کردار: جاوید،معیز

دونوں سٹور میں شیلفز پر ڈبے رکھ رہے ہیں۔جاوید اس کو بڑی سنجیدگی سے سمجھا رہا ہے۔

جاوید: یہ جو گرل فرینڈز کے چکر ہوتے ہیں یہ بڑے برے ہوتے ہیں...... آدمی خود بھی خراب ہوتا ہے......دوسروں کو بھی کرتا ہے۔

معیز: (بے ساختہ) وہ گرل فرینڈ نہیں صرف فرینڈ ہے میری...... اور اس کے اور میرے درمیان ایسا ویسا کچھ نہیں ہے۔

جاوید: (سنجیدہ) کوئی پاکستان میں تمہاری فیملی سے انیلا کا ذکر کر دے تو کتنا مسئلہ ہو جائے گا تمہارے لیے۔

معیز: (بے ساختہ) میں نے عائشہ کو پہلے ہی بتایا ہوا ہے کہ میری ایک دوست ہے یہاں...... (حیران ہوکر)

جاوید: اور بھابی نے کچھ نہیں کہا۔(حیران ہوکر)

معیز: نہیں۔(نظریں چرا کر)

جاوید: میں نہیں مانتا۔مشرقی عورت ہو اور اتنی آسانی سے کوئی گرل فرینڈ بنانے دے...... ماننے والی بات نہیں ہے یہ۔

معیز: (بے ساختہ) وہ trust کرتی ہے مجھ پر

جاوید: (سنجیدہ) تو تو اس trust کو توڑ مت دے trust ٹوٹنا شروع ہوتا ہے تو گھر بھی ٹوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔

معیز: (کچھ بیزار ہوکر) میں صرف گھومتا پھرتا ہوں اس کے ساتھ اور کچھ نہیں...... مجھے پتہ ہے یہ سب کچھ جو تم مجھے بتا رہے ہو......

جاوید: (بے ساختہ) انیلا کو بتایا کہ تم شادی شدہ ہو۔(پھر نظریں چرا کر)

معیز: یار کتنی بار تو یہ سوال کرے گا مجھ سے......؟...... میں بتا دوں گا اس کو اور اس کو فرق نہیں پڑتا...... میں نے کہا نا ہم صرف دوست ہیں (بے ساختہ)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: مارکیٹ

کردار: معیز،انیلا

دونوں ایک دکان کی ونڈو کے باہر کھڑے وہاں اندر لگا ایک سکرٹ دیکھ رہے ہیں انیلا کچھ ستائشی نظروں سے سکرٹ کو دیکھ کر کہتی ہے۔

انیلا: بہت اچھا ہے۔

معیز: ہاں اچھا ہے۔

انیلا: ......فٹنگ اور cut بڑا اچھا ہے۔

معیز: اب مجھے تو خواتین کے کپڑوں کا کچھ پتہ نہیں......تم کہہ رہی ہو تو اچھا ہی ہوگا۔ (کندھے اچکا کر لاپرواہی سے)

انیلا: تو پتہ رکھنا شروع کرو نا اب تم۔

معیز: (بے ساختہ بات کاٹتے ہوئے) تمہیں پسند ہے تو لے لو......

انیلا: (مسکرا کر) expensive ہے۔(بے ساختہ)

معیز: تو میں لے دیتا ہوں۔

انیلا: کس خوشی میں؟

معیز: (مسکرا کر) تمہیں پسند ہے اس لیے......

انیلا: (مسکرا کر) ہاں پر بڑا expensive ہے

معیز: (بے ساختہ) ایسا کرو تم اپنے برتھ ڈے گفٹ کے طور پر لے لو......میری طرف سے (مسکرا کر)

انیلا: برتھ ڈے بڑی دور ہے ابھی۔

معیز: قریب بھی آ جائے گی۔چلو (اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اندر لے جاتا ہے)

//Cut//

Scene No # 20

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ،معیز

عائشہ بے حد خفگی کے عالم میں معیز سے بات کررہی ہے۔

عائشہ: کیسی گرل فرینڈ؟......

معیز: ......یار بنائی ہے یہاں ایک۔ (مسکرا کر)

عائشہ: ......کیوں؟......

معیز: جیلس ہو رہی ہو؟ (چھیڑتے ہوئے)

عائشہ: ......نہیں...... بہت خوش ہو رہی ہوں......تم اس لیے باہر گئے تھے؟ (تلخی سے)

معیز: ......مذاق کررہا ہوں یار

عائشہ: (بے ساختہ)......اس طرح کے مذاق کا خیال بھی کیوں آیا ہے تمہیں؟......

معیز: (سنجیدہ ہو کر)......ایسے ہی کہہ رہا تھا......اتنا مائنڈ کرنے والی کیا بات ہے......؟

عائشہ: (ناراض)......میں تم سے ایسی کوئی بات کرتی تو تم مائنڈ نہ کرتے......؟ (سمجھاتے ہوئے)

معیز: اچھا یار......اب بس کرو...... بڑی ملامت ہو گئی......

عائشہ: (ناراض)......اگر اس طرح کی باتیں کرنی ہوتی ہیں تو مت کیا کرو مجھے فون......

معیز: ......تمہیں کیا ہو رہا ہے عائشہ......؟......اتنی چڑچڑی کیوں ہو رہی ہو؟ (خفا)

عائشہ: ......دماغ خراب ہو رہا ہے میرا...... کہہ دو۔

معیز: کوئی اور بات کریں؟ (عائشہ خفگی کے عالم میں خاموش رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: معیز، انیلا

دونوں پارک میں بیٹھے ہوئے کچھ دور کھیلتے ہوئے بچوں کو دیکھ رہے ہیں۔ معیز مسکراتا ہوا بڑی محبت سے ان بچوں کو دیکھتا ہے۔

معیز: مجھے بچے بڑے اچھے لگتے ہیں۔

انیلا: مجھے بھی۔

معیز: (مسکرا کر) دنیا کی آدھی خوبصورتی ان کی وجہ سے ہوتی ہے۔

انیلا: (ہنستی ہے) اچھا تم تو زیادہ ہی fascinated ہو۔ (بے ساختہ)

معیز: ہاں ہوں

انیلا: (مسکرا کر) بڑے اچھے باپ ہو گے پھر تم (بڑے یقین سے)

معیز: I am sure.

انیلا: اتنا یقین ہے۔ اور

معیز: (وہ نور کی بات کرتے کرتے رکتا ہے اور آنکھیں چراتا ہے وہ بات مکمل کرنے کے لیے کہتی ہے ٹالتا ہے) اور کیا......؟......میں تو......

انیلا: میں تو کیا......

معیز: (بے ساختہ) کچھ نہیں۔ (ہنس کر)

انیلا: کہو......(بات بدلتا ہے)

معیز: بات بھول گیا میں......کیا بات کر رہے تھے ہم......؟

انیلا: بچوں ہی کی بات کر رہے تھے ہم...... (بے ساختہ)

معیز: نہیں اس سے پہلے کیا کہہ رہے تھے۔

//Cut//

Scene No # 22

وقت: رات

جگہ: معیز کا کمرہ

کردار: جاوید، معیز

معیز رات گئے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ وہ بے حد خوشگوار موڈ میں ہے۔ جاوید بیٹھا کچھ پڑھ رہا ہے

معیز: ہیلو......

جاوید: (سنجیدہ) آج پھر اتنی دیر سے آئے ہو تم......

معیز: (اپنے جوتے اتارتے ہوئے) ہاں بس مس ہو گئی تھی...... بڑی دیر انتظار کرنا پڑا۔ (کچھ دیر بعد)

جاوید: آج پھر انیلا کے ساتھ تھے؟

معیز: (آرام سے)......ہاں......اس کی برتھ ڈے تھی تو اس نے انوائیٹ کیا تھا......(سنجیدہ)

جاوید: برتھ ڈے کے بغیر بھی پہلے دو مہینے سے ہر ویک اینڈ تم اسی کے ساتھ گزار رہے ہو۔

معیز: (بے ساختہ) تو یہاں بیٹھ کر بھی میں کیا کروں؟

جاوید: (بے ساختہ) پہلے ہم لوگوں کے ساتھ جاتے تھے تم......

معیز: ہاں تو پھر چلا جاؤں گا تم لوگوں کے ساتھ...... (چند لمحوں بعد)

جاوید: انیلا کو پتہ ہے کہ تو شادی شدہ ہے...... ایک بچی ہے تیری (نظریں چرا کر کچھ stiff ہوتے ہوئے)

معیز: ......ہم نے کبھی اس موضوع پر بات نہیں کی...... دوست ہیں بس ہم۔ (نظریں چرا کر)

جاوید: بتانا چاہئے تھا۔

معیز: (بے ساختہ) کیا مطلب ہے تمہارا؟...... کیا ہو جائے گا بتانے سے......؟...... ہم پھر بھی دوست ہی رہیں گے۔

جاوید: (سنجیدہ) جب پھر بھی دوست ہی رہو گے تو بتا دو اسے......

معیز: (بے ساختہ) بتا دوں گا...... میں اس سے کیا چھپا رہا ہوں۔

جاوید: (عجیب سوالیہ) کچھ نہیں چھپا رہے؟

معیز: (بے ساختہ)...... جاوید وہ صرف دوست ہے میری...... ایک دوست ...... جیسے تم ہو...... اکبر ہے سجاد ہے...... ناصر ہے۔

جاوید: ہم سب مرد ہیں۔ (سنجیدہ)

معیز: تو......؟...... (بے ساختہ)

جاوید: تو کے بارے میں تم سوچو۔

معیز: (کچھ جھنجھلا کر) میں اور انیلا صرف دوست ہیں اچھے دوست...... اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہے۔

جاوید: (کچھ جھنجھلا کر) یہاں بیٹھ کر سارے مرد اسی طرح کی باتیں کرتے ہیں شروع شروع میں...... بعد میں اسی دوستی کو کسی اور چیز میں بدلتے زیادہ وقت نہیں لگتا۔

معیز: میں اپنی بیوی اور بیٹی سے کتنی محبت کرتا ہوں تمہیں اندازہ نہیں ہے جاوید۔ (بے ساختہ)

جاوید: اندازہ ہے اسی لیے سمجھا رہا ہوں۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: رات

جگہ: انیلا کا گھر

کردار: انیلا، معیز

انیلا اپنے گھر سے فون پر معیز سے بات کر رہی ہے معیز فون بوتھ میں ہے۔

معیز: یار بری عادت پڑ گئی ہے مجھے......

انیلا: (بے ساختہ) کیا......؟......

معیز: جب تک تمہیں پورے دن کی رپورٹ نہ دے دوں مجھے چین نہیں آتا۔ (بے ساختہ)

انیلا: بری کیوں؟...... یہ تو بڑی اچھی عادت ہے...... (مسکرا کر)

معیز: لیکن تم تو اپنے کام کے بارے میں کچھ نہیں بتاتیں مجھے......؟ (مسکرا کر)

انیلا: خود ہی تو چڑتے اور ہنستے تھے تم میرے کام کے بارے میں سن سن کر...... اس لیے بتانا چھوڑ دیا میں نے۔

معیز: (کچھ معذرت خواہانہ انداز میں) یار وہ تو ایسے ہی تم بتایا کرو مجھے...... تم کو برا لگ گیا کیا......؟...... (کچھ معذرت خواہانہ انداز میں)

انیلا: تمہاری کوئی بات بری نہیں لگتی مجھے...... تم جانتے ہو...... (بے ساختہ)

معیز: ہاں لیکن پھر بھی پوچھ لینا چاہئے۔

انیلا: ہاں تو بتا رہی ہوں ناکہ نہیں برا لگا۔

معیز: (چھیڑتا ہے پھر اسے) آج بیوٹی پارلر میں اتنی کلائنٹس کے ساتھ......؟ کس کس کی درگت بنائی......؟...... (چھیڑتا ہے پھر اسے)

انیلا: (ہنستے ہوئے ڈانتی ہے) shut up (ہنستے ہوئے ڈانتی ہے)

معیز: تم واقعی چاہتی ہو میں shut up ہو جاؤں (بے ساختہ)

انیلا: ہاں ہو جاؤ اگر ایسی باتیں کرنی ہیں تو...... (بے ساختہ)

معیز: یار پہلے ہی shut up ہوں اس فون بوتھ میں...... آدھی رات ہو رہی ہے...... تم تو مزے سے اپنے) اپنے بیڈ میں بیٹھ کر بات کر رہی ہو گی۔ (مذاق اڑاتی ہے)

انیلا: Oh poor you. I really feel for you

معیز: you do (ہنس کر)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز بیڈروم میں آتا ہے۔ جاوید بستر پر سو رہا ہے۔ نیند میں معیز کے آنے پر اس کی آنکھ کھلتی ہے وہ معیز کو دیکھ کر کہتا ہے۔

جاوید: 3 بج رہے ہیں یار...... کہاں تھے تم؟

معیز: وہ انیلا کو فون کر رہا تھا۔

جاوید: خدا کا خوف کر یار...... صبح کام پر نہیں جانا کیا......؟ (کچھ ناراض ہو کر)

معیز: ویک اینڈ ہے۔

جاوید: پر تو تو اوور ٹائم لگا رہا ہے تجھے یاد نہیں ہے کیا؟ (بے ساختہ)

معیز: ہاں پر انیلا کو تو چھٹی ہے۔

جاوید: کچھ ہوش کے ناخن لے...... عقل سے بالکل ہی پیدل ہو گیا ہے تو...... اتنے اتنے گھنٹے تو انیلا سے باتیں کرتا رہتا ہے...... اور گھر فون کرنا تجھے یاد نہیں ہوتا۔

معیز: (بستر پر بیٹھ کر جوتے اتارتا ہے) کر تو لیتا ہوں۔

جاوید: کتنی بار؟...... ہفتے میں ایک بار دو بار...... (ناراض)

معیز: زیادہ کرنے پر بھی وہی سب کو کچھ سننا پڑے گا جو ایک دو بار کرنے پر سننا پڑتا ہے...... ماں بیوی کی شکایتیں کرتی ہے بیوی ماں اور گھر والوں کی ...... اور پھر وہی تکرار کہ واپس آ جاؤں...... میں تنگ آ گیا ہوں وہی سب کچھ سنتے سنتے...... کان پک گئے ہیں میرے دماغ خراب ہو گیا ہے میرا یہ سب سن سن کر...... (بے زار)

جاوید: اور اس کا متبادل تو نے انیلا ڈھونڈ لی ہے؟ (سنجیدہ)

معیز: ہاں...... کم از کم وہ مجھ سے اس طرح کی باتیں تو نہیں کرتی...... اسے میری پرواہ ہے...... میرا حال پوچھتی ہے وہ...... میری کیئر کرتی ہے۔

جاوید: (ناراض) تیری ماں اور بیوی سے زیادہ فکر ہے اسے تیری

معیز۔ (بے ساختہ) ہاں...... زیادہ ہی ہے......

جاوید: (پریشان ہو کر) تو اس کے بارے میں سیریس ہو رہا ہے......

معیز: پتہ نہیں کیا ہو رہا ہوں اس کے بارے میں۔ (پریشان)

جاوید: کہیں شادی کا تو نہیں سوچ رہا......

معیز: کاش کر سکتا...... (بے ساختہ کہتا ہے)

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: انیلا کا گھر

کردار: معیز، انیلا

انیلا میز پر کھانا لگا رہی ہے۔ جب کہ معیز بیٹھا کھانا کھاتے ہوئے کہہ رہا ہے۔

معیز: بڑا Improve ہو گیا ہے تمہارا کھانا (مسکرا کر خود بھی کھانا کھانا شروع کرتی ہے۔)

انیلا: صرف تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے۔

معیز: میری وجہ سے یا میرے لیے......؟

انیلا: (بے ساختہ) دونوں...... تمہاری help سے اور تمہیں خوش کرنے کے لیے...... (مسکرا کر)

معیز: مجھے کیوں خوش کرنا چاہتی ہو تم۔

انیلا: (مصنوعی خفگی) دماغ خراب ہے اس لیے۔

معیز: (بے ساختہ چھیڑتا ہے اور ساتھ ہی کہتا ہے) ہاں وہ تو ہے...... چاول اور دے دو...... اب اگلے ویک اینڈ پر کیا بنا رہی ہو۔

انیلا: تم بتا دو...... میں وہی بنا لیتی ہوں۔

معیز: (مسکرا کر) کوئی نئی ڈش بتاتا ہوں تمہیں اس بار......

انیلا: (مسکرا کر) کم سے کم 15 ڈشیز سیکھی ہیں میں نے تمہاری ان فرمائشوں کی وجہ سے

معیز: تو یار کس سے فرمائش کروں میں تمہارے علاوہ...... کوئی ہے یہاں اور تمہارے سوا؟ (بے ساختہ)

انیلا: میں نے کب کہا کہ کسی اور سے فرمائش کرو کہہ تو رہی ہوں کہ بتاؤ اب کیا کھانا ہے تم نے۔ (مسکرا کر)

معیز: ذرا سوچنے دو......

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: معیز، انیلا

معیز اور انیلا دونوں پارک میں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں جب معیز اچانک انیلا سے کہتا ہے۔

معیز: ریڈ کلر تم پر بڑا سوٹ کرتا ہے......

انیلا: اچھا......؟......اچھا لگ رہا ہے......؟ (اپنے کپڑوں پر ایک نظر ڈال کر)

معیز: ہاں......اچھا لگ رہا ہے اسی لیے تو بتا رہا ہوں......ویسے تم پر ہر رنگ اچھا لگتا ہے

انیلا: (مسکرا کر) اب flatter کر رہے ہو تم مجھے۔

معیز: (بے ساختہ) کیوں کروں گا؟ جو fact ہے وہی بتا رہا ہوں......جو چیز اچھی لگے کہہ دینا چاہیے۔

انیلا: (مسکرا کر) بڑے کم مردوں میں یہ عادت ہوتی ہے عورتوں کی تعریف کرنے کی۔ (مسکرا کر)

معیز: نہیں عورتوں کی تعریف مسئلہ نہیں ہوتا......بیوی کی تعریف مسئلہ ہو جاتا ہے۔

انیلا: (بے ساختہ) تمہارے لیے بھی ہو گا؟ (بے ساختہ عائشہ کا ذکر کرتے کرتے رک جاتا ہے اور اٹک کر نظریں چرا کر جملہ بدلتا ہے)

معیز: نہیں میں تو ہمیشہ تعریف......کروں گا......کرنی چاہیے......(اس کا یہ انداز نوٹس کیے بغیر کہتی ہے)

انیلا: ہاں ہمیشہ کرنا اور کرتے رہنا......تمہاری بیوی بڑی لکی ہو گی اس معاملے میں......

معیز: (ایک دم کھڑا ہوتا ہے) چلیں......کچھ دیر ہو رہی ہے۔

انیلا: ابھی تو آئے ہیں۔ (حیران ہو کر)

معیز: کافی پیتے ہیں کہیں چل کر۔

انیلا: چلو......اگر کافی یاد آ گئی ہے تو (مسکرا کر)

//Cut//

Scene No # 27

وقت:	رات
جگہ:	فون بوتھ
کردار:	معیز، عائشہ

عائشہ بے حد خفگی اور بے چینی کے عالم میں اس سے پوچھ رہی ہے۔

عائشہ: روز ملتے ہو اس سے۔

معیز: روز ہی سمجھو......جس دن ملاقات نہ ہو اس دن فون پر بات ہوتی ہے۔ (مسکرا کر)

عائشہ: کیوں؟......(اپ سیٹ ہو کر)

معیز: ایسے ہی خود فون کرتی ہے وہ مجھے......ہے بڑی خوبصورت......مجھے لگتا ہے مجھے پسند کرتی ہے وہ......

عائشہ: (بے حد اپ سیٹ) کیا مطلب ہے تمہارا ان ساری باتوں سے؟

معیز: (پریشان) کیا مطلب ہو گا میرا۔

عائشہ: تم شادی کرنا چاہتے ہو اس سے؟......(اپ سیٹ)

معیز: شاید کر بھی لوں (بے ساختہ)

عائشہ: تم مذاق کر رہے ہو؟ (شاکڈ)

معیز: مذاق والی کیا بات ہے یار......اب ایک اتنی خوبصورت لڑکی مل جائے یہاں بیٹھے بٹھائے تو کون کافر ایسی نعمت کو ٹھکرائے گا......ویسے بھی تم کو تو جھگڑا کرنے کے علاوہ کوئی کام ہوتا نہیں مجھ سے۔ (بے ساختہ)

عائشہ: تم نے امی سے شادی کا کہا ہے......؟ (مصنوعی سنجیدگی)

معیز: ابھی کہا تو نہیں......لیکن بات کروں گا میں جلد ہی۔ ہیلو......ہیلو......(عائشہ یک دم فون بند کر دیتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 11-C

وقت:	رات
جگہ:	معیز کا گھر
کردار:	معیز، فرحان

معیز سگریٹ کا آدھ جلا ٹکڑا ہاتھ میں لیے باہر بیٹھا ہے، وہ بے حد اپ سیٹ لگ رہا ہے۔ تبھی فرحان دروازہ کھول کر باہر نکلتا ہے۔

فرحان: پاپا......(چونک کر دیکھتا ہے)

معیز: آ......

فرحان: Why are you sitting here?

معیز: بس ایسے ہی......(فرحان کچھ کہے بغیر اُس کے پاس آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ معیز اُس کے آنے پر سگریٹ کا ٹکڑا پھینک دیتا ہے کچھ نا محسوس انداز میں۔

کچھ دیر دونوں باپ بیٹا اسی طرح خاموشی سے بیٹھے رہتے ہیں۔ پھر فرحان کہتا ہے۔

فرحان: ......نورآپا بے وقوف ہیں......She will get better

مایوسی کے عالم میں اُسے دیکھتا ہے یوں جیسے اُسے یقین نہ ہو کہ ایسا ہوگا۔
(بے حد مایوسی)

// Freeze //

قسط نمبر 13

Scene No # 1

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: کردار

عالیہ کچن میں فریج سے دودھ نکال کر ایک دیگچی ڈھونڈتی ہے۔ پھر اس میں دودھ ڈال کر چولہے پر گرم کرنے کے لیے رکھتی ہے۔ پھر ایک گلاس نکال کر کاؤنٹر پر رکھتی ہے اور پھر دودھ ڈالنے لگتی ہے جبھی اس کا ہاتھ لرزتا ہے اور دیگچی چھوٹ کر گر جاتی ہے کچن میں شور ہوتا ہے اور وہ کچھ گھبرا کر زمین پر گرے دودھ کو صاف کرنے کے لیے کپڑا ڈھونڈنے لگتی ہے۔ ساتھ ساتھ بڑبڑا رہی ہے۔

عالیہ: پتہ نہیں یہ کپڑا کہاں رکھ دیا...... (تبھی فرح اندر داخل ہوتی ہے اور کہتی ہے)

فرح: یہ کیا کر رہی ہیں آپ رات کو اس وقت یہاں؟

عالیہ: وہ آج دودھ نہیں دے کر گئی رشیدہ مجھے تو میں خود دودھ لینے آ گئی۔

فرح: اور دیکھیں کچن کا کیا حال کر دیا آپ نے۔

عالیہ: وہ پتہ نہیں ہاتھ سے کس طرح دیگچی چھوٹ گئی۔

فرح: ایک دن دودھ نہ پیتیں تو کیا ہو جاتا سارا فرش خراب کر دیا آپ نے...... صبح رشید چھٹی پر ہے...... کون صاف کرے گا یہ سب کچھ......؟

عالیہ: میں صاف کرنے ہی والی تھی کپڑا ڈھونڈ رہی تھی۔

فرح: ہاں بہتر ہے صاف کر ہی دیں...... اتنا شور مچایا ہے کچن میں کہ کمرے میں بھی آنکھ کھل گئی ہماری حبیب نے مجھے کہا کہ جا کر دیکھو کچن میں...... انسان دوسروں کے آرام کا ہی کچھ خیال کر لیتا ہے۔

عالیہ وہاں اسی طرح کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہے۔ اسے وہ سلوک یاد آنے لگتا ہے ج وہ عائشہ کے ساتھ کرتی تھی۔

// Flash back //

Scene No # 2- A

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ

عائشہ لاؤنج کے صوفہ پر بیٹھی شاپنگ بیگز سے وہ کپڑے نکال کر دیکھتی ہے جو وہ معیز کے ساتھ خرید کر لائی ہے۔ وہ چند شلوار قمیض اور سویٹرز ہیں۔ وہ ایک سوٹ کو گود میں رکھے ہوئے اس کو دیکھ رہی ہے اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی تکلیف نظر آ رہی ہے۔

// InterCut //

Scene No # 3

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: ماں، جواد

جواد عائشہ کی ماں سے کہہ رہا ہے۔

جواد: خالہ عائشہ تیار ہو گئی؟

ماں: ہاں وہ تیار ہی ہے.....لیکن تمہارے ساتھ جائے گی وہ؟ (کچھ اعتراض والا انداز)

جواد: جی.....(نوٹس نہ کرتے ہوئے)

ماں: اچھا.....

جواد: پھر ذرا بلا دیں اسے۔ (وہ کہتے ہوئے قدرے ناخوش انداز میں اندر جاتی ہے۔)

ماں: بلاتی ہوں۔

//Cut//

Scene No # 4

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، ماں

عائشہ نے کسی شادی میں جانے کے لیے تیاری کی ہوئی ہے اور وہ تیز میک اپ اور کچھ بھڑکیلے کپڑے پہنے ہوئے ہے اور آئینے کے سامنے کھڑی بالوں میں برش کر رہی ہے جب ں اندر آتی ہے اور کہتی ہے۔

ماں: جواد آ گیا ہے۔

عائشہ: اوہ آ گیا وہ.....(سنجیدہ)

ماں: پر رات کو اتنے بجے شادی میں اس کے ساتھ جاؤ گی تم اکیلے۔

عائشہ: (نارمل انداز میں) تو کیا ہوا میں اکیلے بھی ہر جگہ اسی کے ساتھ جاتی ہوں۔ (سنجیدہ)

ماں: ہاں پر پھر بھی.....شوہر کا دوست ہے وہ کوئی خونی رشتہ تو نہیں اس سے (سنجیدہ)

عائشہ: شوہر نے ہی کہا ہوا ہے میرے کام کرنے کے لیے اسے۔ (لاپرواہی)

ماں: میں ظفر کو فون کرتی ہوں۔ (یک دم)

عائشہ: اس سے پہلے کتنی بار ظفر بھائی کہیں لیکر گئے مجھے..... جواد کا روز کا کام ہے یہ..... آپ بس نور کا خیال رکھئے گا۔

ماں: مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں ساتھ چلتی تمہارے میں سوچ رہی تھی تمہارے سسرال سے کوئی نہ کوئی جائے گا پر اب اس طرح اکیلے۔

عائشہ: کچھ نہیں ہوتا امی۔ (کچھ خفگی سے کہہ کر اپنا پرس اٹھا کر باہر جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: رات

جگہ: سڑک

کردار: جواد، عائشہ

عائشہ شادی کے لیے تیار جواد کی گاڑی میں بیٹھ رہی ہے۔ جواد اسے دیکھتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

جواد: لگتا ہے آج خالہ کو اچھا نہیں لگا اتنی رات گئے تمہارا میرے ساتھ آنا۔

عائشہ: (بے ساختہ) ہاں رات بہت ہو گئی تھی اس لیے ان کو اعتراض ہو رہا تھا۔

جواد: ان کا اعتراض بھی ٹھیک ہے اب کسی رشتے کے بغیر اتنی رات کو تم کو کوئی میرے ساتھ دیکھ لے تو کچھ بھی غلط سوچ سکتا ہے۔ (سنجیدہ کچھ عجیب سا

عائشہ: .....اب تم بھی ان کی طرح باتیں مت شروع کر دو..... نہ لینے آتے اگر اتنا ہی اعتراض تھا تو..... (کچھ بُرا مان کر)

جواد: .....کیسے نہ لینے آتا تمہاری بات ٹال سکتا تھا.....؟

عائشہ: ہاں تمہیں ڈر ہوگا کہ معیز سے شکایت نہ کر دوں..... (ہنس کر)

جواد: خیر ایسا تو نہیں ہے تمہارے لیے سب کچھ صرف معیز کے ڈر سے نہیں کرتا...... اس کے بغیر بھی تمہاری بات کی بڑی اہمیت ہے۔ (مسکراتی ہے)

عائشہ: یہ تو مانتی ہوں میں

جواد: بہت خوبصورت لگ رہی ہو آج (یک دم کچھ حیران لیکن ہنس دیتی ہے)

عائشہ: اچھا......؟......میک اپ کی وجہ سے شاید...... (بے ساختہ)

جواد: نہیں خوبصورت تو خیر تم اس کے بغیر بھی ہو۔

عائشہ: (ہنس کر) چلو اچھا ہے تمہارے دوست کو نہ سہی تمہیں ہی خیال آ گیا میری تعریف کا۔ (مسکرا کر کہتا ہے پھر یک دم بات بدلتا ہے)

جواد: میں معیز کی ترجمانی نہیں کر رہا ہوں...... اب کدھر جانا ہے؟

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر لندن

کردار: معیز، عائشہ

معیز اور عائشہ فون پر بات کر رہے ہیں۔ معیز کے چہرے پر کچھ شرارتی مسکراہٹ ہے لیکن بظاہر وہ بڑی سنجیدگی سے عائشہ سے بات کر رہا ہے۔

معیز: لگتا ہے مجھے انیلا سے محبت ہو گئی ہے۔ (چھیڑنے والا انداز)

عائشہ: کیا مطلب ہے تمہارا؟ (ناراض)

معیز: مطلب وہی کہ وہ بہت اچھی لگنے لگی ہے مجھے...... یاد آتی ہے ہر وقت مس کرتا رہتا ہوں اسے...... جب وہ میرے پاس نہیں ہوتی......

عائشہ: (بات کاٹ کر) تم کیا بتانے کی کوشش کر رہے ہو مجھے......؟

معیز: (بے ساختہ مصنوعی سنجیدگی سے) تمہیں کیا لگتا ہے...... کیا بتانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

عائشہ: (ناراض) تم اگر اس سے شادی کرنا چاہتے ہو تو کھل کر کہو...... اس طرح پہیلیوں میں بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (ناراض)

معیز: تمہارا مطلب ہے مجھے اس سے شادی کر لینی چاہئے۔ (مصنوعی سنجیدگی)

عائشہ: یہی کرنا چاہتے ہو......!

معیز: یعنی کر لوں

عائشہ: (ناراض) تمہیں میری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ (بے ساختہ مسکرا کر)

معیز: تمہاری اجازات کے بغیر تو نہیں کروں گا نا...... اجازت تو لوں گا کم از کم تم سے۔ (جیسے کچھ شاکڈ)

عائشہ: تم واقعی اس سے شادی کرنا چاہتے ہو......

معیز: یہ میں نے کب کہا؟ یہ تو تم نے کہا......؟......

عائشہ: (طنزیہ اور تلخ) اسی لیے پاکستان آنے کا وقت نہیں مل رہا تمہیں۔

معیز: (ہنس کر) ارے پاکستان نہ آ سکنے سے اس معاملے کا تعلق ہے......؟

عائشہ: پہلے نہیں جوڑ سکتی تھی اب جوڑ سکتی ہوں۔

معیز: (ہنستا ہے) تم جیلس ہو رہی ہو۔

عائشہ: (جیسے اس کی ہنسی سے کچھ ناراض ہوتی ہے) نہیں میں خوش ہو رہی ہوں...... جیلس ہونے والی تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔

معیز: (چھیڑتے ہوئے) اچھا...... تو پھر تمہیں انیلا کی تصویریں بھیجوں...... تم دیکھ کر بتانا تمہیں کیسی لگتی ہے۔

عائشہ یک دم بے حد غصے اور رنج میں فون بند کر دیتی ہے وہ بے حد خفگی کے عالم میں فون پکڑے بیٹھی رہتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 7

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ، ننھی بچی

عائشہ بے حد اپ سیٹ اپنے بیڈ پر بیٹھی ہے اس کے کانوں میں بار بار معیز کی انیلا سے شادی کے حوالے سے باتیں گونج رہی ہیں۔ وہ جیسے بے حد رنج میں ہے اور رنج کے ساتھ ساتھ غصے میں بھی ہے۔

//Cut//

Scene No # 8

وقت: دن

جگہ: صحن (عائشہ کا پرانا گھر)

کردار: عائشہ، جواد

جواد ہنستے ہوئے صحن میں بیٹھی عائشہ سے کہہ رہا ہے جو بے حد سنجیدہ ہے۔

جواد: فضول بکواس کر رہا ہے تم سے۔

عائشہ: بکواس نہیں کر رہا تھا وہ...... (سنجیدہ)

جواد: مجھ سے زیادہ جانتی ہو تم اسے......؟ میرا بچپن کا دوست ہے ایسی حرکتیں نہیں کر سکتا وہ...... تمہارے علاوہ زندگی بھر کسی لڑکی کی بات تک نہیں کی اس نے۔ (سنجیدہ)

عائشہ: وہ پہلے کی بات تھی۔ (سنجیدہ)

جواد: تو اب کیا ہو گیا ہے......؟...... (ہنس کر)

عائشہ: وہاں اکیلا بیٹھا ہے وہ (پریشان)

جواد: عائشہ کچھ نہیں ہوگا...... معیز ایسا نہیں ہے۔

عائشہ: (کچھ ناراض انداز میں) نہ ہوتا تو پھر اسے گرل فرینڈ کی بات کرنے کی بھی کیا ضرورت تھی......؟

جواد: تمہیں تنگ کر رہا ہوں گا وہ......

عائشہ: (بے ساختہ) بالکل سنجیدہ تھا وہ......

جواد: (یک دم) اچھا میں بات کرتا ہوں اس سے پھر تمہیں بتاؤں گا۔

عائشہ: (ناراض) تم نے کون سا سچ بتا دینا ہے مجھے...... اس کے دوست ہو تم میرے تو نہیں۔

جواد: (بے ساختہ) اچھا اب مزید ذلیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے...... کہہ رہا ہوں کہ بات کر کے تمہیں بتاؤں گا...... (تبھی عالیہ اندر سے باہر آتی ہے)

عالیہ: لو یہ جواد کب سے آیا؟...... مجھے بتایا ہی نہیں۔

(بے ساختہ) اسلام علیکم خالہ...... آپ کا ہی پوچھ رہا تھا میں ابھی عائشہ سے۔

عائشہ اٹھ کر اندر جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، مدیحہ

معیز کا بھیجا ہوا ایک بیگ اور اس میں سے نکالا ہوا کچھ سامان بیڈ پر پڑا ہے نور بستر پر

لیٹی ہوئی معیز کے بھیجے ہوئے ایک کھلونے سے کھیل رہی ہے۔ عائشہ اور مدیحہ بیٹھی معیز کی بھیجی ہوئی کچھ تصویریں بے حد شوق سے دیکھ رہی ہیں۔

ایک تصویر دیکھتے ہوئے

مدیحہ: پہلے سے بڑے پتلے ہو گئے ہیں معیز بھائی......؟...... (تشویش سے تصویر دیکھتے ہوئے)

عائشہ: پتا نہیں کمزور ہو گیا ہے...... تم نے دیکھا نہیں آنکھوں کے گرد کیسے حلقے ہیں...... پتہ نہیں وہاں کچھ ٹھیک سے کھاتا پیتا بھی ہے یا نہیں...... نیند بھی پوری ہو رہی ہے کہ نہیں......

مدیحہ: (ایک اور تصویر دیتی ہے اسے) یہ دیکھیں کتنا اچھا view ہے...... شاید ہائیڈ پارک ہے۔

عائشہ: (تصویر دیکھ کر) مجھے کیا پتہ...... میں کون سا انگلینڈ گئی ہوں کبھی......

مدیحہ: (بے ساختہ)...... گئی نہیں تو چلی جاؤ گی...... جانا تو ہے ہی تمہیں وہاں......

عائشہ: (تصویر دیکھتے ہوئے) اس سے اچھا یہ ہے کہ معیز وہاں سے واپس آ جائے......

مدیحہ: تمہارا بالکل بھی دل نہیں چاہتا وہاں جانے پر......؟ (سنجیدہ تصویریں دیکھتے ہوئے)

عائشہ: ہاں منصور ہے یہ...... بتایا تھا اس نے مجھے اسی کے ساتھ وہاں رہ رہا ہے آج کل کوئی کمرہ لے کر...... (وہ ایک دم دلچسپی سے معیز کے ساتھ انیلا کی تصویریں دیکھتی رہتی ہے۔ جو مختلف جگہوں پر ہیں اور جن میں معیز بڑا خوش لگ رہا ہے۔ عائشہ تصویریں اس سے لے کر جیسے فریز ہو جاتی ہے)

مدیحہ: ......اور یہ کوئی لڑکی ہے ساتھ...... یہ بھی وہی لڑکی ہے......اور اس تصویر میں بھی وہی لڑکی ہے۔ معیز بھائی نے جیسے چن چن کر تصویریں بنائی ہیں۔ اس لڑکی کے ساتھ۔

عائشہ: (بے حد سرد آواز میں تصویر دیکھتے ہوئے)...... بھابھی ہے یہ تم لوگوں کی نئی......

(بے حد سرد آواز میں تصویر دیکھتے ہوئے)

//Cut//

Scene No # 10

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا پرانے گھر میں بیڈروم

کردار: عائشہ

عائشہ اپنے بیڈروم میں رات گئے بے حد پریشان بیٹھی ہے۔ نور سو رہی ہے۔ عائشہ کو بار بار معیز کی اپنی گرل فرینڈ کے حوالے سے باتیں یاد آ رہی ہیں۔ وہ بستر پر لیٹی لیٹی یک دم بے حد اضطراب کے عالم میں اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔ یوں جیسے اسے کچھ سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کیا کرے۔ اس کے کانوں میں معیز کی باتیں گونج رہی ہیں۔

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن
جگہ: سڑک
کردار: جواد، عائشہ، ننھی بچی

جواد گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے عائشہ اس کے برابر میں اپنی بچی لیے بیٹھی ہے وہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہی ہے۔

جواد: دیکھو عائشہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ میری بات ہوئی ہے معیز سے وہ خوامخواہ بکواس کر رہا تھا۔ وہ لڑکی ایسے ہی کہیں ملی ہے اسے سلام دعا ہو گئی اور بس۔

عائشہ: (ناراض) پھر مجھے کیوں کہہ رہا تھا وہ......؟

جواد: (سنجیدہ) تنگ کر رہا تھا وہ تمہیں...... اسے پتہ ہے تم Irritate ہو گی...... پہلے بھی تو کرتا تھا وہ...... تمہیں یاد نہیں ہیں جھوٹ اس کے...... یہ عادت ہے اس کی۔

عائشہ: پہلے جھوٹ ہو گا اب جھوٹ نہیں ہے یہ...... وہ بدل رہا ہے جواد۔

جواد: (ہنس کر) معیز ٹھیک کہتا ہے تم خوامخواہ شکی ہو رہی ہو...... وہ کیوں بدلے گا......؟ ......اس کی بیوی بچے ہیں...... گھر والے ہیں تم لوگوں کے لیے باہر گیا ہے وہ...... باہر جا کر تم لوگوں کو کیسے بھلا سکتا ہے وہ......

عائشہ: (بے ساختہ) جیسے دوسرے مرد بھلا دیتے ہیں۔ (سنجیدہ)

جواد: تمہیں اعتبار کرنا چاہیے اس پر۔ (ناراض)

عائشہ: خالہ چاہتی ہیں وہ باہر دوسری شادی کر لے...... تا کہ پیپر بن جائیں اس کے (ناراض)

جواد: خالہ کو اس طرح باتوں کی عادت ہے ان کے مشوروں پر عمل کرنے کی عادت ہو اسے تو تم سے شادی کرتا وہ۔ (ہنس کر)

جواد: (مسکرا کر) اب بھی کچھ نہیں ہوا تم یہ بیویوں والی روایتی ذہنیت چھوڑ دو...... اور حلیہ دیکھو کیا بنایا ہوا ہے تم نے اپنا...... معیز ان کپڑوں میں دیکھتا تمہیں تو بڑا ناراض ہوتا۔

عائشہ: (بے زار) حلیہ ٹھیک کر کے بھی کیا کرنا ہے...... میں نے...... کس کو دکھانا ہے......؟

جواد: صرف دوسروں کو دکھانے کے لیے اچھے کپڑے پہننا ضروری ہے؟ (سنجیدہ)

جواد: یہ کام اپنے لیے بھی کرتے ہیں...... ماسیوں والا حلیہ ہو گیا ہے تمہارا۔

عائشہ: (تلخی سے) ماسیوں اور مجھ فرق کیا ہے؟ سارا دن ماسیوں والے کام ہی کرتی رہی ہوں...... ان کو تو پھر چھٹی مل جاتی ہے مجھے تو وہ بھی نہیں ملتی۔ (طنزیہ)

جواد: تو تم چلی جاؤ کچھ دن کے لیے اپنے میکے۔

عائشہ: ہاں تا کہ خالہ پیچھے سے ہنگامہ کھڑا کر دیں...... ہر بار معیز کو فون پر پتہ نہیں کیا کیا پٹی پڑھاتی رہی ہیں وہ۔ (تلخی سے)

جواد: میں معیز کو کہوں گا وہ بھجوا دے گا تمہیں تمہارے میکے کچھ دنوں کے لیے...... اور دوبارہ جب تم آؤ تو تمہارا حلیہ ٹھیک ہونا چاہیے...... یاد ہے تمہیں تمہاری مثال دیتا تھا میں کہ لڑکیوں کو تمہاری طرح خوش لباس ہونا چاہیے...... خود معیز کتنی تعریفیں کرتا رہتا تھا تمہارے کپڑوں کی...... اور اب دیکھو سال بھی نہیں ہوا اسے گئے اور تم دس سال بڑی لگنا شروع ہو گئی ہو۔ (سنجیدہ)

عائشہ: میں واقعی کبھی کبھار خود کو دس سال بڑا محسوس کرنے لگتی ہوں۔ (کچھ تھکی اور الجھی ہوئی)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن
جگہ: عائشہ کا بیڈروم
کردار: عائشہ، ساس، ننھی بچی

عائشہ اپنے بیڈروم میں اپنی بچی کے کپڑے تبدیل کر رہی ہے جب اس کی ساس اندر داخل ہوتی ہے۔

ساس: پھر جواد کب بھیج رہا ہے ماں کو؟...... (سنجیدہ)

عائشہ: اس سلسلے میں تو کوئی بات نہیں ہوئی۔

ساس: (بے ساختہ) کیوں؟...... اتنا وقت لگا کر آئی تم اس کے ساتھ اور اتنی سی بات نہیں ہو سکی تم سے۔

عائشہ: (سنجیدہ) امی ڈاکٹر کے پاس بڑا رش تھا۔ کتنی دیر تو وہاں بیٹھے رہے نور کو لے کر۔ سارا وقت تو وہاں لگ گیا۔ (بے ساختہ)

ساس: پھر بھی...... دو منٹ کی بات تھی تم پوچھ سکتی تھیں اس سے۔

عائشہ: تو ایک دو دن میں پوچھ لوں گی۔ وہ کون سا کہیں بھاگ گیا ہے

ساس: اپنا کام ہو تو ایک منٹ سانس نہیں لیتی تم...... اب نند کا مسئلہ ہے اور تمہیں کچھ کہہ دیا ہے کرنے کے لیے تو تمہارا بس نہیں چل رہا کہ ایڑیاں رگڑوا دو ہماری۔

بے حد تلخی سے کہہ کر بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے جاتی ہے عائشہ خفگی کے عالم میں بیٹھی رہ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 13

وقت: دن

جگہ: عائشہ کی ماں گھر

کردار: عائشہ، ماں، جواد

عائشہ ماں کے پاس بیٹھی ہے۔ وہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہی ہے۔

ماں: معیز کی اتنی جرات نہیں کہ ایسا کرے...... آج ظفر آ لے بات کروں گی میں اس سے۔

عائشہ: (سنجیدہ) بھائی سے بات کریں گی تو خوامخواہ میں جھگڑا ہو جائے گا ملیحہ کے ساتھ ان کا...... چھوڑیں بس جو میری قسمت میں ہے ہونے دیں۔

ماں: (بے ساختہ) ارے کیوں چھوڑیں...... اتنی بڑی بات ہے یہ...... عالیہ کو کچھ خدا کا خوف ہے کہ بیٹے کو ایسے...... کاموں پر اکسا رہی ہے۔

عائشہ: امی سارا قصور معیز کا ہے۔

ماں: (بات کاٹ کر) اسی لیے تو کہہ رہی ہوں آنے دو ذرا ظفر کو...... وہی بات کرے گا اب معیز سے۔ (تبھی جواد اندر آتا ہے)

جواد: سلام خالہ (بات بدل کر)

ماں: وعلیکم السلام

عائشہ: تم اتنی جلدی آ گئے میں نے تو ابھی چیزیں بھی اکٹھی نہیں کیں۔ (سنجیدہ)

جواد: خالہ کا پتہ تو ہے تمہیں...... میں معیز کا ڈرافٹ دینے گیا تھا انہوں نے کہا پہلے تم کو لے کر آؤں۔

ماں: (بڑبڑاتے ہوئے) اس کا بس چلے تو بیٹی کی شکل کے لیے بھی ترسا دے مجھے ایک اپنی بیٹی ہے جب دل چاہے چل پڑتی ہے میکے ہم نے کبھی روک ٹوک نہیں۔

جواد: (سنجیدہ) میں تو پہلے ہی عائشہ سے کہتا رہتا ہوں کہ وہ زیادہ آ کر رہا کرے یہاں...... وہاں تو نوکروں کی طرح پھرتی رہتی ہے سارا دن نہ کپڑوں کا ہوش ہوتا ہے اسے نہ اور کسی چیز کا۔

عائشہ: (بے زاری اٹھ کھڑی ہوتی ہے) اچھا اب تم تقریر مت شروع کرنا...... پہلے ہی بہت کچھ سن لیا ہے امی سے میں نے۔

ماں: (ناراض) ارے میں نے کیا سنا دیا...... صحت خراب ہے رنگ پیلا پڑا ہے آنکھوں کے گرد حلقے ہیں...... تمہاری ساس کو نظر نہیں آتے تو کیا میں بھی اندھی بن جاؤں۔

جواد: تمہاری نئی تصویریں کھینچ کر بھیجتا ہوں معیز کو اسی حلیے اور شکل کے ساتھ...... اسے بھی تو ٹینشن لگے۔

عائشہ: (بے زاری) اسے کوئی ٹینشن نہیں لگے گی...... وہ مزے میں ہے وہاں...... پیچھے اب ہے کیا اس کا جس کی ٹینشن ہو اسے...... میں ذرا نور اور سامان لے آؤں۔

کہتے ہوئے کمرے سے جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 14

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: عائشہ، جواد، ننھی بچی

جواد ڈرائیو کر رہا ہے۔ عائشہ بچی لیے برابر میں بیٹھی ہے اور اس سے بات کر رہی ہے۔

عائشہ: خالہ سے بات کی دوبارہ۔

جواد: کیسی بات؟

عائشہ: اچھی طرح پتہ ہے تمہیں کس بات کا پوچھ رہی ہوں میں۔ (تیز آواز)

جواد: ارے ہاں وہ یاد آ گیا مجھے۔ (کچھ جتانے والا طنزیہ انداز)

عائشہ: بڑی جلدی یادداشت واپس آ گئی تمہاری تو پھر خالہ سے بات کی؟ (مسکرا کر بناوٹی انداز)

جواد: ہاں کی ہے...... کچھ مان تو رہی ہیں۔ (مسکرا کر)

عائشہ: مان رہی ہیں تو بھیجو انہیں ہمارے گھر...... جب دوبارہ ناراض ہو جائیں گی تو پھر بھیجو گے؟ خالہ روز دماغ کھاتی ہیں میرا...... مدیحہ الگ پوچھتی رہتی ہے...... اب اگر مان گئی ہیں تمہاری امی تو بھیج دو انہیں۔

جواد: (بے ساختہ) اب میں نے بھیجنا ہے انہیں جانا تو اپنی مرضی سے ہے انہوں نے...... میں تو کتنے دنوں سے کہہ رہا ہوں دیکھو شاید اس ویک اینڈ پر چلی ہی جائیں۔ (بے ساختہ)

عائشہ: یعنی میں گھر میں بتا دوں کہ ویک اینڈ پر تمہاری امی آ رہی ہیں۔

جواد: (مسکرا کر) اب میں پوچھوں گا آج پھر امی سے پھر کنفرم کروں گا...... پھر آخر اتنی افراتفری کیوں مچ گئی ہے تمہارے گھر میں۔

عائشہ: (بے ساختہ) جلدی مجھے نہیں ہے خالہ کو اور باقی سب کو ہے۔ تمہاری اماں پر اعتبار نہیں ہے کسی کو۔ (بے ساختہ)

جواد: تمہاری ساس سے بہتر ہیں میری اماں۔ (بے ساختہ)

عائشہ: موازنے کے لیے بڑی آئیڈیل ہستی کا انتخاب کیا ہے۔ (طنزیہ)

جواد: (ہنس کر) خالہ کو بتاؤں گا یہ گھر جا کر

عائشہ: (بے ساختہ) ضرور بتانا...... ایک تم ہی بچے تھے غیبت سے...... باقی تو اس گھر میں آج کل ہر ایک میرے ہی خلاف باتیں کرنے میں مصروف ہوتا ہے۔

جواد: (بے ساختہ) معیز سے بات ہوئی تمہاری؟

عائشہ: (بے ساختہ) ایک ہفتے سے فون نہیں کیا اس نے......؟

جواد: پھر جھگڑا ہوا ہے تم دونوں کا......؟......

عائشہ: آج کل اسے جھگڑے کا شوق ہے...... ہر بات بُری لگ ہی ہے اسے میری۔ (سنجیدہ اور تلخ)

جواد: (تسلی دیتے ہوئے) وہ کسی بات پر پریشان ہو گا اس لیے......

عائشہ: وہ میرے علاوہ آج کل کسی بات پر پریشان نہیں ہے۔ میں واحد پریشانی ہوں اس کی۔

جواد: (بات بدلنے کی کوشش) چلو تمہیں آئس کریم کھلاتا ہوں تا کہ تمہارا موڈ ٹھیک ہو پھر معیز سے بات کر کے فون کرواوں گا اس سے تمہیں۔

//Cut//

Scene No # 2- B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ

عائشہ بے حد رنج کے عالم میں اپنی گود میں پڑے کپڑوں کو دیکھ رہی ہے یوں جیسے اس کا رنج بڑھ رہا ہو۔

// InterCut //

Scene No # 15

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، معیز

عائشہ فون پر معیز سے بات کر رہی ہے معیز بے حد غصے میں اس سے بات کر رہا ہے۔

معیز: تم نے چھوٹی سے بات کا اتنا تماشہ بنا دیا۔

عائشہ: (ناراض) چھوٹی سی بات؟ تمہاری دوسری شادی چھوٹی سی بات ہے؟

معیز: (ناراض) کون سی شادی کر رہا ہوں میں؟

عائشہ: (غصے سے) اگر نہیں کر رہے تو پھر یہ انیلا کون ہے...... خالہ کو کیوں تمہارے پیپرز کا بخار چڑھ گیا ہے اچانک

معیز: (ناراض) امی ٹھیک کہتی ہیں تم ان کے ساتھ بھی اسی طرح کی باتیں کرتی ہوں گی۔ (تلخی سے)

عائشہ: ہاں میں اسی طرح کی باتیں کرتی ہوں ان کے ساتھ بھی۔ تمہارا یا ان کا اگر یہ خیال ہے کہ میں ہنس ہنس کر انیلا یا تمہاری دوسری شادی کی باتیں سنوں اور کروں گی تو......

معیز: (نارض) تم کو کتنی بار کہوں گا میں کہ ایسا کچھ نہیں ہے...... تم کیوں اتنی شکی ہو گئی ہو۔

عائشہ: (غصے سے) میں شکی ہو گئی ہوں؟ تم 24 گھنٹے میرے سامنے انیلا انیلا کی گردان کرتے رہے ہو اور میں شک نہ کروں۔

معیز: (غصے سے) تم نے اگر مجھ سے اسی طرح کی باتیں کرنی ہیں تو مجھے فون بند کر دینا چاہیے۔

عائشہ: تم کیا بند کرو گے...... میں کر دیتی ہوں۔ (بے حد غصے میں فون بند کر کے بیٹھی رہی ہے)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، مدیحہ، ساس

عائشہ باہر سے چند شاپرز پکڑے گھر میں داخل ہوتی ہے اور مدیحہ اور ساس کو دیکھ کر چونک جاتی ہے جو بے حد خوش بیٹھی چائے اور مٹھائی کھا رہی ہیں۔

عائشہ: یہ مٹھائی کہاں سے آئی؟......

مدیحہ: (خوش ہو کر) آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی میں ذرا بتائیں کہاں سے آئی ہو گی؟

عائشہ: بتا دو مجھے تو اندازہ نہیں ہوا۔ (مسکرا کر ایک مٹھائی کا ٹکڑا اٹھا کر)

مدیحہ: جواد کی اماں ہاں کر کے گئی ہیں۔

عائشہ: ارے سچ (چونک کر)

مدیحہ: تو جھوٹ کیوں بولوں گی......؟

عائشہ: پر اچانک کیسے آ گئیں...... مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا۔ (بے حد خوش لیکن حیران)

مدیحہ: نہیں امی کو پتہ تھا کہ آج آ رہی ہیں انہوں نے بتایا تھا کل امی کو فون کر کے۔ (ساس کو دیکھتی ہے)

عائشہ: تو مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں ورنہ میں بازار نہ جاتی۔ (چائے کا کپ رکھ کر کچھ تیکھے انداز میں)

ساس: تم نے کیا کرنا تھا پاس بیٹھ کر...... جو طے کرنا تھا ہم نے کر لیا......تمہارا بس چلتا تو ابھی بھی یہ رشتہ لٹکا ہوتا...... وہ تو میں نے ہی کوشش کی تو جواد کی ماں آئی۔ (کچھ حیران ہو کر)

عائشہ: میں کیوں چاہوں گی کہ یہ رشتہ لٹکا رہتا......

ساس: تا کہ تمہارے سیر سپاٹے ہوتے رہتے۔ (عائشہ شاکڈ کھڑی ساس کو دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 2- C

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، معیز

عائشہ صوفہ پر بیٹھی ہوئی ہے اور گود میں خریدے ہوئے چند کپڑوں کو رکھے بے حد اپ سیٹ بیٹھی ہوئی ہے۔ کبھی معیز کی آواز پر وہ کچھ بڑبڑا جاتی ہے۔

معیز: رات بہت ہو گئی ہے۔ (چونک کر کپڑے اور چیزیں سمیٹنے لگتی ہے۔)

عائشہ: رات......؟...... مجھے پتہ ہی نہیں چلا...... آپ کھانا کھائیں گے؟

معیز: (بے حد سنجیدہ) تین بج رہے ہیں رات کے...... میں نیند سے اٹھ کر آیا ہوں۔ (وہ بڑبڑا کر دیوار پر لگے کلاک کو دیکھتی ہے۔)

عائشہ: اتنی دیر ہو گئی...... میں...... پتہ نہیں مجھے کیوں پتہ نہیں چلا......بس چیزیں سمیٹ رہی تھی اس لیے......

معیز ایک نظر صوفے پر پڑی ان چیزوں کو دیکھتا ہے جو وہ سمیٹ رہی ہے کچھ بڑبڑاتے ہوئے انداز میں اور پھر اسے دیکھتا ہے اور چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہتا ہے۔

معیز: یہ اتنی چیزیں نہیں ہیں کہ انہیں سمیٹنے میں گھنٹوں لگ جائیں۔

عائشہ کے ہاتھ چیزوں کو سمیٹتے سمیٹتے چند لمحوں کے لیے رکتے ہیں اور وہ معیز کو دیکھتی ہے چند لمحے اسے دیکھنے کے بعد سر جھکا کر ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے وہ کہتی ہے۔ مدھم آواز جیسے بڑبڑاتے ہوئے۔

عائشہ: مجھے لگ جاتے ہیں...... وقت بہت ہے میرے پاس...... اتنے سالوں میں یہی ایک چیز ہے جس کی کمی نہیں ہوئی میرے پاس۔ (وہ چند لمحوں کے بعد جیسے بے اختیار پوچھتا ہے)

معیز: کسی اور چیز کی کمی ہوئی تمہارے پاس؟

عائشہ ایک لمحے کے لیے جیسے ٹھٹھکتی ہے لیکن پھر نظریں نہیں اٹھاتی معیز کچھ دیر جواب کا انتظار کیے ہوئے پھر وہاں سے چلا جاتا ہے۔ عائشہ اسے جاتا دیکھتی ہے اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی ہے۔

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا بیڈروم

کردار: حبیب، عالیہ

دونوں بیڈروم میں بیٹھے ہوئے بے حد سنجیدگی کے عالم میں باتیں کر رہے ہیں۔

حسیب: آپا اور مدیحہ جب بھی آئیں آپ ان سے کہیں کھانے کے برتن دھو کر جایا کریں۔

عالیہ: (ناراض ہو کر) اب میں تیری بہنوں سے کیوں کہوں وہ کھانے کے برتن بھی دھویا کریں (ناراض)

حسیب: تو حرج کیا ہے اس میں...... اپنے بچوں کے ساتھ آتی ہیں پوری فیملی کے ساتھ کچن کو صاف کرتے کرتے فرح کا حال خراب ہو جاتا ہے۔

عالیہ: (مدھم آواز) کچن تو ملازمہ صاف کرتی ہے۔

حسیب: (بات کاٹ کر) ملازمہ نے بھی شکایت کی ہے فرح سے...... فرح کو کام کرنا پڑتا ہے اس کے ساتھ ملکر...... تو اگر فرح ساتھ مل کر کام کرواسکتی ہے تو آپا اور مدیحہ کیوں نہیں کرواسکتیں۔

عالیہ: روز روز تھوڑی آتی تیری بہنیں یہاں پر ہفتے میں ایک دو بار آتی ہیں۔ وہ بھی میری خاطر...... وہ بھی برا لگنے لگا ہے تجھے۔ (بے حد ناراض ہو کر)

حسیب: آپ ہمیشہ بات کو الٹی طرف لے جایا کریں...... میں نے کب کہا ہے مجھے برا لگا ہے۔ میں نے تو صرف ساتھ مل کر کام کروانے کے لیے کہا ہے...... ورنہ فرح نے کہہ دیا ہے مجھے کہ وہ بھی اس دن اپنے میکے چلی جایا کرے گی...... پھر رہے گھر گندا...... یا تو بندہ آئے دو چار گھنٹے بیٹھے۔ چائے پانی پیئے اور چلا جائے۔ لیکن اب اگر کھانے کھلانے ہیں آپ نے انہیں تو پھر برتن دھو کر جایا کریں وہ...... میری بیوی نے کوئی مہمان داری کا ٹھیکہ تو نہیں لیا۔ (کچھ خفگی کے عالم میں کہہ کر چلا جاتا ہے)

عالیہ چپ کی چپ بیٹھی رہ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، نور

عائشہ کچن میں کام کر رہی ہے۔ جب نور بے حد روٹھے انداز میں سیڑھیاں اترتی ہوئی کچن میں آتی ہے اور فریج کھول کر جوس نکالنے لگتی ہے۔ عائشہ بے حد محتاط انداز میں اسے مخاطب کرتی ہے۔

عائشہ: آج تو بہت دیر سے جاگیں تم......؟......

نور: کیونکہ دیر سے سوئی۔

عائشہ: ناشتہ بنا دیتی ہوں میں۔

نور: ضرورت نہیں میں بنا رہی ہوں۔

عائشہ: میں۔ (تبھی باہر بیل ہوتی ہے عائشہ بات ادھوری چھوڑ کر باہر جاتی ہے۔)

// InterCut //

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: شبانہ، عائشہ

عائشہ دروازہ کھولتی ہے تو باہر شبانہ کھڑی ہے۔ عائشہ کے دروازہ کھولتے ہی بے حد گرم جوشی سے

شبانہ: اسلام علیکم بھابھی۔ (دروازے کے سامنے سے ہٹتے ہوئے۔)

عائشہ: وعلیکم السلام اندر آئیں۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ۔شبانہ،نور

نور اپنے لیے کچن میں ناشتہ بنا رہی ہے۔ جب شبانہ عائشہ کے ساتھ اندر آتی ہے۔

شبانہ: کتنے دن سے منصور سے روز کہہ رہی تھی کہ مجھے لے کر چلیں عائشہ سے ملنا ہے مجھے...... پر مجال ہے میری بات سنتے ہوں...... میں نے کہا کہ اور نہیں تو معیز بھائی سے کہہ دیں کہ وہ ہی عائشہ کو کسی دن ادھر چھوڑ دیں مگر اس پر بھی کوئی جواب نہیں۔ آج ادھر سے گزر رہی تھی سوچا خود ہی چلتی ہوں۔ (شبانہ کو دیکھ کر)

نور: السلام علیکم۔

شبانہ: ارے وعلیکم السلام کیسی ہو بیٹا...... (بے ساختہ)

نور: میں ٹھیک ہوں (مدھم آواز)

شبانہ: ماشاءاللہ کیسی پیاری بیٹی ہے تمہاری عائشہ...... جب بھی دیکھتی ہوں پیار آتا ہے۔

پتہ ہے میری بڑی خواہش تھی کہ کوئی بیٹی بھی ہو میری لیکن اللہ نے کوئی بیٹی نہیں دی۔ تم بڑی خوش قسمت ہو عائشہ۔ (عائشہ کے چہرے پر ایک رنگ سا آتا ہے وہ ایک لمحہ کیلئے نور کو دیکھتی ہے شبانہ سے۔)

عائشہ: بیٹھیں آپ...... (نور مگ اور ایک پلیٹ میں ٹوسٹ لیے جاتی ہے۔)

شبانہ: بیٹا تم بھی بیٹھو باتیں کرتے ہیں۔

نور: (بمشکل مسکراتے ہوئے کہہ کر جانے لگتی ہے) وہ مجھے کچھ کام ہے...... آپ امی کے پاس بیٹھیں۔ (اس کے عقب میں شبانہ عائشہ سے کہتی ہے نور ایک لمحے کے لیے رُک کر سنتی ہے۔ اس کے چہرے پر بے حد تکلیف ہے پھر وہ چلی جاتی ہے۔)

شبانہ: معیز بھائی سے بڑا ذکر سنا تھا نور کا...... ہر بار جب بھی ہمارے گھر آتے...... نور کی بات ضرور کرتے...... بڑا پیار کرتے ہیں نور سے...... (بات بدلتی ہے)

عائشہ: ......جی...... بڑا پیار کرتے ہیں...... آپ کیا لیں گی؟...... چائے کافی......؟

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: نور

نور اپنے بیڈروم میں آتی ہے اور جیسے بے حد اپ سیٹ انداز میں مگ اور پلیٹ لیے کچھ دیر جیسے بے مقصد کھڑی رہتی ہے۔ پھر مگ اور پلیٹ کو ایک ٹیبل پر رکھ کر جیسے ناشتہ کرنا چاہتی ہے لیکن کر نہیں پاتی۔

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، شبانہ

عائشہ، شبانہ کے لیے چائے تیار کر رہی ہے شبانہ ایک سٹول پر کاؤنٹر کے پاس بیٹھی ہے اور ساتھ ساتھ باتیں کر رہی ہے عائشہ کے ساتھ۔

شبانہ: دل لگ گیا یہاں؟

عائشہ: ......دل؟...... (چونک کر حیرانی سے بڑبڑاتی ہے سوچنے لگتی ہے)

شبانہ: کیا ہوا؟...... میں دل کا پوچھ رہی تھی......؟...... دل لگ گیا؟...... (حیران)

عائشہ: ہاں لگ گیا۔ (نظریں چُرا کر)

شبانہ: ہاں لگنا ہی تھا...... سب کچھ تو یہیں ہے تمہارا...... شوہر...... بچے...... پیچھے تو کچھ بھی نہیں تھا۔

عائشہ: (یک دم بات بدلتی ہے) چینی کتنی لیتی ہیں آپ......؟......

شبانہ: (بے ساختہ) ایک چچ۔

شبانہ: لیکن اور کچھ نہیں لوں گی میں...... بس بیٹھیں باتیں کرتے ہیں...... باتیں کرنے کے لیے ہی آئی ہوں میں آج (چائے کا کپ لے کر بیٹھتی ہے)

عائشہ: ......جی......

شبانہ: (سنجیدہ) مجھے لگتا ہے شروع سے ہی اتنی سادہ رہی ہو تم...... کپڑوں اور میک اپ وغیرہ کا زیادہ شوق نہیں تھا......؟

عائشہ: (سنجیدہ)...... پتہ نہیں۔ اب تو یاد بھی نہیں ہے کہ جوانی میں کیسی تھی......؟ (ہنستی ہے)

شبانہ: ......لو...... جوانی کی بات کیسے کر رہی ہو تم...... تم کہاں سے بوڑھی ہو گئیں؟

عائشہ: (مدھم مسکراہٹ)...... بال سفید ہو گئے......

شبانہ: وہ تو آج کل سب کے جوانی میں بھی ہو جاتے ہیں...... بالوں کے سفید ہونے سے تھوڑی بوڑھا ہوتا ہے آدمی۔

عائشہ: (مدھم آواز) اولاد جوان ہو جائے تو کالے بالوں کے ساتھ بھی بڑھاپا آ جاتا ہے۔

شبانہ: (لاپرواہی سے) ایک بیٹی ہے تمہاری اور وہ بھی 18-19 سال کی...... اور تم نے اس طرح کا حلیہ بنا لیا ہے جیسے 100 سال عمر ہو گئی ہو تمہاری...... معیز بھائی کچھ نہیں کہتے......؟

عائشہ: ......کیا......؟...... (چونک کر)

شبانہ: ......یہی اچھے کپڑے پہننے کو...... بال ڈائی کرانے کو...... میک اپ کرنے کو...... فیشن کرنے کو۔ (حیرانی سے کچھ دیر شبانہ کا چہرہ دیکھتے ہوئے یک دم کہتی ہے)

عائشہ: چائے دوں اور آپ کو......؟......

شبانہ: لو میں کیا بات کر رہی ہوں اور تم کیا کہہ رہی ہو۔ (حیرانی سے عائشہ سے کہتی ہے)

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ، ملازمہ

عالیہ صوفہ پر بیٹھی ہوئی ہے۔ ملازمہ کمرے کی صفائی کر رہی ہے جب بیٹھے بیٹھے عالیہ کہنے لگتی ہے۔ بڑبڑانے اور گلہ کرنے والے انداز میں۔

عالیہ: ......اب دیکھو کتنے ہفتے ہو گئے عائشہ اور نور کو گئے...... ایک بار بھی فون پر دونوں میں سے کسی نے بات نہیں کی مجھ سے...... یوں جیسے میں پیچھے مر ہی گئی ہوں ان کے لیے۔

ملازمہ: (کام میں مصروف لاپرواہی سے) آپ نے ان دونوں سے بات کر کے کرنا بھی کیا ہے...... آپ کون سا اداس ہوئی بیٹھی ہیں ان دونوں کے لیے...... (لاپرواہی)

عالیہ: ......نہ بھی ہوں اداس پھر بھی بات تو کرنی چاہیے تھی ان دونوں کو مجھ سے۔ لاکھ گلے ہوں پر رشتہ تو ہے ان کا مجھ سے۔

ملازمہ: (اسی انداز میں) ہاں جی رشتہ تو ہے...... پر خالی رشتہ سے پیار تھوڑی ہوتا ہے...... کسی سے پیار نہ کیا ہو...... کسی کا لحاظ نہ ہو...... خیال نہ ہو تو خالی رشتہ کون نبھاتا ہے؟

عالیہ: (بے ساختہ) میری بھانجی ہے وہ...... میرے بڑے بیٹے کی بیوی ہے...... اور نور اس کی اکلوتی بیٹی...... بڑی اولاد...... مجھے پیار نہیں ہے دونوں سے کیا...... خیال نہیں کیا دونوں کا...... (بے ساختہ)

ملازمہ: ......میں تو جی پہلی بار سن رہی ہوں یہ باتیں آپ کی زبان سے...... پہلے تو کبھی آپ نے یہ سب نہیں کہا...... ہمیشہ برا بھلا ہی کہتے سنا میں نے آپ کو...... (حیران ہو کر)

عالیہ: (نادم)...... ایسا بھی کیا برا بھلا کہہ دیا میں نے ان کو...... (نادم ہو کر)

ملازمہ: ...... یہ تو آپ ہی کو پتہ ہوگا...... بیگم صاحبہ...... پر عائشہ بی بی کی زندگی تنگ کر کے رکھی ہوئی تھی آپ نے...... نوکر ہوں میں...... پر بات سچی کہوں گی...... بہوؤں کو کوئی اس طرح نہیں رکھتا جیسے آپ نے عائشہ بی بی کو رکھا تھا...... اب وہاں لندن میں بیٹھ کر انہوں نے کیا یاد کرنا ہے آپ کو...... جان چھوٹ گئی ان کی تو اس گھر سے۔

عالیہ: (کچھ پچھتاوے والا انداز) ہاں شاید...... کچھ زیادتی ہو گئی ہو گی مجھ سے...... تھوڑا بہت برا بھلا کہہ دیتی تھی میں...... بس زبان ہی ایسی ہے میری...... پر دل سے بُرا تو میں نے کبھی نہیں چاہا عائشہ کا......

ملازمہ: (طنزیہ)...... لو جی بیٹا آپ کا دوسری بیوی لے آیا اس پر...... 14 سال شکل نہیں دکھائی اس نے اپنی...... اور آپ نے طعنے دے دے کر جان کھا لی اس کی...... اور پھر بھی آپ نے دل سے برا نہیں چاہا اس کا تو پھر دل سے اچھا کیا ہوتا ہوگا (طنزیہ)

ملازمہ کہتے ہوئے اٹھ کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔ عالیہ بے حد پریشان چپ کی چپ بیٹھی رہ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، عائشہ

عائشہ کچن میں کھانا پکا رہی ہے جب نور اپنا مگ اور پلیٹ کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

نور: چلی گئیں......؟......

عائشہ: ......ہاں......

نور: (بے ساختہ) بہت بولتی ہیں۔

عائشہ: (کاؤنٹر صاف کرتے ہوئے) شاید۔ (بڑبڑاتے ہوئے)

نور: شاید نہیں یقیناً دماغ چاٹ گئی ہوں گی آپ کا......؟......

عائشہ: (اپنے کام میں مصروف سرسری انداز)......ان کے پاس کہنے کے لیے بہت کچھ ہے اس لیے کہتی ہیں...... تمہیں کچھ دیر بیٹھنا چاہیے تھا ان کے پاس۔

نور: (اسی انداز میں)......کیوں؟...... (سنجیدہ)

عائشہ: وہ کتنے پیار سے کہہ رہی تھیں۔ جاتے ہوئے بھی پوچھ کر گئیں تمہارا......

نور: تو......؟......

عائشہ: کیا سوچتی ہوں گی تمہارے بارے میں......؟

نور: یہی کہ ماں باپ نے میری اچھی تربیت نہیں کی...... اور غلط تو نہیں سوچتی ہوں گی اچھی تربیت تو نہیں ہوئی میری...... لیکن کیوں نہیں ہوئی اس کا جواب ان کو پہلے ہی پتہ ہے اس لیے کچھ نہیں سوچا ہوگا انہوں نے میرے بارے میں۔

عائشہ کاؤنٹر صاف کرتے ہوئے کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: ڈیپارٹمنٹ سٹور

کردار: معیز، منصور

معیز اور منصور دونوں باتیں کر رہے ہیں۔ ساتھ دونوں سٹور میں کام بھی کر رہے ہیں۔

منصور: بھابھی کیسی ہیں؟

معیز: عائشہ ٹھیک ہے۔ (نارمل انداز)

منصور: شبانہ گئی تھی تمہاری طرف بھابھی سے ملنے۔

معیز: (چونک کر) اچھا؟...... عائشہ نے ذکر نہیں کیا۔

منصور: (سنجیدہ) بھابھی کو اپنی طرف انوائیٹ کر کے آئی ہے پر بھابھی نے تمہارے بغیر کہاں نکلنا ہے تو اس ویک اینڈ پر آؤ تم دونوں ہمارے ہاں ڈنر پر۔

معیز: میں بات کروں گا عائشہ سے۔

منصور: (مسکرا کر جتانے والا انداز) تمہاری مرضی چلتی ہے گھر پر...... وہ انیلا تو نہیں ہے۔

معیز: (گہرا سانس تھکی ہوئی مسکراہٹ) مرضی چلنے سے کوئی مرضی کا مالک نہیں ہو جاتا...... لیکن کہوں گا میں اسے...... کچھ وقت ملتا ہے تو آ جاتے ہیں۔

منصور: کچھ ادھر ادھر لے کر آنا جانا شروع کرو...... لوگوں سے ملواؤ بھابھی اور نور کو...... گھر میں بٹھائے رکھو گے تو ایڈجسٹ نہیں ہوں گی وہ یہاں...... (معیز سر ہلا دیتا ہے بے خیالی میں۔)

//Cut//

Scene No # 26

وقت: شام

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، فرحان

نور کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف ہے اپنے بیڈروم میں جب فرحان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے اور کچھ ایکسائیٹڈ انداز میں کہتا ہے۔

فرحان: ہم مووی دیکھنے جا رہے ہیں...... آپ چلیں گی؟......

نور: (غصے سے) دروازہ knock کر کے آیا کرو میرے بیڈروم میں۔ (دوبارہ دروازہ

بند کر کے knock کر کے کچھ شرارتی انداز میں اندر آتے ہوئے کہتا ہے۔)

فرحان: سوری؟...... ہم مووی دیکھنے جا رہے ہیں...... آپ چلیں گی؟

نور: نہیں...... (ٹھنڈا لہجہ)

فرحان: او کے

نور: کون جا رہا ہے؟...... (یک دم)

فرحان: میں آنٹی پاپا......

نور: (بے ساختہ)...... امی کیوں؟......

فرحان: آنٹی کیوں نہیں......؟ (تیکھے انداز میں دو بہ دو)

نور: امی مووی دیکھ کر کیا کریں گی......؟...... (بے ساختہ)

فرحان: جو سب دیکھ کر کرتے ہیں...... آپ کو لگتا ہے کہ ان کو Entertainment کی ضرورت نہیں ہے؟......

نور: (کچھ خفا ہو کر جیسے لاجواب ہو کر) تم میرے ساتھ Argue کیوں کرتے ہو ہر وقت؟......

فرحان: کیونکہ آپ بھی میرے ساتھ Argue کرتی ہیں ہر وقت...... اگر چلنا ہو تو تیار ہو کر آ جانا ten minutes میں...... ہم wait نہیں کریں گے...... اور پاپا کہہ رہے ہیں آج ڈنر بھی باہر ہی کریں گے۔ (وہ کہہ کر جتانے والے انداز میں کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔ نور کچھ خفا اور الجھی ہوئی بیٹھی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: رات

جگہ: فٹ پاتھ

کردار: معیز، عائشہ، فرحان، نور

چاروں فٹ پاتھ پر برابر چل رہے ہیں لیکن بے حد خاموش...... معیز اور عائشہ کے درمیان نور اور فرحان چل رہے ہیں۔ کچھ دیر خاموشی سے چاروں چلتے رہتے ہیں پھر فرحان جیسے بات کرنے کے لیے کہتا ہے۔

فرحان: مووی اچھی تھی...... (باقی تینوں میں سے کوئی کچھ نہیں کہتا تو فرحان جیسے دوبارہ بات سٹارٹ کرنے کے لیے کہتا ہے۔)

فرحان: آنٹی آپ کو اچھی لگی؟......

عائشہ: ......مجھے......؟......(چونک کر رسمی انداز)

فرحان: ......اور پاپا آپ کو......؟......

معیز: (اسی رسمی انداز میں)......ہاں......

فرحان: اور آپ کو.........(کچھ شرارتی انداز میں نور سے)

نور: بکواس تھی۔ (شرارتی انداز میں بڑبڑاتا ہے نور سن کر اسے گھورتی ہے فرحان ساتھ ہی گردن موڑ کر معیز سے کہتا ہے۔)

فرحان: That`s what I was expecting from you

فرحان: ڈنر کہاں کریں گے پاپا......؟......

//Cut//

Scene No # 28

وقت: دن

جگہ: معیز کا پاکستان میں گھر

کردار: معیز کی ماں، مدیحہ

عالیہ کچھ پریشان سی بیٹھی ہوئی ہے اور مدیحہ اس کے پاس سنجیدہ سی بیٹھی ہے۔

مدیحہ: فرح بھابھی کو کچھ احساس ہونا چاہئے......اس طرح آپ کو یہاں چھوڑ کر میکے اپنے چلی گئیں۔......انہیں پتہ نہیں ہے کہ گھر اکیلا ہے پہلے والا حساب تھوڑی ہے۔

عالیہ: اس نے تو بتایا یا پوچھا تک نہیں......بس کام کرنے والی سے کہلوا دیا کہ میں تین دن کے لیے امی کے ہاں جا رہی ہوں بتا کر جاتی تو بھی میں نے کوئی روکنا تھوڑی تھا اسے۔

مدیحہ: (ناراض) حبیب آتا ہے تو اس سے پوچھتی ہوں میں۔ اسی کا قصور ہے یہ سارا بلکہ اس کا بھی کیوں۔ بھائی جان کا ہی قصور ہے یہ سب......وہ نہ اس طرح اپنی بیگم اور بیٹی کو لے کر چل پڑتے تو حبیب بھی ماں کا کچھ سوچتا۔

عالیہ: (مدہم آواز) وہاں گئے کتنے دن ہو گئے عائشہ نے ایک بار فون نہیں کیا......نہ عائشہ نے۔......نہ نور نے......ایسے کون سے ظلم ڈھا دیئے میں نے اس پر کہ......فون کرنے سے کیا ہو جاتا ہے۔ (پریشان بڑبڑا کر)

مدیحہ: نہیں کیے تو نہ سہی آپ کو کیا ضرورت ہے ان دونوں کے بارے میں سوچنے کی ؟

حبیب: (تبھی اندر آتا ہے) السلام علیکم۔

ماں: (بے ساختہ متوجہ ہو کر) وعلیکم السلام......بڑی دیر کر دی آج تو......کتنی رات ہو گئی......میں نے تو ابھی تک کھانا بھی نہیں کھایا۔

حبیب: (بے ساختہ) تو کھا لیتیں آپ......میں تو کھا کر آ رہا ہوں۔

عالیہ: (چونک کر) تم نے کہاں سے کھا لیا......پہلے تو آفس میں نہیں کھاتے تھے تم......

حبیب: آفس میں کہاں کھا کر آ رہا ہوں......میں تو اپنی سسرال چلا گیا تھا وہاں سے بچوں اور فرح کو ساتھ لیا اور باہر کھانا کھانے چلے گئے۔ (اطمینان سے)

مدیحہ: اور تمہیں یہ خیال نہیں آیا کہ پیچھے ماں اکیلی گھر پر بیٹھی ہے بھوکی......(سنجیدہ ہوتے ہوئے)

حبیب: اکیلی کیوں؟ تم پاس تو تھیں امی کے۔ (سنجیدہ)

مدیحہ: میں تو شام کو آئی ہوں......وہ بھی امی نے فون کیا اکیلے گھر میں دل گھبرا رہا تھا ان کا۔

حبیب: ......تو تم آ تو گئی نا......میری حاضری کیوں ضروری تھی......؟......(جھنجھلا کر)

مدیحہ: تم کو اور فرح کو خیال رکھنا چاہئے امی کا۔ (بے ساختہ)

حبیب: ہم نے کیا کیا ہے؟......(بے ساختہ)

مدیحہ ......کچھ پرواہ کرنی چاہئے تمہیں اس بڑھاپے میں ماں کی۔ (ناراض اور اکھڑ انداز)

حبیب: پرواہ کا یہ مطلب ہے کہ ہم امی کو ساتھ ساتھ ہر جگہ 24 گھنٹے لے کر گھومتے رہیں......؟ تین دن کے لیے فرح میکے کیا چلی گئی جیسے قیامت ہی آ گئی ہے یہاں......وہ ٹھیک کہتی ہے۔ یہی ہوتا ہوگا 24 گھنٹے اس کے ساتھ یہاں (اندر جاتا ہے)

مدیحہ: آپ نے اسے دیکھا یہ کس طرح بات کر رہا تھا۔

عالیہ: (مدھم آواز)......اسی طرح بات کرتا ہے یہ اب......پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے اسے۔؟

مدیحہ: (ناراض) بھائی جان کو بتائیں یہ......آپ کوئی محتاج نہیں ہیں اس کی......وہ اب بھی اس گھر کا خرچ چلاتے ہیں آپ کی ذمہ داری اٹھائے ہوئے ہیں تو پھر حبیب اور فرح کا کیا احسان ہے آپ پر کہ یوں بے عزتی کرتے پھر رہے ہیں۔ (بے ساختہ)

الیہ: نہیں معیز سے کچھ نہیں کہوں گی میں......اس نے حبیب کو کہہ دیا تو وہ اور ناراض ہو جائے گا وہ بھی بیوی بچے لے کر کہیں چلا گیا تو میں اکیلے اس گھر میں کیسے رہوں گی؟ (کمزور آواز) (مدیحہ بے حد حیرانی سے ماں کا چہرہ دیکھتی ہے)

// Freeze //

قسط نمبر 14

Scene No # 1

وقت: دن
جگہ: معیز کا گھر
کردار: نور، دوست

نور دوست کے ساتھ فون پر بات کر رہی ہے۔

دوست: اتنے ہفتوں بعد اب خیال آیا ہے تمہیں میرا...... میں کب سے انتظار کر رہی تھی تمہارے فون کا پھر تم تو وہاں جاتے ہی مجھے بھول گئیں۔

نور: (ٹالنے والا انداز) نہیں بس کچھ کام تھا یہاں۔

دوست: (کچھ خفا) ایسا کون سا کام تھا کہ جس میں لگ کر تمہیں میں بھی بھول گئی۔

نور: بس تھا کچھ کام......

دوست: (مذاق اڑاتی ہے)...... کام تو تم نے یہاں بھی نہیں کیے تو وہاں کیسے کرنے لگیں۔ (مذاق اڑاتی ہے)

نور: ......تم کیسی ہو؟ (بات بدل کر)

دوست: میں تو ٹھیک ہوں۔ تم بتاؤ تم کیسی ہو؟...... کیا کرتی رہتی ہو وہاں سارا دن (سنجیدہ)

نور: زندگی کے بارے میں سوچتی رہتی ہوں سارا دن...... اور کیا کروں گی یہاں۔

دوست: (بے ساختہ) یونیورسٹیز دیکھنا شروع نہیں کیں ابھی؟ (سنجیدہ)

نور: نہیں...... ابھی تو نہیں۔ (بے ساختہ)

دوست: آنٹی کیسی ہیں؟

نور: پتہ نہیں۔ (ٹھنڈا لہجہ)

دوست: ......کیوں؟......

نور: (سنجیدہ اور کچھ خفا) ان کے پاس پاکستان میں دادی اور دوسرے لوگوں کی وجہ سے میرے لیے فرصت نہیں ہوتی تھی اور یہاں اپنے شوہر اور ان کے بچے کی وجہ سے میرے لیے فرصت نہیں ہوتی...... تو یہاں آ کر بھی کچھ نہیں بدلا کم از کم ان کی زندگی میں۔ (سنجیدہ اور خفا)

دوست: لیکن پھر بھی خوش ہوں گی وہ وہاں انکل کے ساتھ...... (سوچ کر)

نور: کیوں خوش ہوں گی وہ اپنے شوہر کے ساتھ Doesn`t she remember what this man did to him مجھے بعض دفعہ لگتا ہے ان کی میموری خراب ہے۔

دوست: وہاں بھی اسی طرح کی باتیں کرتی ہو؟...... (ڈانٹتے ہوئے)

نور: ہاں...... (بے ساختہ)

دوست: مت کیا کرو...... (ناراض)

نور: ......کیوں......؟......

دوست: دل دکھاتی ہو گی تم ان کا۔

نور: میں نے تمہیں نصیحتوں کے لیے فون نہیں کیا۔ (جھنجھلا کر)

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن
جگہ: عالیہ کا گھر
کردار: ملازمہ، عالیہ

ملازمہ لاؤنج کی جھاڑ پونچھ کر رہی ہے جب عالیہ اندر داخل ہوتی ہے۔

عالیہ: یہ حسیب ابھی تک نہیں اٹھا...... دفتر سے دیر ہو جائے گی اسے...... ابھی ناشتہ بھی کرنا ہے اس نے...... اور تم نے ابھی تک ناشتہ بھی نہیں لگایا۔ جاؤ پہلے جا کر اسے جگاؤ......

ملازمہ: وہ تو جی کب کے چلے گئے...... (آرام سے)

عالیہ: کیا مطلب؟...... کس وقت گیا......؟...... (چونک کر)

ملازمہ: ساڑھے سات بجے ہی چلے گئے......

عالیہ: اتنی جلدی (پریشان)

ملازمہ: ......ہاں جی وہ فرح بی بی کی طرف جانا تھا۔ انہوں نے۔

عالیہ: (وہی انداز) صبح صبح اس کی طرف کیوں؟......

ملازمہ: (بے ساختہ) یہ تو مجھے نہیں پتہ۔ (سنجیدہ)

عالیہ: ناشتہ کیا اس نے؟ (بے ساختہ)

ملازمہ: نہیں میں نے پوچھا تھا...... پر کہہ رہے تھے کہ وہ بھی ادھر ہی کرنا ہے......

عالیہ: (بڑبڑاتے ہوئے خفا)......سلام تک نہیں کر کے گیا۔صبح صبح سسرال چلا گیا...... بیوی اور بچوں کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آتا اس کو...... میں ناشتے کے انتظار میں بیٹھی رہی۔

ملازمہ: (بے ساختہ) آپ کے لیے ناشتہ لگاؤں؟......

عالیہ: ......نہیں......ضرورت نہیں اس کی...... (کچھ روٹھا انداز)

ملازمہ: ......اب تو جی آپ اکیلے ناشتہ کرنے کی عادت ڈال لیں...... بیٹوں کی بیویاں آ جائیں تو پھر ماؤں کو اکیلے بیٹھ کر روٹی کھانے کی عادت ڈال لینی چاہئے۔

عالیہ: (بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے پھر رکتی ہے)......وہ عائشہ بھی تو تھی نا......

ملازمہ: (گہرا سانس بے ساختہ) عائشہ تو عائشہ تھی بیگم صاحب......اب ہر کوئی عائشہ تو نہیں ہوگی۔(بے ساختہ ٹوکتی ہے کچھ جھنجھلا کر نظریں چرا کر)

عالیہ: اچھا چائے دے دے مجھے......اور خوامخواہ بک بک نہ کیا کر۔(جھنجھلا کر)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: رات

جگہ: منصور کا گھر

کردار: منصور، شبانہ، معیز، عائشہ

منصور اور شبانہ دروازے پر معیز اور عائشہ کا استقبال کر رہے ہیں۔

شبانہ: بچے کہاں ہیں؟

معیز: فرحان کا test تھا اس کی تیاری کرنی تھی اس نے۔

شبانہ: (بے ساختہ) تو نور کو تو ساتھ لے آتے......

عائشہ: (کچھ اٹک کر نظریں چرا کر) طبیعت ٹھیک نہیں تھی بس اس لیے۔

منصور: (مداخلت کرتے ہوئے) اندر تو آنے دو انہیں دروازے پر کھڑا رکھو گی دونوں کو......

//Cut//

Scene No # 4

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: فرحان، نور

فرحان لاؤنج میں بیٹھا پڑھنے میں مصروف ہے جب نور سیڑھیاں اترتے ہوئے آتی

ہے اور اس سے کہتی ہے۔

نور: امی کہاں ہیں؟

فرحان: پاپا کے ساتھ منصور انکل کے گھر پر ڈنر کے لیے گئے ہیں۔

نور: کب مجھ کو تو نہیں بتایا۔

فرحان: You were sleeping پاپا بتانے گئے تھے لیکن پھر واپس آ گئے...... (سٹڈی کرتے ہوئے) (چند لمحوں بعد)

نور: کب آئیں گے واپس؟

فرحان: جب ان کا دل چاہے گا......ویسے ڈنر وہاں رکھا ہے......اگر آپ کو بھوک لگے تو کھا لیں۔(کندھے اُچکا کر)

نور: بھوک نہیں ہے مجھے۔

فرحان: (مسکرا کر) That is good لیکن بھوک کے بغیر بھی کھا سکتی ہیں آپ۔ (جھنجھلا کر)

نور: تمہارے مشوروں کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔(وہ پھر سٹڈی میں مصروف ہو جاتا ہے۔)

فرحان: او کے......

نور چند لمحے بے مقصد وہاں کھڑی رہتی ہے پھر یک دم اپنا دروازے کے پیچھے لٹکا کوٹ پہننے لگتی ہے فرحان متوجہ ہوتا ہے۔)

فرحان: You are going out?

نور: ہاں......(سنجیدہ)

فرحان: where?

نور: None of your business. (ڈانٹ کر)

فرحان: راستوں کا پتہ ہے؟

نور: (اسی انداز میں)......نہیں......(بے ساختہ)

فرحان: It's already very late پھر یہ stupidity ہے (کہتے ہوئے دروازہ کھول کر باہر نکل جاتی ہے۔

نور: Thanks for your advice پر تم میرے باپ بننے کی کوشش نہ کرو۔

//Cut//

Scene No # 5

وقت: رات

جگہ: منصور کا گھر

کردار: منصور، شبانہ، عائشہ، معیز

چاروں ڈنر ٹیبل پر بیٹھے ہیں۔ شبانہ بار باری ڈشز سرو کر رہی ہے۔

شبانہ: اب اگلی بار آپ لوگوں کے ہاں کھانا ہونا چاہئے ہمارا۔

معیز: (مسکرا کر) اگلی بار کیا؟...... اس بار کہتے تو اس بار بھی ہمارے ہاں کھانا کھاتے۔

شبانہ: (مسکرا کر) نہیں ابھی تو عائشہ مہمان ہی ہے نا ہماری...... ذرا خاطر داری کرنے دیں پھر مہمان نوازی بھی کرائیں گے۔

منصور: یہ اچھی خاطر داری ہے دوسرے ڈنر پر ہی ڈنر کا کہہ دیا۔ (مذاق کرتے ہوئے)

شبانہ: سنا ہے عائشہ...... بڑا اچھا کھانا بناتی ہے...... چائے وہ تو میں اس دن پی آئی ہوں۔

منصور: کیوں معیز؟...... کیا بھابی واقعی اتنا اچھا کھانا بناتی ہیں......؟...... (معیز کچھ بول نہیں پاتا عائشہ کے چہرے کا بھی رنگ بدلتا ہے)

شبانہ: ...... یہ مرد کبھی بیویوں کی منہ پر تعریف نہیں کریں گے...... بلکہ پیٹھ پیچھے بھی کر دیں تو بڑی بات ہے آخر یہ کہنے میں جاتا کیا ہے کہ ہاں اچھا کھانا بناتی ہے بیوی......؟ (بڑبڑاتے ہوئے)

منصور: چلو تمہاری وجہ سے اب میری کم بختی شروع ہو جائے گی۔ یہ سلاد دو بھابی کو۔

شبانہ: (ڈش اٹھا کر) ہاں ہاں عائشہ یہ سلاد لو......

عائشہ: (مسکرانے کی کوشش) میں لے لیتی ہوں ابھی کچھ دیر میں۔

شبانہ: (یک دم) ویسے معیز بھائی اتنی خوبصورت بیوی کے ہوتے ہوئے انیلا میں کیا نظر آیا آپ کو...... بڑی زیادتی کی آپ نے عائشہ پر...... میں سمجھتی تھی کہ پتہ نہیں کتنی ان پڑھ جاہل قسم کی بیوی تھی آپ کی کہ آپ کو دوسری شادی کی ضرورت پڑ گئی لیکن...... بڑی زیادتی کی آپ نے عائشہ کے ساتھ۔ (عائشہ اور معیز کھانا کھاتے یک دم ٹھٹھک جاتے ہیں۔ دونوں کے چہروں کا رنگ بدلتا ہے)

منصور: اچھا اب تم عدالت لگانے کی کوشش نہ کرو...... کھانا کھانے دو ان دونوں کو اور سویٹ ڈش بھی تو لا کر رکھو۔ (کچھ شرمندہ انداز میں مداخلت کرتے ہوئے شبانہ سے کہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: فرحان

فرحان بیٹھا سٹڈی کر رہا ہے لیکن وقتاً فوقتاً وہ وال کلاک پر بھی نظر ڈال رہا ہے وہ قدرے بے چین نظر آ رہا ہے۔ کچھ دیر وہ اسی طرح کرتے رہنے کے بعد یک دم اپنی کتاب بند کرتے ہوئے اٹھ کر خود بھی بیرونی دروازے سے باہر نکل جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 7

وقت: رات

جگہ: کار

کردار: معیز، عائشہ

معیز کار ڈرائیو کر رہا ہے۔ عائشہ برابر میں بیٹھی ہے۔ دونوں خاموش ہیں۔ لیکن دونوں ڈسٹرب نظر آ رہے ہیں۔ پھر چند لمحوں کے بعد معیز قدرے خفگی کے عالم میں اس سے کہتا ہے۔

معیز: تم نے بھابی سے کیا کہا؟

عائشہ: کیا کہا؟...... (چونک کر)

معیز: میرے اور اپنے بارے میں......؟ (مدھم آواز)

عائشہ: (تلخی سے) میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا......

معیز: پھر وہ کیوں ایسی باتیں کر رہی تھیں......؟ (تلخی سے)

عائشہ: میں نہیں جانتی۔ (گاڑی سے باہر دیکھتے ہوئے)

معیز: آج تک انہوں نے کبھی مجھ سے ایسی بات نہیں کی...... پھر اب انہیں کیوں یہ سب کہنے کا خیال آیا۔

عائشہ: (مدھم آواز) پہلے میں یہاں نہیں تھی...... اب ہوں...... شاید اس لیے۔

معیز: (تلخی سے) تو غلطی کی میں نے تمہیں یہاں لا کر......

عائشہ: (رنجیدہ)...... میں نے کہا تھا آپ سے...... اسی لیے نہیں آنا چاہتی تھی یہاں...... (رنجیدہ)

معیز: (خفا ہو کر) ہاں بہت بڑی غلطی ہو گئی تمہیں یہاں لا کر...... غلطیوں کے علاوہ کیا کیا

ہے زندگی میں میں نے۔......تم کیا Impression دیتی پھرتی ہو لوگوں کو کہ میں ظالم ہوں بے وفا ہوں خود غرض ہوں ......تم مظلوم ہو...... جو بھی غلط ہوا ہے تمہارے ساتھ ہوا ہے۔ (وہ غصے میں بولتا جاتا ہے وہ خاموش رہتی ہے اس کی خاموشی جیسے اس کی ناراضی بڑھاتی ہے)

عائشہ: میں نے ایسا کب کہا؟......

معیز: (بے حد غصے میں بولتا رہتا ہے)......تم نے کیا کہا......تم کبھی نہیں کہوگی کہنے کے لیے تو معذرت کے چند لفظ تک نہیں ہیں......تم اپنے اوپر سے مظلومیت کا لبادہ اتارو تو تمہیں احساس جرم ہو...... اور یہ احساس ہو That you owe me an apology (وہ اس جملے پر ایک لمحے کے لیے چونک کر دیکھتی ہے پھر نظریں چراتی ہے لمبی خاموشی کے بعد مدھم آواز)

عائشہ: ......معذرت سے کیا بدلے گا...... (چند لمحے بے حد غصے سے اس کو دیکھتا ہے پھر کہتا ہے۔)

معیز: ......کچھ نہیں......تمہاری معذرت سے کچھ نہیں بدلے گا کبھی بھی نہیں۔ (وہ تکلیف کے عالم میں باہر دیکھتی رہتی ہے)

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ، فرحان

عائشہ بے حد تھکی ہوئی گھر کے اندر آتی ہے معیز بھی اسی طرح بے حد خفا اندر آتا ہے ان کے اندر آتے ہی اندر سے فرحان پریشان انداز میں نکلتا ہے۔

فرحان: پاپا نور پتہ نہیں کہاں چلی گئی؟

معیز: کہاں چلی گئی۔؟ (چونک کر)

فرحان: پتہ نہیں۔ (عائشہ اور معیز بے حد شاکڈ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔)

معیز: بے حد اپ سیٹ انداز میں بیٹے سے کہہ رہا ہے

معیز: کہاں گئی ہے؟......تم کہاں تھے؟

فرحان: (سنجیدہ) پاپا وہ بس کوٹ پہن کر باہر چلی گئی۔ She didn`t tell me where

she was going

معیز: (ناراض) تمہیں پیچھے جانا چاہئے تھا۔

فرحان: (بے ساختہ) میں دیکھنے گیا تھا انہیں ...... ہر جگہ دیکھا میں نے...... پارک میں بھی But I didn,t find her anywhere

عائشہ: (پریشان) اب کیا ہوگا؟ (بے حد غصے سے فرحان سے)

معیز: کم از کم تم فون کر سکتے تھے مجھے...... بتا سکتے تھے۔

فرحان: (کچھ جواباً خفا ہو کر) Papa it`s not my fault (پریشان ہو کر بیرونی دروازے کی طرف جاتا ہے)

معیز: پتہ نہیں کہاں گئی ہے وہ......؟...... (تبھی دروازہ کھلتا ہے اور نور بے حد اطمینان اور سنجیدگی سے اندر آتی ہے۔ اسے اندر آتے دیکھ کر جیسے تینوں کی جان میں جان آتی ہے۔ (بے ساختہ)

عائشہ: کہاں تھیں تم نور؟ ہم لوگ کتنے پریشان ہو رہے تھے تمہارے لیے۔ (ناراض)

معیز: کہاں گئی تھی تم؟

نور: (کچھ جھنجھلا کر) میں کوئی قیدی تو نہیں ہوں کہ گھر سے باہر نہیں جا سکتی۔

عائشہ: (سنجیدہ) لیکن کم از کم کسی کو بتا کر جانا چاہئے تھا۔ (بے ساختہ)

نور: آپ لوگ کسی کو بتا کر جاتے ہیں؟ (ناراض)

معیز: اس وقت تمہاری بات ہو رہی تھی......... اندازہ ہے تمہیں آدھی رات ہے۔

نور: (بے ساختہ) ہاں اندازہ ہے مجھے...... اگر آپ لوگ رات کو باہر جا سکتے ہیں تو میں بھی جا سکتی ہوں۔ (یک دم بے حد غصے سے چلاتا ہے۔ نور سمیت عائشہ اور فرحان بھی جیسے کچھ شاک میں آجاتے ہیں)

معیز: You dare not speak to me like this again میں کافی بکواس سن چکا ہوں تمہاری...... اور اب اور نہیں سنوں گا۔ (نور جیسے یک دم رونے لگتی ہے اس کی آنکھوں میں آنسو آتے ہیں اور وہ تقریباً بھاگتے ہوئے اوپر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے)

عائشہ اور فرحان بالکل دم بخود معیز کو دیکھ رہے ہیں۔ جو نور کے اس طرح رونے کی وجہ سے جیسے ڈسٹرب ہوتا ہے اور اسی انداز میں ان دونوں کو دیکھے بغیر وہاں سے چلا جاتا ہے عائشہ اور فرحان اس کے جانے کے بعد جیسے کچھ حیرانگی کے عالم میں ایک

دوسرے کو دیکھتے ہیں۔

//Cut//

Scene No # 9

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، فرحان

نور اوندھے منہ بستر پر پڑی ہوتی ہے جب دروازے پر دستک ہوتی ہے وہ سیدھی نہیں ہوتی اسی طرح پڑی رہتی ہے۔ فرحان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے اور آہستگی سے دروازہ بند کر کے نور کے پاس آ کر بستر پر بیٹھ جاتا ہے اس کے سرہانے۔ وہ اسی طرح روتی رہتی ہے۔

فرحان: Noor calm down now

نور: تم کیوں آئے ہو یہاں...... دفع ہو جاؤ۔ get out of my room (غصے سے یک دم اٹھ کر)

فرحان: I won`t (دوٹوک انداز)

نور: تو پھر میں چلی جاتی ہوں...... (غصے سے)

فرحان: کہاں؟...... نیچے آنٹی اور پاپا ہیں۔

(نور کچھ غصے اور رنج کے عالم میں کمرے کی کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ وہ باہر دیکھ رہی ہے چند لمحے پہلے وہ جیسے چلانے والے انداز میں کہتی ہے۔)

نور: I hate your father

فرحان: (بے ساختہ) You mean your father?

نور: (بے ساختہ) وہ صرف تمہارے father ہیں۔ He is nobody to me (سنجیدہ)

فرحان: You want him to be somebody to you (بے ساختہ)

نور: No, I don,t

فرحان: وہ Worried تھے اس لیے انہوں نے تم سے ایسے بات کی (بات بدل کر)

نور: کیوں worried تھے ان کو یقین ہونا چاہیے تھا۔ (بات کاٹ کر)

فرحان: اور اگر تم کو کچھ ہو جاتا......؟ (بے ساختہ)

نور: تو بہت اچھا ہوتا جان چھوٹ جاتی...... میری تم لوگوں سے اور تمہاری مجھ سے......

(بے ساختہ)

فرحان: Even that would not have resolved anything (رنجیدہ)

نور: میں کچھ حل کرنا چاہتی بھی نہیں۔

فرحان: (یک دم کچھ سنجیدگی سے) What is wrong with you?

نور: (بے ساختہ) Everything

فرحان: تو پھر ٹھیک کرو۔ (سنجیدہ)

نور: نہیں کروں گی۔ (اکھڑ انداز)

فرحان: کرنا نہیں چاہتی یا کر نہیں سکتی۔

نور: (بے ساختہ بے حد ترش انداز) تم کو کیوں بتاؤں میں......؟ ......تم کون ہو......؟ ......(بے ساختہ)

فرحان: Your brother step brother but brother (بے ساختہ)

نور: وہ تم نہیں ہو...... میرے دل میں تمہارے اور تمہاری ممی کے لیے محبت یا عزت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

فرحان: (اسی انداز میں اپ سیٹ ہوئے بغیر) That I can understand میں susprised ہوتا اگر ہوتی

نور: (عجیب نظروں سے) اور مجھے یقین ہے تم بھی مجھ سے اتنی ہی نفرت کرتے ہو گے۔ (بے ساختہ)

فرحان: Now that`s not true (سنجیدہ)

نور: تمہیں جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں۔ مجھ کو زیادہ خوشی ہوگی اگر تم یہ کہہ دو کہ ہاں تم کو بھی مجھ سے اتنی ہی نفرت ہے۔ (بے ساختہ)

فرحان: اب اگر نہیں ہے تو کیسے کہہ دوں...... اور مجھ کو ضرورت بھی نہیں کرنے کی But you are justified in hating me and my mother پاپا نے ہماری وجہ سے آنٹی اور تمہارے ساتھ زیادتی کی۔ But it's not my fault At least you should realize that (نور اس بار کچھ نہیں کہتی اسی اپ سیٹ انداز میں وہ آ کر دوبارہ بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔ یوں جیسے بہت مایوس ہے پھر کچھ دیر بعد وہ کہتی ہے۔)

نور: I want to go back

فرحان: To Pakistan (سنجیدہ)

نور: ہاں (سر ہلا کر)

فرحان: جہاں کوئی تمہاری یا آنٹی کی پرواہ نہیں کرتا......؟

نور: (بے ساختہ)...... یہاں کون کرتا ہے؟...... (بے ساختہ)

فرحان: Everyone ...... Me and Papa

نور: (نور چونک کر اس کا چہرہ دیکھتی ہے پھر کچھ الجھ کر اسے کہتی ہے) تم ...... You are weird

فرحان: Really (شرارتی مسکراہٹ کیساتھ)

فرحان: That`s Cool (نور سر ہلاتی ہے)

نور: تم کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں کچھ بھی کہہ لوں تمہیں...... کچھ بھی

فرحان: (بے ساختہ کچھ جھنجلا کر) ہاں میں تمہاری طرح ڈھیٹ ہوں

نور ایک لمحے کے لیے ناراض ہو کر اس کو دیکھتی ہے پھر بے ساختہ مسکرا دیتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 10

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ

معیز بے حد اپ سیٹ انداز میں باہر لان میں کھڑا سگریٹ پی رہا ہے جب عائشہ آتی ہے اور اس سے کہتی ہے۔

عائشہ: آپ کو نور سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔

معیز: باپ ہوں میں اس کا...... مجھے حق ہے...... اور میں نے کیا غلط کہا اس سے (اپ سیٹ جھنجلا کر)

عائشہ: کچھ غلط نہیں کہا پر غلط طریقے سے کہا۔ (مدہم آواز)

معیز: تم نے نہیں دیکھا وہ کس طرح بات کر رہی تھی۔ (بے بس)

عائشہ: بے ساختہ وہ بڑی ہو چکی ہے۔

معیز: (جھنجلا کر) بڑی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ...... منہ اٹھا کر رات کو باہر چلی گئی...... اسے احساس ہونا چاہئے کہ پیچھے باپ پریشان ہو گا اس کے لیے۔ انتظار میں بیٹھا ہو گا۔

عائشہ: (یک دم عجیب سی تکلیف کے ساتھ) اتنے سال کوئی انتظار کرتا پریشان بیٹھا ہوتا اس

کے لیے تو اسے پرواہ ہوتی

معیز: (بے ساختہ) تم اس کی حمایت کر رہی ہو۔ (ناراض ہو کر)

عائشہ: تو کس کی کروں اس کے علاوہ میرے پاس ہے کیا۔ (معیز اسے دیکھتا چند لمحے جیسے کچھ بول ہی نہیں پاتا عائشہ یک دم پلٹ کر چلی جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، نور

عائشہ نور کے کمرے میں جاتی ہے نور آنکھیں بند کیے سو رہی ہے عائشہ اس کے پاس بستر پر جا کر بیٹھ جاتی ہے اور کہتی ہے۔

عائشہ: میں جانتی ہوں تم سو نہیں رہیں۔ (ایک دم آنکھیں کھول کر کروٹ لے لیتی ہے بے حد خفگی کے عالم میں اور دوبارہ آنکھیں بند کر لیتی ہے۔)

نور: اب سو رہی ہوں۔

عائشہ: (چند لمحوں کے بعد جیسے وضاحت کرنے والے انداز میں) تمہارے پاپا پریشان ہو رہے تھے اس لیے انہوں نے......

نور: (تلخی سے بات کاٹ کر) آپ کو ان کی طرف سے صفائیاں دینے کی کوئی ضرورت نہیں

عائشہ: (مدھم آواز میں بات کرتے کرتے رک کر بات بدلتی ہے) میں صفائی نہیں دے رہی نور صرف...... تمہیں خود سوچنا چاہئے تھا۔ اتنی رات کو کسی کو بتائے بغیر یوں اکیلے باہر جانا ٹھیک نہیں تھا۔

نور: (بات کاٹ کر) اس ملک میں جہاں آپ دونوں مجھے لے کر آئے ہیں یہاں 18 سال کی لڑکی کو کوئی یہ نہیں کہتا...... اب آپ جائیں یہاں سے...... میں سونا چاہتی ہوں۔ (عائشہ اس کی بات پر کچھ بول نہیں پاتی)

نور ایک اور کروٹ لیتے ہوئے آنکھیں بند کر لیتی ہے عائشہ کچھ نادم سی کچھ دیر وہاں بیٹھی رہتی ہے پھر کمرے کی لائٹ آف کرتے ہوئے اٹھ کر وہاں سے آ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 12

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز،نور

نور اپنے بیڈروم میں سو رہی ہے جب معیز آہستگی سے دروازہ کھول کر دبے قدموں اندر آتا ہے کچھ دیر وہ سوتی ہوئی نور کے پاس کھڑا رہتا ہے پھر اسی خاموشی کیساتھ کمرے سے نکل جاتا ہے اس کے پلٹتے ہی نور چند لمحوں کے لیے آنکھیں کھول کر اس کو دیکھتی ہے کچھ اُلجھی اور سنجیدہ نظروں کے ساتھ

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا بیڈروم

کردار: عالیہ

عالیہ اپنے بستر پر رات کو سونے کے لیے لیٹی ہے پھر یک دم وہ جیسے بے قرار ہوتی ہے یوں جیسے اسے نیند نہ آ رہی ہو۔ وہ اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے اور کمرے میں لیمپ آن کر لیتی ہے۔ کچھ دیر وہ بے مقصد بیڈ پر بیٹھی رہتی ہے پھر اٹھ کر اسی بے چین انداز میں کمرے سے نکل جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 14- A

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ،عالیہ

عالیہ عائشہ کے بیڈروم میں داخل ہو کر لائٹ آن کرتی ہے۔ پھر کمرے کو دیکھتے ہوئے بیڈ پر جا کر بیٹھتی ہے اور بیڈ سائیڈ ٹیبل پر ایک فریم میں لگی عائشہ نور اور معیز کی ایک جوانی کی تصویر اٹھا کر دیکھتی ہے جس میں نور چند مہینوں کی بچی ہے۔ چند لمحوں کے بعد عالیہ کی آنکھوں میں عجیب سی تکلیف نظر آنے لگتی ہے۔

// InterCut //

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، مدیحہ، ساس

عائشہ بے حد اپ سیٹ ساس کو دیکھ رہی ہے۔ مدیحہ بھی کچھ پریشان ساس کے پاس کھڑی ہے۔ جب کہ ساس بے حد اطمینان سے ہے۔

عائشہ: کیا مطلب ہے آپ کا؟ میں سمجھی نہیں۔

ساس: مطلب سمجھانا میرا کام نہیں۔ (بے ساختہ)

عائشہ: آپ الزام لگا رہی ہیں مجھ پر۔ (شاکڈ)

ساس: حقیقت ہے یہ......

مدیحہ: امی آپ بھی بڑی فضول باتیں کرتی ہیں۔ یہ کوئی بات ہے کرنے والی۔ (مداخلت کرتی ہے عائشہ کی حمایت میں)

ساس: (وہ کہتے ہوئے تلخی کے عالم میں وہاں سے جاتی ہے) برتن اٹھاؤ یہاں سے...... بھابھی کی چمچہ گیری کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب...... بھابھی نے کیا کیا ہے تمہارے لیے۔ (مدیحہ کچھ معذرت خواہانہ انداز میں اس کہتی ہے)

مدیحہ: امی کو چھوڑیں آپ ان کو فضول باتیں کرنے کی عادت ہے۔ (عائشہ جواب دینے کی بجائے جیسے اسی شاک میں کچھ خفگی کے عالم میں کمرے سے نکل جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا پرانا گھر

کردار: عالیہ، مدیحہ

مدیحہ ماں کے کمرے میں بے حد خفگی کے عالم میں ماں سے کہہ رہی ہے۔

مدیحہ: کتنی غلط بات کی ہے آپ نے عائشہ سے۔

عالیہ: کیا غلط کیا ہے میں نے؟ (آرام سے)

مدیحہ: آپ کو پتہ ہے آپ نے کیا غلط کیا ہے...... عائشہ نے کوشش نہ کی ہوتی تو جواد نے کہاں ماننا تھا۔

عالیہ: (عجیب انداز) اس کی اتنی مانتا ہے اسی لیے رشتہ میں اتنی دیر ہوئی ہے ورنہ کب کا ہوگیا ہوتا یہ رشتہ۔

مدیحہ: (کچھ جھنجھلا کر) پتہ نہیں کیوں عائشہ سے اللہ واسطے کا بیر ہوگیا ہے آپ کو...... اچھی بھلی تھیں آپ اس کے ساتھ...... جب صرف خالہ کا رشتہ تھا تو عائشہ عائشہ کرتے منہ نہیں سوکھتا تھا...... اور اب...... ٹھیک ہے امی ساس بن جاتی ہیں خالائیں مگر اب بھانجیوں کو بالکل ہی بہو نہ بنا ڈالیں۔

عالیہ: (بے ساختہ) میں خالہ ہی تھی اس کی...... ساس اس نے بنایا ہے مجھے معیز کو میرے خلاف پٹیاں پڑھا پڑھا کر......

مدیحہ: (بے ساختہ) بھائی جان کسی کی باتوں میں آنے والے ہیں......؟...... وہ نہیں پڑھتے کوئی بھی پٹیاں پسند کی شادی ہے اس لیے۔

عالیہ: (عجیب انداز) ہوتی ہیں پسند کی شادیاں پر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ پورا گھر ہی بھول جائے بیٹے کو...... گھر میں جو لوگ ہیں ان کی بھی ذمہ داریاں ہوتی ہیں...... صرف بیوی ہی بیوی نہیں ہوتی۔

مدیحہ: (بے ساختہ) تو بھائی جان ادا کر تو رہے ہیں ہماری ذمہ داریاں......؟ ہمارے لیے ہی تو باہر گئے ہیں۔ (ناراض ہو کر بولتی جاتی ہے مدیحہ اُس سے متفق نہیں ہے لیکن اس کی بات جیسے مجبوراً سن رہی ہے)

عالیہ: جس مشکل سے باہر بھیجا ہے اس کو...... یہ بھی میں ہی جانتی ہوں ورنہ عائشہ کا بس چلتا تو انگلی کے گرد لپیٹ کر رکھتی اسے...... اور اب باہر چلا گیا ہے تو بھی ٹک کر کام نہیں کرنے دیتی اس کو...... ہر وقت اسے واپس آنے پر مجبور کرتی رہتی ہے...... اسے نظر نہیں آتا نہ گھر اور گھر کے حالات۔ اسے صرف اپنی اور بیٹی کی پڑی ہے...... میاں اس کا بیٹا بھی ہے۔ اور بھائی بھی جس پر دو چھوٹے بہن بھائیوں کی بھی ذمہ داری ہے۔

مدیحہ: پھر بھی امی...... اس طرح کی باتوں سے گھر میں جھگڑے ہوں گے۔ جواد کو پتہ چلے گا تو وہ کیا سوچے گا......

عالیہ: (بے ساختہ) جواد کو کون بتائے گا؟...... تم؟

مدیحہ: (بے ساختہ) میں بے وقوف ہوں......؟...... لیکن عائشہ نے اگر ذکر کر دیا تو کتنا شرمندہ ہوگا وہ بلکہ ناراض ہو جائے گا...... آپ کو پتہ ہے اس کی وجہ سے گھر کے کتنے کام ہوتے ہیں۔ وہ تو معیز بھائی کے کہنے پر آتا ہے یہاں......

عالیہ: (بے ساختہ) میں نے جواد کو کچھ نہیں کہا...... بات عائشہ کی ہو رہی ہے۔

مدیحہ: بات عائشہ کی ہو یا جواد کی...... چھری میرے ہی سر پر گرنی ہے یہ سوچ لیں آپ۔ (ناراض)

//Cut//

Scene No # 14- B

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ

عالیہ فوٹو گراف ہاتھ میں لیے بے حد اپ سیٹ بیٹھی ہوئی ہے یوں جیسے وہ پریشان ہے اور کسی پچھتاوے کا شکار ہے۔

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: عالیہ، معیز

بیرونی کمرے میں ایک فون کان سے لگائے عالیہ بے حد خفگی سے معیز سے باتیں کر رہی ہے۔

معیز: (بے حد ناراض) آپ سے کس نے کہا ہے کہ عائشہ سے اس طرح کی بے ہودہ باتیں کریں۔

عالیہ: (ناراض)...... بیہودہ......؟...... کون سی بے ہودہ بات کی ہے میں نے؟ جو بھی کہا ہے سچ کہا ہے میں نے۔

معیز: (ناراض) امی مجھے بڑا مایوس کیا ہے آپ نے...... میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آپ اس طرح کی بات کر سکتی ہیں...... جواد میرے کہنے پر آتا ہے گھر میں اور عائشہ کو بھی میں نے کہا ہے کہ کوئی کام ہو تو جواد سے کہہ دیا کرے...... ہمیشہ سے آ رہا ہے وہ اس گھر میں اور کتنے کام کرتا رہا ہے وہ پہلے بھی کچھ تو سوچیں...... اب تو نیا رشتہ ہوگیا ہے اس کے ساتھ...... کم از کم اس رشتے کا ہی لحاظ کر لیتیں آپ

عالیہ: (غصے سے) ماں کو مت پھٹکار تو باہر بیٹھ کر...... جو کچھ میں دیکھ رہی ہوں وہ تو نہیں

دیکھ رہا...... میں کسی پر الزام نہیں لگا رہی صرف یہ کہا ہے میں نے کہ عائشہ کچھ احتیاط کرے جواد کے ساتھ بول چال میں......اب ویسے بھی اور طرح کا رشتہ ہے جواد کے۔

معیز: (جھنجھلا کر) میں اسی لیے اس رشتے کے حق میں نہیں تھا...... پہلے ہی منع کر رہا تھا...... مجھے پتہ تھا بعد میں مسئلے ہی ہوتے ہیں اس میں......اس رشتے کی وجہ سے دوستی بھی جاتی ہے۔

عالیہ: (ناراض ہو کر) تو بیوی کو بھی مت سمجھانا...... ہر مشورہ ہر نصیحت ماں کو ہی کرنا......

معیز: (ناراض) بیوی کو کیا سمجھاؤں...... 24 گھنٹے کہتا رہتا ہوں اس کو بھی......لیکن جب آپ اس طرح کی باتیں کریں گی تو پریشانی مجھے ہوگی......میں باہر بیٹھا ہوں آپ کچھ تو خیال کر لیا کریں میرا۔

عالیہ: میں نے آخر کہا کیا ہے کہ تو اس طرح کی باتیں کر رہا ہے...... بیوی نے اچھی طرح سے کان بھر دیئے تیرے کہ ماں کو ذلیل کر فون پر۔ (یک دم رونے لگتی ہے اور دوپٹے سے ناک رگڑنے لگتی ہے)

معیز: (بے بس ہو کر) ذلیل کہاں کر رہا ہوں آپ کو...... بات کر رہا ہوں میں...... اب بات بھی نہ کروں۔

عالیہ: نہیں تو کر بات اب تیرا کھاتے ہیں تو تیری باتیں بھی سنیں گے (اسی طرح روتے ہوئے) (معیز بے بس ہو کر خاموش ہو جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: عائشہ، عالیہ

عائشہ کچن میں کھانا پکا رہی ہے۔ عالیہ بھی کچن میں کچھ کام کر رہی ہے لیکن وہ بے حد خفگی سے عائشہ سے بات کر رہی ہے۔

عالیہ: تم کیا سمجھتی ہو میرے بیٹے کو پٹیاں پڑھا کر اسے مجھ سے چھڑا لو گی۔

عائشہ: (تلخی سے)......میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

عالیہ: (بے ساختہ) گھر میں ہونے والی ہر بات کی اطلاع دیتی ہو تم اسے۔

عائشہ: (ٹھنڈا انداز) آپ دے سکتی ہیں تو میں بھی دے سکتی ہوں......

عالیہ: (غصے سے) میں تو اس دن کو پچھتاتی ہوں جب معیز کی بات مان کر میں نے تمہارے ساتھ اس کی شادی کی ہامی بھری۔

عائشہ: (تلخی سے) آپ کیا پچھتاتی ہوں گی......؟ پچھتاتی تو میں ہوں...... مجھے اگر پتہ ہوتا کہ اس گھر میں یہ سب کچھ ہوگا تو میں کہاں معیز سے شادی کرتی۔ (بات کاٹ کر تلخ ہو کر غصے سے)

عالیہ: اتنے ہی بُرے ہیں ہم اور ہمارا بیٹا تو چھوڑ دو ہمیں جاؤ اپنے گھر میں۔

عائشہ: اپنے گھر جاؤں گی تو صرف میں نہیں جاؤں گی پھر آپ کی بیٹی بھی واپس آئے گی۔ (ٹھنڈا انداز)

عالیہ: (تلخی سے) دھمکی دے رہی ہو تم مجھے۔

عائشہ: حقیقت بتا رہی ہوں۔ (کہہ کر کچن سے باہر نکل جاتی ہے)

عالیہ بے حد خفگی غصے اور بے بسی کے عالم میں اسے دیکھتی رہتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 14- C

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ

عالیہ اب بھی وہ فریمڈ فوٹو گراف ہاتھ میں لیے بیٹھی ہے۔ وہ اب بھی اسی طرح سوچ میں ڈوبی ہوئی ہے۔

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: عالیہ ملیحہ

دونوں صحن میں بیٹھی باتیں کر رہی ہیں۔

ملیحہ: امی نہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اس سے نہ لڑا کریں آپ یہاں جھگڑا کرتی ہیں ادھر خالہ شروع ہو جاتی ہے۔

عالیہ: (ناراض) میں جھگڑا کرتی ہوں؟......ارے میں تو بڑا برداشت کرتی ہوں......وہ بھی

اس لیے کہ بیٹا میرے قابو میں نہیں ورنہ ایسی بہو کو تو میں ہاتھ پکڑ کر گھر سے نکال دوں۔ (ناراض)

ملیحہ: تو جب پتہ ہے آپ کو کہ آپ کے اپنے ہی بیٹے کا قصور ہے اسی نے اس کو سر چڑھایا ہوا ہے تو پھر صبر کرلیں آپ......

عالیہ: (غصے سے) کیا صبر کرلوں......تم نے زبان نہیں سنی اس کی۔

ملیحہ: پہلے تو نہیں بولتی تھی عائشہ...... جب سے معیز گیا ہے تبھی سے ایسی ہوگئی ہے وہ۔ (کچھ سوچتے ہوئے)

عالیہ: (بے ساختہ) پہلے میرے بیٹے کا خوف تھا اسے......اب پتہ ہے اسے کون پوچھنے والا ہے اسے......بیٹیاں ہیں تو وہ میرے ہی پیچھے لٹھ لے کر پڑ جائیں گی۔ انہیں ہر قصور ماں میں ہی نظر آئے گا۔

ملیحہ: (سنجیدہ) ایسی بات نہیں ہے امی...... پر جھگڑا بڑھانے کا فائدہ کیا......اور اب تو خیر سے مدیحہ کا رشتہ بھی کتنی اچھی جگہ ہوگیا ہے......آپ کی پریشانی ختم ہوگئی ہے......پھر اب رہنے دیں اسے......آپ نہیں بولیں گی تو وہ بھی نہیں بولے گی۔ (حیران ہوکر)

عالیہ: آج ساس کی زبان آ کر بول رہی ہو یہاں......لگتا ہے خوب سکھا پڑھا کر بھیجا ہے اس نے بیٹی کی حمایت میں......

ملیحہ: (بے ساختہ) پتہ تو ہے آپ کو ظفر اور ان کی ماں کا......کتنا ہنگامہ کیا انہوں نے عائشہ کی وجہ سے کل۔

عالیہ: (بے ساختہ) میں معیز کو فون پر بتاؤں گی اس کی بیوی کے کرتوت بہن کے گھر میں تماشہ لگوا رہی ہے اس کے......

ملیحہ: معیز نے کیا کہہ لینا یا کیا کر لینا ہے۔

عالیہ: (ناراض بڑبڑاتے ہوئے) لیکن پھر بھی بتاؤں گی تو سہی اس کو......وہ جو بیوی کا کلمہ پڑھتا رہتا ہے ہر وقت۔ (ناراض بڑبڑاتے ہوئے)

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا پرانا گھر

کردار: عالیہ، معیز

عالیہ اپنے پرانے گھر کے ایک کمرے میں فون پر معیز سے بات کر رہی ہے جو بے حد خفگی کے عالم میں اس سے بات کر رہا ہے بے حد بے زار اور جھنجھلایا ہوا۔

معیز: تو کیا کروں میں اس کو جان سے مار دوں؟

عالیہ: (ناراض) میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم کسی کو جان سے مارو۔

معیز: ہر وقت ایک ہی بات ہوتی ہے آپ کی زبان پر......عائشہ نے یہ کردیا......عائشہ نے وہ کردیا......عائشہ نے یہ کہہ دیا۔ وہ کہہ دیا......میں یہاں بیٹھا کیا کروں؟ (تلخی سے)

عالیہ: (ناراض) تم بیوی کے لیے ماں کی بے عزتی کرو۔ اس نے تمہیں پٹیاں۔

معیز: میں کتنی بار کہوں آپ سے کہ اس نے مجھے کوئی پٹیاں نہیں پڑھائیں میں ننھا بچہ نہیں ہوں امی......بالغ مرد ہوں اپنے ذہن سے سوچتا اور سمجھتا ہوں۔ (جھنجھلایا ہوا)

عالیہ: اپنے ذہن سے سوچ سمجھ سکتے تو ماں کی بات سنتے تمہاری بہن کا گھر تباہ کر رہی ہے وہ اور......

معیز: (بے ساختہ) آپ ملیحہ سے کہیں کہ وہ برداشت اور تحمل کا مظاہرہ کرے اس کو سمجھائیں سسرال میں یہ سب کچھ ہوتا رہتا ہے......

عالیہ: (تلخی سے) کیسا خون سفید ہوگیا ہے تمہارا......بیوی کو نہیں سمجھاؤ گے بہن کو سمجھاؤ گے۔

معیز: (بے بس) بیوی کو کتنا سمجھاؤں امی 24 گھنٹے تو کہتا رہتا ہوں اسے......(ناراض)

عالیہ: 24 گھنٹے کہتے تو کوئی خیال ہوتا اسے......کوئی لحاظ کرتی وہ کسی چھوٹے بڑے کا۔ (ناراض)

معیز: وہ مجھ سے کہتی ہے کہ آپ لوگ اسے پریشان کرتے ہیں......آپ اس کے پیچھے پڑے رہتے ہیں......میری جان عذاب میں کردی ہے آپ سب نے مل کر......آپ بتائیں میں یہاں بیٹھ کر کیا کروں......میں سارا دن پیسہ کمانے کے لیے دھکے کھاؤں یا ماں اور بیوی کے جھگڑے سلجھاتا پھروں۔

عالیہ: (یک دم رونا شروع کردیتی ہے)......تیرا باپ زندہ ہوتا نا تو آج تو کبھی مجھ سے اس طرح بات نہ کرتا جس طرح اب کر رہا ہے......تیرے محتاج ہوگئے ہیں تو اور تیری بیوی جو کہتے پھریں......سننی پڑے گی مجھے......(معیز جیسے زچ ہوجاتا ہے)

معیز: امی آپ بات کو کہاں سے کہاں لے کر جا رہی ہیں۔ (جھنجھلا کر)

عالیہ: کہاں لے کر جا رہی ہوں میں......؟ (تلخی سے)

معیز: تو ٹھیک ہے میں آجاتا ہوں واپس کم از کم یہاں بیٹھ کر فون پر یہ سب کچھ سننے سے تو

بہتر ہے کہ میں پاکستان میں ہی آ کر رہوں۔ (کچھ ناراض ہو کر)

عالیہ: ......میں نے واپس آنے کا کہا ہے تجھے؟۔

معیز: (تھکا ہوا) تو اور کیا راستہ ہے میرے پاس......؟ ...... نہ میں پاکستان آؤں نہ میں یہاں سکون سے رہوں......

عالیہ: (ناراض) مدیحہ کو بیاہ دے اور حسیب کو set کر دو پھر آ جانا واپس پاکستان مجھے کیا شوق ہے کہ باہر بیٹھا رہے تو۔

معیز: (تھکا ہوا) لیکن اس طرح تو باہر نہیں بیٹھا رہ سکتا میں کہ ہر دوسرے دن یا مجھے آپ کا فون آئے یا عائشہ کا......اور وہی چخ چخ سنتا رہوں میں۔

عالیہ: (بے حد بے زار) ٹھیک ہے میں نہیں کرتی تجھ کو آج کے بعد فون......تو کر تو نے جو بھی کرنا ہے...... جہاں تجھ سے اتنی سن لیتی ہوں وہاں تیری بیوی سے بھی سن لوں گی......قسمت میں ہے یہ ہمارے......(بے زار ہو کر)

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ، جواد، ننھی بچی

عالیہ صحن میں چارپائی پر بیٹھی ہے۔ جواد ننھی بچی نور کو اٹھائے ہوا میں اچھالتے ہوئے اس سے باتیں کر رہا ہے عالیہ خوشی سے دیکھ رہی ہے اور ساتھ کہہ رہی ہے وقتاً فوقتاً جیسے کچھ ڈر کر۔

عالیہ: ارے اتنا زیادہ اونچا نہ پھینکو......گر جائے گی بچی۔

جواد (ہنستے ہوئے)...... کچھ نہیں ہوتا خالہ اتنی ڈرپوک نہ بنیں......اور گر بھی گئی تو کیا ہے۔

عالیہ: (مسکراتے ہوئے) لو دیکھو کیسی باتیں کرتا ہے باپ کی جان ہے اس میں......اور تو کہتا ہے گر بھی گئی تو کیا ہے۔ (دور سے گزرتی عائشہ کو دیکھتا ہے جو صحن میں کپڑے سوکھنے کے لیے ڈال کر جاتی ہے)

جواد: یہ عائشہ کو کیا ہوا ہے؟ (لاپرواہی سے)

عالیہ: کیوں؟ ٹھیک تو ہے......کیا ہونا ہے؟

جواد: (سنجیدہ ہو کر نور کو اچھالنا بند کر کے) نہیں مجھے لگا موڈ خراب ہے بڑی چپ چپ ہے چائے وائے کا بھی نہیں پوچھا......کہیں آپ سے جھگڑا تو نہیں ہوا اس کا۔

عالیہ: (ناراض ہو کر) لو مجھ سے کیا جھگڑا ہو گا اس کا...... ہوئی ہو گی معیز سے کوئی بات اور چائے تو میں خود پلا دیتی ہوں تمہیں۔

جواد: (روکتا ہے) نہیں خالہ آپ بیٹھی رہیں چائے تو آپ کے گھر میں صرف عائشہ کو ہی بنانی آتی ہے......مدیحہ کو بھی نہیں۔ سیکھے بھابھی سے وہ یہ سب۔

عالیہ: (ناراض) ایسی بھی کیا بات ہے اس کی چائے میں......؟ مدیحہ تو خود بڑی اچھی چائے بناتی ہے......اب تم عائشہ کے ہاتھ ہی کی پیتے رہے ہو اس لیے عادت ہو گئی ہے تم کو......ورنہ ایسی بھی اچھی چائے نہیں بناتی۔

جواد: مجھے تو اچھی لگتی ہے خالہ پوچھتا ہوں ذرا عائشہ سے ہوا کیا ہے اسے۔ (کہتے ہوئے نور کو اٹھائے اندر کی طرف جاتا ہے عالیہ کچھ خفگی سے دیکھتی ہے)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا پرانا گھر

کردار: عالیہ، عائشہ

عالیہ صحن میں بیٹھی بے حد خفگی کے عالم میں عائشہ سے کہہ رہی ہے۔

عالیہ: اب وہ گھر میں آیا کرے گا تو تم چائے پانی تک کا نہیں پوچھو گی اس سے......منہ بنا کر کمرے میں گھس جاؤ گی۔

عائشہ: (ناراض) تو میں اور کیا کروں؟ مدیحہ ہے وہ دے دیا کرے چائے پانی......وہ بیٹھ جائے اس کے پاس۔

عالیہ: (کچھ تیز آواز میں چمک کر) مدیحہ اتنی بے حیا نہیں کہ شادی سے پہلے یوں منگیتر کے پاس بیٹھ کر ہنسی مذاق کرے جیسے تم معیز کے ساتھ کرتی تھی......(بے حد غصے میں آ کر)

عائشہ: ہاں وہ باحیا ہے بے حیا تو صرف میں ہوں اس گھر میں۔ (غصے سے طنزیہ انداز)

عالیہ: تم جان بوجھ کر جواد کو دکھانا چاہتی ہو کہ تم اس رشتے سے خوش نہیں ہو۔

عائشہ: (اپ سیٹ اور غصے میں) میں کیوں اس رشتہ سے خوش نہیں ہوں گی۔

عالیہ: میری بیٹی کا اتنی اچھی جگہ رشتہ ہو گیا ہے یہ تمہیں کہاں ہضم ہوتا ہو گا۔ (طنزیہ)

عائشہ: ہضم نہ ہوتا تو مدیحہ اور آپ کے کہنے پر میں خود جواد سے اس رشتہ کی بات نہ کرتی......؟

عالیہ: (طنزیہ) تم نے بات کی ہوتی تو یہ رشتہ کب کا ہو گیا ہوتا...... بات ہی تو نہیں کی تم نے۔

عائشہ: (بے حد غصے میں کہہ کر جاتی ہے) تو ٹھیک ہے جب اتنی بری ہوں میں تو نہ خدمت گزاریوں کے لیے کہیں مجھ سے...... میں تو اب شکل بھی نہیں دیکھوں گی جواد کی...... آپ جائیں اور آپ کی بیٹی جانے۔ (عالیہ بے حد غصے اور کچھ بے بسی میں دیکھتی رہ جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 14-D

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ

عالیہ بے اختیار ایک گہرا سانس لیتی ہے اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی تصویر رکھ دیتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: فرحان، عائشہ

فرحان سٹنگ ایریا میں بیٹھا پڑھ رہا ہے جب عائشہ کچھ پریشان اور گم صم سی سیڑھیاں اترتے ہوئے آتی ہے اور پھر کچن کا کام کرنے لگتی ہے فرحان اس کی خاموشی اور چہرے کی پریشانی کو نوٹس کرتا ہے پھر کچھ دیر بعد کچن میں آتا ہے۔ عائشہ اسے دیکھ کر مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

عائشہ: کچھ چاہئے......؟

فرحان: نور نے پھر کچھ کہا آپ سے......؟...... (سنجیدہ)

عائشہ: ......نہیں......بس وہ upset ہے...... (نظریں چرا کر)

فرحان: I had no idea کہ پاپا کو اتنا غصہ آ سکتا ہے۔ I am surprised

عائشہ: (عائشہ چونک کر) حیرانگی والی کیا بات ہے......؟......تم کو کبھی اس طرح نہیں ڈانٹا انہوں نے؟

فرحان: (بے ساختہ) نہیں۔

عائشہ: (دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوتے ہوئے) تم نے کبھی ایسا کچھ کیا ہی نہیں ہوگا۔

جس پر وہ ناراض ہوتے۔

فرحان: آپ کو کبھی اس طرح ڈانٹا انہوں نے؟......

عائشہ: مجھے......؟......(چونکتی ہے)

فرحان: I mean آپ سے کبھی اس طرح ناراض ہوئے؟

عائشہ: (یک دم بات بدلتی ہے) تم نے......تم نے exam کی تیاری کر لی......؟......

فرحان: ہاں..........اسی لیے تو آپ کے پاس آیا ہوں۔ (کندھے اچکا کر)

عائشہ: سو جاؤ پھر بہت دیر ہو گئی ہے۔ (مسکراتے ہوئے کہتا ہوا جاتا ہے)

فرحان: او کے......لیکن میں آپ سے دوبارہ پوچھوں گا یہ good night quertion

عائشہ مسکراتی ہے لیکن اس کے جانے پر اسے پرسوچ انداز میں دیکھتی رہتی ہے۔

// Freeze //

قسط نمبر 15

Scene No. 1-A

وقت: رات
جگہ: معیز کا گھر
کردار: معیز

معیز اپنے بیڈ روم میں بیٹھا سگریٹ سلگا رہا ہے، سگریٹ سلگاتے ہوئے اُس نے ذہن میں منصور کی بیوی کی باتیں گونج رہی ہیں وہ بے حد اپ سیٹ نظر آ رہا ہے۔ پھر وہ سگریٹ سلگا کر اُس کے کش لگاتے ہوئے کچھ سوچنے لگتا ہے، اُسے ماضی یاد آنے لگتا ہے۔ اپنے اور عائشہ کے درمیان جواد کے حوالے سے ہونے والے اختلافات......

// Flashback //

Scene No. 2-A

وقت: دن
جگہ: انیلا کا گھر
کردار: انیلا، معیز

معیز دروازے پر بیل دیتا ہے انیلا بے حد گرم جوشی کے عالم میں دروازہ کھولتی ہے اور اس کا استقبال کرتی ہے۔

معیز: ہیلو...... لیٹ تو نہیں ہو گیا میں!

انیلا: ہو بھی جاتے تو بھی کیا فرق پڑتا تمہارا اپنا گھر ہے...... آؤ

//Cut//

Scene No. 2-B

وقت: رات
جگہ: فون بوتھ
کردار: معیز، عائشہ، انیلا

معیز بے حد غصے اور بیزاری سے عائشہ سے بات کر رہا ہے۔

معیز: اب میں کیا کروں؟...... میں یہاں UK میں بیٹھ کر تمہارے اور امی کے جھگڑے تو

حل نہیں کر سکتا۔

عائشہ: (ناراض) لیکن تم خالہ کو سمجھا سکتے ہو۔

معیز: (بات کاٹ کر) میں تمہیں نہیں سمجھا سکتا تو اُن کو کیسے سمجھاؤں، تم سنتی ہو میری؟

عائشہ: (ناراض) تم سارا الزام ہمیشہ مجھے دے دیا کرو۔

معیز: (تلخی سے) تو کس کو دوں؟ تم تھوڑی برداشت کا مظاہرہ کیا کرو تو اتنا مسئلہ پیدا نہ ہو گھر میں۔

عائشہ: (غصے سے) میں برداشت نہیں کرتی؟...... جو کچھ میں برداشت کرتی ہوں اگر چار دن کے لیے تمہیں برداشت کرنا پڑے تو تمہاری عقل ٹھکانے آ جائے...... تم گھر بار چھوڑ کر باہر جا کر بیٹھ گئے ہو...... عیش کر رہے ہو وہاں...... تمہیں اندازہ ہی نہیں کہ میں یہاں کس مصیبت میں ہوں۔

معیز: (چلا کر) عیش کر رہا ہوں میں یہاں......؟ دھکے کھا رہا ہوں میں تم سب کے لیے یہاں۔

عائشہ: (غصے سے) میں نے کہا تھا جاؤ اور جا کر دھکے کھاؤ۔

معیز: (طنزیہ) لیکن میری کمائی پر عیش تو تم ہی کر رہی ہو...... گھر میں بیٹھی ہو سارا کچھ ہے تمہارے پاس...... یہاں آ کر دو دن رہو تو تمہیں پتہ چلے کہ مصیبت ہوتی کیا ہے۔

عائشہ: (بے حد غصے سے) میں عیش کر رہی ہوں؟...... تمہاری کمائی اُڑاتی پھر رہی ہوں...... میں تو نوکرانیوں کی طرح 24 گھنٹے تمہارے گھر والوں کی خدمت کرتی پھرتی ہوں...... تمہاری بچی کو پال رہی ہوں...... اور اُس کے بدلے تم جو چند ہزار روپے مجھے بھیجتے ہو...... وہ مت بھیجا کرو۔

معیز: (غصے سے) ٹھیک ہے نہیں بھیجتا تم کو...... تم ایک بڑی ناشکری عورت ہو...... اتنی تنگ ہو تم میرے گھر میں تو جاؤ چلی جاؤ اپنی ماں کے گھر۔

عائشہ: چلی جاؤں گی۔

معیز: تو جاؤ چلی جاؤ اور اب دوبارہ فون مت کرنا مجھے۔ نہ ہی میں نے فون کرنا ہے تمہیں۔

وہ کہہ کر فون پٹخ کر فون بوتھ سے نکل آتا ہے۔

کچھ دیر وہ بے حد اپ سیٹ وہیں فون بوتھ کے باہر کھڑا رہتا ہے پھر واپس اندر جاتا ہے اور انیلا کو کال کرتا ہے۔

انیلا فون اُٹھاتی ہے۔

انیلا: ہیلو......

معیز: ہیلو۔

انیلا: (بے ساختہ ہنس کر) اوہ! معیز۔ میں ابھی تمہیں ہی یاد کر رہی تھی۔

معیز: (مسکرانے کی کوشش کرتا ہے) کیوں میری یاد کیسے آ گئی تمہیں؟

انیلا: (مسکرا کر) تم تو ہر وقت یاد رہتے ہو مجھے۔

معیز: (بے ساختہ) لگتا تو نہیں۔

انیلا: (بے ساختہ کہہ کر جیسے سنجیدہ ہوتی ہے) کیسے نہیں لگتا......اور تمہیں کیا ہوا ہے؟...... طبیعت ٹھیک ہے؟

معیز: (سنبھلنے کی کوشش کرتا ہے) ہاں! کیوں؟

انیلا: آواز سے پریشان لگ رہے ہو۔

معیز: بس ایسے ہی۔

انیلا: مجھے نہیں بتاؤ گے؟

معیز: (ٹالتے ہوئے) بس ایسے ہی گھر بات کر رہا تھا تو کچھ جھگڑا ہو گیا۔

انیلا: (سنجیدہ) کس کے ساتھ؟

معیز: (کچھ بے زار) کچھ اور بات کرو یار۔

انیلا: (بات بدلتی ہے) زیادہ اپ سیٹ ہو تو یہاں آ جاؤ......مووی پر چلتے ہیں۔

معیز: (گھڑی دیکھ کر) چلو ٹھیک ہے آتا ہوں میں۔

کہہ کر فون رکھتا ہے۔

//Cut//

Scene No. 3

وقت: دن

جگہ: ریسٹورنٹ

کردار: معیز، انیلا

دونوں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ابھی انہوں نے Order کیا ہے جب انیلا اُسے ایک کارڈ اور ایک گفٹ پیک سامنے ٹیبل پر رکھ دیتی ہے معیز حیران ہوتا ہے۔

معیز: یہ کیا ہے؟ آج تو برتھ ڈے بھی نہیں ہے میری۔

انیلا: (بے ساختہ) ویلنٹائنز تو ہے نا۔

معیز: (چونکتا ہے) اوہ ہاں۔

انیلا: (بے ساختہ گلہ والا انداز) تم کو تو خیال نہیں آیا......لیکن ضروری تھا مجھے بھی نہ آتا۔

معیز: (کارڈ کھولتا ہے) دیکھو ذرا کیا لکھا ہے......کارڈ میں؟

انیلا: دیکھ لو۔

معیز: (کارڈ پڑھتے ہوئے مسکراتا ہے) Hmmm ...... vey nice چوائس اچھی ہے تمہاری۔

انیلا: (بے ساختہ) ہاں وہ تو ہے۔

معیز: (بے ساختہ) Thank You

انیلا: (سنجیدہ) Thank You کہنے کی بجائے کچھ اور کرنا چاہیے تمہیں۔

معیز: (چونک کر) کیا؟

انیلا: (بے ساختہ) خود سوچو۔

معیز: (یک دم کہتا ہے) Ok۔ کہیں کارڈ اور گفٹ تو نہیں مانگ رہی مجھ سے۔

انیلا: (ناراض ہو کر) نہ مانگوں؟

معیز ہنس پڑتا ہے۔

//Cut//

Scene No. 4

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، جاوید

جاوید اپنے بستر پر سو رہا ہے جبکہ معیز رات گئے انیلا کا دیا ہوا کارڈ کھولے اُسے پڑھ کر مسکرا رہا ہے۔ اُس کے بستر کے سرہانے وہ چھوٹا سا Bear پڑا ہوا ہے جو انیلا نے اُسے ویلنٹائن پر دیا تھا......وہ چند لمحوں کے بعد کارڈ بند کر کے وہ Bear اُٹھا کر دیکھتا ہے۔

//Cut//

Scene No. 5

وقت: دن

جگہ: سٹور

کردار: معیز، جاوید

جاوید معیز سے سٹور پر کہتا ہے۔

جاوید: بھابھی کا فون آیا تھا......گھر فون کر لیتے۔

معیز: (نارمل سا انداز) خیریت ہے؟

جاوید: (بے ساختہ) ہاں خیریت ہی ہے۔ کہہ رہی تھیں تم نے بڑے دنوں سے فون نہیں کیا...... کیوں؟

معیز: (کام میں مصروف) بس مصروف تھا۔

جاوید: (سنجیدہ) ایسے کیا مصروف تھے تم؟

معیز: (ایسے ہی بے زاری سے) تھا نا یار۔

جاوید: (بے ساختہ) اچھا غصہ نہ کر......فون کر لینا۔ بھابھی پریشان لگ رہی تھی۔

معیز: (بے حد بے زار اور کچھ تلخ) پھر کوئی جھگڑا ہوا ہوگا امی کے ساتھ......اور کیا پریشانی ہو سکتی ہے اُسے......پھر چار گھنٹے دماغ کھائے گی میرا اپنے دُکھڑے سُنا سُنا کر۔

جاوید: (سنجیدہ) تجھے ہو کیا رہا ہے معیز!...... اس طرح تو بات نہیں کرتا تھا تو عائشہ کے بارے میں۔

معیز: (بے ساختہ) تب تک مجھے پتہ نہیں تھا کہ وہ کتنی خود غرض ہے...... اُسے اپنی ذات کے علاوہ کسی میں دلچسپی ہی نہیں ہے...... مجھ میں بھی نہیں۔

جاوید: (سنجیدہ) تجھ کو ہے دلچسپی اپنی ذات کے علاوہ کسی میں؟

معیز: (ناراض) کیا مطلب ہے تمہارا؟

جاوید: (سنجیدہ) بیٹھ کر سوچنا کہ کیا مطلب ہے میرا۔

معیز: (تلخ ہو کر) تم مجھے خود غرض کہہ رہے ہو۔

جاوید: (سنجیدہ) میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ دُنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس کو اپنے وجود، اپنی ذات سے بڑھ کر کسی سے پیار، کسی کی پرواہ ہو......ہم سارے ہی خود غرض ہیں معیز!...... یہ غرضیں ہی ہیں جن کے لیے رشتے باندھتے ہیں ہم سب......جس سے کوئی غرض نہ ہو اُس سے کوئی رشتہ کیوں بنائے گا کوئی......

معیز: (ناراض اور بے زار سا) تیری باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔

جاوید: (سنجیدہ) بیٹھ کر سوچے گا تو آ جائیں گی۔

//Cut//

Scene No. 6

وقت: دن

جگہ: سپر سٹور

کردار: انیلا، معیز

معیز ایک سٹور میں سامان شیلفوں پر رکھ رہا ہے جب انیلا اچانک آ کر اُسے چونکا دیتی ہے۔

انیلا: ہیلو۔

معیز: Oh Hi، ڈرا ہی دیا تم نے۔

انیلا: کیوں؟......اتنی بدصورت تو نہیں ہوں میں۔

معیز: ہاں! لیکن اچانک آئی ہو.......... آ کیسے گئی ہو اتنی اچانک۔

انیلا: بس ایسے ہی دل چاہا...... آ گئی۔

معیز: فری تھیں کیا؟

انیلا: (ناراض ہو کر) ٹائم نکال کر آئی ہوں تمہارے پاس۔

معیز: لیکن کیوں؟

انیلا: تم ساتھ چلو۔ پھر بتاتی ہوں۔

معیز: میں تو بالکل نہیں نکل سکتا......ابھی دو گھنٹے ہیں آف ہونے میں۔

انیلا: مجھے نہیں پتہ۔ تم میرے لیے چند گھنٹے پہلے نہیں نکل سکتے؟

معیز: (مسکرا کر) نکل سکتا تھا...... اگر تم پہلے بتا دیتیں...... آج ایک اور بندہ بھی چھٹی پر ہے اور مجھے تو کبھی دو گھنٹے پہلے چھٹی نہیں ملے گی۔

انیلا: تم بات تو کرو۔

معیز: یار! نہیں ملے گی...... یہ کوئی بیوٹی پارلر نہیں ہے جس میں جب دل چاہے بندہ چل پڑے۔

انیلا: (ناراض ہو کر) تمہارے لیے آئی ہوں جب دل چاہے تب نہیں چل پڑتی۔

معیز: اچھا! اب ناراض مت ہو۔ انتظار کر لو۔

انیلا: تمہیں میرے ناراض ہونے کی بھی کیا پرواہ ہے؟

معیز: ہے یار...... بڑی پرواہ ہے۔

انیلا: (باہر جاتے ہوئے) انتظار کر رہی ہوں باہر...... دو گھنٹے بعد دوبارہ آؤں گی۔

معیز: جا کہاں رہی ہو؟

انیلا: ونڈو شاپنگ کرنے جا رہی ہوں...... باہر

وہ کچھ خفگی کے عالم میں کہتے ہوئے باہر جاتی ہے۔ معیز مسکراتے ہوئے کام کرتا اُسے جاتا دیکھتا ہے۔

//Cut//

Scene No. 7

وقت: رات

جگہ: انیلا کا گھر

کردار: انیلا، معیز

انیلا اور معیز کوٹ اُتارتے انیلا کے گھر میں داخل ہو رہے ہیں۔ انیلا کوٹ اُتار کر لٹکاتی ہوئی سیدھا اندر کچن کی طرف جاتی ہے جبکہ معیز سٹنگ ایریا کی طرف آ جاتا ہے۔ وہ ساتھ بول رہا ہے۔

معیز: یار! آخر ایسا کون سا Important کام ہے جو یہاں آئے بغیر نہیں ہو سکتا۔

انیلا: ہے نا کوئی کام۔ بیٹھو تم۔

معیز: چائے پلاؤ مجھے پہلے...... اب اتنی دور آیا ہوں تو۔

انیلا: (وہ اندر سے کہتی ہے) چائے بھی پلاؤں گی اور کھانا بھی کھلاؤں گی تم بیٹھو تو......

معیز سیٹنگ ایریا میں بیٹھتا ہے تبھی انیلا ایک کیک لیے آ جاتی ہے۔

انیلا: (آتے ہوئے) Happy Birthday to you! Happy Birthday to you.

معیز: (کچھ استہزائیہ انداز میں) Come on! یہ تھا سرپرائز۔ یہ تھا وہ Important کام؟

انیلا: (کیک رکھتے ہوئے) ہاں!

معیز: (لاپرواہی سے) حد کر دی یار!

انیلا: (سنجیدہ) اس میں حد والی کیا بات ہے؟ تمہارے نزدیک یہ کوئی Important بات ہی نہیں۔

معیز: (اُسے کیک رکھتے اور اُس پر کینڈلز سجائے دیکھ کر) ایک بات بتاؤ مجھے۔ یہ تم عورتیں Birthdays اینورسریز کے بارے میں اتنی پاگل کیوں ہوتی ہو؟

انیلا: (مزے سے) کیوں نہ ہوں؟ We love to celebrate. Life is all about celebration.

معیز: (بےساختہ) Thank you لیکن I don't think so...۔

انیلا: (سنجیدہ کچھ ڈانٹتے ہوئے) جب تم خوش ہی نہیں ہوا اس چیز کے بارے میں کہ میں نے تمہارا ایک Important دن یاد رکھا تو پھر Thank You کی کیا ضرورت ہے؟

معیز: (بےساختہ) خیر Thank You تو ہر صورت میں کہنا چاہیے...... اور میں نے کب بتایا کہ میں خوش نہیں ہوں۔

انیلا: یہ جو اتنی لمبی بحث کر رہے ہو یہ کیا ہے؟

معیز: (مسکرا کر) بحث کب کر رہا ہوں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ سب کرنا ضروری نہیں تھا۔

انیلا: (ناراض ہو کر) تم کو دوسروں کی ''خوشی'' ختم کرنے میں ''خوشی'' ملتی ہے کیا؟

معیز: (بےساختہ ہنس کر کہتا ہے اور چھری پکڑ لیتا ہے) کیک کاٹ لیتا ہوں اب۔

انیلا: (طنزیہ انداز میں کینڈلز جلاتے ہوئے کہتی ہے) کاٹ ہی لو...... تو ٹھیک ہے۔

//Cut//

Scene No. 8

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، جاوید

معیز اپنے کمرے میں بیٹھا ایک گفٹ باکس کھول رہا ہے۔ اُس میں سے ایک سویٹر نکلتا ہے وہ بےحد خوش سا اُس سویٹر کو پہن کر دیکھتا ہے اور آئینے کے سامنے کھڑا ہے۔ تبھی جاوید اندر آتا ہے اور اندر آتے ہوئے اپنی جیکٹ اُتار کر لٹکاتے ہوئے کہتا ہے۔

جاوید: السلام علیکم!

معیز: وعلیکم السلام!

جاوید: آج لیٹ ہو گئے پھر؟

معیز: ہاں بس کچھ کام تھا۔

جاوید: (بےساختہ) انیلا کے ساتھ؟

معیز: (ٹالنے والا انداز) وہ برتھ ڈے تھی میری...... وہی سلیبریٹ کرنے چلے گئے تھے۔

جاوید: (مسکرا کر) Happy Birthday

معیز: (بے ساختہ) Thanks Yaar!

جاوید: (بے ساختہ) ہمیں تو بتایا ہی نہیں تم نے ورنہ ہم تھوڑا بہت سیلیبریٹ تو ہم بھی کر ہی لیتے۔

معیز: (مسکرا کر اسی طرح آئینے میں اپنے آپ کو دیکھ کر) بتایا تو اُس کو بھی نہیں تھا میں نے...... میں کہاں مناتا ہوں اب یہ سالگرہ ہیں وغیرہ...... وہ پاکستان میں بیوی کا شوق ہوتا تھا۔

جاوید: (مسکرا کر) کبھی نہ کبھی تو بتایا ہی ہوگا انیلا کو...... ورنہ اُس پر وحی تو نازل نہیں ہوگی...... بیوی سے بات کی فون پر؟

معیز: (نظریں چُرا کر یک دم سنجیدہ ہو کر) نہیں آج تو نہیں۔

جاوید: (سنجیدہ) اُس نے بھی مبارکباد دینی ہوگی تمہیں سالگرہ کی...... انیلا کو یاد ہے تو اُسے بھی یاد ہوگا۔

معیز: (ٹالتے ہوئے) ہاں لیکن اب کافی دیر ہوگئی ہے۔ صبح کروں گا۔

جاوید: (جیسے یاد دلانے والا انداز) شروع شروع میں تجھے پاکستان فون کرتے ہوئے کبھی ''دیر'' نہیں ہوتی تھی۔ اب دن رات کے زیادہ حساب رکھنے لگا ہے تو۔

معیز: (کچھ بیزار ہو کر) اچھا اب پھر لیکچر مت دینا شروع کرنا تو۔

جاوید: (اس کا سویٹر دیکھتے ہوئے) بڑا اچھا سویٹر ہے۔

معیز: (خوش ہو کر) اچھا ہے نا؟

جاوید: (بے ساختہ) ہاں! یہ بھی انیلا نے دیا ہے؟

معیز: (بے ساختہ) ہاں! میں تو نہیں لے رہا تھا۔ لیکن برتھ ڈے گفٹ کے طور پر دیا اُس نے۔

جاوید: (کچھ مذاق کرتے ہوئے) پر اب اُتار دے کتنی دیر پہن کر کھڑا رہے گا اسے۔

معیز: (مسکرا کر) اُتار دیتا ہوں یار اصل میں بڑی مدت کے بعد کسی نے مجھے کوئی تحفہ دیا ہے۔ ورنہ اتنے عرصے سے میں ہی دوسروں کے لیے چیزیں خرید خرید کر پاکستان بھیجتا رہا ہوں۔ بس اس لیے عجیب لگ رہا ہے۔

جاوید سر ہلاتا واش روم میں جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No. 9

وقت: دن

جگہ: پارک اور فٹ پاتھ

کردار: معیز، انیلا

معیز اور انیلا دونوں پارک میں چل رہے ہیں۔

انیلا: تم جاب نہیں بدل سکتے؟

معیز: کیوں؟

انیلا: میں چاہ رہی تھی تم میری Locality، میں آ جاؤ...... وہیں کہیں کام تلاش کر لینا۔

معیز: کیوں؟

انیلا: قریب ہو گے تو ملنے میں آسانی ہوگی۔

معیز: آسانی سے تو اب بھی مل لیتے ہیں۔

انیلا: ہاں! لیکن تب زیادہ مل سکیں گے۔

معیز: زیادہ مل کر کیا کرنا ہے ہم نے؟

انیلا: مستقبل کا پتہ تو نہیں ہوتا...... شاید کچھ کر ہی لیں۔

معیز: اچھی جاب ہے یہاں میری۔ فضول میں چھوڑ کر پھر دھکے کھاتا پھروں۔

انیلا: کون سی وائٹ کالرڈ جاب ہے...... ایسی جاب تمہیں میری Locality میں بھی مل جائے گی...... ڈھونڈوں پھر؟

معیز: لیکن صرف جاب کا مسئلہ تھوڑی ہے۔ ساتھ اور بھی مسئلے ہو جائیں گے...... اکاموڈیشن ہے اور......

انیلا: تمہیں کہہ رہی ہوں نا کہ میں Help کروں گی تمہاری...... پھر کیا ٹینشن ہے تمہیں؟

معیز: خواہ مخواہ میں تمہیں کیوں مصیبت میں ڈالوں میں جب سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے تو......

انیلا: کچھ بھی ٹھیک نہیں چل رہا............ تمہیں اگر اس سے بہتر جاب مل جائے تو اچھا نہیں ہے...... You can earn more money..... You can save more money.

معیز: اچھا ٹھیک ہے اگر مل جاتی ہے کوئی بہتر جاب تو شفٹ ہو جاؤں گا تمہاری Locality میں۔

//Cut//

Scene No. 10

وقت: دن/رات

جگہ: فون بوتھ/ جواد کا آفس

کردار: معیز، جواد

جواد معیز کے ساتھ فون پر بات کر رہا ہے بڑی سنجیدگی کے ساتھ معیز بے حد خفا نظر آ رہا ہے۔

جواد: (سنجیدہ) جواد یار میاں بیوی میں بہت بار جھگڑے ہو جاتے ہیں اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم اسے فون کرنا ہی بند کر دو۔ وہ بے حد پریشان ہے تمہاری وجہ سے۔

معیز: (بے حد خفا) صرف وہ پریشان ہے میں پریشان نہیں ہوتا اس کی باتوں کی وجہ سے...... 24 گھنٹے یا میں اُس سے اپنے گھر والوں کی شکائتیں سنتا ہوں یا اُس کے گھر والوں سے اس کی...... یا پھر وہی ایک تکرار واپس آ جاؤ...... واپس آ جاؤ...... وہ اتنی خود غرض ہو سکتی ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا...... اُسے صرف اس چیز میں دلچسپی ہے کہ میں واپس آ جاؤں...... میں واپس آ کر کیا کروں گا...... گھر کا کیا ہوگا میرے بہن بھائیوں کا کیا ہوگا اُسے پرواہ ہی نہیں ہے۔

جواد: میں اسی لیے روکتا تھا تمہیں باہر جانے سے۔

معیز: (ناراض) کیونکہ مرد جاتے ہیں باہر کمانے کے لیے۔ عورتیں پیچھے اس طرح کی حرکتیں شروع کر دیتی ہیں جو اُس کی ہیں۔

جواد: (سنجیدہ) معیز تمہارے گھر والوں کا رویہ بھی اُس کے ساتھ ٹھیک نہیں ہے۔

معیز: (تلخی سے) اُس کا رویہ گھر والوں کے ساتھ ٹھیک ہوگا تو اُن کا اُس کے ساتھ بھی ہو جائے گا۔ اُس کا رویہ میرے ساتھ ٹھیک نہیں ہے تو میری ماں اور گھر والوں کے ساتھ وہ کیا کرتی ہوگی۔

جواد: (حیران) یار مجھے یقین نہیں آ رہا یہ سب تم عائشہ کے بارے میں کہہ رہے ہو...... یاد نہیں کس طرح جان چھڑکتے تھے تم اُس پر۔

معیز: (ناراض) دماغ خراب تھا میرا...... امی صحیح کہتی تھیں عائشہ کبھی ہمارے گھر آ کر ایڈجسٹ نہیں ہو سکتی...... اُس کا بڑا نخرہ ہے لیکن بس میں ہی پاگل تھا۔

جواد کچھ حیران جیسے کچھ بول نہیں پاتا۔

//Cut//

Scene No. 11

وقت: دن

جگہ: فٹ پاتھ/ پارک

کردار: معیز، انیلا

دونوں آئس کریم کھاتے ہوئے فٹ پاتھ پر چل رہے ہیں جب انیلا اچانک اُس سے کہتی ہے۔

انیلا: میرے پیرنٹس تم سے ملنا چاہتے ہیں۔

معیز: (یک دم گڑبڑاتا ہے) کس لیے؟

انیلا: (کندھے اُچکا کر) کس لیے؟ کیا مطلب؟...... اتنا ذکر کرتی رہتی ہوں میں تمہارا اُن سے...... ہر وقت تم سے یا فون پر بات کر رہی ہوتی ہوں یا تمہارے ساتھ ہوتی ہوں...... تو میرے پیرنٹس Interested تو ہوں گے نا تم سے ملنے میں۔

معیز: (کچھ پرسکون ہوتا ہے) چلو مل لیں گے کسی دن۔

انیلا: (بے ساختہ) کسی دن کیوں؟ اسی ویک اینڈ پر کیوں نہیں...... ڈنر کر لو ہمارے ساتھ۔

معیز: (ٹالتے ہوئے) ویک اینڈ پر تو شاید بزی ہوں گا میں...... اتنی جلدی کیا ہے آخر...... دو تین ہفتوں کے بعد ملتے ہیں۔

انیلا: (مسکرا کر) اگر جلدی مل سکتے ہیں تو دیر کیوں؟ اتنا پوچھتے رہتے ہیں وہ ہر وقت تمہارے بارے میں۔

معیز: (ٹالتے ہوئے) It's very nice of them...... میں تمہیں بتاؤں گا جب میرے پاس کچھ فری ٹائم ہوتا ہے۔

انیلا: (بے ساختہ تحکمانہ انداز میں) فری ٹائم ہوتا نہیں نکالا جاتا ہے...... بس اس ویک اینڈ پر آ رہے ہو تم ہمارے گھر۔

معیز: (کچھ کہنا چاہتا ہے) انیلا......

انیلا: (وہ بات کاٹتی ہے) معیز۔

دونوں ہنس پڑتے ہیں

//Cut//

Scene No. 12

وقت: دن

جگہ: انیلا کا گھر

کردار: انیلا، معیز، ماں، باپ

انیلا معیز کو لیے اندر آتی ہے۔ اندر ماں اور باپ بیٹھے ہیں۔ معیز کچھ نروس اندر آتا ہے۔

معیز: السلام علیکم! (آگے بڑھ کر ہاتھ ملاتا ہے)

باپ: وعلیکم السلام! کیسے ہو؟

ماں بے حد تنقیدی نظروں سے معیز کا جائزہ لے رہی ہے۔

معیز: میں ٹھیک ہوں۔

باپ: بیٹھو۔

معیز: Thank you۔

انیلا: (معیز سے) کیا لوگے؟ چائے، کافی؟

معیز: (بے ساختہ) چائے۔

انیلا: (سر ہلا کر جاتی ہے) اوکے!

باپ: انیلا بہت ذکر کرتی ہے تمہارا۔

معیز: (مسکرا کر) جی!

باپ: بڑی تعریف کرتی ہے تمہاری۔

معیز: (مسکرا کر) وہ خود بہت اچھی ہے۔

باپ: کب سے ہو یہاں؟

معیز: دو سال ہو گئے ہیں۔ یہ تیسرا سال ہے۔

ماں: (پہلی بار مداخلت کرتی ہے) ورک پرمٹ پر ہو؟

معیز: جی!

ماں: (بے ساختہ) تعلیم کیا ہے تمہاری؟

معیز: گریجویشن کیا ہے میں نے۔

ماں: (بڑبڑانے والا انداز) یعنی زیادہ نہیں پڑھے۔

معیز: (کچھ شرمندہ) جی!

باپ: (یک دم جیسے معیز کی شرمندگی ختم کرنے کی کوشش) خیر گریجویشن بھی ٹھیک ہے۔

ماں: (بے ساختہ) پاکستان میں کیا کرتے تھے؟

معیز: فیملی بزنس تھا۔

ماں: (تفتیشی انداز) کس چیز کا؟

معیز: لیدر گارمنٹس کا۔

ماں: تو وہ چھوڑ کر یہاں کیوں آ گئے؟

باپ: (تبھی انیلا چائے لیے اندر آتی ہے) بھئی چائے وغیرہ تو پینے دو اُسے...... تم نے آتے ہی لمبے چوڑے سوال شروع کر دیئے اُس سے۔

انیلا: (معیز کو کپ دیتی ہے) یہ لو۔

معیز: Thank You

انیلا: (ماں سے) ممی اب باقی Questions آپ کھانے پر کر لیں...... چائے پینے دیں اُسے۔

ماں: (کچھ ناخوشگوار انداز میں) ایسے کون سے سوال کر دیئے ہیں میں نے، بس بات چیت کر رہی تھی میں۔

//Cut//

Scene No. 13

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: معیز، انیلا

دونوں پارک میں چل رہے ہیں ساتھ ساتھ۔ معیز انیلا سے کہتا ہے۔

معیز: تمہارے پیرنٹس کو میں اچھا نہیں لگا؟

انیلا: (بے ساختہ) نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں۔ پاپا تعریف کر رہے تھے تمہاری۔

معیز: لیکن تمہاری ممی؟

انیلا: (بات کاٹ کر) ممی کچھ ٹائم لیتی ہیں لوگوں کو پسند کرنے میں۔ پہلی ملاقات میں اُن کو Impress کرنا مشکل ہے۔

معیز: (مسکراتا ہے) یعنی اُن کو Impress کرنے کے لیے بار بار ملنا پڑے گا اُن سے۔

انیلا: (مسکرا کر) ہاں تو مل لینا تم کو اعتراض کیا ہے؟

معیز: (مسکرا کر) مجھے کیا اعتراض ہونا ہے...... ویسے ہی کہہ رہا ہوں مجھے بڑی سخت لگیں تمہاری ممی تمہارے پاپا کی نسبت۔

انیلا: سخت نہیں ہیں بس میرے کسی فرینڈ سے ملتے ہوئے ایسے ہو جاتی ہیں۔ ڈرتی ہیں وہ

اصل میں۔

معیز: (چونک کر) کس چیز سے؟

انیلا: (بے ساختہ) میری Wrong Choice سے۔

معیز: (حیران ہوکر) دوستوں میں تمہاری Wrong Choice سے؟

انیلا: (بے ساختہ) فرینڈز کی بات نہیں ہو رہی یہاں۔

معیز: پھر؟

انیلا: (ناراض ہوکر اُسے ڈانٹتی ہے) اچھا اب بنو مت تم..... تم کو پتہ ہے تم صرف فرینڈ نہیں ہو میرے لیے۔

معیز: (مسکراتا ہے) تو کیا ہوں؟

انیلا: (بے ساختہ) جو میں تمہارے لیے ہوں۔

معیز نظریں چُرا لیتا ہے۔

//Cut//

Scene No. 14

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ، نور

نور سو رہی ہے۔ عائشہ اور معیز فون پر بات کر رہے ہیں۔ عائشہ کچھ شکایتی انداز میں کہتی ہے۔

عائشہ: تمہیں اب کچھ یاد نہیں ہوتا۔ کوئی اہم موقع کوئی اہم تاریخ نہیں۔

معیز: (بے ساختہ) کیوں نور کی برتھ ڈے مجھے یاد نہیں تھی کیا؟

عائشہ: (بات کاٹ کر) میں اپنی بات کر رہی ہوں۔ اپنی اور تمہاری بات کر رہی ہوں...... میں اور مجھ سے منسلک تو کوئی چیز اب تمہیں یاد نہیں رہتی۔

معیز: تو کیا فرق پڑتا ہے؟

عائشہ: (مدھم آواز) فرق پڑتا ہے۔

معیز: (بے حد سنجیدہ) یہ سب فلموں اور کہانیوں میں ہوتا ہے اور دیکھنے میں اچھا لگتا ہے۔ حقیقی زندگی میں برتھ ڈے اور اینورسریز سے زیادہ اہم تاریخیں بلز اور فیس (Fees) کی ادائیگی کی ہوتی ہیں جن کے بھول جانے سے عزت داؤ پر لگ جاتی ہے۔ ایک

برتھ ڈے بھول جانے سے کچھ جاتا ہے کیا؟

عائشہ: (بے حد رنج سے) ٹھیک کہہ رہے ہو تم..... ایک برتھ ڈے یاد رکھنے سے کیا ملے گا میں ہی زیادہ جذباتی ہو جاتی ہوں..... خوامخواہ کی توقعات لگائے بیٹھتی ہوں تم سے...... حالانکہ اب تو عادی ہو جانا چاہیے مجھے..... تم پہلی دفعہ تو یہ سب نہیں بھولے۔

معیز: (بے ساختہ) اس بار ڈرافٹ ملے تو اس میں سے اپنے لیے کوئی تحفہ خرید لینا۔

عائشہ: (بے ساختہ کہہ کر فون رکھ دیتی ہے) تحفے خریدے نہیں جاتے..... ملتے ہیں۔...... امی کو بلاتی ہوں۔

//Cut//

Scene No. 1-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز بے حد اپ سیٹ سا ہوکر ہاتھ میں پکڑے سگریٹ کو دیکھتا ہے جو مکمل طور پر جل گیا ہے پھر وہ اُسے رکھ دیتا ہے ایش ٹرے میں..... اُس کی آنکھوں اور چہرے پر بے حد اضطراب ہے۔

//Cut//

Scene No. 15

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ، نور

عائشہ ناشتے کی ٹیبل لگا رہی ہے۔ معیز بیڈروم سے نکل کر لاؤنج میں آتا ہے اور آ کر ٹیبل پر بیٹھتا ہے۔ ناشتہ کرنے لگتا ہے۔ عائشہ بے حد خاموشی کے عالم میں اُس کے لیے چائے کا کپ تیار کرتی ہے۔ تبھی نور سیڑھیاں اُترتی ہوئی آتی ہے۔ عائشہ اور معیز دونوں اکٹھے اُس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں پھر عائشہ اس سے کہتی ہے۔

عائشہ: آؤ ناشتہ کرلو۔

(نور اس کی بات کے جواب میں کچھ کہنے کی بجائے معیز سے کہتی ہے۔)

نور: آپ مجھے پاکستان واپس بھیج دیں۔

(چونک جاتا ہے کچھ دیر کے لیے جیسے کچھ سمجھ نہیں پاتا پھر کہتا ہے۔)

معیز: کیوں؟

نور: میں وہاں جانا چاہتی ہوں جہاں میں آزادی سے رہ سکتی ہوں۔ اپنی مرضی سے سب کچھ کرسکتی ہوں۔

معیز: (بے حد ناراض) اگر اپنی مرضی سے کچھ کرنے کا مطلب رات گئے گھر سے باہر رہنا ہے تو یہ آزادی تو تمہیں پاکستان میں بھی کوئی نہیں دے گا۔

نور: (اسی انداز میں) وہ میرا مسئلہ ہے آپ صرف مجھے واپس بھیج دیں۔

معیز: (بے ساختہ) وہ میں نہیں کرسکتا۔ تمہیں یہاں لے کر آیا ہوں تو اس کا مطلب ہے تمہیں اب یہیں رہنا ہے۔

نور: (بے ساختہ) چاہے میرا دل نہ چاہے؟

معیز: (بے ساختہ) ہاں! چاہے تمہارا دل نہ بھی چاہے تو بھی۔

عائشہ: ناشتہ تو کر جاتے۔

معیز کو اُٹھتے دیکھ کر عائشہ نے کہا لیکن وہ جواب دیئے بغیر اوورکوٹ پہنتا ہوا باہر نکل جاتا ہے نور بے حد خفگی سے وہاں کھڑی رہتی ہے۔

عائشہ: کیا ضرورت تھی اس طرح کی بات کرنے کی...... وہ ناشتہ بھی نہیں کر کے گئے۔

نور: (بے حد خفا) آپ کو اُن سے ہمدردی ہو رہی ہے؟

عائشہ: (بات بدل کر) بیٹھو ناشتہ بناتی ہوں تمہارے لیے۔

نور: (ناراض) میں نے آپ سے یہ نہیں پوچھا۔

عائشہ: (برتن سمیٹتے ہوئے) جو پوچھا ہے اُس کا جواب نہیں ہے میرے پاس۔

نور: ہونا چاہیے۔

عائشہ: (بڑبڑانے والا رنجیدہ انداز) زندگی میں بہت کچھ ہونا چاہیے...... لیکن نہیں ہوتا۔

نور چند لمحے بے حد اُلجھے انداز میں ماں کو دیکھنے کے بعد بے حد خفگی کے عالم میں وہاں سے چلی جاتی ہے۔ عائشہ کچھ بے بسی کے عالم میں اُسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No. 16

وقت: دن

جگہ: حسیب کا آفس

کردار: حسیب اور ملیحہ

ملیحہ بے حد خفگی کے عالم میں حسیب سے فون پر بات کر رہی ہے۔

ملیحہ: ماں کو دو دن اکیلے چھوڑا ہوا ہے گھر میں......تم کو کوئی خیال ہے یا نہیں۔

حسیب: (ناراض) آخر کون سی قیامت آ گئی اگر امی کو دو دن کے لیے اکیلے گھر پر رہنا پڑا...... پہلے بھی تو جاتی تھی فرح اپنے میکے۔

ملیحہ: (بے ساختہ) پہلے عائشہ اور نور ہوتی تھیں گھر پر۔

حسیب: (جھنجھلا کر) تو میں چلا تو جاتا ہوں رات کو گھر پر۔

ملیحہ: (ناراض) تم رات کو بارہ بجے گھستے ہو گھر میں۔

حسیب: یہ آپ سے کس نے کہا......مدیحہ نے؟

ملیحہ: (بے ساختہ) جس نے بھی کہا ہو۔ ماں کی پرواہ کرنا سیکھو۔

حسیب: (تلخی سے) کرتا ہوں پرواہ میں......لیکن میں بھائی جان نہیں بن سکتا۔

ملیحہ کچھ دیر بول ہی نہیں پاتی......حسیب فون رکھ دیتا ہے۔

//Cut//

Scene No. 17

وقت: شام

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، فرحان

نور کھڑکی کے سامنے کھڑی باہر دیکھ رہی ہے وہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہی ہے۔ جب فرحان دروازے پر دستک دے کر اندر آتا ہے۔

فرحان: Hello would you like to come along, I am going out?

نور: (کندھے اُچکا کر سرد مہری سے کہتی ہے) No thanks۔

فرحان: (مسکرا کر) اکیلے جانے سے میرے ساتھ جانا بہتر ہے۔

نور: (خفگی سے) میں اب کسی کے ساتھ تو کیا اکیلے بھی باہر نہیں جاؤں گی۔

فرحان: (شرارتی انداز میں) Sounds good. If you could stick to it.

نور: (ناراض ہو کر) کیا مطلب ہے تمہارا؟

فرحان: (بے ساختہ جلدی سے سنجیدہ ہو کر) کچھ نہیں۔ تو پھر چل رہی ہیں آپ میرے ساتھ؟

نور: (دوٹوک انداز میں) میں نے تمہیں کہا ہے نا......نہیں......

فرحان: (مسکرا کر) آئس کریم کھلاؤں گا۔

نور: (بے ساختہ) I am still not interested

فرحان: (سنجیدہ) پاپا آپ کی ممی کے ساتھ آج پھر کہیں جا رہے ہیں۔ You better be interested.

نور: (چونک کر) کہاں جا رہے ہیں؟

فرحان: (سنجیدہ) کسی فرینڈ کے گھر...... وہاں کوئی ڈیتھ ہوگئی ہے۔ Condole کرنے جا رہے ہیں۔ So what do you say?

نور اُسے گھورتی رہتی ہے۔

//Cut//

Scene No. 18

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، فرحان، عائشہ

عائشہ کچن میں کچھ پکا رہی ہے جب فرحان سیڑھیاں اُترتا ہوا اُس سے بات کرنے لگتا ہے۔

فرحان: We are going out

عائشہ: (چونک کر) کون؟

فرحان: (سیڑھیاں اُترتی نور کی طرف اشارہ کر کے) میں اور نور۔

عائشہ: لیکن اس وقت۔

فرحان: (نور کو دیکھ کر جو بالکل سرد مہری اور لاپرواہی سے ادھر ادھر دیکھ رہی ہے) زیادہ دور نہیں، یہیں مارکیٹ Place تک ہی جا رہے ہیں۔

عائشہ: تمہارے پاپا ابھی آ رہے ہیں تو ہمیں بھی جانا ہے۔

فرحان: (بات کاٹ کر) I already know that............ میرے پاس Keys ہیں...... آپ لوگ چلے جائیں۔

عائشہ: کھانا بنا کر جا رہی ہوں میں۔

فرحان: Don't worry about that. .... ہم باہر ہی کھالیں گے۔ خدا حافظ

نور بھی اُس کے پیچھے نکل جاتی ہے۔ اور اُس کے چہرے پر کچھ اطمینان ہے۔

عائشہ: خدا حافظ

//Cut//

Scene No. 19

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ، حسیب

عالیہ اپنے کمرے میں بیٹھی ہے۔ حسیب بے حد خفگی کے عالم میں اُس سے بات کر رہا ہے۔

حسیب: چار دن کے لیے بیوی بچوں کو سسرال کیا بھیج دیا۔ یہاں پر جیسے قیامت آ گئی...... یوں جیسے بہت بڑا گناہ کر دیا ہو میں نے۔

عالیہ: (پریشان) بیٹا میں نے کب کہا............ میں نے تو............

حسیب: (ناراض) آپ فون کر کر کے اپنی بیٹیوں کو رپورٹیں دیتی پھرتی ہیں۔

عالیہ: (بے ساختہ) وہ بڑی بہنیں ہیں تمہاری۔

حسیب: (بات کاٹ کر) شادی شدہ بڑی بہنیں ہیں...... اپنے گھر کے معاملات چلائیں یہاں کا بڑا بننے کی کوشش نہ کریں۔

عالیہ: (اپ سیٹ) تم کس طرح بات کر رہے ہو مجھ سے؟

حسیب: (غصے سے) کہہ دیں بیوی نے آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے...... جادو کر دیا ہے مجھ پر...... خون سفید ہو گیا ہے میرا...... زن مرید ہو گیا ہوں میں...... اپنی غلطی کبھی نہ مانیں سارا الزام مجھ کو اور فرح ہی کو دیں۔

عالیہ: (بے بس) میں نے تو کچھ نہیں کہا میں تو کوئی الزام نہیں دے رہی تمہیں۔

(حسیب کچھ کہنے کی بجائے اسی خفا انداز میں کمرے سے چلا جاتا ہے۔

عالیہ بے حد رنجیدہ بیٹھی رہتی ہے۔ اُس کی آنکھوں میں نمی ہے پھر وہ ایک لمبی خاموشی کے بعد کہتی ہے۔)

عالیہ: ایسے معیز نے تو کبھی بات نہیں کی مجھ سے...... اُس نے تو کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کی مجھ سے۔

وہ رونے لگتی ہے۔ پلو سے اپنی آنکھیں رگڑتی ہے۔

//Cut//

Scene No. 20

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ

معیز عائشہ کے ساتھ گھر سے باہر گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے کچھ حیرانی اور تشویش کے عالم میں کہتا ہے۔

معیز: لیکن وہ فرحان کے ساتھ چلی کیسے گئی؟.......... وہ تو اُس سے ٹھیک سے بات تک نہیں کرتی۔

عائشہ: (مدھم آواز) پتہ نہیں...... میں خود حیران ہوں...... شاید اس لیے چلی گئی کیونکہ یہاں کوئی اور ہے بھی تو نہیں...... سارا دن اکیلی ہوتی ہے وہ گھر پر...... (معیز چونک کر اُسے دیکھ کر پھر نظریں چراتا ہے)...... ہر کوئی قیدِ تنہائی نہیں گزار سکتا۔

معیز: (بے ساختہ) یونیورسٹی کے بارے میں پتہ چل جائے گا کچھ ہفتوں تک...... مصروفیت مل جائے گی اُسے...... اکیلے نہیں رہے گی وہ۔

Voice over

عائشہ: (وہ رنجیدہ انداز میں سوچتی ہے) ہاں وہ نہیں رہے گی...... لیکن میں ایک بار پھر سے رہ جاؤں گی۔

//Cut//

Scene No. 21

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: نور، فرحان

دونوں فٹ پاتھ پر چل رہے ہیں۔ نور بے حد سنجیدہ اور کچھ خفا لگ رہی ہے۔ فرحان وقتاً فوقتاً اُسے دیکھ رہا ہے لیکن کچھ بولتا نہیں اور ساتھ چلتا رہتا ہے لیکن پھر کچھ دیر اسی طرح چلتے رہنے کے بعد وہ بالآخر کہتا ہے۔

فرحان: How long are you going to stay silent like this?

نور: (چڑ کر) تمہیں کیا ہے؟

فرحان: (سنجیدہ) کچھ نہیں ہے...... مجھے کیا ہوگا؟...... بہت زیادہ غصہ ہے تمہارے اندر؟

نور: (اسی انداز میں) ہاں ہے.......... پھر؟

فرحان: (بے ساختہ) کم نہیں ہوسکتا؟

نور: (دوٹوک) نہیں۔

فرحان: کیوں؟

نور: (سنجیدہ) کیونکہ میرے غصے کی Strong reasons ہیں۔

فرحان: (بے ساختہ) That`s what you think

نور: (بے ساختہ) That`s what it actually is

فرحان: (بے ساختہ) میں argue کرسکتا ہوں لیکن تم کو پھر غصہ آئے گا۔

نور: (بے ساختہ) تو پھر مت کرو argue۔

فرحان: (سنجیدہ) لیکن تم کو سمجھانا چاہتا ہوں۔

نور: (ناراض ہوکر) تم مجھے کیا سمجھاؤ گے؟...... چھوٹے ہو تم مجھ سے...... سمجھے؟

فرحان: (بے ساختہ) چھوٹا ہوں شاید اسی لیے سمجھا سکتا ہوں...... بڑے تو سمجھا نہیں پا رہے۔

نور: (سنجیدہ) تمہارا اگر یہ خیال ہے کہ تم مجھے لیکچر دو گے اور میں بہت appreciate کروں گی اس بات کو.......... You are wrong than.

فرحان: (بے ساختہ) I just want to help you.

نور: (بے ساختہ) کس چیز میں؟

فرحان: (بے ساختہ) پاپا کو سمجھنے میں۔

نور: (تلخی سے) میں اُن کو تم سے زیادہ بہتر سمجھتی ہوں۔

فرحان: (بے ساختہ) You don't۔

نور: (ناراض ہوکر) تمہیں کیا پرابلم ہے اس سے...... یہ میرا اور اُن کا مسئلہ ہے۔

فرحان: (بے ساختہ) یہ سب کا پرابلم ہے۔

نور: (بے ساختہ) تمہارا پرابلم کیسے؟

فرحان: (بے ساختہ) I live in the same house and I am part of the family.

نور: (تلخی سے) کون سی فیملی؟ Are we really a family?

فرحان: (سنجیدہ مدھم آواز) ہم بن سکتے ہیں...... اگر تم try کرو تو۔

نور کچھ کہے بغیر واپس پلٹ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No. 22

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، فرحان، معیز

نور اور فرحان گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہیں تو فون بج رہا ہے۔ فرحان تقریباً بھاگتا ہوا کچن کاؤنٹر پر پڑا فون جا کر اُٹھاتا ہے۔

فرحان: (پھولے ہوئے سانس کے ساتھ) ہیلو

معیز: Hello why are you panting?۔

فرحان: (مسکرا کر ہانپتا ہوا) بھاگ کر آیا ہوں فون سننے کے لیے...... ابھی ابھی گھر میں آئے ہیں ہم۔

معیز: (مسکرا کر) بس یہی چیک کرتا تھا میں نے کہ تم دونوں گھر پہنچ گئے۔

فرحان: (سر ہلا کر) Yes we are home...... اور آپ لوگ کب آ رہے ہیں۔

معیز: (گاڑی میں بیٹھے سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے) بس نکل رہے ہیں ہم...... دس منٹ تک پہنچ جائیں گے۔

فرحان: (بے ساختہ) او کے۔

معیز: (فون بند کرتا ہے) Bye۔

فرحان: Bye (فون بند کرتا ہے اور پلٹ کر نور سے کہتا ہے جو کھڑی بے مقصد انداز میں چینل سرچ کر رہی ہے) پاپا کا فون تھا پوچھ رہے تھے کہ ہم واپس آ گئے۔

نور: (کچھ عجیب نظروں سے گردن موڑ کر فرحان کو دیکھ کر) He is very worried about you. بہت پرواہ کرتے ہیں تمہاری۔

فرحان: (مسکرا کر) تمہاری بھی کرتے ہیں۔

نور: (بے ساختہ) I don't think so.

فرحان: (بے ساختہ) You can ask him.

نور: (کچھ مذاق اڑانے والے انداز میں کہتی ہے۔ پھر اُلجھے انداز میں کہتی ہے) I am not idiot. کہ اُن سے پوچھتی پھروں If he cares for me or not......

اور اگر وہ پرواہ کرتے ہوں تو بھی...... اور نہ کرتے ہوں تو بھی کیا فرق پڑتا ہے۔ کچھ فرق نہیں پڑتا۔

فرحان: (بے ساختہ کہتا ہے) مجھے لگتا ہے پڑتا ہے...... اب تم پھر جھگڑا کرو گی مجھ سے۔

نور ناراض ہو کر کچھ کہنے لگتی ہے تو وہ مدافعانہ انداز میں کہتا ہے۔ نور کچھ کہتے کہتے بے حد خفگی کے عالم میں رُک جاتی ہے۔ فرحان مسکراتا ہوا کچن کی طرف جاتے ہوئے کہتا ہے۔

فرحان: تمہیں Browny بنانی آتی ہے؟

نور: (ناراض ہو کر کہتی ہے) میں یہاں Browny بنانے نہیں آئی۔

فرحان: (مسکراتے ہوئے کچن کیبنٹ میں کچھ ڈھونڈتے ہوئے) پھر بھی پوچھ رہا ہوں۔

//Cut//

Scene No. 23

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ، حسیب، فرح، بچے

عالیہ لاؤنج میں فرح، حسیب اور بچوں کو اندر آتے ہوئے دیکھ کر کہتی ہے۔ بے حد خوشی کے عالم میں۔

عالیہ: آ گئے تم لوگ؟

فرح: (تیکھا انداز) ظاہر ہے آنا ہی تھا۔ پیچھے اتنا ہنگامہ مچے گا تو کہیں سکون تھوڑا ہو گا ہمیں۔

عالیہ: (حیران) ہنگامے والی تو کوئی بات نہیں فرح۔

فرح: (بے ساختہ جھنجھلاہٹ) ہاں فرح تو بے وقوف ہے اُس کو تو رائی سے پہاڑ بنانے کی عادت ہے۔

عالیہ: (مدھم آواز) میں نے یہ کب کہا؟

فرح: (تیز آواز) دل میں کہہ رہی ہوں گی آپ یہ سب کچھ...... بیٹی آپ کی نے میرے میکے فون کیا ہے کہ ساس کو اکیلا چھوڑ دیا میں نے...... یوں جیسے میں واحد بہو ہوں اور آپ اور یہ گھر جیسے میری ہی ذمہ داری ہے...... ایک اور بہو بھی ہے آپ کی...... جو عیش کر رہی ہے اس وقت اپنے شوہر کے ساتھ انگلینڈ میں...... مگر وہ کیوں نظر آئے گی...... وہ تو بھانجی بھی ہے...... خاندان سے باہر تو ایک میں ہی نظر آتی ہوں۔

حسیب: (مداخلت کر کے کہتا ہے اور چاروں بے حد روکھے پھیکے انداز میں عالیہ کو نظر انداز

کرتے ہوئے وہاں سے جاتے ہیں) خوامخواہ اپنا دماغ کھپانے کی ضرورت نہیں ہے......بچوں کے کپڑے تبدیل کرواؤ تم۔

//Cut//

Scene No. 24

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ، فرح، حسیب

تینوں ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ جب کھانا کھاتے کھاتے عالیہ کہتی ہے۔

عالیہ: کام کرنے والی پتہ نہیں کیسے کپڑے دھوتی ہے......ٹھیک سے سکھائے تک نہیں اور میرے کمرے میں رکھ گئی کپڑے۔

فرح: (آرام سے) تو کوئی بات نہیں وہاں کمرے میں پڑے پڑے سوکھ جائیں گے۔

عالیہ: (ناراض ہو کر) لو......اس طرح پڑے پڑے سوکھیں گے تو بو آئے گی اُن سے......تم ذرا کپڑے لٹکا دینا باہر۔

فرح: (بے زار) کیا بو آئے گی امی ان سے............آپ نے میرے سر پر کام ضرور ڈالنا ہے ایک اپنا۔

حسیب: (یک دم ماں سے) آپ کے بھی بڑے نخرے ہیں امی۔ دُھلے ہوئے کپڑوں کی بو برداشت نہیں ہوتی آپ سے (......عالیہ جیسے شاکڈ ہوتی ہے بیٹے کی باتوں پر۔ وہ لقمہ ہاتھ میں لیے دونوں کی باتیں سُن رہی ہے......) کبھی کھانے پر اعتراض ہوتا ہے آپ کو......کبھی کپڑوں کی استری پر......کبھی صفائی پر......اب کپڑوں کی دُھلائی پسند نہیں آ رہی آپ کو...... بڑھاپے میں اتنے نخرے نہیں ہونے چاہیے۔ آپ کو تو ویسے ہی اللہ اللہ کرنا چاہیے۔

فرح: (اسی انداز میں) میرے ویسے بھی دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ سارا دن ان کے ساتھ بھاگ بھاگ کر خوار ہو جاتی ہوں میں......آپ کو کچھ احساس ہونا چاہیے......ملازمہ ہے تو وہ ہر وقت شکائتیں کرتی رہتی ہے آپ کی، کہ بڑی بیگم صاحبہ تنگ کر دیتی ہیں کام کرا کرا کے۔

حسیب: (سنجیدہ) امی آپ کو چاہیے اپنے چھوٹے چھوٹے کام خود کر لیں...... جب دوسروں کے کیئے ہوئے کام پسند نہیں آتے آپ کو تو بہتر ہے آپ اپنے کام خود کر لیا کریں۔

حسیب: (بے زار اور سنجیدہ) بھابھی نے عادتیں خراب کی ہیں آپ کی............بستر پر بیٹھ کر حکم چلانے کی عادت ڈال دی آپ کو............اب خود تو چلی گئیں لیکن باقی سب کے لیے مصیبت کھڑی کر گئیں۔

فرح: (بے ساختہ) عائشہ کی تو ایک ہی اولاد تھی......اور میاں بھی یہاں نہیں تھا اُس کا......اُس کے پاس وقت ہی وقت تھا۔ پر مجھے تو بہتیرے کام ہوتے ہیں۔

حسیب: یہ چاول ڈال دو اور پلیٹ میں۔

عالیہ آنکھوں میں نمی لیے روٹی کا ٹکڑا ہاتھ میں لیے جیسے بیٹھی کی بیٹھی رہ جاتی ہے۔

// Freeze //

قسط نمبر 16

Scene No. 1

وقت: دن
جگہ: معیز کا گھر
کردار: عائشہ،فرحان

عائشہ کچن میں سلاد بنا رہی ہے جب فرحان اچانک وہاں آ کر کہتا ہے۔

فرحان: آپ کی برتھ ڈے کب ہے؟

عائشہ: (چونک کر پھر اپنے کام میں مصروف ہوتے ہوئے) یہ اچانک تمہیں میری برتھ ڈے کیسے یاد آ گئی؟

فرحان: بس ایسے ہی یاد آ گئی.....تو کب ہے آپ کی برتھ ڈے؟

عائشہ: (اُلجھ کر کچھ سوچتے ہوئے) میری؟........... پتہ نہیں........... یاد نہیں۔

فرحان: (حیران) That's strange آپ کو اپنی برتھ ڈے یاد نہیں؟، کبھی Celebrate نہیں کی آپ نے؟

عائشہ: (مدھم آواز) بہت سال ہو گئے۔نہیں کی۔

فرحان: (بے ساختہ) بہت سال سے۔کب سے؟

عائشہ: (اُداس مسکراہٹ کے ساتھ) اتنے سال ہو گئے کہ اب یاد بھی نہیں۔

فرحان: (یک دم) جب سے پاپا نے میری ممی سے شادی کی؟

عائشہ: (کچھ دیر بول نہیں پاتی پھر کہتی ہے) اُس سے بھی پہلے سے۔

فرحان: اس دفعہ Celebrate کریں گے ہم۔

عائشہ: (مسکرانے کی کوشش) بچوں کی Birthday سلیبریٹ ہوتی ہے...... اس عمر میں Birthday منا کر کیا کروں گی میں؟

فرحان: خوش ہوں گے سب۔

عائشہ: (حیران) کیوں؟

فرحان: (کچھ سوچ کر) Because I think you are very important to everybody around you.

عائشہ: (آنکھوں میں نمی آ جاتی ہے) ایسا نہیں ہے......... میں کسی کے لیے Important نہیں ہوں۔

فرحان: (بولتا رہتا ہے)....You are

For Noor

For Papa

For me.

عائشہ: (حیران ہو کر) تمہارے لیے Important ہوں میں؟

فرحان: ہاں!

عائشہ: کیوں؟

فرحان: (سوچ سوچ کر بولتا ہے۔عائشہ کے چہرے پر رنگ آتا رہتا ہے) There are many reasons........ Because you are a nice person....... selfless, caring, loving ...... And becuase you do so much for me. (پھر عائشہ کی آنکھوں میں آنسو آنے لگتے ہیں۔ وہ یک دم پریشان ہو کر پوچھتا ہے۔) You are crying?

عائشہ: (آنسو صاف کرنے کی کوشش اور بے ربط انداز میں کہتی ہے) نہیں...... ایسے ہی...... اتنے سالوں میں پہلی بار میں نے سُنا ہے کہ میں کسی کے لیے Important ہوں...... کبھی کبھی حیرانی بے یقینی بھی ہمیں رُلا دیتی ہے۔

فرحان: (وہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے) You are important to me.....very important...... But I won't like you to cry.

عائشہ نظریں چُرائے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے خود پر قابو پانے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔

//Cut//

Scene No. 2

وقت: دن
جگہ: عالیہ کا کمرہ
کردار: عالیہ

عالیہ اپنی الماری کھولے اُس میں سے کپڑے اپنے بستر پر رکھے اُنہیں تہہ کر کے

الماری میں رکھنے میں مصروف ہے۔ وہ ساتھ کچھ خفگی کے عالم میں بڑبڑا بھی رہی ہے۔

عالیہ: کتنی بار کہا ہے میرے کپڑوں کو ڈھنگ سے تہہ کر کے رکھا کرو پر مجال ہے اثر ہو جائے کسی پر...... ساری الماری کا ستیاناس کر دیا۔

فرح: (تبھی فرح تیار ہو کر اندر آتی ہے) امی میں ذرا بازار تک جا رہی ہوں کچھ دیر ہو جائے گی واپس آنے میں۔

عالیہ: (کام میں مصروف) اچھا ٹھیک ہے یہ ذرا رشیدہ کو بھیجنا اندر...... یہ کپڑے ٹھیک کروا کر رکھوں میں...... اسی طرح دھو کر رکھ گئی۔

فرح: (بے ساختہ) رشیدہ بچوں کے پاس ہے اور کپڑے تو میرے سامنے تہہ کر کے لے کر گئی تھی وہ۔

عالیہ: (کچھ اُلجھ کر) ہاں پر ٹھیک سے تہہ نہیں کیے اُس نے...... جیسے عائشہ رکھتی تھی ویسے۔

فرح: (سنجیدہ) اب بار بار عائشہ جیسے کام کا مطالبہ نہ کیا کریں...... اور خود تو تہہ کر رہی ہیں آپ تو خود کر لیں۔ معمولی سا کام ہے کوئی پہاڑ تھوڑی توڑنا ہے آپ نے...... ویسے بھی اس عمر میں کچھ نہ کچھ کرتے رہنا چاہیے...... دل لگا رہتا ہے...... خدا حافظ۔
(کہہ کر چلی جاتی ہے)

عالیہ اُسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔ اُس کے چہرے پر رنجیدگی ہے۔

//Cut//

Scene No. 3

وقت: رات
جگہ: معیز کا گھر
کردار: نور، فرحان

فرحان نور کے کمرے میں داخل ہوتا ہوا اُس سے پوچھتا ہے۔

فرحان: آنٹی کی برتھ ڈے کب ہے؟

نور: (چونک کر) امی کی؟...... کیوں؟

فرحان: (مسکرا کر) Note کرنی ہے میں نے Important events میں...... سیلیبریٹ کریں گے...... کیسا ہے؟

نور: (کندھے اُچکا کر) پتہ نہیں۔

فرحان: (حیران ہو کر) کیوں؟...... تم کو بھی پتہ نہیں؟ She is your mom. ...... تم نے

کبھی اُن کو Wish نہیں کیا؟...... کبھی Celebrate نہیں کی اُن کی Birthday؟

(نور اُس کی حیرانی سے کچھ Irritate ہوتی ہے۔)

نور: (بے ساختہ) نہیں۔

فرحان: (بے ساختہ) کیوں؟

نور: (بے ساختہ) جیسی زندگی ہم نے گزاری ہے اُس میں Celebrations نہیں ہوتیں۔

فرحان: (سنجیدہ) Celebrations نہ ہوں پھر بھی یاد تو ہونا چاہیے...... تم نے بھی Wish نہیں کیا اُنہیں۔

نور: (کچھ اُلجھ کر) میرے یاد رکھنے اور میرے Wish کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

فرحان: (بے ساختہ) Aunty would have loved it...... کبھی کبھار یاد رکھنا اور Greet کر دینا بھی Memorable ہوتا ہے۔ Celebration ہوتا ہے...... I think مجھ کو آنٹی سے ہی پوچھنا پڑے گا اُن کی برتھ ڈے کے بارے میں۔
(وہ کہہ کر جاتا ہے۔ نور نادم انداز میں کھڑی رہ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No. 4-A

وقت: رات
جگہ: عالیہ کا بیڈروم
کردار: عالیہ

عالیہ رات کے وقت اپنے بستر میں بیٹھی جیسے کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہے وہ پریشان نظر آ رہی ہے۔

// Flashback //

// InterCut //

یہاں ماضی کے کچھ سین آئیں گے جہاں عالیہ عائشہ کے ساتھ بے حد rude ہے اور معیز کے حوالے سے بے حد خود غرض ہو رہی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ وہ ہر قیمت پر باہر ہی رہے تا کہ اُس کی فیملی Financially ٹھیک ہو سکے اور عائشہ کی معیز کی واپسی کے حوالے سے ضد اُسے پریشان کر رہی ہے اور وہ ناراض ہے۔

//Cut//

Scene No. 5

پچھلے Episodes میں ایک سین ہے جس میں عالیہ معیز سے فون پر بات کرنے کے بعد عائشہ سے آ کر لڑ رہی ہے۔

//Cut//

Scene No. 4-B

وقت: رات
جگہ: عالیہ کا بیڈروم
کردار: عالیہ

عالیہ حال میں واپس آ جاتی ہے اور وہ جیسے بے حد نادم ہے اُس کی آنکھوں میں ہلکی نمی تیر رہی ہے۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے اُس نے معیز اور عائشہ کے ساتھ زیادتی کی ہے۔

//Cut//

Scene No. 6-A

وقت: رات
جگہ: معیز کا گھر
کردار: معیز، نور، فرحان، عائشہ

چاروں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں جب فرحان یک دم معیز سے کہتا ہے۔

فرحان: پاپا...... آنٹی کی برتھ ڈے کیا ہے؟

معیز: (بے ساختہ کہہ دیتا ہے)...... 15 جولائی...... (پھر یک دم اضافہ کرتا ہے کچھ نادم ہو کر)...... شائد......

فرحان: (مسکرا کر) Great You remembered۔

(عائشہ معیز کو دیکھ کر کچھ حیران ہے)

معیز: (وہ بات کاٹتا ہے) کھانے کے دوران باتیں نہیں کرتے۔

فرحان: (مسکرا کر) میں نے سوچا ہے اس بار آنٹی کی برتھ ڈے بھی Celebrate کریں گے۔

عائشہ: (وہ بھی بات بدلنے کی کوشش کرتی ہے) تم کھانا کھاؤ فرحان یہ چاول لو۔

فرحان: (معیز کی رائے لیتے ہوئے) کیوں پاپا؟

معیز: (ٹالتے ہوئے) اس میں ابھی بہت وقت ہے...... تم کھانا کھاؤ۔

فرحان: (کندھے اُچکا کر) اتنا زیادہ وقت بھی نہیں...... آپ کی برتھ ڈے سے تو پہلے ہو گی۔

(یک دم عائشہ سے) آنٹی آپ کو پاپا کی برتھ ڈے یاد ہے؟

معیز: (بے ساختہ کچھ ناراض ہو کر فرحان سے کہتا ہے) فرحان کھانا کھاؤ۔

(فرحان کچھ نادم ہو کر کھانا کھانے لگتا ہے۔ عائشہ کو کھانا کھاتے ہوئے جیسے کچھ یاد آنے لگتا ہے۔)

// Flashback //

عائشہ کو ماضی میں اپنے اور معیز کے سالگرہ منانے کے کچھ سین یاد آتے ہیں۔

//Cut//

Scene No. 7

وقت: شام
جگہ: عائشہ کا گھر
کردار: معیز، عائشہ

معیز اور عائشہ، عائشہ کے گھر کے کچن میں کھڑے ہیں، عائشہ کیک کاؤنٹر پر رکھ رہی ہے جو معیز لے کر آیا ہے اور معیز اُس پر کینڈلز سجا رہا ہے۔ عائشہ ساتھ کھانے پینے کی کچھ اور چیزیں بھی نکال نکال کر رکھ رہی ہے۔

عائشہ: میں نے سوچا بھول گئے اس بار تم۔

معیز: (مسکرا کر لیکن کچھ خفا انداز میں) یار آج تک بھولا ہوں جو اس بار بھول جاتا...... حد ہے ویسے ہی شک ہوتا ہے مردوں کے بارے میں۔

عائشہ: (مسکرا کر) ہاں تو صبح سے غائب تھے تو میں اور کیا سمجھتی...... میں نے سوچا...... میکے آئی ہوں تو تمہیں بہانہ مل گیا تحفہ نہ دینے کا۔

معیز: (ناراض) تم جب میرے بارے میں سوچنا بُرا ہی سوچنا۔ میں تو ابھی باہر لے جا کر کھانا کھلاؤں گا تمہیں سی سائیڈ پر۔

عائشہ: (ہنستی ہے) اچھا...... یہ بھی یاد ہے۔

معیز: (مسکرا کر) یاد ہے یار...... یاد ہے...... اور پھر اچھے سے پھول لے کر دوں گا تمہیں...... تحفے کے ساتھ۔

عائشہ: (چھیڑتی ہے) Good...... دیکھا کیسے ٹریننگ کرائی ہے تمہاری میں نے۔

معیز: (مسکرا کر) دیکھ لو۔

//Cut//

Scene No. 6-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، فرحان، معیز، عائشہ

عائشہ معیز کی آواز پر یک دم چونک کر جیسے حال میں واپس آتی ہے۔ وہ فرحان سے کہہ رہا ہے۔

معیز: اپنی سٹڈیز پر دھیان دیا کرو...... بے کار کی activities پر نہیں۔

فرحان: (اعتراض کرتا ہے) پہلے تو کبھی آپ نے برتھ ڈے منانے کو بے کار کی activity نہیں کہا تھا۔

معیز: (کچھ دیر جیسے کوئی جواب نہیں آتا پھر کہتا ہے) اب کہہ رہا ہوں نا...... کھانا کھاؤ چپ کر کے

(کہتے ہوئے اپنی پلیٹ کھسکاتا ہوا چلا جاتا ہے وہ تینوں بیٹھے رہ جاتے ہیں)۔

//Cut//

Scene No. 8

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: مدیحہ، عالیہ

عالیہ اور مدیحہ فون پر بات کر رہی ہیں۔

عالیہ: میں انتظا کرتی رہی سارا دن...... تم مجھے فون پر بتا دیتیں کہ نہیں آؤ گی۔

مدیحہ: (نارمل انداز) میرے بس ذہن میں ہی نہیں آیا...... صبیحہ کو دیکھ کر میں اتنی پریشان ہوئی کہ سب کچھ بھول گیا مجھے۔ آپ کو پتہ ہے اُس نے آتے ہی کسی نہ کسی بات پر ایشو بنانا ہوتا ہے۔

عالیہ: (گلہ والا انداز) ہاں پر میں انتظار کرتی رہی۔ اتنے دنوں سے تم ملنے نہیں آئیں۔

مدیحہ: (ناراض ہوکر) امی مجھ سے تو یہ گلہ نہ کیا کریں آپ کو پتہ ہی ہے میرے حالات کا...... شوہر کا موڈ ٹھیک ہو اور وہ اجازت دے تو ہی میں آ جا سکتی ہوں کہیں...... اور اُس کا موڈ مہینے میں جتنے دن خراب رہتا ہے اُس کا پتہ ہے آپ کو۔

عالیہ: (مدھم آواز) جانتی ہوں...... لیکن پھر بھی انتظار تو رہتا ہے۔

مدیحہ: ملیحہ کو بلوا لیا کریں آپ۔

عالیہ: اُس کو بھی بڑے دن ہو گئے آئے ہوئے۔ کروں گی اُس کو بھی فون۔ پہلے تو فون کیے بغیر ہی آ جایا کرتی تھیں تم دونوں۔ اب فون کرنا پڑتا ہے مجھے۔

مدیحہ: (کچھ تلخی سے) آپ کے گھر میں بھی کون سا بڑا استقبال ہوتا ہے ہمارا۔ عائشہ ہوتی تھی تو کم از کم اچھا کھانا تو مل جاتا تھا۔ بچوں کا بھی خیال کر لیتی تھی وہ...... اب فرح تو ہمارے آتے ہی اپنے کمرے میں گھس جاتی ہے پہلے کی طرح پاس تک نہیں بیٹھتی۔

عالیہ: (شرمندہ) جانتی ہوں۔

مدیحہ: (ناراض) اور ملازمہ ایک سالن پکا کر سامنے رکھ دیتی ہے یوں جیسے بڑا احسان کر رہی ہو ہم پر...... میرے میاں تو پہلے ہی بھائیوں کے طعنے دیتے ہیں مجھے...... اب اس طرح کا کھانا کھائیں گے تو ویسے ہی میکے جانے پر پابندی لگا دیں گے میرے...... پتہ ہے آپ کو اُس کے مزاج کا...... آپ اور کچھ نہیں کھانا تو اچھا پکوا لیا کریں۔

عالیہ: (کچھ شرمندہ) وہ فرح کہتی ہے ملازمہ کے پاس وقت نہیں چار چار کھانے بنانے کا...... اُسے اور بھی کام ہوتے ہیں۔ مجھے اگر بیٹیوں کی خدمت کا شوق ہے تو میں خود پکا کر کھلاؤں اُنہیں۔ اب اس عمر میں کیسے پکاتی پھروں میں...... کتنے سال ہو گئے ہیں مجھے کچھ پکائے ہوئے۔

مدیحہ: (بے حد ناراض) ہاں تو اسی لیے تو آنا جانا چھوڑ دیا ہم نے...... جب کسی کو چاہ ہی نہیں ہماری...... تو ہم نے کیا آنا ہے...... اور بھابی کی زبان دیکھو۔ حسیب کو بتایا آپ نے کہ فرح نے یہ کہا ہے۔

عالیہ: (تھکی ہوئی) نہیں...... اُس کو بتانے کا فائدہ نہیں...... پر تم لوگوں نے تو مجھ سے ملنے آنا ہے...... فرح کو چھوڑو۔

مدیحہ: (بے ساختہ تیز آواز میں) پر آنا تو اسی گھر میں ہے۔ میاں کو دروازے کے باہر بٹھا کر تو ملنے نہیں آ سکتی...... پر آؤں گی ذرا صبیحہ چلی جائے تو چکر لگاؤں گی کسی دن۔

(عالیہ چپ کی چپ رہ گئی)۔

//Cut//

Scene No. 9

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: فرحان، عائشہ

فرحان سپورٹس کٹ پہنے ہوئے ہے عائشہ اس کے ساتھ چل رہی ہے۔ دونوں خوش نظر آ رہے ہیں۔

فرحان: مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے۔

عائشہ: کیا؟

فرحان: آپ کا ساتھ آنا۔

عائشہ: (مسکرا کر) مجھے بھی اچھا لگ رہا ہے۔ سارا دن گھر میں رہتی ہوں اچھا ہے نا آج تمہیں کھیلتے ہوئے دیکھوں گی۔

فرحان: (چند لمحے خاموشی سے اُسے دیکھ کر) You are changing۔

عائشہ: (چونک کر) کیا؟

فرحان: (بے ساختہ) پہلے گھر سے باہر نکلنا بہت مشکل لگتا تھا آپ کو؟ You remember

عائشہ: (مسکرا کر) ہاں...... اتنے سالوں سے گھر پر ہی رہتی تھی عادت بن گئی تھی...... عادت بدلنا مشکل ہوتا ہے۔

فرحان: (بے ساختہ) But not impossible.۔

عائشہ: (بے ساختہ) ہاں! Impossible نہیں ہوتا لیکن وقت لگتا ہے۔

فرحان: I know

عائشہ: (ہنس کر کہتی ہے) تم بہت سوال کرتے ہو۔ ہمیشہ سے ایسے ہی تھے......؟

فرحان: (کندھے اچکا کر) ہاں ہمیشہ سے ایسا ہی تھا...... بری بات ہے کیا؟

عائشہ: (چونک کر) کیا؟......

فرحان: (بے ساختہ) سوال پوچھنا......؟

عائشہ: (بے ساختہ)...... نہیں...... کس سے زیادہ سوال کرتے ہو؟...... ممی سے یا پاپا سے؟......

فرحان: (چند لمحے خاموش رہ کر)......... اپنے آپ سے...... ہم سوچتے ہیں نا بہت ساری چیزوں کے بارے میں اور پھر سوال پوچھتے ہیں اکیلے بیٹھ کر اپنے آپ سے......

عائشہ: (کچھ حیران ہو کر) کیا سوال پوچھتے تھے تم اپنے آپ سے؟......۔

فرحان: (سنجیدہ) یہ کہ میرے پیرنٹس اتنے کولڈ کیوں ہیں ایک دوسرے کے ساتھ......؟ میرے فرینڈز کے پیرنٹس کی طرح کیوں نہیں؟ Why are they always quaralleing?

عائشہ: (مدھم آواز) بہت جھگڑا ہوتا تھا دونوں کے درمیان؟......

فرحان: (سنجیدہ) ہاں...... مجھے لگتا تھا۔

عائشہ: کیوں؟......

فرحان: (بے ساختہ) شاید آپ reason تھیں۔

عائشہ: (حیران)...... میں......؟...... میں کیسے reason ہو سکتی تھی......؟ میں تو تمہارے پاپا کی زندگی میں تھی ہی نہیں۔

فرحان: (سنجیدہ) بعض چیزیں absent ہوتے ہوئے بھی absent نہیں ہوتیں۔

عائشہ: (مدھم آواز میں) تمہاری ممی مجھ سے نفرت کرتی تھیں......؟

فرحان: (سنجیدہ)...... آپ سے نہیں صرف پاپا سے......

عائشہ: (مدھم آواز) میری وجہ سے؟

فرحان: (سنجیدہ) میں سوچتا تھا شاید آپ کی وجہ سے لیکن آپ کی وجہ سے نہیں تھیں......

عائشہ: (سنجیدہ)...... پھر......؟

فرحان: (سنجیدہ)...... یہی سوال تو میں پوچھتا رہتا تھا......

عائشہ: (سنجیدہ) تمہارے پاپا خوش نہیں تھے تمہاری ممی کے ساتھ؟

فرحان: (سنجیدہ) I don`t know. He never said anything about it

//Cut//

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا لاؤنج

کردار: عالیہ، ملیحہ

عالیہ لاؤنج میں ملیحہ سے فون پر بات کر رہی ہے۔

عالیہ: بڑے دن ہو گئے تمہیں میری طرف آئے ہوئے......

ملیحہ: ہاں امی بس آج کل بڑے مہمان آئے ہوئے تھے۔ بتایا تو تھا آپ کو......

عالیہ: (سنجیدہ)...... ہاں لیکن پھر بھی آنا چاہئے تھا تمہیں...... ماں اکیلی ہے یہاں تمہیں احساس کرنا چاہئے تھا......

ملیحہ: (بے ساختہ) احساس تو ہے مجھے...... بس ذرا کاموں سے فارغ ہو جاؤں تو چکر لگاتی ہوں۔ مدیحہ کو بلا لیتی آپ......؟

عالیہ: (سنجیدہ) ہاں فون کیا تھا اسے بھی میں نے...... پر اس کی نند آ کر بیٹھی ہوئی ہے گھر...... اس نے کیسے آنا ہے۔

ملیحہ: (چونک کر) پھر نند آ گئی ہے۔

عالیہ: ہاں بڑی پریشان ہو رہی تھی۔

ملیحہ: (بے ساختہ) تو پریشان ہی ہونا ہے اس نے...... خوش ہونے والی تو کوئی بات نہیں...... فرح نے پھر تو کچھ نہیں کہا؟

عالیہ: (اسی انداز میں) کیا کہنا ہے اس نے...... سارا دن وہ اپنے کمرے میں ہوتی ہے...... اور اس کے بچے بھی...... میں پورے گھر میں بولائی پھرتی ہوں...... کوئی بات کرنے والا ہی نہیں رہا مجھ سے۔

ملیحہ: آپ بچوں کو بلوا لیا کریں اپنے کمرے میں۔

عالیہ: (کچھ دکھی) سارا دن بچے سکول ہوتے ہیں پھر ان کے سونے کا ٹائم ہوتا ہے...... ٹیوٹر آ جاتا ہے...... پھر دونوں میاں بیوی باہر لے جاتے ہیں بچوں کو گھمانے پھرانے......

ملیحہ: (بے ساختہ) تو آپ بھی جایا کریں ساتھ

عالیہ: (دکھی) کوئی لے کر جائے تو پھر...... میں کیسے خود ساتھ چل پڑوں...... پر بڑی اکیلی ہو گئی ہوں میں عائشہ اور نور کے جانے کے بعد...... پہلے تو وہ دونوں ہر وقت گھر میں ہوتی تھیں...... پر اب...... ایسی عجیب تنہائی ہے کہ کاٹنے کو دوڑتی ہے۔

ملیحہ: (بے زار ہو کر) ایک تو رہ رہ کر آپ کو عائشہ اور نور کا خیال آتا ہے یوں جیسے بڑی خدمتیں کرتی ہوں آپ کی۔

عالیہ: (بے حد مدھم آواز میں کچھ اعتراضی انداز) خدمت تو کی تھی عائشہ نے...... خدمت میں اس نے تو کوئی کمی نہیں کی......

ملیحہ: (تنگ آ کر) وہ خدمت مجبوری تھی اس کی...... جو کچھ کیا تھا اس نے یہ آپ کا کم احسان تھا کہ آپ نے پھر بھی اسے اسی گھر میں رکھا...... حوصلہ تو امی آپ نے دکھایا تھا۔

عالیہ: (الجھ کر) پتہ نہیں......

ملیحہ: (ناراض ہو کر) اور آپ عائشہ کی خدمت کے قصے فرح کو نہ سنایا کریں...... اسی لیے موڈ خراب رہتا ہے اس کا...... یاد ہے پچھلی بار میرے آنے پر مجھ سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کی اس نے...... اب آپ اپنی وجہ سے ہماری عزت تو خراب نہ کریں اس گھر میں...... ہمارا تو وہی میکہ ہے۔

عالیہ: (تھکی ہوئی) جانتی ہوں میں

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر/دوست کا گھر پاکستان میں

کردار: نور، دوست

نور فون پر اپنی دوست سے باتیں کر رہی ہے۔

نور: یونیورسٹی تو فائنل کر لی ہے میں نے۔ لیکن ابھی ایڈمیشن کے لیے اپلائی نہیں کیا۔

دوست: (مسکرا کر) یعنی اب پکا ارادہ ہو گیا ہے تمہارا باہر ہی پڑھنے کا......

نور: (کندھے اچکا کر) چوائس نہیں ہے میرے پاس......

دوست: (بے ساختہ) کیوں ابھی بھی دل نہیں لگا وہاں......؟

نور: (سنجیدہ) دل لگانے کی کوشش ہی نہیں کی میں نے......

دوست: (یک دم خیال آنے پر) اور تمہارا بھائی کیسا ہے؟......

نور: (کچھ چڑ کر) میرا بھائی نہیں ہے وہ...... کتنی بار کہا ہے۔

دوست: (مسکرا کر) ابھی بھی اسی طرح چڑتی ہو اس کے نام پر...... میں سوچتی تھی شاید اب اتنا غصہ نہ آئے تمہیں۔

نور: (ناراض) چڑنے کی بات نہیں ہے...... اور غصہ بھی نہیں آ رہا ہے صرف ایک بات کہہ رہی ہوں کہ وہ میرا بھائی نہیں ہے۔

دوست: (سنجیدہ) یعنی دوستی نہیں ہوئی تمہاری اس کے ساتھ...... وہاں رہتے ہوئے بھی......

نور: (بے ساختہ) دوستی ضروری نہیں ہے for mality زیادہ بہتر ہے۔

دوست: (سنجیدہ) دوست کوئی تمہارا وہاں ہے نہیں...... گھر میں کسی کے ساتھ تمہاری بنتی نہیں...... تم کیسے رہ رہی ہو گی۔ وہاں......؟

نور: (کچھ الجھ کر کچھ دیر خاموش رہ کر) پتہ نہیں کیسے رہ رہی ہوں یہاں

//Cut//

Scene No # 12- A

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ

عالیہ اپنے کمرے میں اپنے دراز میں کچھ ڈھونڈ رہی ہے جب اچانک اس کے ہاتھ میں ایک بٹوہ آ جاتا ہے۔ وہ بٹوہ دیکھ کر جیسے کچھ چونک جاتی ہے۔ پھر وہ اس بٹوے کو کھول کر اندر سے نوٹ نکالنے لگتی ہے۔ بٹوہ نوٹوں سے تقریباً بھرا ہوا ہے۔ بٹوے سے نوٹ نکلتے رہتے ہیں یہاں تک کہ بستر پر نوٹوں کی ایک چھوٹی سی ڈھیری لگ جاتی ہے۔ وہ ان نوٹوں کو دیکھتی رہتی ہے اور اسے جیسے کچھ یاد آنے لگتا ہے۔

// Flashback //

Scene No # 13

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا پرانا گھر

کردار: عالیہ، عائشہ

عائشہ کچن میں کچھ کام کر رہی ہے جب عالیہ کچھ نوٹ ہاتھ میں لیے اندر آتی ہے اور کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

عالیہ: یہ جواد چیک کیش کرا کے دے گیا ہے۔

عائشہ کسی دلچسپی کے بغیر بے حد سرد مہری کے عالم میں کھانا پکاتی ہے۔ عالیہ باہر نکلتے نکلتے رک کر کہتی ہے۔

عالیہ: ......اور یہ معیز کا فون کیوں نہیں لے رہی...... منہ کیوں پھلائے پھر رہی ہو......؟

عائشہ: (بڑبڑاتی ہے) دماغ خراب ہے اس لیے۔

عالیہ:: (خفا ہو کر) وہ تو ہے اس میں تو مجھے کوئی شک نہیں...... اچھا بھلا سیٹ ہوا ہے اب جا کر وہ کہیں اور تو پھر سے واپس آنے کے لیے اسے تنگ کر رہی ہے...... کھلے پیسے بھیجتا ہے تجھے وہاں سے...... ارے عورتیں تو ترستی ہیں اس طرح کی کمائیوں کے لیے۔

عائشہ: (یک دم تنگ کر غصے سے کہتی ہے) ان نوٹوں کو کیا کروں میں؟ دیکھوں؟...... یا چاٹوں؟ یہ نوٹ شوہر نہیں بن سکتے میرا......

عالیہ: (ناراضی سے کہتے ہوئے کچن سے چلی جاتی ہے) یہاں آ جائے اور دھکے کھائے...... تب خوش ہے تو...... ارے نوٹ آ رہے ہیں اس لیے بُرے لگ رہے ہیں...... جب نہ ہوں گے تو میں دیکھوں گی کس طرح یوں باتیں کرتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 12- B

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ

عالیہ نوٹوں کے اس ڈھیر کو دیکھتے ہوئے یک دم رو پڑتی ہے پھر روتے ہوئے وہ بڑبڑانے لگتی ہے۔

عالیہ: ٹھیک کہتی تھی تو عائشہ...... نوٹوں سے تنہائی تھوڑا مٹتی ہے نوٹ باتیں کہاں کرتے ہیں...... آنسو تھوڑا پونچھتے ہیں۔

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ

معیز گھر میں داخل ہوتا ہے۔ دروازہ عائشہ نے کھولا ہے۔ معیز اندر داخل ہوتے ہی کہتا ہے۔ دروازے کے پیچھے فرحان کا اوور کوٹ نہ دیکھ کر۔

معیز: فرحان باہر گیا ہے؟

عائشہ: ہاں نور کے ساتھ۔

معیز: (چونک کر) نور کے ساتھ......؟

عائشہ: (اندر جاتے ہوئے) پتہ نہیں کہہ رہا تھا یہیں مارکیٹ تک جا رہا ہے

معیز: (پیچھے آئے ہوئے کچھ حیران) نور کیسے چلی گئی اس کے ساتھ......؟...... وہ تو آج موڈ ٹھیک تھا اس کا۔

عائشہ: (پلٹ کر) فرحان نے ہی تیار کیا ہے اسے...... موڈ ٹھیک ہی تھا اس کا......

معیز: (کچھ بڑبڑاتے اور سوچنے والا انداز) مجھے کبھی اندازہ نہیں ہوا پاکستان میں اس سے فون پر بات کرتے ہوئے کہ وہ اتنی ضدی ہے۔

عائشہ: (سنجیدہ ہو کر بے ساختہ) اندازہ ہو جاتا تو کیا کرتے آپ......؟

معیز: (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر نظریں چرا کر) تم کو چاہیے تھا تم اسے سمجھاتیں...... تمہیں ہی سمجھانا چاہیے تھا اسے...... بہت غلط تربیت کی ہے تم نے اس کی۔

عائشہ: (مدھم رنجیدہ آواز) میں نے تو پتہ نہیں کیا کیا غلط کیا ہے زندگی میں......کوئی ایک گناہ نہیں ہے میرا......

معیز: (بے حد خفا ہو کر اس سے کہتا ہے) میں نور کی بات کر رہا ہوں تم سے اس وقت...... کسی اور چیز کا ذکر نہیں کر رہا......

عائشہ: (مدھم آواز) بہت ساری چیزوں کا اختیار کھویا تھا میں نے...... اولاد کی تربیت کا بھی......

معیز: (یک دم جیسے کچھ تکلیف میں وہاں سے اندر جاتا ہے) تیار ہو جاؤ......نکلنا ہے تمہیں۔

//Cut//

Scene No # 15

وقت: رات

جگہ: فٹ پاتھ

کردار: فرحان، نور

دونوں فٹ پاتھ پر ساتھ ساتھ آئس کریم کھاتے چل رہے ہیں۔ کچھ دیر چلنے کے بعد نور فرحان سے کہتی ہے۔

نور: Thanks

فرحان: For what?

نور: (آئس کریم کی طرف اشارہ کر کے) اس کے لیے......

فرحان: (لاپرواہی سے مسکرا کر) You are welcome ویسے پاپا سے لے لوں گا اس آئس کریم کے پیسے

نور: کچھ تیکھے اور طنزیہ انداز میں) مجھے یہی expect کرنا چاہیے تھا تم سے......

فرحان: (مزے سے)......ہاں بھلا کیوں کھلاؤں تمہیں آئس کریم گالیاں بھی کھاؤں آئس کریم بھی کھلاؤں

نور: (ناراض) میں نے تم سے کہا نہیں تھا......مت کھلاتے۔

فرحان: (بے ساختہ) آئندہ نہیں کھلاؤں گا......

نور: (بے ساختہ) آئندہ تمہاری ساتھ آئے گا کون......؟

فرحان: (بے ساختہ) میرے ساتھ کوئی نہیں آئے گا تو تمہیں کون لے کر جائے گا......

نور: (بے ساختہ) میری غلطی تھی آنا نہیں چاہیے تھا۔

فرحان: (یک دم)......تمہارا کوئی بوائے فرینڈ نہیں تھا پاکستان میں......؟......

نور: (ناراض ہو کر) سر توڑ دوں گی تمہارا میں......

فرحان: (بے ساختہ) Now I understand......کیوں نہیں تھا...... Thank God نہیں تھا

نور: (یک دم) تمہاری گرل فرینڈ ہے کوئی؟

فرحان: (بے ساختہ)...... Many

نور: (مذاق اڑاتے ہوئے)......Oh......

فرحان: (مسکرا کر) I am not friendless like you

نور: (یک دم) تم کو کس نے کہا میں friendless ہوں۔

فرحان: (سنجیدہ) I just guessed اتنے برے ٹمپرامنٹ کے ساتھ فرینڈ شپ کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔

نور کو جیسے اس کی یہ بات چبھتی ہے لیکن وہ کچھ کہتی نہیں۔

//Cut//

Scene No # 16

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر/معیز کا گھر

کردار: عالیہ، معیز

عالیہ معیز کے ساتھ فون پر بات کر رہی ہے معیز جیسے ماں کی طبیعت کے حوالے کچھ پریشان ہے۔

معیز: آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا؟......

ماں: (الجھی ہوئی بے ربط آواز میں بات کرتے ہو) نہیں طبیعت ٹھیک ہے میری۔

معیز: لیکن آواز سے ٹھیک نہیں لگ رہی۔

ماں: (کچھ اور کنفیوزڈ یک دم بات بدلنے کی کوشش) ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہوں میں نور کیسی ہے۔

معیز: وہ ٹھیک ہے۔

ماں: اور عائشہ......؟

معیز: وہ بھی ٹھیک ہے

ماں: (تامل کے بعد) جب سے لندن گئی ہے......ایک بار بات نہیں ہوئی اس سے۔

معیز: آپ بات کرنا چاہتی ہیں اس سے؟......

ماں: (شاکڈ ہوکر پھر نارمل ہوکر) ہاں...... کرادے۔

معیز: (وہ بات کرتے کرتے عائشہ کو آواز دیتا ہے۔ عائشہ کچن سے آتی ہے۔ معیز اسے کہتا ہے۔ عائشہ...... عائشہ

عائشہ: جی......

معیز: امی بات کرنا چاہتی ہیں تم سے......

عائشہ کے چہرے کا رنگ کچھ بدلتا ہے۔ فون پر دوسری طرف عالیہ معیز کی اور اس کی گفتگو سن رہی ہے۔

معیز عائشہ کو ریسیور پکڑا کر چلا جاتا ہے۔

عائشہ: (وہ کچھ دیر ریسیور ہاتھ میں لیے رہتی ہے)...... ہیلو......

عالیہ: ہیلو......

عائشہ: السلام علیکم......

عالیہ: وعلیکم السلام......

عائشہ: آپ کیسی ہیں؟

عالیہ: میں ٹھیک ہوں...... تم کیسی ہو؟......

عائشہ: میں ٹھیک ہوں...... گھر میں سب ٹھیک ہیں......؟

عالیہ: ہاں سب ٹھیک ہے...... تم کو خیال ہی نہیں آیا کہ مجھے کال کرلیتیں۔

عائشہ: (اٹک کر)...... میں...... میں سوچ رہی تھی۔

عالیہ: (گلہ کرنے والا انداز) سوچنے میں ہفتے لگا دیئے تم نے......

عائشہ: (بے ساختہ) زندگی میں دنوں اور ہفتوں کی گنتی بھول گئی ہے مجھے امی۔

عالیہ: (ایک لمحہ کے لیے لاجواب ہوکر...... پھر بات کرتی ہے) وہاں جا کر سب کچھ بھولنا شروع کردیا تم نے۔

عائشہ: یاد رکھنے سے بھولنا زیادہ مشکل ہوتا ہے...... آپ کی طبیعت تو ٹھیک رہتی ہے نا......؟ کھانا وقت پر کھاتی ہیں......؟ رشیدہ خیال رکھتی ہے آپ کا......؟...... کوئی مسئلے تو نہیں ہوتے کام وام کے......؟...... کیا ہوا

عالیہ: (اپنی آواز پر قابو پاتے ہوئے) کچھ نہیں...... بس کچھ سے طبیعت ٹھیک نہیں......

عائشہ: تو ڈاکٹر کے پاس جاتیں آپ۔

عالیہ: کون لے کر جاتا...... یہاں سب کو اپنی اپنی پڑی ہے...... میں سارا دن اکیلے بیٹھی رہتی ہوں...... کسی کے پاس نہ وقت ہے میرے لیے نہ ہی کوئی خیال رکھتا ہے میرا ...... تم یہاں تھیں تو......

روانی میں کہتے کہتے رک جاتی ہے رونا شروع کردیتی ہے۔

عائشہ: (پریشان ہوکر) روئیں مت امی میں نے تو آہی جانا ہے واپس

عالیہ: (دوپٹے سے ناک رگڑتے) رونا تو خود آتا ہے مجھے اپنی مرضی سے کہاں روتی ہوں میں...... یوں لگتا ہے جیسے کسی نے قیدِ تنہائی میں ڈال دیا ہو مجھے......

عائشہ اس کے لفظوں پر جیسے چپ کی چپ رہ جاتی ہے یوں جیسے اسے اپنی تکلیف یاد آرہی ہو۔

عالیہ دوپٹہ منہ پر رکھے اب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: گھر کا لان/قریبی پارک

کردار: نور

نور ایک بینچ پر بیٹھی فرحان کی کہی ہوئی باتوں پر سوچ رہی ہے وہ بے حد سنجیدہ نظر آرہی ہے

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ، ملیحہ

عالیہ ملیحہ کے پاس بیٹھی ہے اور اس سے باتیں کررہی ہے۔ ملیحہ کچھ خفگی سے کہہ رہی ہے۔

ملیحہ: آپ کو کیا ضرورت پڑی تھی عائشہ کو فون کرنے کی...... اس کا دماغ تو آسمان پر پہنچ گیا ہوگا۔

عالیہ: بہت دنوں سے روز خیال آتا تھا مجھے اس کا......

ملیحہ: کیوں آتا تھا؟

عالیہ: بعض دفعہ مجھے لگتا ہے...... بڑی زیادتی کردی میں نے عائشہ اور معیز کے ساتھ۔

ملیحہ: امی...... کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟...... کیا زیادتی کی ہے آپ نے ان دونوں کے ساتھ...... زیادتی عائشہ نے کی ہے ہم سب کے ساتھ...... یاد نہیں کیا کیا تھا اس نے......

عالیہ: ہاں پر میں سوچتی ہوں میں معیز کو باہر جانے پر مجبور نہ کرتی تو شاید یہ سب کچھ نہ ہوتا۔

ملیحہ: معیز باہر نہ جاتا تو آج بھی اسی چھوٹے سے گھر میں بیٹھے ایک ایک چیز کے لیے ترس رہے ہوتے سب لوگ......

عالیہ: ہاں چیزوں کے لیے ترستے شاید...... پر رشتوں کے لیے نہیں...... محبت اور ساتھ کے لیے نہیں۔

ملیحہ: کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟...... کیا ہو گیا ہے آپ کو......؟......

عالیہ: کچھ نہیں ہوا...... بس بیٹھ کر سوچتی رہتی ہوں کہ شاید بہت کچھ غلط کیا ہے میں نے۔

ملیحہ: کچھ غلط نہیں کیا آپ نے...... مرد کمانے کے لیے پردیس جاتے ہیں...... کوئی نئی بات نہیں...... لیکن بیویاں پیچھے سے وہ سب کچھ نہیں کرنا شروع کر دیتیں جو عائشہ نے کیا......

عالیہ: ایسی تھی نہیں وہ......

ملیحہ: کیسی نہیں تھی......؟......

عالیہ: شاید......

ملیحہ: امی اس شاید شاید کو چھوڑ دیں...... آپ کی بیٹی کی زندگی برباد کر دی اس نے...... آپ کے بیٹے کی عزت خراب کی اس نے...... پر آپ کو بھانجی سے ہمدردی ہو رہی ہے اتنے سالوں کے بعد...... کیوں؟......

عالیہ: ......اتنے سالوں بعد پہلی بار اس قید تنہائی کو کاٹنا شروع کیا ہے میں نے جو عائشہ نے کاٹی تھی تو......

ملیحہ: کوئی قید تنہائی نہیں ہے بیٹا ہے بہو ہے پوتے پوتیاں ہیں...... بیٹیاں ہیں۔ ہمارے بچے ہیں...... پھر کس قید تنہائی کی بات کر رہی ہیں آپ...... یہ جب سے عائشہ سے بات کرنی شروع کی ہے آپ نے...... دماغ خراب ہونا شروع ہو گیا ہے آپ کا ورنہ اچھی بھلی تھیں آپ......قیدِ تنہائی قیدِ تنہائی لو بھلا بندہ پوچھے کیسی قید تنہائی...... 24 گھنٹے تو ہم آگے پیچھے پھرتے ہیں آپ کے......اور پھر بھی اس طرح کی باتیں۔ عالیہ بالکل چپ چاپ اسی طرح بیٹھی رہتی ہے یوں جیسے وہ کسی گہری سوچ اور رنج میں ہے۔

//Cut//

Scene No # 19

معیز پارک میں فرحان کو نور کے پاس جانے کے لیے کہتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 20- A

وقت: دن

جگہ: ساحل سمندر/ پارک

کردار: نور، فرحان

نور ٹہل رہی ہے۔ فرحان بھاگ کر اس کو جوائن کرتا ہے۔ نور ماتھے پر ہلکے سے بل لے کر گردن موڑ کر اس کو دیکھتی ہے اور چلتی ہوئی کہتی ہے۔

نور: تم وہاں بیٹھ نہیں سکتے تھے......؟......

فرحان: پاپا نے بھیجا ہے مجھے۔

نور: ......کیوں؟ اوہ کہیں میں رستہ نہ بھول جاؤں؟ I am not a baby

فرحان: (شرارتاً) Really?

نور: (ناراض ہو کر گھورتی ہے) تم بکواس کچھ زیادہ ہی نہیں کرتے؟......

فرحان: (بے ساختہ شرارتاً) کرتا ہوں...... But it suits me

نور: (طنزیہ) Oh really you are right It suits you

// InterCut //

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: پارک/ ساحل سمندر

کردار: معیز، عائشہ

دونوں چپ چاپ بیٹھے ہوئے ہیں پھر معیز بالکل سیدھا زمین پر لیٹ جاتا ہے اور آسمان کو دیکھنے لگتا ہے۔ عائشہ اسے دیکھتی ہے لیکن خاموش رہتی ہے۔

معیز: (آسمان کو گھورتے ہوئے کچھ ناخوش)

Voice over

یہ بات کیوں نہیں کرتی مجھ سے......؟...... کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے...... یا مجھ سے کچھ کہنا نہیں چاہتی......؟......

Voice over

عائشہ: (دور دیکھتے ہوئے) بات کرنا اتنا مشکل تو کبھی بھی نہیں تھا ہم دونوں کے درمیان..........اتنی لمبی خاموشی تو کبھی نہیں آئی تھی ہمارے بیچ.......

Voice over

معیز: (ناراض) لیکن اس کو تو پرواہ ہی نہیں ہے...... اتنے مہینے ساتھ گزر گئے اسی لمبی خاموشی کے ساتھ لیکن اس کو بالکل بھی پرواہ نہیں ہے اور کیوں ہو؟......غرور ہے اس عورت میں ناک اونچی ہے بڑی......

عائشہ: (اسی طرح دور دیکھتے ہوئے) ہم دونوں کے درمیان بات کرنے کے لیے اب ایشو ہی کیا ہے؟......گھر؟...... جو میرا نہیں...... بیٹی جو بڑی ہو چکی ہے...... محبت؟ جو رہی نہیں......زندگی؟ جو گزر گئی ہے......گزر رہی ہے۔

// InterCut //

Scene No # 20-B

وقت: دن

جگہ: پارک، ساحل سمندر

کردار: نور، فرحان

دونوں ساتھ چل رہے ہیں۔ فرحان اچانک نور سے کہتا ہے۔

فرحان: ......Race لگاؤ گی؟......

نور: ......No......

فرحان: ......کیوں؟......(سنجیدہ)

نور: ......میں ایسے کوئی کام نہیں کرتی جس میں ہارنے کا چانس ہو۔ (ہنستا ہے)

فرحان: ......یعنی تم کو یقین ہے تم ہار جاؤ گی مجھ سے۔......(بے ساختہ)

نور: جیت کر بھی تمہیں اولمپک گولڈ میڈل نہیں ملنا......(کچھ شرمندہ مسکراہٹ کے ساتھ)

فرحان: ......ہاں وہ تو نہیں ملنا......

(بے ساختہ) you sometimes talk sense.

نور: and you always talk nonsense. (فرحان ہنس پڑتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ کچن میں کام کر رہی ہے جب فرحان اس سے پوچھتا ہے۔

فرحان: آپ نے مجھے بتایا نہیں......

عائشہ: (چونک کر) کیا......؟......

فرحان: پاپا آپ سے کبھی ناراض ہوئے۔

عائشہ: (ٹالتے ہوئے) تمہیں کیا دلچسپی ہے اس سوال کے جواب میں...... جو بار بار پوچھتے ہو......

فرحان: (بے ساختہ) دلچسپی ہے تو اس لیے پوچھ رہا ہوں...... بتا دیں آپ......

عائشہ: (چند لمحے خاموش رہنے کے بعد مدھم آواز میں) نہیں......کبھی ناراض نہیں ہوئے......

فرحان: (بے ساختہ) I don`t believe you

عائشہ: (چونک کر)......کیوں؟......

فرحان: (بے ساختہ) اگر کبھی ناراض نہیں ہوئے آپ سے تو......

عائشہ: (بات مکمل کرتی ہے) تو کیا؟......

فرحان: (سنجیدہ) Why did he marry my mother

عائشہ: (چہرے کا رنگ سفید ہوتا ہے)......تم نہیں سمجھو گے......بہت چھوٹے ہو تم۔

فرحان: (بے ساختہ) I can try

عائشہ: (بات بدلنے کی کوشش) اپنے کپڑے لے آؤ میں پریس کر دوں......

فرحان: (سنجیدہ) You are trying to change the topic

عائشہ: (چند لمحے خاموش رہ کر پھر جیسے تکلیف سے کہتی ہے) ناراضگی کی بات نہیں تھی تمہاری ممی سے محبت ہو گئی تھی انہیں......اس لیے شادی کی انہوں نے......

فرحان: (بے ساختہ) آپ سے محبت نہیں تھی......؟......

عائشہ: (لمبی خاموشی کے بعد)......کبھی تھی......؟

فرحان: (بے ساختہ) پھر......؟

عائشہ: (بے ساختہ تکلیف سے) ختم ہوگئی......

فرحان: (کچھ حیرانی سے) ......محبت کبھی ختم ہو سکتی ہے؟......

عائشہ: (عجیب سے لہجے میں) زندگی کر دیتی ہے

فرحان: (بے ساختہ) I will ask Papa

عائشہ: (کچھ نروس ہو کر) ان سے بات بھی مت کرنا......

فرحان: (حیران) ......کیوں؟......

عائشہ: (بے ساختہ) وہ بہت ناراض ہوں گے......

فرحان: کس بات پر......؟

عائشہ: ان سب باتوں پر

فرحان: I don`t think so.

//Cut//

Scene No # 23

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، فرحان

معیز فرحان کے بیڈروم میں بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا ہے جب فرحان اچانک سٹڈی کرتے کرتے اس سے پوچھتا ہے۔

فرحان: کیا محبت کبھی ختم ہو سکتی ہے؟......

معیز: (چونک کر) یہ کیسا سوال ہے؟

فرحان: (بے ساختہ) Just asking out of curiosity

معیز: (ٹالتے ہوئے) You are too young to be asking Such a Question

فرحان: (بے ساختہ) آنٹی بھی یہی کہہ رہی تھیں۔

معیز: (چونک کر) کیا کہہ رہی تھیں؟

فرحان: (بے ساختہ) یہی کہ میں یہ سب نہیں سمجھ سکتا میں ابھی بہت چھوٹا ہوں۔

معیز: (سنجیدہ) تم نے ان سے بھی یہی سوال کیا تھا......؟

فرحان: نہیں......انہوں نے ہی تو یہ بات کی تھی۔

معیز: (سنجیدہ) کون سی بات......؟

فرحان: (سوچ کر بات کرتے ہوئے) یہی محبت کے ختم ہونے کی......وہ کہہ رہی تھیں کہ آپ نے میری ممی سے شادی اس لیے کی کیونکہ آپ کو میری ممی سے محبت ہوگئی تھی......میں نے پوچھا کیا آپ سے محبت نہیں تھی پاپا کو......؟ She said تھی...... لیکن ختم ہوگئی......میں نے پوچھا کیا محبت ختم ہو سکتی ہے۔

معیز: تو......؟

معیز سنجیدگی سے سن رہا ہے۔

فرحان: تو انہوں نے کہا زندگی ختم کر دیتی ہے۔ Do you agree with her?

معیز: (ٹالتے ہوئے) تم بہت سوال کرتے ہو......

فرحان: I know لیکن آپ بتائیں مجھے۔ Does love ever end?

معیز: (جیسے کچھ رنجیدہ)............پتہ نہیں......

فرحان: You don`t want to answer?

معیز خاموشی سے اٹھ جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 24

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز اپنے بیڈروم میں رات کے وقت بیٹھا ہے اس کے کانوں میں فرحان کی باتیں گونج رہی ہیں۔ وہ رنجیدہ لگ رہا ہے۔

// Freeze //

قسط نمبر 17

Scene No # 1- A

وقت: دن/رات

جگہ: معیز کا گھر/عالیہ کا گھر

کردار: عائشہ، عالیہ

عالیہ، عائشہ سے بات کر رہی ہے۔

عالیہ: فرح کے پاس وقت نہیں ہے۔ مدیحہ اور ملیحہ کو اپنے کام ہیں...... میرے لیے کون اپنے اپنے کام چھوڑ کر آئے گا...... تم بھی تو سو کام کرتی تھی میرے...... سو بار آوازیں لگاتی تھی میں تمہیں...... برا بھلا بھی کہتی تھی مگر کوئی سننے کے لیے تھا میرے پاس...... اب تو کوئی نہیں ہے۔

عائشہ: میں آجاؤں گی امی ویزہ ختم ہونے سے پہلے ہی آجاؤں گی واپس۔

عالیہ: معیز اور نور کو چھوڑ کر

عائشہ: نور یونیورسٹی چلی جائے گی...... اور معیز کو میری ضرورت نہیں ہے...... ان کو اکیلے رہنے کی عادت ہو چکی ہے جیسے مجھے ہوگئی...... ساتھ ہوں نہ ہوں۔ اب فرق نہیں پڑتا

عالیہ: نہیں تو واپس مت آنا وہیں پر رہ......

عائشہ: کیوں؟......

عالیہ: تیرا دل نہیں چاہتا کہ وہاں رہے......

عائشہ: دل سے سوال جواب بہت مدت پہلے چھوڑ دیئے تھے میں نے...... آپ کو ضرورت ہے میری میں آجاؤں گی۔

عالیہ: ساری عمر خود غرضی کی ہے میں نے تیرے اور معیز کے ساتھ...... اب نہیں کروں گی...... تو وہیں رہ معیز کے ساتھ۔ یہاں میرے ساتھ رہ کر پھر قید کاٹے گی۔

عائشہ: امی اب یہاں ہونے یا وہاں ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑتا 14 سال گزر گئے ہیں اور ان 14 سالوں نے 14 کھائیاں ڈال دی ہیں میرے اور معیز کے بیچ میں جن کو پار کرنے کے لیے 1400 سال بھی کم ہوں گے۔

عالیہ: مجھے معاف کر دے عائشہ یہ سب میری وجہ سے ہوا۔

عائشہ: آپ کی وجہ سے کیا ہوا یہ سب تو میرا اپنا کیا ہوا تھا۔ غلطی تو میں نے کی تھی۔

عالیہ: میں نے بھی کی تھی...... تجھے اور معیز کو الگ کر کے...... وہ پاکستان میں ہی رہتا تو یہ سب کچھ نہ ہوتا...... گھر جڑا رہتا تم دونوں کا...... پر میں مجبور ہوگئی تھی...... غربت بڑی ظالم شے ہے عائشہ...... بعض دفعہ ماں کو بھی ماں نہیں رہنے دیتی۔

عائشہ: مقدر کے ہاتھوں مار کھائی ہے میں نے امی...... آپ کا قصور نہیں ہے۔

عالیہ: مقدر کے ہاتھوں ہی مار کھاتے ہیں سب عائشہ...... پر میں چاہتی ہوں سب کچھ ٹھیک ہو جائے اب...... میں معیز سے بات......

عائشہ: بعض مسئلے باتوں سے نہیں سلجھتے امی۔

عالیہ: میں اس سے کہوں گی تو وہ معاف کر دے گا تجھے

عائشہ: میرے اور اس کے بیچ مسئلہ معافی کا نہیں ہے۔

عالیہ: پھر کیا ہے؟......

عائشہ: اعتبار کا ہے اس کا اعتبار توڑا ہے میں نے...... شیشے میں آئی ہوئی لکیر ختم کرنے کی بات کر رہی ہیں آپ امی......

عالیہ: پر تو......

فون کٹ جاتا ہے عالیہ بیٹھی رہ جاتی ہے۔

// InterCut //

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عالیہ، جواد

عالیہ بیٹھی سبزی بنا رہی ہے جب جواد ایک شاپر کپڑے کا پکڑے اندر آتا ہے۔

جواد: السلام علیکم خالہ

عالیہ: وعلیکم السلام...... ارے اچھا ہی ہوا تم آگئے ابھی تمہیں ہی بلانے والی تھی میں۔

جواد: کیوں خیر تو ہے؟

عالیہ: خیر ہی ہے معیز کا ایک ڈرافٹ آیا ہے وہ جمع کرانا ہے بینک میں۔

جواد: (بے ساختہ) ہاں وہ عائشہ نے پہلے ہی فون پر بتا دیا تھا مجھے۔ اور عائشہ کہاں ہے؟

عالیہ: اندر کچن میں ہوگی۔

جواد: (مسکرا کر) ہر وقت کچن میں ہی نہ بٹھائے رکھا کریں اپنی بہو کو...... کچھ آرام بھی کرنے دیا کریں اس کو......

عالیہ: (کچھ ناراض ہو کر) آرام ہی کرتی ہے وہ سارا دن...... اگر بیچ میں کہیں ہانڈی روٹی کر لیتی ہے تو کوئی قیامت نہیں آ جاتی۔ بہوؤں کو آرام کے لیے کوئی بھی نہیں لے جاتا میں دیکھوں گی تمہاری ماں مدیحہ کو کتنا آرام کراتی ہے......؟

جواد: (جلدی سے) میں یہ ذرا عائشہ کو دے آؤں۔

عالیہ: (چونک کر) کیا ہے یہ؟

جواد: نور کی کچھ چیزیں منگوائی تھیں اس نے......اور مدیحہ کہاں ہے؟

عالیہ: سہیلی کی طرف گئی ہے آج پھر سہیلی کی طرف؟

جواد: آج پھر سہیلی کی طرف؟

عالیہ: پچھلے ہفتے گئی تھی۔ آج تو منگنی ہے اس کی سہیلی کی...... تم لے آنا شام کو اسے۔

جواد: جی ٹھیک ہے۔

کہتے ہوئے جاتا ہے عالیہ جاتا دیکھتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 3- A

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، جواد، نور

نور بستر پر سو رہی ہے۔ عائشہ بے حد مدھم آواز میں جواد سے فون پر بات کر رہی ہے۔

عائشہ: میری سمجھ میں نہیں آ رہا میں کیا کروں؟......امی کو بتا دیا ہے میں نے...... لیکن وہ مجھے ہی سمجھا رہی ہیں......وہ کسی بھی طرح میری بات ماننے پر تیار نہیں ہیں۔

جواد: تو پھر تم معیز کو صاف صاف بتا دو۔

عائشہ: (کچھ خفگی سے کہتی ہے) کیا بتاؤں اسے فون پر؟...... کہ مجھے طلاق دے دو...... میں جواد سے شادی کرنا چاہتی ہوں...... تم بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو...... میں یہاں بیٹھ کر فون پر اس سے یہ سب نہیں کہہ سکتی۔

کمرے کے باہر سے گزرتی عالیہ یک دم دروازے کے پاس رک کر اندر سے آنے والی آوازیں سننے لگتی ہے۔ ایک لمحہ کے لیے جیسے وہ عائشہ کی بات پر غش کھا جاتی ہے۔

جواد: تو پھر میں کہہ دیتا ہوں......

عائشہ: تم معیز سے کہو گے۔ یہ سب کچھ......

// InterCut //

Scene No # 4

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، جواد، عالیہ

عالیہ بے حد پریشان دوسرے کمرے میں آ کر فون کا ریسیور اٹھا کر جواد اور عالیہ کی باتیں سننے لگتی ہے

جواد: ......میں نے مدیحہ سے شادی نہیں کرنی...... یہ تو طے ہے...... میں نے ایک دو دن میں اماں کو بتا دینا ہے یا سیدھا سیدھا مدیحہ ہی کو بتا دینا ہے۔

عالیہ بے اختیار سینے پر ہاتھ رکھتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 3- B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، جواد، عالیہ، نور

عائشہ جواد سے فون پر بات کر رہی ہے وہ بے حد سنجیدہ ہے۔

عائشہ: تمہیں لگتا ہے خالہ تمہاری بات مان جائیں گی......؟

جواد: آسانی سے تو نہیں مانیں گی...... لیکن اکلوتا بیٹا ہوں میں...... کتنی دیر تک وہ میری بات رد کر سکتی ہیں۔

عائشہ: اور اگر وہ نہ مانیں تو......؟

جواد: تب بھی شادی تو میں تمہی سے کروں گا...... میں تمہیں اور نور کو کہیں اور رکھوں گا...... اتنا کما لیتا ہوں میں کہ دو گھر میں چلا سکتا ہوں

عائشہ: پتہ نہیں...... پہلے سب کچھ آسان لگ رہا تھا لیکن اب...... یوں لگ رہا ہے کہ......

جواد: یہ سب آسان نہیں ہے لیکن ہم دونوں ساتھ رہیں گے اور ثابت قدم رہیں گے تو آسان ہو جائے گا۔

عائشہ: میں تمہارے ساتھ ہوں جواد تمہیں اس میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہئے...... اپنی کشتیاں جلا رہی ہوں تمہارے لیے میں۔

جواد: تمہیں واپس پلٹنے کے لیے پیچھے کشتیوں کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

عائشہ: ......امی......آپ

عالیہ: کس سے بات کر رہی ہے تو بے حیا؟

عائشہ: میں......؟

عالیہ: ......دے فون مجھے جواد یہ تو ہے؟......

(جواد یک دم فون بند کر دیتا ہے کچھ گھبرا کر۔)

عالیہ: ......ہیلو......ہیلو...... آنکھوں میں دھول جھونک رہی تھی تو......؟...... معیز کی یا میری......؟......کیا منصوبہ بنا رہی ہے تو؟...... تیری نند کا منگیتر ہے وہ تین سال سے جسے عاشق سمجھ رہی ہے تو اپنا...... تیرے شوہر کا بچپن کا دوست ہے وہ......اور تو تو شادی شدہ ہے......ایک بچے کی ماں ہے......اس عمر میں کیا گل کھلانے چلی ہے تو......؟...... بول......اب گھڑ کوئی جھوٹ کوئی بہانہ...... کہہ دے کہ میں نے غلط سنا ہے۔بات کچھ اور تھی۔

عائشہ: جو بھی سنا ہے ٹھیک سنا ہے آپ نے ......اور ٹھیک ہوا کہ خود اپنے کانوں سے سن لیا آپ نے مجھے کہنا نہیں پڑا...... میں معیز سے طلاق لے کر جواد سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔

عالیہ جیسے کچھ دیر کے لیے پتھر کے بت کی طرح اسے دیکھتی رہی ہے یوں جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ اب کیا کرے۔

//Cut//

Scene No # 5- A

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عالیہ،معیز

دونوں فون پر بات کر رہے ہیں عالیہ بے حد غصے میں نظر آ رہی ہے جب کہ معیز بے حد شاکڈ نظر آ رہا ہے۔

معیز: کیا بات کر رہی ہیں آپ امی......؟......

عالیہ: (رنجیدہ اور غصے) تجھے کیسے یقین آئے گا بیٹے ...... مجھے تو اپنے کانوں سے سن کر بھی یقین نہیں آ رہا پھر سچ ہے یہ...... تیری بیوی جواد کے ساتھ شادی کی تیاری کر رہی ہے۔

معیز: (ناراض) امی خدا کا خوف کریں......کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟......گھر میں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ اس کی کردار کشی پر اتر آئیں۔

عالیہ: (ناراض) میں کیوں کردار کشی کروں گی اس کی......؟...... اتنی بڑی بات کیسے کروں گی......؟......تو ماں کو ایسا سمجھتا ہے......؟......ارے تجھے اگر یقین نہیں ہے تو خود بات کر لے عائشہ اور جواد سے......اپنے کانوں سے سن لے کہ کیا کہہ رہے ہیں وہ......

معیز: (یک دم اپ سیٹ) بات کرائیں آپ عائشہ سے میری......

عالیہ: (آواز دیتی ہے پھر عائشہ کے نہ بولنے پر جھنجھلا کر جاتی ہے) عائشہ...... عائشہ...... اب مجال ہے وہ میری آواز سنے گی۔ جا کر بلا کر لے کر آتی ہوں

// InterCut //

Scene No # 6

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، عالیہ، نور

نور بستر پر سو رہی ہے جب عالیہ نے بے حد خفگی کے عالم میں اندر آتی ہے اور کہتی ہے۔

عالیہ: معیز کا فون آیا ہے بات کرنا چاہتا ہے تجھ سے

عائشہ: (سنجیدہ حتمی انداز) میں اس سے بات نہیں کروں گی۔

عالیہ: (ناراض ہو کر بولنے لگتی ہے) کیوں بات نہیں کرے گی تو اب ہمت نہیں ہو رہی اس کا سامنا کرنے کی...... یہ سب تو یہ سب کچھ کرنے سے پہلے سوچنا تھا......اب چل کر فون پر بات کر اسے بتا اسے جو کچھ کرتی رہی ہے تو......

عائشہ: (سنجیدہ) اس سے کہیں میں فون پر اس سے کوئی بات نہیں کروں گی...... وہ پاکستان آئے سامنے بیٹھ کر اس سے بات کر لوں گی۔

عالیہ: (طنزیہ) پاکستان آئے گا تو پھر طلاق دے کر ہی جائے گا تجھے......

عائشہ: (دو ٹوک انداز نظریں ملائے بغیر) جو بھی ہو گا مجھے پرواہ نہیں اس کی لیکن فون پر بات نہیں کروں گی میں اس سے......

عالیہ بے حد غصے اور جیسے کچھ بے بس اسے دیکھتی ہے

//Cut//

Scene No # 5- B

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عالیہ

عالیہ آ کر بے حد خفگی کے عالم میں فون پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

عالیہ: ہیلو

معیز: ہیلو......

عالیہ: (ناراض) عائشہ نے انکار کر دیا ہے تجھ سے بات کرنے سے۔

معیز: (بے یقینی سے) کیوں؟......

عالیہ: (تلخی سے) وہ کہتی ہے تو پاکستان آ تو تجھ سے آمنے سامنے بات کرے گی۔

معیز: (بے ساختہ) فون پر بات کرنے میں کیا مسئلہ ہے اسے۔

عالیہ: (غصے سے) تیرے آنے تک جھوٹ گھڑنے کا وقت مل جائے گا اسے...... اور کیا مسئلہ ہونا ہے اسے۔

معیز: (سنجیدہ پریشان) ...... میں کل دوبارہ فون کروں گا...... آپ اس سے کہیں بات کرے مجھ سے۔

عالیہ: (بے ساختہ) تو اس کی ماں کو فون کر کے اسے کہہ کہ اپنی بیٹی کی تجھ سے بات کرائے...... میری بات کہاں ماننے والی ہے وہ...... میں نے تو کہہ دیا ہے عائشہ سے...... اپنا سامان اٹھائے اور جائے اپنی ماں کے گھر...... میرے گھر میں بیٹھ کر ایسی بے حیائی تو نہیں کرنے دوں گی میں۔

معیز: (بے ساختہ) ابھی کہیں نہیں بھیجیں گی آپ اسے۔ یہیں رہے گی وہ...... جب تک یہ سارا مسئلہ ختم نہیں ہو جاتا وہ یہیں رہے گی۔

عالیہ: (ناراض ہو کر) کیوں رہے گی یہاں...... میرے سینے پر چھریاں چلتی ہیں جب اسے دیکھتی ہوں میں...... میری بیٹی کا گھر اجاڑ دیا ہے اس نے۔

معیز: (دوٹوک انداز) مجھے بالکل یقین نہیں ہے کہ ایسا کچھ ہوا ہے میں جواد کو بھی فون کرتا ہوں...... مجھے یقین ہے کچھ غلط فہمی ہوئی ہے آپ کو......

عالیہ: (غصے سے) کر لے جواد کو بھی کر لے فون...... اتنی ہمت اس میں بھی نہیں ہو گی کہ تجھ سے بات کرے فون پر۔

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: مدیحہ کا کمرہ

کردار: عالیہ، مدیحہ

مدیحہ بستر پر بیٹھی رو رہی ہے عالیہ کھانا لیے کچھ غصے اور بے بسی میں اس کے پاس بیٹھی ہے۔

عالیہ: (غصے سے) دفع کر جواد کو تو وہ اس قابل ہی نہیں کہ کسی شریف گھرانے کی لڑکی بیاہی جاتی اس کے ساتھ...... اچھا ہوا یہ سب کچھ شادی سے پہلے پتہ چل گیا...... ورنہ بعد میں پتہ چلتا تو میری بچی کی زندگی خراب ہو جاتی...... چل کھانا کھا تو......

مدیحہ: (روتے ہوئے) میں نے نہیں کھانا کھانا......

عالیہ: (بے بسی سے) اب جواد کے لیے تو بھوکی مرے گی میرے سامنے وہ آئے اب تو میں اتنے جوتے لگاؤں اسے کہ گنتی بھول جائے...... بے حیائی دیکھو اس کی...... ارے دوست کی پیٹھ میں خنجر گھونپا ہے اس نے......

مدیحہ: (تلخی سے) اس کا کوئی قصور نہیں تھا...... سارا قصور آپ کی بھانجی کا ہے یہ سب کچھ اس نے کیا ہے...... اس نے ورغلایا ہے جواد کو...... ورنہ وہ تو ایسا نہیں تھا شروع سے آ رہا ہے اس گھر میں آپ نے آج تک کوئی برائی دیکھی اس میں......؟......

عالیہ: (غصے سے) میں کب کہتی ہوں کہ عائشہ کا قصور نہیں ہے...... اس کم بخت ہی کا تو قصور ہے شوہر کے ہوتے ہوئے نند کے منگیتر پر ڈورے ڈالتی رہی...... اور ہم دیکھو کس طرح اس نے ہم سب کو الو بنایا۔

مدیحہ: (ضدی انداز) جو بھی ہے میں نے جواد سے ہی شادی کرنی ہے میں نے کسی اور سے شادی نہیں کرنی۔

عالیہ: (غصے سے)...... جواد کا تو نام بھی مت لینا اب۔

مدیحہ: (رنجیدہ اور خفا) کیوں نام نہ لوں...... مجھے پسند ہے وہ...... تین سال سے اس کے نام پر بیٹھی ہوں میں...... اب دو دن میں کیسے بھول جاؤں اسے۔

عالیہ: (ناراض......) معیز بھی تیری شادی اس سے نہیں کرے گا۔

مدیحہ: (غصے سے) یہ سارا قصور معیز بھائی اور ان کی بیوی کا ہے...... میں کیوں سزا بھگتوں ان کی وجہ سے۔

عالیہ: (بے بسی سے) تو کیا کریں...... بتا تو

مدیحہ: (بے ساختہ) عائشہ کو طلاق دے دیں معیز بھائی اور جواد کو معاف کر دیں

عالیہ: (ناراض) عائشہ کو طلاق دے کر بھی جواد کو معاف نہیں کرے گا وہ...... تو سمجھتی کیوں نہیں...... یہ عزت کی بات ہے...... یہ سب کرنے والے سے وہ بہن کی شادی تو نہیں کرے گا...... تو یہیں بھول جا جواد کو......

مدیحہ: (روتے ہوئے) میں نہیں بھول سکتی اس کو...... وہ برا نہیں تھا امی......

//Cut//

Scene No # 1- B

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ

عالیہ بے حد اپ سیٹ فون کا ریسیور ہاتھ میں لیے بیٹھی ہے وہ فون رکھتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 8- A

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز اپنے بیڈروم میں اپنے بیڈ پر بیٹھا ہوا ہے فرحان کی باتیں اس کے کانوں میں گونج رہی ہیں۔ وہ بے حد رنجیدہ ماضی کے بارے میں سوچنے لگتا ہے۔

// Flashback //

//Cut//

Scene No # 9

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز، عائشہ

معیز فون پر عائشہ بات کر رہا ہے عائشہ بے حد خاموش اور سنجیدہ ہے۔

معیز: پھر کیا کیا عید کا سارا دن؟

عائشہ: (سنجیدہ) کچھ نہیں وہی سب جو ہر سال کرتی ہوں...... صبح سے لے کر رات تک کام مہمانداری۔

معیز: (بے ساختہ) اور میرے فون کا انتظار۔

عائشہ: (مدھم آواز) نہیں اب انتظار چھوڑ دیا ہے میں نے۔

معیز: (بے ساختہ) اچھا...... واقعی میرے فون کا انتظار نہیں کیا۔

عائشہ: (سنجیدہ) نہیں......

معیز: (بے ساختہ)...... جھوٹ ہے یہ...... میں نہیں مان سکتا...... کیا پہنا تھا آج؟

عائشہ: (سنجیدہ) ایک سوٹ دیا تھا جواد نے...... وہی

معیز: (مسکرا کر) جواد کا Taste تو بہت اچھا ہے خواتین کی شاپنگ کے حوالے سے...... شادی سے پہلے تمہیں جو گفٹ دیتا تھا اکثر جواد سے مشورہ لیتا تھا میں

عائشہ: (مدھم آواز) ہاں بہت اچھا ہے اس کا taste۔

معیز: (بے ساختہ) اور نور نے کیا پہنا؟

عائشہ: (بے ساختہ) اس کے لیے بھی جواد نے کپڑے سلوائے تھے۔ چوڑی دار پاجامہ اور کُرتا

معیز: (مسکرا کر) واہ...... میری گڑیا تو بہت اچھی لگ رہی ہو گی...... تصویریں بھیجنا مجھے اس کی۔

عائشہ: (بے ساختہ) جواد نے بنائی ہیں اس کی تصویریں اسے کہوں گی تمہیں بھیج دے......

معیز: (بے ساختہ) چلو اسے تو میں خود بھی کہہ دوں گا آج عید مبارک کہنے کے لیے فون کروں گا تو اور خالہ کیسی ہیں؟

//Cut//

Scene No # 10

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز رات کو اپنے بیڈروم میں بیٹھا باری باری نور کی تصویریں دیکھ رہا ہے بڑی محبت

کے ساتھ پھر جیسے وہ تصویروں میں عائشہ کی تصویریں ڈھونڈ رہا ہے لیکن عائشہ کی کوئی تصویر نہیں ہے۔ نور کی تصویریں ہیں دوسرے گھر والوں کی تصویریں ہیں لیکن عائشہ کی نہیں...... وہ جیسے کچھ مایوس اور حیران ہوتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز، عائشہ

دونوں فون پر بات کر رہے ہیں معیز کچھ شکایتی انداز میں اس سے کہہ رہا ہے۔

معیز: تم نے اپنی کوئی پکچر کیوں نہیں بھیجی؟

عائشہ: خیال ہی نہیں آیا۔

معیز: کیوں خیال نہیں آیا؟ میں نے کہا بھی تھا تمہیں۔

عائشہ: (ٹالتے ہوئے) ہاں لیکن میں نے کہا نا کہ خیال ہی نہیں آیا...... اتنے کاموں میں بہت ساری باتیں بھول جاتی ہیں۔

معیز: (ناراض) پہلی بار بھی تم نے اپنی تصویریں نہیں بھیجی تھیں۔

عائشہ: (بات بدلتی ہے) تمہیں نور کی تصویریں کیسی لگیں؟

معیز: (بے ساختہ) بہت اچھی...... بہت پیاری...... بہت بڑی لگ رہی ہے ان کپڑوں میں

عائشہ: ہاں...... بڑی بڑی لگ رہی تھی۔

معیز: بڑے دن ہو گئے تم نے مجھ سے انیلا کا نہیں پوچھا

عائشہ: (چونکتی ہے) اچھا...... بڑے دن ہو گئے؟

معیز: ہاں......

عائشہ: (مدھم آواز) تم کچھ بتانا چاہتے ہو اس کے بارے میں؟

معیز: نہیں...... لیکن تم نے کوئی طعنہ نہیں دینا اس کے حوالے سے؟

عائشہ: (مدھم آواز) نہیں...... اب کیا طعنے دینا......؟......

معیز: (مسکرا کر) گھر میں کوئی نیا تازہ جھگڑا نہیں ہوا امی کے ساتھ......؟

عائشہ: ......نہیں......

معیز: (ہنستا ہے) مجھے یقین نہیں آیا۔

عائشہ: یقین کر لو۔

معیز: دنیا بدل گئی ہے پھر تو......!

عائشہ: (بے حد مدھم آواز)...... نہیں...... میں بدل گئی ہوں۔

معیز: (بے ساختہ) اچھی تبدیلی ہے یہ......

عائشہ: (مدھم آواز) پتہ نہیں یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

معیز: (ہنس کر) وقت سے پہلے میں بتا رہا ہوں تمہیں بہت اچھا ہے اگر گھر میں جھگڑے ختم ہو گئے ہیں تو......

عائشہ خاموش رہتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 12

وقت: رات/دن

جگہ: معیز کا باہر فون بوتھ/ جواد کا گھر یا آفس

کردار: جواد، معیز

معیز فون پر جواد سے بات کر رہا ہے اور بے حد خفگی کے عالم میں اس سے کہہ رہا ہے۔

معیز: ...... یہ تم کہاں غائب ہو۔

جواد: ...... کیوں؟ میں نے کہاں ہونا ہے۔ یہیں ہوں۔

معیز: یہیں تو نہیں لگتے...... کتنے ہفتے ہو گئے تمہیں مجھے فون کیے...... میں فون کروں تو تم کال نہیں لیتے...... کئی بار یا تو گھر خالہ کو فون کے تمہارے لیے msg چھوڑا میں نے لیکن تم نے پھر بھی Contact نہیں کیا۔

جواد: ہاں بس مصروفیت کچھ زیادہ ہی ہو گئی تھی۔

معیز: یہ کیا بات ہوئی...... مجھ سے زیادہ مصروف ہو تم...... میں 18 گھنٹے کام کرتا ہوں پھر بھی تمہیں فون کرتا ہوں......

جواد: تم کیسے ہو؟

معیز: پہلے تم اس سوال کا جواب دو جو میں پوچھ رہا ہوں۔

جواد: (بے ساختہ کہتا ہے) یار کر دیا کروں گا فون اب بتاؤ تم کیسے ہو

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز، عائشہ

دونوں فون پر بات کر رہے ہیں معیز کچھ جھنجلایا ہوا ہے۔

معیز: یار میں نے کتنی بار فون کیا ہے تمہیں......تم ہوتی کہاں ہو؟

عائشہ: بس مصروف تھی۔

معیز: ایسی کون سی مصروفیت ہے کہ تم میری کال نہیں لے سکتیں۔

عائشہ: (ٹالتے ہوئے) امی کی طرف تھی اور جتنی بار بھی تم نے کال کیا کوئی نہ کوئی کام تھا مجھے......

معیز: (بے ساختہ) تو تم کال کر لیتیں پھر مجھے۔ ڈیڑھ ہفتہ ہو گیا ہے مجھے۔

عائشہ: (سنجیدہ) ہاں بس سوچ ہی رہی تھی......اتنے دن تو نہیں ہوئے ویسے۔

معیز: (بے ساختہ) ڈیڑھ ہفتہ تمہارے نزدیک زیادہ نہیں ہے......؟

عائشہ: (مدھم آواز) نہیں......

معیز: (حیران) عائشہ......

عائشہ: (کچھ بے زار ہو کر) اب ہم کوئی نیا نویلا شادی شدہ جوڑا تو نہیں ہیں کہ ایک دن بھی بات کیے بغیر نہ رہ سکیں۔

معیز: (بے ساختہ) ایک دن کی بات نہیں ہو رہی میں ڈیڑھ ہفتے کی بات کر رہا ہوں۔

عائشہ: (عجیب سا لہجہ) جب پہلے ہمارے جھگڑے ہوتے تھے تو کئی بار دو دو ہفتے تم فون نہیں کرتے تھے۔ ڈیڑھ ہفتہ زیادہ ہے تو دو ہفتے بھی زیادہ ہیں۔

معیز: (سنجیدہ) جھگڑے کی بات اور ہوتی ہے مگر خیر چھوڑو وہ ناصر آ رہا ہے پاکستان کچھ چاہیے تو بتا دو امی اور گھر والوں سے تو پوچھ لیا ہے میں نے......تم بھی بتا دو۔

عائشہ: کچھ نہیں چاہیے مجھے۔

معیز: کیوں کچھ نہیں......؟

عائشہ: سب کچھ ہے میرے پاس۔

معیز: ہاں لیکن پھر بھی کاسمیٹکس سپرے وغیرہ۔

عائشہ: کیا کرنا ہے میں نے؟ ڈھیروں پہلے بھی پڑے ہیں

معیز: پرفیوم چاکلیٹ وغیرہ......؟

عائشہ: (عجیب سا لہجہ) یہ مل جاتی ہیں یہاں سے......تمہیں پتہ ہے مجھے ہمیشہ لوکل چیزیں اچھی لگتی ہیں امپورٹڈ چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے میری نظر میں۔

معیز کچھ الجھا ہوا ہے اس کی بات سنتے ہوئے

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، جاوید

معیز بے حد اپ سیٹ بیٹھا ہوا ہے اسے جواد اور عائشہ کے حوالے سے ماضی کے بہت سارے flashbacks آ رہے ہیں۔ تبھی جاوید اندر آتا ہے۔ اور اپنا کوٹ اتارتے ہوئے کہتا ہے۔

جاوید: بارش پھر شروع ہو گئی ہے......تم نے جانا نہیں ہے نائٹ شفٹ کے لیے؟

معیز: نہیں......آج نہیں جانا۔

جاوید: (یک دم اس سے پوچھتا ہے) طبیعت ٹھیک ہے تمہاری......؟

معیز: ہاں ٹھیک ہے

جاوید: (غور سے اسے دیکھ کر) پچھلے کچھ دنوں سے پریشان لگ رہے ہو۔

معیز: (ٹالتے ہوئے) نہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جاوید: (سنجیدہ) گھر میں تو سب خیریت ہے؟

معیز: (اسی طرح) ہاں سب کچھ ٹھیک ہے......

جاوید: بیوی کے ساتھ تو کوئی جھگڑا نہیں ہوا؟

معیز: کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

جاوید: (یک دم کہتا ہے) پھر انیلا کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو گیا ہے کیا؟

معیز: (بے حد بیزار انداز میں کہتا ہوا یک دم سونے کے لیے لیٹ جاتا ہے جاوید اس کو دیکھتا رہتا ہے) کوئی مسئلہ نہیں ہے یار......سو جاؤ......میں بھی سونے لگا ہوں۔

//Cut//

Scene No # 15

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز، عائشہ کی ماں

معیز عائشہ کی ماں سے بات کر رہا ہے جو بے حد پریشانی کے عالم میں اس سے بات کر رہی ہے۔

ماں: میری تو اپنی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ عائشہ کو ہوا کیا ہے...... تم تو جانتے ہو اسے۔ بچپن گزرا ہے تم دونوں کا ساتھ...... ایسے تو کبھی نہیں تھی وہ۔

معیز: جانتا ہوں...... لیکن پھر یہ سب کیا ہے......؟

ماں: (بے ساختہ) تمہارے دوست کا کیا دھرا ہے گھر کے بھیدی نے لنکا ڈھائی ہے...... اس نے ورغلایا ہے عائشہ کو...... تم بھی پورا گھر یوں جواد کو سونپ کر چلے گئے جیسے وہ مالک تھا...... اب وہ یہ سب کچھ کر رہا ہے تو کوئی اور کیا کرے میں نے کتنی بار تمہاری ماں کو کہا کہ ہر جگہ عائشہ کو جواد کیساتھ اکیلے نہ بھیجا کریں۔ لیکن تمہاری ماں نے آج تک کسی کی سنی ہے...... اپنی مرضی کی......

معیز: (بات کاٹ کر) عائشہ سے کہیں مجھ سے بات کرے۔

ماں: (کچھ التجائیہ انداز) وہ مجھ سے بات نہیں کر رہی تو تم سے کیسے کرے گی......؟...... بیٹا تم واپس آ جاؤ...... یہ مسئلہ تم ہی حل کر سکتے ہو۔

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: معیز

معیز پارک میں بیٹھا سگریٹ پی رہا ہے وہ چہرے سے بے حد پریشان لگ رہا ہے اس کی شیو بڑھی ہوئے وہ اب بھی عائشہ کے بارے میں ہی سوچ رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز

معیز فون پر جواد کی ماں سے بات کر رہا ہے۔

معیز: خالہ مجھے جواد سے بہت ضروری بات کرنی ہے...... میں آفس میں فون کرتا ہوں تو وہ وہاں نہیں ملتا...... گھر پر فون کرتا ہوں تو وہ یہاں فون نہیں اٹھاتا...... آخر ہے کہاں وہ......؟

دوسری طرف کی بات سن کر

معیز: آپ اس سے کہیں مجھے فون کرے...... مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے اس سے۔ خدا حافظ

بے حد اپ سیٹ انداز میں فون بند کرتا ہے یوں جیسے کچھ سمجھ نہ آ رہا ہو اسے۔

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: انیلا کا گھر

کردار: انیلا، معیز

معیز بے حد اپ سیٹ انیلا کے سامنے بیٹھا ہوا ہے انیلا اسے کہہ رہی ہے۔

انیلا: آخر ہوا کیا ہے تمہیں؟ اتنے دنوں سے کال کر رہی ہوں تم نے کال نہیں لی مجھے کال نہیں کی اتنے msgs چھوڑے کوئی جواب نہیں۔

معیز: (بے زار) اب آ تو گیا ہوں نا

انیلا: ہاں آ تو گئے ہو لیکن کیا ہوا ہے؟

معیز: (پریشان) پاکستان جا رہا ہوں میں۔

انیلا: (شاکڈ) ......کیوں؟ اتنا اچانک۔

معیز: (پریشان) بہت بڑا مسئلہ ہو گیا ہے۔

انیلا: (حیران) کیا مسئلہ؟ خیریت تو ہے؟

معیز: میری بیوی مجھ سے طلاق مانگ رہی ہے......

انیلا: بیوی؟......

معیز: (وہ بولتا رہتا ہے انیلا کے تاثرات پر غور کئے بغیر جو بالکل شاکڈ اس کا چہرہ دیکھ رہی ہے۔)

کیونکہ وہ......شاید وہ میرے دوست سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ مجھے بالکل یقین نہیں آ رہا...... میری لو میرج ہے...... ہم بچپن کے ساتھی ہیں......ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں پھر وہ کیسے یہ سب......

انیلا: (یک دم بات کاٹتی ہے) تم نے مجھے بھی نہیں بتایا کہ تم married ہو۔

معیز: (اس کو دیکھ کر کہتا ہے) تم نے کبھی پوچھا نہیں......

انیلا: (بے ساختہ سرد لہجے میں) آج بھی نہیں پوچھا میں نے پھر کیوں بتا رہے ہو مجھے۔

معیز: (یک دم کھڑا ہوتا ہے) شاید غلط جگہ پر آ گیا ہوں اپنا مسئلہ لے کر تمہارے پاس نہیں آنا چاہیے تھا مجھے۔

وہ یک دم اٹھ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 19

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز، ماں

معیز بے حد اپ سیٹ انداز میں فون پر ماں سے بات کر رہا ہے اس کی ماں بے حد غصے اور جھنجھلاہٹ کا شکار ہے۔

ماں: اب میں کیا کروں وہ نہیں بات کرنا چاہتی تم سے...... زبردستی تو میں کر نہیں سکتی۔

معیز: (ناراض) آخر کیوں...... کیوں بات نہیں کر رہی وہ مجھ سے۔

ماں: (تلخی سے) تیرے سامنے کس منہ سے آئے اب وہ......

معیز: (بے بس غصے میں) امی میں بات کرنا چاہتا ہوں اس سے کچھ بھی کریں لیکن اس سے بات کروائیں میری۔

ماں: (غصے سے) اس پر میرا زور چلتا تو آج یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا...... وہ کہتی ہے معیز یہاں آئے جو بات بھی ہوگی آمنے سامنے ہوگی اب...... سامان باندھے بیٹھی ہے وہ......ارے وہ تو ظفر نے صاف کہہ دیا ہے اس سے کہ وہاں نہ آئے ورنہ وہ تو اب تک گھر چھوڑ کر چل پڑی ہوتی......

معیز بے حد اپ سیٹ بات سن رہا ہے عالیہ کی۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عالیہ، مدیحہ

معیز کا سامان لاؤنج میں پڑا ہے۔ وہ ماں کے گلے سے لگا ہوا ہے عالیہ رو رہی ہے جب کہ معیز اس سے کہہ رہا ہے۔

معیز: امی سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا......کوئی غلط فہمی ہوئی ہے آپ کو...... ابھی میں عائشہ سے بات کرتا ہوں اور جواد کی طرف بھی جاتا ہوں......کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

عالیہ: (اس سے الگ ہوتے ہوئے دوپٹہ سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے) تیری آنکھیں بھی کھل جائیں گی ان سے بات کر کے...... تجھ کو بھی پتہ چل جائے گا کہ تیری ماں کو کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی......

معیز: تم کیسی ہو مدیحہ؟

مدیحہ: (روتے ہوئے بھائی سے لپٹتی ہے) آپ کی بیوی نے سب کچھ تباہ کر دیا بھائی جان۔

معیز کچھ مزید اپ سیٹ ہوتا ہے لیکن اسے تھپکتا رہتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: معیز، عالیہ، نور

معیز بے حد سنجیدہ عالیہ کے پاس بیڈروم میں بیٹھا ہوا ہے۔ تبھی نور کچھ جھجکتی ہوئی دروازے کے اندر آتی ہے معیز یک دم ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ رکھتے ہوئے دونوں ہاتھ اس کی طرف پھیلا کر کہتا ہے

معیز: (نور کچھ جھجکتی ہوئی اس کو دور سے دیکھتی ہے) یہاں آؤ بیٹا۔

عالیہ: (عالیہ کہتی ہے) آؤ...... آؤ نور دیکھو پاپا آئے ہیں تمہارے

معیز: آ جاؤ بیٹا

نور: (کچھ ضد کرنے والے انداز میں) میں نے جواد انکل کے پاس جانا ہے۔

معیز کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑتا ہے عالیہ بھی بے حد غصے کے عالم میں کہتی ہے۔

عالیہ: دیکھا تو نے کیسے بیٹی کو بھی جواد کا نام رٹایا ہوا ہے۔ادھر آ...... باپ آیا ہے تیرا۔
کچھ غصے سے نور سے کہتی ہے۔

معیز اٹھ کر نور کی طرف جانے لگتا ہے لیکن وہ یک دم کمرے سے بھاگ جاتی ہے۔
معیز بے حد نادم ہو کر ماں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

معیز: ......اتنے سالوں بعد آیا ہوں۔وہ کیسے پہچان سکتی ہے مجھے...... جواد کو تو روز دیکھتی ہو گی شاید اس لیے......

عالیہ: (بے حد غصے سے) تیری بیوی کا کیا دھرا ہے یہ سب بھی...... جواد کا نام نہیں رٹائے گی بچی کو تو اور کیا کرے گی......سب تیاری کر کے بیٹھی ہے۔

//Cut//

Scene No # 22

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

معیز سگریٹ پیتے ہوئے بے چینی کے عالم میں اپنے کمرے میں عائشہ کے انتظار میں چکر کاٹ رہا ہے۔بالآخر عائشہ دروازہ کھول کر اندر آتی ہے۔وہ اس سے کہتا ہے۔

معیز: کہاں تھیں تم میں انتظار کر رہا تھا تمہارا

//Cut//

Scene No # 8- B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ دروازہ کھول کر اندر آتی ہے دروازہ کھلنے کی آواز پر معیز اپنی سوچوں سے چونک کر باہر آ جاتا ہے۔وہ جیسے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔عائشہ کمرے میں آنے کے بعد واش روم میں جاتی ہے اور کپڑے تبدیل کرنے کے بعد آ کر بیڈ پر بیٹھتی ہے۔معیز اسی طرح بستر پر بیٹھا ہوا ہے۔اس سے پہلے کہ عائشہ بستر پر لیٹ جاتی معیز کہتا ہے۔

معیز: فرحان سے اس طرح کی باتیں کرنے کی کیا ضرورت تھی......؟

عائشہ: (چونک کر) کیسی باتیں......؟

معیز: (ناراض) یہ محبت کے بارے میں بکواس......

عائشہ: (بے ساختہ) وہ خود سوال کر رہا تھا۔

معیز: (ناراض) تم مت جواب دیا کرو اس کو......اس کی برین واشنگ مت کرو......

عائشہ: (حیران) برین واشنگ...... کیا کیا ہے میں نے......؟ میں نے تو ایسا کچھ بھی نہیں کہا اس سے۔

معیز: (بے حد غصے میں آ کر) مجھے انیلا سے محبت ہو گئی تھی اس لیے میں نے اس سے شادی کر لی......؟...... تمہیں اس کو یہ بتانا چاہئے تھا کہ تم کو ایک دوسرے مرد کے ساتھ محبت ہو گئی تھی اور......

بات کرتے کرتے غصے میں بات ادھوری چھوڑتا ہے پھر tease کرنے والے انداز میں کہتا ہے۔

جواب نہیں ہے نا تمہارے پاس......

عائشہ: (نظریں چرا کر مدھم آواز میں) ہے مگر دینا نہیں چاہتی۔

معیز: (ناراض اور بلند آواز میں) کوئی جواب نہیں ہے تمہارے پاس......

عائشہ: (یک دم غصے میں آ کر) تو جب آپ جانتے ہیں کہ کوئی جواب نہیں میرے پاس تو مت پوچھیں...... کیوں سوال کرتے ہیں پھر آپ مجھ سے...... مجھے لاجواب کرنا پسند ہے آپ کو......؟ یا خاموش دیکھنا......؟

وہ کہہ کر بے حد رنجیدگی اور غصے کے عالم میں باہر چلی جاتی ہے۔معیز اس کے ری ایکشن پر کچھ دیر جیسے بے حد حیرانی کے عالم میں کھڑا رہتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ

عائشہ بے حد اپ سیٹ انداز میں معیز کے بیڈروم سے لاؤنج میں نکلتی ہے اور وہاں آ کر بیٹھ جاتی ہے۔وہ بے حد رنجیدہ نظر آ رہی ہے۔صوفے پر بیٹھتے ہوئے ماضی کے کچھ سین یاد آنے لگتے ہیں۔

// Flashback //

Scene No # 24

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ، معیز، نور

نور سو رہی ہے۔ عائشہ معیز کے ساتھ فون پر بات کر رہی ہے وہ تھکی ہوئی اور بخار میں لگ رہی ہے۔

معیز: ویک اینڈ تو بڑا مصروف گزرا......اور کیا...... آج کل یہاں فیسٹول ہے تو اس کی وجہ سے Tourists کا بھی بہت رش ہے......اسی لیے فون بھی نہیں کر سکا۔

عائشہ: (تھکی ہوئی آواز) ہاں پتہ تھا مصروف ہو گے اسی لیے فون نہیں کیا۔

معیز: ذرا نور سے تو بات کراؤ۔

عائشہ: سو رہی ہے وہ......

معیز: آج جلدی سو گئی؟

عائشہ: ہاں کھیلتے کھیلتے سو گئی......ورنہ تمہارا پوچھ پوچھ کر دماغ کھانا تھا اس نے۔
(وہ خود معیز کو بتاتی ہے۔)

عائشہ: مجھے بخار ہے چند دن سے۔

معیز: (نارمل انداز میں) کیوں......؟

عائشہ: (کچھ چڑ کر) اب یہ مجھے کیسے پتہ چلے کہ کیوں؟

معیز: ......دوائی لے لینی تھی......

عائشہ: ہاں جواد زبردستی لے کر گیا تھا ڈاکٹر کے پاس اس نے ہفتے کی میڈیسن دے دی۔

معیز: ......پھر تو ٹھیک ہے
ساتھ ہی بات بدلتا ہے جیسے اس کے انداز سے کچھ مایوس ہوتی ہے۔
امی کیسی ہیں؟

عائشہ: وہ ٹھیک ہیں۔ (مایوس سی)

معیز: انہوں نے کل فون کر کے msg چھوڑا تھا میرے لیے کہ میں فون کروں...... میں کل تو فون نہیں کر سکا لیکن تم بتا دینا انہیں۔

عائشہ: (مدھم آواز) بتا دوں گی

معیز: چلو پھر کل فون کروں گا......سامان لینے کے لیے جانا ہے میں نے خدا حافظ

عائشہ: (وہ کچھ رنجیدہ فون بند کر دیتی ہے لیکن فون ہاتھ میں لیے بیٹھی رہتی ہے) خدا حافظ۔

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، جواد

عائشہ باتھ روم میں مشین لگائے کپڑے دھو رہی ہے جب جواد آ کر اس سے بات کرتا ہے

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: جواد، عائشہ، بچی

جواد گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے عائشہ بچی کو لیے بیٹھی ہے۔

جواد: آج بڑے دنوں کے بعد تم نے کوئی اچھے کپڑے پہنے ہیں۔

عائشہ: تمہیں کیا پتہ کہ پہنے ہیں......؟

جواد: کیوں میں آتا نہیں ہوں روز تمہارے گھر؟

عائشہ: آتے ہو لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ اتنی غور سے دیکھتے ہو مجھے۔

جواد: غور سے نہیں دیکھتا صرف دیکھتا ہوں

عائشہ: اور پھر بھی پتہ چل گیا ہے تمہیں کہ آج بہت دنوں کے بعد اچھے کپڑے پہنے ہیں میں نے

جواد: اپنا خیال رکھا کرو تم۔

عائشہ: کس کے لیے؟ معیز تو نہیں ہے یہاں۔

جواد: اس کے علاوہ بھی بہت لوگوں کو تمہارا اچھا لگنا اچھا لگتا ہے

عائشہ: مثلاً کون؟

جواد: مثلاً میں اور تمہارے گھر والے۔

عائشہ: کون سے گھر والے؟

جواد مسکرا کر خاموش ہو جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: جواد، عائشہ، نور

جواد اور عائشہ ایک پارک میں بیٹھے ہوئے ہیں نور دور کھیل رہی ہے۔

جواد: مجھے حیرانی ہے کہ معیز اس طرح کی گفتگو کرسکتا ہے۔

عائشہ: (بے ساختہ) مجھے کوئی حیرانی نہیں ہے۔ میں تمہیں کہتی تھی نا وہ بدل گیا ہے۔

جواد: (بے ساختہ صفائی دیتے ہوئے) شاید کوئی مسئلہ ہے اسے وہاں اس لیے اس نے ایسی باتیں کی ہوں......

عائشہ: (غصے سے) سارے مسئلے اسے ہی ہیں...... اس کو مسئلہ ہوگا تو وہ فون کرنا بند کردے گا...... فون پر جھگڑا کرے گا...... مجھے مسئلہ ہو اور میں یہ سب کروں تو......؟...... مسئلہ صرف اس عورت کا ہے۔ جس کے ساتھ وہ پھر رہا ہے۔

جواد: (بے ساختہ) نہیں یار معیز میں لاکھ برائیاں ہوں لیکن کردار خراب نہیں ہے اس کا۔

عائشہ: (بے ساختہ تلخی سے) انسانوں کو بدلتے دیر نہیں لگتی...... اور مردوں کو بدلتے تو بالکل بھی نہیں......

جواد: (بے ساختہ) خیر اب ایسی بھی کوئی بات نہیں......

عائشہ: (غصے سے) اپنے منہ سے انیلا کا ذکر نہیں کرتا وہ...... مانتا نہیں ہے کہ دوست ہے وہ۔

جواد: (بے ساختہ) ہاں پر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ محبت کرنے لگا ہے اس سے یا شادی کرلے گا......

عائشہ: (بے ساختہ) تم دوست ہو اس کے...... تم یہ باتیں نہیں کہو گے تو کون کہے گا......

جواد: (بات بدلتا ہے) دو چار دن میں غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا اس کا...... پھر فون کرے گا تمہیں......

عائشہ: (بے ساختہ) دو ہفتے ہو گئے ہیں۔

جواد: (بے ساختہ) تم کرلو اسے

عائشہ: (ناراض) ہر بار میں ہی کیوں کروں اسے......؟ ہر بار میں ہی کیوں جھکوں......؟ ...... وہ میرے سامنے گھر میں خالہ کو فون کرتا ہے اس کو احساس نہیں ہوتا کہ اس گھر میں بیوی نام کا بھی ایک جانور رکھا ہوا ہے اس نے...... (رو پڑتی ہے)

جواد: (گھبراتا ہے اور اسے دلاسہ دینے کی کوشش کرتا ہے) عائشہ...... عائشہ کیا ہوگیا ہے یار...... دیکھو میں دوبارہ فون کروں گا اسے...... سمجھاؤں گا......

عائشہ: (ناراض روتے ہوئے) میرا دم گھٹتا ہے اس گھر میں...... صرف معیز کی وجہ سے یہ قید کاٹ رہی ہوں اگر اس کو بھی احساس نہیں ہے تو پھر بے معنی ہے یہ سب کچھ......

جواد: (اس کا بازو تھپک کر) اچھا تم چپ تو کرو چلو تم کو جوس پلواتا ہوں......

عائشہ: (ناراض آنسو صاف کرتے ہوئے) میں نے نہیں جانا کہیں۔

جواد: (کھڑا ہوتے ہوئے اس کا بازو کھینچتے ہوئے) زبردستی لے جاؤں گا میں اُٹھو......

//Cut//

Scene No # 28

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر/ جواد کا گھر

کردار: عائشہ، جواد

عائشہ بے حد پریشانی میں تقریباً روتے ہوئے جواد کو فون کررہی ہے۔

عائشہ: نور کی حالت بہت خراب ہے......؟

جواد: کیوں......؟ کیا ہوا؟

عائشہ: بخار تھا کل سے اسے آج یک دم تیز ہوگیا اور اب تو بہت زیادہ تیز ہے۔

جواد: تم روؤ تو مت......

عائشہ: تو میں کیا کروں میری کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔

جواد: میں ابھی آتا ہوں ڈاکٹر کے پاس لے چلتے ہیں اسے۔

عائشہ فون رکھ دیتی ہے اور اسی طرح روتے ہوئے بے حد پریشانی کے عالم میں اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 29

وقت: رات

جگہ: کلینک

کردار: عائشہ، جواد، ڈاکٹر

جواد کلینک میں ڈاکٹر کے ساتھ بات کرتا نظر آرہا ہے۔ عائشہ بھی بے حد پریشانی کے

عالم میں پاس کھڑی ہے کچھ دیر بات کرنے کے بعد وہ ہاتھ میں ایک ڈاکٹری نسخہ پکڑتے ہوئے اس پر نظر دوڑاتا ہوا کلینک سے باہر جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 30

وقت: دن

جگہ: سڑک/گاڑی

کردار: عائشہ، جواد، بچی

بچی عائشہ کی گود میں سو رہی ہے جواد ڈرائیونگ کر رہا ہے۔

عائشہ: پتہ نہیں تم نہ ہوتے تو کیا ہو جاتا؟

جواد: کچھ نہیں ہوتا۔

عائشہ: تم نے حالت نہیں دیکھی نور کی...... میں تو بس گھبرا گئی تھی...... ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے میرے......

جواد: ماں ہونا اس لیے...... حیرانی والی تو کوئی بات نہیں اس میں۔

عائشہ: ہاں لیکن جواد تم بڑے بروقت کام آئے ہو میرے۔

جواد: دوست اسی لیے ہوتے ہیں۔

عائشہ: میں معیز کو بھی بتاؤں گی۔

جواد: اب ڈھنڈورا پیٹنے کی ضرورت نہیں......ایسا بھی کوئی کام نہیں کر دیا میں نے۔

عائشہ: میرے ساتھ خوار ہوتے پھرے ساری رات نور کو لیے...... یہ کچھ بھی نہیں ہے تمہارے نزدیک......؟

جواد: کہا ہے نا یار......دوست اسی لیے ہوتے ہیں۔

عائشہ: میں بعض دفعہ سوچتی ہوں کہ معیز تو یہاں نہیں ہے۔تم بھی نہ ہوتے تو کیا ہوتا میرا......؟

جواد: میں نہ ہوتا تو کوئی اور ہوتا......معیز بالکل لاوارث نہ چھوڑتا تمہیں۔

عائشہ: چھوڑ کر تو ایسے ہی گیا ہے......

//Cut//

Scene No # 31

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: عائشہ، بچی، جواد

بچی دور کھیل رہی عائشہ اور جواد پارک میں ایک بینچ پر بیٹھے ہیں۔عائشہ کچھ حیرانی سے جواد کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی ہے

عائشہ: ایسی بھی کیا بات تھی جو گھر پر نہیں ہو سکتی تھی......خالہ سے جھوٹ بول کر یہاں لانا پڑا تمہیں مجھے......

جواد: (سنجیدہ) تھی کوئی ایسی ہی بات......

عائشہ: (بے ساختہ) وہی تو پوچھ رہی ہوں......کہیں مدیحہ سے کوئی جھگڑا تو نہیں ہو گیا لیکن ایسا ہوتا تو تم سے پہلے اس نے بتایا ہوتا۔

جواد: (سنجیدہ) کوئی جھگڑا نہیں ہوا اس سے......

عائشہ: (بے ساختہ) پھر؟ ...... اور اتنے سنجیدہ کیوں ہو تم؟...... گھر میں تو سب ٹھیک ہے؟......

جواد: (سنجیدہ) ہاں گھر میں ٹھیک ہے سب......؟

عائشہ: پھر......؟

جواد: (لمبا سانس) تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں لیکن ڈرتا ہوں۔

عائشہ: (ہنس کر) ارے ایسی کیا بات ہے جس کو کہنے سے ڈر رہے ہو......آج تک تو تمہیں کچھ کہتے ہوئے ڈر نہیں لگا۔

جواد: آج لگ رہا ہے۔

عائشہ: وہی تو پوچھ رہی ہوں کیوں؟......ایسی کیا بات ہے؟

جواد: (چند لمحوں کی خاموشی کے بعد) بڑے ہفتوں سے یہ بات کہنے کی جرات پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن ہر بار......

عائشہ: (اسے پھر رکتا دیکھ کر) اب کہہ بھی دو جواد اتنے بزدل تو نہیں ہو تم......

جواد: (بے ساختہ) بات بزدلی کی نہیں ہے۔

عائشہ: پھر......؟

جواد: ضرورت سے زیادہ بہادری کی ہے۔

عائشہ: (حیران)...... مجھے اب بھی سمجھ نہیں آئی۔

جواد: (یک دم شاکڈ) عائشہ میں مدیحہ سے شادی نہیں کر سکتا میرے اور اس کے مزاج میں بہت فرق ہے۔

عائشہ: (ناراض) تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے تین سال کی منگنی کے بعد تمہیں خیال آیا ہے کہ تمہارے اور مدیحہ کے مزاج میں فرق ہے۔

جواد: تین سال میں بڑی دفعہ میں نے یہ بات کہنے کی کوشش کی لیکن میں کہہ نہیں سکا۔

عائشہ: پھر اب کیسے کہہ دی۔

جواد: کیونکہ اب اگر نہ کہتا تو بہت دیر کر دیتا

عائشہ: (ناراض) تمہارا دماغ خراب ہے جواد...... تمہیں اندازہ ہے مدیحہ تم سے کتنی محبت کرتی ہے......اور معیز اور خالہ کو کتنا شاک لگے گا تمہارے اس فیصلے سے

جواد: میں جانتا ہوں اور اسی وجہ سے یہ سب کہنے سے جھجکتا رہا......

عائشہ: (ناراض) کیا برائی نظر آ رہی ہے تمہیں مدیحہ میں......

جواد: (بے ساختہ) کوئی برائی نہیں ہے وہ بہت اچھی لڑکی ہے......لیکن وہ وہ لڑکی نہیں ہے جس کے ساتھ میں اپنی زندگی گذارنا چاہتا ہوں......

عائشہ: (کچھ طنزیہ) اور تم کس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہو......؟

جواد: (لمبی خاموشی کے بعد یک دم) تمہارے ساتھ۔

عائشہ: (غصے سے سرخ ہو کر) اگر یہ مذاق ہے تو بہت گھٹیا ہے

جواد: (سنجیدہ) مذاق ہوتا تو گھٹیا ہی ہوتا......لیکن یہ مذاق نہیں ہے۔

عائشہ: (غصے سے) تم کیا کہنے کی کوشش کر رہے ہو؟

جواد: (سنجیدہ) یہی کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں

عائشہ: (یک دم کھڑی ہوتی ہے) ابھی اور اسی وقت گھر چھوڑ کر آؤ مجھے۔

جواد: (روکتا ہے) عائشہ:

عائشہ: میں تمہاری بکواس سننا نہیں چاہتی۔ گھر چھوڑ کے آؤ مجھے۔ اور دوبارہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا۔

اپنی بچی اٹھاتے ہوئے

// Freeze //

قسط نمبر 18

Scene No # 1

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: عائشہ، جواد، بچی

عائشہ بے حد غصے میں اپنی بچی اٹھائے بیٹھی ہے جواد گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے اور ساتھ اس سے بات بھی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

جواد: مجھے غلط مت سمجھو عائشہ۔

عائشہ: (بات کاٹ کر) میں تمہاری کوئی بات سُننا نہیں چاہتی...... مجھے تم......

جواد: (سنجیدہ) میں جانتا تھا تم اسی طرح ری ایکٹ کرو گی اسی لیے یہ بات کرتے ہوئے ڈر رہا تھا۔

عائشہ: (تلخی سے) میں تمہیں کیا سمجھتی رہی اور تم......معیز کو پتہ چلے گا تو وہ۔

جواد: (سنجیدہ)...... میں جانتا ہوں ......تم سے زیادہ تکلیف ہے مجھے اس بات کی کہ تم میرے بہترین دوست کی بیوی ہو اور میں یہ سب کر رہا ہوں۔

عائشہ: (غصے سے) تم کس طرح کی عورت سمجھتے ہو مجھے......؟...... میرا شوہر باہر بیٹھا ہے......تم سے ملتی ہوں اور تمہارا خیال ہے تمہاری باتوں میں آ گئی ہوں......اتنا ہی بُرا کردار ہے میرا۔

جواد: (سنجیدہ) تم سے افیئر چلانے کی کوشش نہیں کر رہا میں اور بُرے کردار کی عورت کو کوئی شادی کی آفر نہیں کرتا۔

عائشہ: (بے ساختہ) تمہیں شرم آنی چاہئے......ایک شادی شدہ عورت کو تم پرپوز کر رہے ہو۔

جواد: (سنجیدہ) آج یا کل یہ شادی ختم ہو جائے گی......اور یہ میری وجہ سے نہیں ہو گا۔

عائشہ: (بے حد ناراض ہو کر) تم کیسے کہہ سکتے ہو یہ......

جواد: (بے ساختہ) کیونکہ میں تم دونوں کو بہت قریب سے جانتا ہوں...... اور میں جانتا ہوں کہ تم دونوں کا رشتہ کچا دھاگا ہے......اور ایسا میری وجہ سے نہیں ہے۔

عائشہ: (بے ساختہ) ہم دونوں کا رشتہ کیسے ہے تمہیں پرواہ نہیں ہونی چاہئے اس کی......

جواد: (سنجیدہ) مجھے پرواہ نہیں ہے اس کی ...... لیکن مجھے تمہاری پرواہ ہے۔

عائشہ: (ناراض) بس چپ ہو جاؤ جواد۔

جواد: (سنجیدہ) مدیحہ سے تو میں شادی نہیں کروں گا چاہے تم سے شادی ہو یا نہ ہو لیکن مدیحہ سے شادی نہیں کروں گا میں......

عائشہ: (دھمکاتے ہوئے) اور یہ منگنی ٹوٹے گی تو تمہاری اور معیز کی دوستی بھی ختم ہو جائے گی۔

جواد: (سنجیدہ) جانتا ہوں۔

عائشہ: (تلخی سے) میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم......

جواد: (سنجیدہ) میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا...... مر کر بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ تم میں دلچسپی لینے لگوں گا...... لیکن اب یہ ہو گیا ہے اور میں نے بڑی کوشش کی ہے اپنے ذہن سے تمہیں جھٹکنے کی...... میں نہیں جھٹک پایا...... میرا دل کھنچتا ہے تمہاری طرف میں کیا کروں۔

عائشہ: (بے ساختہ) تم سب مرد خود غرض ہوتے ہو...... جھوٹے اور خود غرض۔

جواد: (سنجیدہ) جھوٹا میں نہیں ہوں...... لیکن ہاں شاید خود غرض ہو گیا ہوں...... تم مجھے اچھا سمجھو یا برا۔ میں جو محسوس کر رہا تھا میں نے کہہ دیا تم سے...... تم سوچنا میری باتوں پر......

عائشہ: (ناراض) تمہارا دماغ خراب ہے میرا نہیں

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، بچی

عائشہ بچی کو اٹھائے بے حد اپ سیٹ کمرے میں داخل ہوتی ہے اور بچی کو نیچے اتار دیتی ہے وہ جیسے کچھ دیر کمرے میں کھڑی رہتی ہے یوں جیسے اس کو سمجھ ہی نہ آ رہی ہو کہ کیا کرے باہر سے پہلے عالیہ کی آواز آتی ہے۔

عالیہ: عائشہ اب اندر مت بیٹھی رہنا مشین لگا کر کپڑے دھو لے...... اور آٹا بھی گوندھ دینا حبیب کو روٹی بنا کر دینی ہے۔

مدیحہ: (باہر سے آواز آتی ہے)...... امّی میں دوست کی طرف جا رہی ہوں عائشہ کو کہہ دیں وہ برتن بھی دھو لے۔

عائشہ اسی طرح الجھی کھڑی ہے وہ بے حد اپ سیٹ نظر آ رہی ہے بچی کمرے میں اپنے کھلونوں سے کھیل رہی ہے۔ عائشہ کچھ تھکی ہوئی صوفے پر بیٹھی ہے لیکن تبھی عالیہ کی بے حد غصے والی آواز آتی ہے۔

عالیہ: اب نکل بھی آؤ کمرے سے یا اندر ہی بیٹھی رہو گی آدھا دن باہر سیر سپاٹے میں گزار آئی ہو...... اب باقی کا آدھا دن کمرے میں بیٹھ کر گزار دو۔

عائشہ: (وہ یک دم اٹھتے ہوئے کہتی ہے) امی آ رہی ہوں میں......

//Cut//

Scene No # 3

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، بچی

بچی بستر پر سو رہی ہے جب کہ عائشہ اپنے بیڈ پر بیٹھی جاگ رہی ہے اس کے کانوں میں جواد کی آواز گونج رہی ہے۔ وہ بے حد ناراض نظر آ رہی ہے لیکن مسلسل جواد کے بارے میں ہی سوچ رہی ہے جواد کی باتیں اس کے کانوں میں گونج رہی ہیں اور وہ کمرے کی دیوار پر لگی اپنی اور معیز کی شادی کی تصویر کو الجھے ہوئے انداز میں گھور رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 4

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم/فون بوتھ

کردار: عائشہ، معیز

عائشہ معیز سے فون پر بات کر رہی ہے اور ایک دم جیسے بے desperation میں نظر آ رہی ہے۔

عائشہ: تم کب آؤ گے؟

معیز: (بے زار) اب تم پھر وہی موضوع شروع کر دو...... جس سے میں چڑتا ہوں

عائشہ: (سنجیدہ) میں یہ بھی نہ پوچھوں کہ تم کب آؤ گے...... چار سال ہونے والے ہیں......

معیز: (بے ساختہ) صرف تمہیں گنتی نہیں آتی مجھے بھی آتی ہے...... جانتا ہوں چار سال ہو رہے ہیں۔

عائشہ: (ناراض) جب گنتی آتی ہے تو آ کیوں نہیں جاتے پھر......؟

معیز: (بے زار) کہا تو ہے کہ آ جاؤں گا دسمبر میں۔

عائشہ: (غصے سے) پچھلے تین سال سے یہی سن رہی ہوں میں اس دسمبر میں آؤں گا اس دسمبر میں آؤں گا۔

معیز: (ناراض) تم یہ کہہ رہی ہو کہ جھوٹ بول رہا ہوں میں......

عائشہ: (اسی انداز میں)......ہاں......

معیز: (غصے سے) تم گھر میں آرام سے بیٹھی ہو سب کے پاس ہو...... میں یہاں اکیلا دھکے کھا رہا ہوں......تم سے زیادہ تکلیف میں ہوں......تم سے زیادہ خواہش ہے میری کہ واپس آ جاؤں لیکن اگر نہیں آ پا رہا تو کوئی نہ کوئی وجہ ہو گی......

عائشہ: (بے ساختہ) ہاں ہے وجہ......انیلا

معیز: (ناراض) میں تم سے بحث نہیں کرنا چاہتا......انیلا کو اس سارے ایشو میں مت لاؤ۔

عائشہ: (بے ساختہ) میں لائی ہوں؟......تم لائے ہو......تمہاری گرل فرینڈ ہے وہ

معیز: اچھا ہے پھر......؟

عائشہ: (غصے سے) تو پھر جھوٹ مت بولو مجھ سے...... صاف صاف کہہ دو مجھے کہ تم اس سال بھی نہیں آؤ گے۔

معیز: (بے ساختہ) ٹھیک ہے نہیں آؤں گا...... میں یہاں زیادہ خوش ہوں وہاں آ کر بھی تمہاری اور امی کی چخ چخ ہی سننی ہے۔ (فون بند کر دیتا ہے۔)

عائشہ: (وہ فون پر کچھ غصے اور بے بسی سے کہتی رہتی ہے۔)......ہیلو......ہیلو

دوسری طرف فون بند ہے عائشہ بے حد اپ سیٹ انداز میں کچھ دیر فون ہاتھ میں لیے بیٹھی رہتی ہے۔ پھر رونے لگتی ہے بے حد غصے اور بے بسی کے عالم میں۔

//Cut//

Scene No # 5-A

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، ملیحہ، عالیہ

ملیحہ اور عالیہ بیٹھی باتیں کر رہی ہیں جب عائشہ چائے لا کر ان کے سامنے رکھتی ہے اور پھر اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے نارمل انداز میں کہتی ہے۔

عائشہ: یہ نور کہاں گئی؟

ملیحہ: جواد لے کر گیا ہے۔ سب بچوں کو گھمانے

عائشہ: مجھ سے تو نہیں پوچھا تھا اس نے......؟

عالیہ: مجھ سے پوچھا تھا اس نے......

عائشہ: امی آپ کو مجھ سے پوچھ کر بھیجنا چاہئے تھا اسے......

عالیہ: کیوں؟

عائشہ: ہر وقت باہر جانے کی عادت پڑ گئی ہے اسے......ضد کرتی رہتی ہے...... جواد نے عادتیں بگاڑ دی ہیں اس کی۔

عالیہ: یہ کچھ دنوں سے تمہیں جواد میں زیادہ ہی نقص نظر آنے لگے ہیں۔

جواد: السلام علیکم

ملیحہ: لو آ گیا وہ خوامخواہ شور مچایا ہوا تھا تم نے......

جواد: کیسا شور......؟

عائشہ: اِدھر آؤ نور...... امی سے پوچھ کر جاتے ہیں کہیں بھی...... ایسے نہیں چل پڑتے۔

ملیحہ: میرے بچے کہاں ہیں؟

جواد: ابھی آ جاتے ہیں آپ کے بچوں کو کہیں چھوڑ کر آنے کا گناہ تو نہیں کر سکتا۔

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: مدیحہ، عائشہ

عائشہ کچن میں کھانا بنا رہی ہے اور مدیحہ بھی اس کے ساتھ کھانا بنانے میں مصروف ہے مدیحہ اس کے ساتھ باتیں کر رہی ہے اور کچھ پریشان ہے۔

مدیحہ: امی نے بات کی ہے خالہ سے......

عائشہ: ......پھر......؟

مدیحہ: (سنجیدہ) وہ کہتی ہیں جواد ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔

عائشہ: (وہی انداز) اچھا......

مدیحہ: (سنجیدہ) تم پوچھو نا مسئلہ کیا ہے آخر اسے...... کیوں شادی نہیں کرنا چاہتا وہ ابھی۔

عائشہ: (نظریں ملائے بغیر) اب ضروری تو نہیں ہے کہ وہ اپنا ہر مسئلہ مجھے بتائے۔

مدیحہ: پھر بھی کچھ نہ کچھ تو بتائے گا ہی تمہیں۔

عائشہ: (اسی انداز میں) پوچھوں گی......

مدیحہ: (بے ساختہ) صرف پوچھنا مت بلکہ اس کو کہنا کہ اب شادی کی date طے کرے کتنا لٹکائے گا وہ شادی کو۔

عائشہ: (ٹالتے ہوئے) میں کہوں گی لیکن ضروری نہیں کہ میری بات مان لے وہ۔

مدیحہ: تمہاری بات نہیں ٹالتا وہ......

عائشہ: (بے ساختہ) تمہیں کیسے پتہ؟

مدیحہ: (بے ساختہ) میں نے کبھی نہیں دیکھا اسے تمہاری بات سے انکار کرتے ہوئے......

عائشہ: (نظریں چرا کر کچھ پریشان) وہ چھوٹی موٹی باتیں ہوتی ہیں یہ اس کی زندگی کی مسئلہ ہے۔

مدیحہ: جانتی ہوں لیکن صرف اس کی نہیں یہ میری زندگی کا بھی مسئلہ ہے۔

انڈہ پھینٹتے ہوئے عائشہ جیسے کچھ پریشان نظر آنے لگتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 7- A

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: جواد، عالیہ

دونوں لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں جواد عالیہ کی باتوں میں بظاہر دلچسپی لے رہا ہے لیکن وہ بے حد سنجیدہ اور وقفے وقفے سے کچھ متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہا ہے۔

عالیہ: اب معیز کہہ رہا ہے کہ اس گھر کو مرمت کروانے کی بجائے کوئی بڑا گھر لے لیں گے کسی اچھے علاقے میں دو چار سال بعد۔

جواد: ٹھیک ہے......

عالیہ: (دوبارہ بات جاری رکھتے ہوئے) میں تو کہہ رہی ہوں کہ اسی گھر کو ٹھیک کروا لیتے ہیں لیکن معیز کہتا ہے کہ چھوٹی ہے یہ جگہ۔

جواد: ہاں چھوٹی تو ہے۔

عالیہ: (یک دم) لو باتوں میں تم سے چائے کا پوچھنا تو بھول ہی گئی۔

جواد: ہاں چائے تو پیوں گا میں۔

عالیہ: کہتی ہوں میں عائشہ کو۔

جواد عائشہ کے نام پر جیسے relax ہوتا ہے

// InterCut //

Scene No # 8- A

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ

عائشہ کچن میں کچھ ڈسٹرب سی کچھ پکانے میں مصروف ہے جب اسے باہر سے عالیہ اور جواد کی باتوں کی آواز آ رہی ہے تبھی عالیہ اسے آواز دیتی ہے

عالیہ: عائشہ جواد کے لیے چائے بنا کر لاؤ۔

عائشہ: (عائشہ کھانا پکاتے پکاتے چند لمحوں کے لیے کچھ اپ سیٹ ہو کر رکتی ہے پھر آواز دیتی ہے) جی بناتی ہوں

//Cut//

Scene No # 9- A

وقت: دن

جگہ: مدیحہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ

عائشہ مدیحہ کے باتھ روم کے دروازے کو بجا رہی ہے۔

عائشہ: مدیحہ جلدی سے نہاؤ۔ جواد آیا ہے اسے چائے دینی ہے۔

مدیحہ: (کچھ جھنجھلائی آواز میں) بالوں کو ڈائی کر رہی ہوں میں ٹائم لگے گا تم بنا کر دے دو...... پہلے بھی تو تم ہی دیتی ہو۔

عائشہ: (بے حد ناخوش کچھ بڑبڑاتے ہوئے جاتی ہے) تمہیں بھی اسی وقت ڈائی یاد آنی تھی۔

//Cut//

Scene No # 7- B

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، عالیہ، جواد

جواداور عالیہ باتیں کررہے ہیں جب عائشہ بے حد سنجیدہ ایک کپ چائے لا کر جواد کے سامنے کچھ کہے بغیر میز پر رکھ کر چلی جاتی ہے۔ جواد کے ساتھ ساتھ عالیہ بھی یہ چیز نوٹس کرتی ہےاور جواد سے کہتی ہے۔

عالیہ: (بے حد ناگواری سے) یہ تو سلیقہ ہے دیکھو ہماری بہو کا...... گھر آئے مہمان کو اس طرح چائے دیتے ہیں...... پھر ساس کچھ کہے تو ساس بُری۔

جواد: (بے ساختہ مسکرا کر ٹالتا ہے) کوئی بات نہیں خالہ میں کوئی مہمان تھوڑی ہوں...... چائے کا بھی اتنا موڈ ویسے تھا نہیں میرا۔

//Cut//

Scene No # 8-B

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، عالیہ

عائشہ کچن میں کھانا بنا رہی ہے جب عالیہ بے حد خفگی کے عالم میں اندر آتی ہے اور کہتی ہے۔

عالیہ: اس طرح دیتے ہیں کسی کو چائے......؟

عائشہ: کیا ہوا؟

عالیہ: (بے حد ناراض) نہ اچھا کپ نہ بسکٹ...... یوں جا کر پھینک آئیں تم اس کے منہ پر چائے۔

عائشہ: (ٹالنے والا انداز) بسکٹ نہیں تھے...... اور اسی کپ میں کئی بار چائے پی ہے جواد نے۔

عالیہ: (بے ساختہ) بسکٹ نہیں تھے تو کچھ اور ساتھ رکھتیں

عائشہ: (جھنجھلا کر) امی روز آتا ہے وہ......

عالیہ: (تلخی سے) روز آتا ہے تو ہمارے ہی کام کرنے آتا ہے......

عائشہ: (بے ساختہ) مہمان تو نہیں ہے وہ......

عالیہ: (ناراض) مہمانوں سے بڑھ کے ہے اس گھر کا ہونے والا داماد ہے وہ

عائشہ: (بڑبڑا کر) جب داماد بنے گا تو کر لیں گے خاطر مدارت......

عالیہ: (بے ساختہ) میں نے کہہ دیا ہے کہ آئندہ طریقے سے چائے ملے اسے...... اور کہنا نہ پڑے مجھے...... اپنے کام ہوں تو جواد کے آگے پیچھے پھرتی ہو اور میرے کسی کام سے آ جائے وہ تو سلام کرنا بھی گوارا نہیں تمہیں۔

بے حد خفگی میں کہتے ہوئے کچن سے نکل جاتی ہے عائشہ کو کچھ زچ اور بے بس سی کھڑی رہ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

عائشہ نور کو بستر پر سلا رہی ہے جب مدیحہ اندر داخل ہوتی ہے اور اسے کہتی ہے۔

مدیحہ: جواد کا فون ہے کہہ رہا ہے تم سے بات کرنی ہے...... معیز کا کوئی پیغام دینا ہے اس نے......

عائشہ: (کچھ متامل) تمہیں دے دیتا

مدیحہ: (لاپرواہی سے) اب یہ تو اسے ہی پتہ ہوگا کہ مجھے کیوں نہیں دے رہا...... تمہیں بلا رہا ہے تو تم سن لو اس کی بات۔

عائشہ: (پھر اسی انداز میں) نور کو سلا رہی ہوں میں......

مدیحہ: (بیڈ پر نور کے پاس بیٹھتے ہوئے) میں سلاتی ہوں تم بات سن آؤ اس کی۔

عائشہ کچھ بے دلی کے عالم میں جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر/ جواد کا آفس

کردار: عائشہ، جواد

عائشہ فون اٹھا کر بے حد سخت انداز میں کہتی ہے۔

عائشہ: ہیلو......

جواد: ہیلو......

عائشہ: بولو......

جواد: کیا بولوں......

عائشہ: معیز کا کوئی msg دینا تھا تم نے؟......

جواد: عائشہ تم اس طرح avoid کیوں کر رہی ہو مجھے؟

عائشہ: (ناراض) یعنی تمہیں معیز کا کوئی msg نہیں دینا مجھے۔

جواد: میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

عائشہ: (بات کاٹ کر) اور میں سننا نہیں چاہتی...... میں پہلے ہی ضرورت سے زیادہ باتیں سن چکی ہوں تمہاری......

جواد: دیکھو......

عائشہ فون رکھ دیتی ہے اور جانے لگتی ہے تبھی فون دوبارہ بجنے لگتا ہے وہ جاتے جاتے رکتی ہے اور فون کا ریسیور اٹھا کر نیچے رکھ دیتی ہے پھر چلی جاتی ہے

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عالیہ، مدیحہ، عائشہ

عالیہ اور مدیحہ شادی کے کچھ کپڑے پھیلائے بیٹھی ہیں اور مدیحہ بے حد خوش نظر آ رہی ہے یوں لگتا ہے جیسے وہ شاپنگ کر کے آئی ہیں۔ تبھی عائشہ اندر آتی ہے تو مدیحہ اس سے کہتی ہے۔

مدیحہ: عائشہ یہ دیکھو اچھے کپڑے ہیں؟......

عائشہ: (پاس آ کر کپڑے دیکھتے ہوئے) ہاں...... بازار کب گئیں تم؟......

مدیحہ: (خوشی سے بتاتی ہے عائشہ کا رنگ پھیکا پڑ رہا ہے) بس تھوڑی دیر پہلے...... ایک جگہ کپڑوں کی نمائش لگی ہوئی تھی...... دوست نے فون کر کے بتایا...... یہ لے کر آئی ہوں میں۔

عائشہ: بہت اچھے ہیں۔

عالیہ: (مدیحہ سے) اب پہننے نہ شروع کر دینا...... شادی کے لیے رکھ چھوڑنا

مدیحہ: (ناراض ہو کر) اتنی بھی بے وقوف نہیں ہوں امی...... شادی ہی کے لیے خریدے ہیں میں نے۔

عائشہ: کھانا لگاؤں۔

عالیہ: ہاں لگاؤ...... بھوک لگ رہی ہے۔

مدیحہ: پر تم پہلے کپڑے تو دیکھ لو۔

عائشہ: (کہہ کر جلدی سے چلی جاتی ہے) بعد میں دیکھتی ہوں۔

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

عائشہ اپنے بیڈروم میں بیٹھی نور کو ایک قاعدہ پڑھانے میں مصروف ہے تبھی بیرونی کمرے میں فون بجنے لگتا ہے۔ وہ اس کو قاعدہ پڑھاتے پڑھاتے جیسے کچھ نروس ہو جاتی ہے۔ فون کی گھنٹی بار بار بجتی رہی ہے۔ ہر دفعہ گھنٹی بجنے پر وہ جیسے کچھ اور اپ سیٹ ہوتی ہے۔ پھر اسے عالیہ کے اپنے کمرے سے لاؤنج میں جانے کی آواز آتی ہے۔

عالیہ: مجال ہے جو بہو بیگم اٹھ کر فون دیکھ لیں...... بوڑھی ساس ہی ٹانگیں گھسیٹتی جائے...... ہیلو...... ہاں جواد...... وعلیکم السلام...... ہاں...... اچھا بلاتی ہوں...... عائشہ...... عائشہ جواد کا فون ہے۔ تمہارے کمرے کے باہر پڑا ہے فون...... مگر مجال ہے خود فون اٹھا لو...... یہ ڈیوٹی بھی میرے سر ہے۔

عائشہ: (بے حد اپ سیٹ انداز میں کہتی ہے کچھ دیر بیٹھی رہتی ہے پھر یک دم بے حد غصے میں اٹھ کر باہر جاتی ہے) جی آ رہی ہوں میں......

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: جواد، عائشہ

عائشہ بے حد غصے کے عالم میں آ کر فون اٹھاتی ہے اور جواد سے کہتی ہے۔

عائشہ: (تلخی سے) جب میں نے تم سے کہہ دیا ہے کہ میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتی تو کیوں بار بار فون کرتے ہو مجھے۔

جواد: (سنجیدہ) عائشہ میں نے ایسا کیا کر دیا ہے کہ تم اس قدر خفا ہو گئی ہو......؟

عائشہ: (بے ساختہ) ابھی تم نے کچھ نہیں کیا......؟......تمہیں احساس ہے کہ میں اگر معیز اور گھر والوں کو تمہاری گفتگو کے بارے میں بتا دوں تو کیا ہوگا......؟

جواد: (سنجیدہ) کیا ہوگا......؟

عائشہ: (غصے سے) کتنے ڈھیٹ ہو تم جواد......؟......تمہیں شرم ہی نہیں ہے۔

جواد: (سنجیدہ) میں شرمندہ ہوں...... بہت شرمندہ ہوں لیکن بے بس ہوں اور تمہیں بتا چکا ہوں۔

عائشہ: (بات کاٹ کر) تم بے بس ہو یا جو بھی ہو مجھے کوفون مت کرنا...... میں نہیں بات کرنا چاہتی تم سے اس ایشو پر۔

جواد: (سنجیدہ) ٹھیک ہے نہیں کرتے اس ایشو پر بات......لیکن دوسرے ایشو پر تو بات ہو سکتی ہے......

عائشہ: (بے ساختہ) وہ بھی نہیں ہو سکتی...... میرا ہی قصور تھا میں نہ تم سے اتنی بے تکلف ہوتی تو تمہاری ہمت نہ ہوتی ایسی بات کرنے کی۔ میری بے تکلفی سے تم نے پتہ نہیں مجھے کیا سمجھ لیا۔

جواد: (سنجیدہ) میں نے تمہیں کچھ نہیں سمجھا وہی سمجھا جو تم ہو۔۔

عائشہ: (یک دم جتاتے ہوئے) میں اپنے شوہر سے بے حد محبت کرتی ہوں۔

جواد: (سنجیدہ) اس کے باوجود کہ وہ نہیں کرتا......؟

عائشہ: (وہ چند لمحے جیسے کچھ بول نہیں پاتی پھر بے حد رنجیدہ ہو کر کہتی ہے اور فون رکھ دیتی ہے)......ہاں اس کے باوجود......

//Cut//

Scene No # 15

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ،نور

عائشہ بے حد اپ سیٹ کمرے میں واپس آتی ہے نور بستر پر بیٹھی ایک قاعدہ کھولے ہوئے ہے عائشہ اس کے پاس بیٹھتی ہے اور اسے قاعدہ پڑھاتے ہوئے یک دم رونے لگتی ہے۔

نور: (پریشان ہو کر) آپ کیوں رو رہی ہیں امی؟

عائشہ: (سنبھلنے کی کوشش کرتی ہے) نہیں رو نہیں رہی آنکھ میں کچھ چلا گیا۔

نور: (پریشان) نور......کیا؟......

عائشہ: (اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پھر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتی ہے) پتہ نہیں کیا؟...... پڑھو تم......"A" for Apple

نور پریشانی سے ماں کو دیکھ رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 16

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز،عائشہ

معیز فون پر عائشہ سے بے حد خفگی سے بات کر رہا ہے۔

معیز: تم جواد سے ٹھیک سے بات کیوں نہیں کرتیں؟

عائشہ: (ناراض) یہ جواد نے کہا ہے تم سے......؟......

معیز: (سنجیدہ) اس بے چارے نے تو کوئی شکایت نہیں کی۔ لیکن امی نے شکایت کی ہے...... کہ تمہارا رویہ ٹھیک نہیں ہے اس کے ساتھ...... کیوں؟

عائشہ: (ناراض) گھر میں آنے والے ہر مرد کا خیال رکھنا میرا فرض نہیں ہے...... میں نہیں پھر سکتی کسی کے آگے پیچھے

معیز: (ناراض) جواد میرا بہترین دوست ہے...... گھر میں آنے والا کوئی مرد نہیں......اور اس سے تو اب رشتہ داری بھی ہونے والی ہے میری۔

عائشہ: (بے ساختہ) تمہاری رشتہ داری ہونے والی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کی خاطر داری مجھ پر بھی فرض ہو گئی ہے۔

معیز: (ناراض) امی ٹھیک کہہ رہی تھیں تم پہلے واقعی اس طرح جواد کے بارے میں بات نہیں کرتی تھیں۔ ہر وقت اسے......اپنے کاموں کے لیے دوڑاتی رہتی تھیں...... یہ وہی جواد ہے

عائشہ: (بے ساختہ) اسی لیے کہتی ہوں تم واپس آؤ...... میرے کام کرنا اس پر فرض نہیں ہے۔

معیز: (تلخی سے) اب تمہیں پھر دورہ پڑ جائے گا...... واپس آؤ واپس آؤ...... واپس آ کر کیا کروں؟......وہی سب کچھ؟......24 گھنٹے تم سے جھگڑا......

عائشہ: (بے ساختہ) مجھ سے جھگڑے کی وجہ سے تم باہر نہیں گئے تھے۔ مجھ سے جھگڑنے کی وجہ سے تم باہر نہیں ہو......

معیز: (غصے میں) میں فی الحال تمہیں صرف یہ بتا رہا ہوں کہ دوبارہ مجھے جواد کے حوالے سے کوئی شکایت نہ ہو۔

عائشہ: (ناراض)......ورنہ کیا کرو گے تم؟......طلاق دے دو گے مجھے......؟

معیز: (یک دم غصے میں) اگر تمہاری خوشی اسی میں ہے تو یہی سہی۔

عائشہ: (شاکڈ) تم......تم مجھے چھوڑ سکتے ہو؟......

معیز: (تلخی سے) کیوں نہیں چھوڑ سکتا؟

عائشہ: (یک دم بڑے مان سے) تم میرے بغیر نہیں رہ سکتے۔

معیز: (بے ساختہ) اتنے سال سے رہ رہا ہوں اور بہت خوش ہوں۔

وہ بے حد رنج اور شاک میں فون پکڑے کھڑی رہتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ، چند سال کی بچی

چند سال کی ایک بچی بستر پر سو رہی ہے۔ جب کہ عائشہ نیم تاریک کمرے میں بستر پر بیٹھی جاگ رہی ہے وہ بے حد اپ سیٹ اور کسی گہری سوچ میں ڈوبی لگ رہی ہے اس کے کانوں میں جواد کی باتیں گونج رہی ہیں جس میں اس نے اسے پرپوز کیا ہے۔ وہ اپنے ہونٹ کاٹ رہی ہے یوں جیسے اپنے آپ سے الجھ رہی ہو ساتھ اس کے کانوں میں معیز کی مختلف اوقات میں کی ہوئی باتیں یاد آنے لگتی ہیں جس میں کبھی وہ انیلا کی باتیں کرتا ہے اور کبھی پاکستان آنے کے حوالے سے وہ جیسے بے اختیار کچھ اپ سیٹ ہو کر آنکھیں بند کرتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 18

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

نور کھلونوں سے کھیلتے کھیلتے یک دم ماں کے پاس آ کر کہتی ہے۔

نور: مجھے جواد انکل کے پاس جانا ہے۔

عائشہ: کیوں؟......

نور: وہ آئس کریم کھلائیں گے مجھے......

عائشہ: میں خود آئس کریم کھلانے لے جاؤں گی تمہیں۔

نور: نہیں مجھے ان کے ساتھ زیادہ مزہ آتا ہے......

عائشہ: تم جا کر کھلونوں کے ساتھ کھیلو۔

نور: نہیں مجھے جواد انکل کے پاس جانا ہے۔

عائشہ: تمہارے پاپا آئیں گے تو ہم ان کے ساتھ آئس کریم کھانے جائیں گے۔

نور: نہیں مجھے پاپا اچھے نہیں لگتے جواد انکل ہی اچھے لگتے ہیں انہی کے ساتھ جاؤں گی۔

(عائشہ کچھ بے بسی سے اسے دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، جاوید

عائشہ بے حد خفگی اور کچھ بے بسی کے عالم میں جاوید کی بات سن رہی ہے جو اس سے کہہ رہا ہے۔

جاوید: بھابھی میں نے بڑی دفعہ اسے آپ کا پیغام دیا ہے......اب وہ نہیں سنتا تو میں کیا کروں...... آج کل ویسے بھی اس لڑکی نے اس کا دماغ زیادہ خراب کیا ہوا ہے...... میں تو سمجھا سمجھا کر تھک گیا ہوں اسے...... آپ اپنی ساس سے کہیں وہ سمجھائیں اسے۔

عائشہ بے حد رنج کے عالم میں جاوید کی بات سنتی رہتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: ساحل سمندر

کردار: جواد، عائشہ، بچی

جواد اور عائشہ ساحل سمندر پر چپ چاپ اکٹھے چل رہے ہیں بچی کچھ فاصلے پر کھیل رہی ہے ساحل کی ریت سے جواد عائشہ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جواد: کچھ کہو۔

عائشہ: کیا کہوں؟

جواد: کچھ بھی

عائشہ: بعض دفعہ بات کرنے کے لیے لفظ نہیں ملتے۔

جواد: (سنجیدہ) جانتا ہوں...... سمجھ سکتا ہوں لیکن پھر بھی۔

عائشہ: (لمبے وقفے کے بعد) میری سمجھ میں نہیں آتا...... یہ سب کیسے ہوگا؟

جواد: (گہرا سانس) میری سمجھ میں بھی نہیں آتا۔

عائشہ: بعض دفعہ انسان بند گلی میں آ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

جواد: اور بعض دفعہ کھلا راستہ بھی بند گلی لگتا ہے۔

عائشہ: بہت ہنگامہ ہوگا۔

جواد: جانتا ہوں......صرف تمہارے گھر میں نہیں ہوگا میرے گھر میں بھی ہوگا۔

عائشہ: میں نہیں جانتی معیز کیا کرے گا...... کیا کہے گا؟

جواد: وہ طلاق دے دے گا تمہیں...... یہ میں جانتا ہوں تمہیں زبردستی اپنے ساتھ نہیں رکھے گا وہ......

عائشہ: شاید۔

جواد: لیکن مجھے تو جان سے مار دے گا وہ۔

عائشہ: نہیں تمہیں مار نہیں سکتا وہ

جواد: تم کیسے کہہ سکتی ہو۔

عائشہ: مار سکتا تو مجھے مار دیتا وہ۔

جواد: دوست تھا اس کا...... دغا کر رہا ہوں اس کے ساتھ......صرف یہ ایک احساس جرم ہے مجھے اور ساری عمر رہے گا......لیکن میں دل کے ہاتھوں مجبور ہوں۔

عائشہ: مجھے لگتا ہے اس کو اگر تکلیف ہوئی تو صرف اس چیز کی ہوگی کہ میں تمہارے لیے اسے چھوڑ رہی ہوں......ورنہ میرا چھوڑنا اس کے لیے کوئی زیادہ تکلیف دہ چیز نہیں ہوگی۔

جواد: اگر اس نے کہا کہ ہے تو......؟

عائشہ: کوئی اور بات کرتے ہیں۔

//Cut//

Scene No # 21- A

وقت: دن

جگہ: بازار

کردار: جواد، عائشہ

دونوں ایک چاٹ والی ریڑھی کے پاس کھڑے ہیں۔

جواد: یہاں سے کھاتی ہو چاٹ

عائشہ: ہاں......

جواد: کیا......منگواؤں؟

عائشہ: دہی بھلے لیکن بہت مصالحے والے

جواد: اچھا......

کہہ کر ہارن دے کر ریڑھی والے کو بلاتا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: بازار

کردار: معیز، عائشہ

معیز اور عائشہ چاٹ کی ریڑھی پر کھڑے چاٹ کھا رہے ہیں وہ ایک ہی پلیٹ سے چاٹ کھا رہے ہیں۔

معیز: بڑی مرچیں ہیں یار

عائشہ: (مزے سے) نہیں اتنی بھی نہیں ہیں۔

معیز: (کہتا ہے) میٹھی چٹنی نہ ڈلوا لیں کچھ اور......؟

عائشہ: (سر ہلا کر) ذائقہ خراب ہو جائے گا...... تمہیں پتہ ہے مجھے اسی طرح کی چیزیں پسند ہیں۔

معیز: ہاں پر میرا مرچیں کھا کر ذائقہ خراب ہو رہا ہے۔

عائشہ: (ناراض ہو کر) میرے لیے اتنی سی مرچ نہیں کھا سکتے تم......؟

معیز: (بے ساختہ) پھر چمچ منہ میں ڈالتا ہے مرچوں کی وجہ سے ناک اور آنکھوں سے بہتے پانی کو صاف کرتے ہوئے ادھر ادھر جوس کا گلاس ڈھونڈتا ہے) تمہارے لیے زہر کھا سکتا ہوں...... یہ مرچ تو کوئی چیز ہی نہیں...... پھر بھی بڑی مرچ ہے جوس کدھر ہے۔

//Cut//

Scene No # 21- B

وقت: دن

جگہ: بازار/ چاٹ کی ریڑھی

کردار: عائشہ، جواد

عائشہ بے اختیار نم آنکھوں کے ساتھ ہنس پڑتی ہے جواد چونک کر اسے دیکھتا ہے وہ اب آنکھیں صاف کرنے لگتی ہے۔

جواد: کیا ہوا؟

عائشہ: کچھ نہیں

جواد: (بے ساختہ) ہنس کیوں رہی ہو؟

عائشہ: (بے ساختہ) میں تو روئی ہوں

جواد: (بے ساختہ) تو رو کیوں رہی ہو......؟

عائشہ: (بے ساختہ) کیونکہ ہنسی آ رہی ہے......؟

جواد: (مسکرا کر) ہنس اور رو کیوں رہی ہو؟

عائشہ: (مدھم رنجیدہ آواز) تمہارے ساتھ ہوں اور معیز یاد آ رہا ہے۔

جواد چند لمحوں کے لیے جیسے کچھ بول نہیں پاتا۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا گھر۔

کردار: عائشہ، ماں

عائشہ ماں کے پاس بیٹھی ہے ماں شاکڈ نظر آ رہی ہے۔

ماں: تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے عائشہ کیا کہہ رہی ہے تو......؟

عائشہ: (سنجیدہ)...... نہیں دماغ خراب نہیں ہوا...... بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے یہ میں نے۔

ماں: (شاکڈ) معیز سے طلاق لے گی پر کیوں؟...... تجھے شکایت کیا ہے اس سے؟...... محبت کی شادی ہے اس سے......؟ اچھا شریف خوبصورت آدمی ہے...... مجھے بھی روپے پیسے کے لیے تنگ نہیں کیا اس نے...... پھر تجھے پریشانی کیا ہے؟

عائشہ: (بات کرتے کرتے رونے لگتی ہے) مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے......؟...... آپ کو لگتا ہے مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے......؟...... چار سال ہو رہے ہیں اسے گئے...... وہ ایک بار پاکستان نہیں آیا...... اگلے چار سال میں بھی آئے گا پتہ نہیں...... وہ باہر مجھے دوسری عورتوں کے قصے سناتا پھرتا ہے اور میں یہاں اس کے گھر میں نوکروں جیسی زندگی گزار رہی ہوں صرف دو وقت کے کھانے اور چند جوڑے کپڑوں کے لیے...... اور آپ پوچھ رہی ہیں مجھے پریشانی کیا ہے......؟......

ماں: مرد کرتے رہتے ہیں عورتوں کی بات...... اس نے کوئی شادی تھوڑی کر لی ہے۔

عائشہ: شادی کے بغیر کسی عورت کے ساتھ پھرنا زیادہ غلط ہے۔

ماں: (سنجیدہ) تجھے پتہ ہے کتنے مسئلے ہیں...... کتنی غربت ہے تیرے گھر میں...... اس لیے تو باہر گیا تھا وہ کچھ پیسہ جوڑ لے تو آ ہی جانا ہے اس نے...... کہاں جانا ہے اس نے۔

عائشہ: (روتے ہوئے) آنا ہے پر کب آنا ہے اور پیسہ کمانا ہے تو کتنا کماتا ہے......؟...... ابھی بہن بیاہنی ہے بھائی کو تعلیم دلوا کر سیٹ کرنا ہے...... گھر بنانا ہے...... تب تک بیٹی بڑی ہو جائے گی اس کی تعلیم...... اس کی شادی...... اور میں...... میری زندگی تو گزر جائے گی ان سب کی زندگیوں کو سنوارتے سنوارتے...... مجھے کسی کی محبت کسی کے ساتھ کی ضرورت نہیں ہے......؟

ماں: (ٹوکتی ہے جیسے کچھ ہول کر) ایسی باتیں نہیں کرتے عائشہ...... شریف گھرانوں کی لڑکیاں ایسی باتیں نہیں کرتیں...... مرد کمانے جاتے ہیں باہر...... عورتوں کو ایثار اور قربانی کرنی پڑتی ہے...... اپنا آپ مار کر جینا پڑتا ہے...... اور وہ جیتی ہیں ہمیشہ ہوتا آ رہا ہے یہ......

عائشہ: (رنجیدہ) میں اتنا بڑا دل نہیں کر سکتی...... میں چھوٹے دل کی ہوں...... میں اتنا ایثار اتنی قربانی نہیں کر سکتی...... مجھے ضرورت ہے ایک ساتھی کی جس کی شکل مجھے روز نظر آئے۔ جو خیال رکھے میرا...... چار لفظ ہمدردی کے بولے مجھ سے۔ میں جیتے جی بیواؤں جیسی زندگی نہیں گزار سکتی۔

ماں: (پریشان) ایسی باتیں مت کر عائشہ معیز سے کتنی محبت تھی تجھے...... تجھے یاد نہیں ہے؟

عائشہ: (رنجیدہ) یاد ہے...... پر امی بعض دفعہ ضرورت محبت کو کھا جاتی ہے۔ میرے کمرے میں معیز کی تصویر نہ ہو تو بعض دفعہ مجھے تو معیز کا چہرہ بھی بھول جاتا ہے...... چار سال ہونے والے ہیں...... اس کے پاس نہ آنے کے لیے جھوٹے بہانے ہیں...... محبت یک طرفہ نہیں ہوسکتی۔

ماں: (پریشان)...... تو کیسی باتیں کررہی ہے عائشہ...... تجھے کیا ہوگیا ہے...... کچھ اپنی بچی کا سوچ...... بیٹی کی ماں ہے......

عائشہ: (رنجیدہ)...... میں نے بہت سوچا ہے امی...... میں نے بہت سوچا ہے...... یہ رشتہ نہیں چل سکتا......

ماں: طلاق لے کر کیا کرے گی؟...... بھائی بٹھائے گا تجھے گھر......؟......

عائشہ: (لمبی خاموشی کے بعد) بھائی کے پاس نہیں آؤں گی...... میں جواد سے شادی کروں گی۔

ماں: (شاکڈ) عائشہ!

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، نور

عائشہ اپنے بستر پر بیٹھی ہے باہر سورج طلوع ہونے لگتا ہے۔ تبھی نور اپنے بستر میں سوئی ہوئی کروٹ لیتی ہے۔ عائشہ اسکی طرف متوجہ ہو کر کہتی ہے۔

عائشہ: نور...... نور...... بیٹا اٹھ جاؤ...... سکول جانا ہے

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، نور، عالیہ، مدیحہ

عائشہ نور کو سکول کے لیے تیار کیے باہر نکلتی ہے گھر میں ایک عجیب سی خاموشی ہے عالیہ باہر بیٹھی قرآن پاک کی تلاوت کررہی ہے، مدیحہ چائے کا ایک کپ بنا کر عالیہ کے پاس رکھ کر بے حد نفرت سے عائشہ کو دیکھتے ہوئے اندر چلی جاتی ہے عائشہ اس سے نظر نہیں ملاتی اور کچن کی

طرف نور کو لیے جانے لگتی ہے۔ جب عالیہ قران بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔

عالیہ: جب تک یہ سارا مسئلہ حل نہیں ہو جاتا نور کو کہیں بھیجنے کی ضرورت نہیں نہ ہی تم کہیں جاؤ گی......

عائشہ: اس کا پڑھائی کا حرج ہوگا۔

عالیہ: (بے حد تلخ انداز میں) اس کی ماں پڑھ لکھ کر جو کچھ کررہی ہے اس نے بھی وہی کرنا ہے دو چار دن نہیں بھی جائے گی سکول تو کچھ نہیں ہوگا

عائشہ کو جیسے یہ بات کانٹے کی طرح چبھتی ہے وہ چند لمحے بے حد رنجیدہ کھڑی رہتی ہے پھر نور کو لیے وہاں سے چلی جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

نور کمرے میں بیٹھی بیگ سے بے مقصد کتابیں نکال کر دیکھ رہی ہے۔ باہر لاؤنج سے عالیہ کی قرآن کی تلاوت کی آواز آرہی ہے وہ سورۃ الرحمان کی تلاوت کررہی ہے عائشہ اپنے بستر پر بیٹھی ہونٹ کاٹتے ہوئے قرآن کی تلاوت سن رہی ہے پھر یک دم جیسے وہ خود پر کنٹرول کھو کر سننے لگتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: ماں، ملیحہ

ماں جیسے کچھ نادم نظر آرہی ہے۔ ملیحہ بے حد خفگی کے عالم میں بلند آواز میں بول رہی ہے۔

ملیحہ: میرے بھائی کا تو قصور ہے اس نے اعتبار کیا عائشہ پر...... اتنی چھوٹ دی اسے...... عیش کروائے...... اسی لیے تو آج یہ دن دیکھنے پڑ رہے ہیں اسے......

ماں: سارا قصور معیز کا ہے اسی نے جواد کو دن رات اس گھر میں آنے کی آزادی دے رکھی

تھی...... میں کتنی بار کہتی تھی کہ یہ ہر جگہ جواد کیوں لے کر چل پڑتا ہے اسے......لیکن تمہاری ماں کو مجال ہے پرواہ ہو۔

ملیحہ: ہم نے اعتبار کیا آپ کی بیٹی پر یہی قصور ہے ہمارا......شادی شدہ تھی بچی تھی ایک...... ہمیں کیا پتہ تھا اس کے بعد بھی نند کے منگیتر کے ساتھ عشق و عاشقی شروع کر دے گی وہ

ماں: میری بیٹی ایسی نہیں ہے جواد کا قصور ہے اس نے ورغلایا ہے اسے......

ملیحہ: اس کا کیا قصور ہے......؟...... وہ تو دوست کے کہنے پر اس کی بیوی کے کام آتا رہا اسے پتہ تھوڑی تھا عائشہ کی نیت کا......

ماں: زبان سنبھال کر بات کرو۔

ملیحہ: میں تو سنبھال لوں گی لیکن باقی خاندان نہیں سنبھالے گا......میری بہن کا گھر اجاڑ دیا آپ کی بیٹی نے...... ایسی بے حیائی میں نے تو نہ کبھی دیکھی نہ سنی...... اور میرا بھائی......وہ بیچارہ باہر بیوی اور بیٹی کے عیشوں کے لیے خوار ہوتا پھر رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 28

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

عائشہ اپنے کمرے میں بیٹھی ہے۔ کمرے کے باہر سے عالیہ اور ملیحہ کی آوازیں آ رہی ہیں جو بے حد خفگی سے بول رہی ہیں عائشہ اپ سیٹ بیٹھی باہر آوازیں سن رہی ہے۔ تبھی نور اس کے پاس آ کر ضد کرنے لگتی ہے۔

نور: امی بھوک لگی ہے

عائشہ: (ٹالنے والا انداز) ابھی دیتی ہوں کھانا......تھوڑی دیر میں

نور: (ضد کرتی ہے) مجھے ابھی چاہیئے......بھوک لگ رہی ہے۔

عائشہ: اچھا......بس تھوڑی دیر۔

نور: (وہ اس کا ہاتھ کھینچتی ہے ضد کرنے والے انداز میں) نہیں ابھی چلیں...... میں نے ابھی کھانا ہے۔

عائشہ کچھ ناخوش انداز میں اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 29

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، ملیحہ

عائشہ اور ملیحہ بیٹھی باتیں کر رہی ہیں۔

ملیحہ: یہ سراسر گمراہی اور بے حیائی ہے۔

عائشہ: ......میں شادی کرنا چاہتی ہوں۔

ملیحہ: اپنے شوہر کو دھوکہ دے کر اپنی نند کا گھر اجاڑ کر......

عائشہ: جواد کو میں نے منع نہیں کیا مدیحہ سے شادی کرنے سے۔ وہ خود اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔

ملیحہ: ......کیونکہ تم نے الو کا گوشت کھلا دیا اسے......اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔

عائشہ: یہ اللہ جانتا ہے کہ کس نے کیا کیا۔

ملیحہ: اللہ کا نام لیتے شرم نہیں آتی تمہیں۔

عائشہ: ......آتی ہے لیکن وہ رب ہے۔ گناہ گاروں کا بھی رب ہے......

ملیحہ: رب ہے تو پھر اسی سے خوف کھاؤ

عائشہ: اسی کا خوف ہے تو شادی کرنا چاہتی ہوں......ورنہ گناہ کے دروازے تو بند نہیں ہیں میرے لیے۔

ملیحہ: دوزخ میں پھینکی جائے گی تو ایسی بے حیائی پر۔

عائشہ: ابھی بھی دوزخ ہی میں ہوں

ملیحہ: ......تجھے اپنی بیٹی تک کا خیال نہیں ہے......؟

عائشہ: معیز کو ہے؟

ملیحہ: تیرے لیے محنتیں کر رہا تھا وہ باہر خون پسینہ ایک کیا ہوا تھا اس نے۔

عائشہ: میرے لیے نہیں آپ لوگوں کے لیے......

ملیحہ: کر لے شادی تو عائشہ گھر نہیں بسنا تیرا اور جواد کا...... تیرے جیسی عورتیں کسی آدمی کا گھر نہیں بسا سکتیں۔

کہہ کر جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 30

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: مدیحہ، عائشہ

عائشہ کچن میں چائے بنا رہی ہے۔ جب مدیحہ اندر آتی ہے عائشہ کچھ مدھم آواز میں اس سے کہتی ہے۔

عائشہ: چائے بنادی ہے میں نے۔

مدیحہ: (بے حد تنفر سے) بھائی تمہارے ہاتھ کی چائے نہیں پئیں گے۔

وہ کہہ کر خود چائے بنانے لگتی ہے عائشہ خاموشی سے ایک کونے میں کھڑی ہو جاتی ہے مدیحہ چائے کا پانی رکھتی ہے اور پھر بے حد نفرت کے عالم میں عائشہ کی بنائی ہوئی چائے کا کپ سنک میں الٹ دیتی ہے۔ (عائشہ خاموش کھڑی رہتی ہے)

//Cut//

Scene No # 31

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، نور

عائشہ بے حد اپ سیٹ سی نور کو پکڑے کچن میں کھڑی باہر معیز کی آمد پر عالیہ اور مدیحہ کی باتیں سن رہی ہے۔ تبھی وہ ملیحہ کی بھی آواز سنتی ہے جو ابھی آئی ہے۔

ملیحہ: فلائٹ لیٹ ہوئی تھی......؟

معیز: ہاں......ایک گھنٹہ ابھی آیا ہوں میں۔

ملیحہ: دیکھ لو کیا قیامت ٹوٹی ہے ہمارے گھر پر......

معیز: ......میں آ گیا ہوں نا سب ٹھیک ہو جائے گا۔

عائشہ: (عائشہ کھڑی سن رہی ہے پھر یک دم نور سے کہتی ہے) جاؤ...... باہر پاپا آئے ہیں ان کے پاس جاؤ......

نور: (حیران) کون پاپا......؟

عائشہ: (بے ساختہ) جو فون کرتے ہیں نا وہ...... جو کھلونے اور چاکلیٹس بھیجتے ہیں وہ......

نور: جواد انکل؟

عائشہ: نہیں جن کی پکچر دکھاتی ہوں میں آپ کو...... جاؤ جا کر ملو پاپا سے (بے ساختہ عائشہ کچھ نادم ہوتی ہے اسے دروازے کی طرف دھکیلتی ہے)

//Cut//

Scene No # 32

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا کچن

کردار: عائشہ

عائشہ کچن میں صفائی کر رہی ہے اور ساتھ بے حد پریشان ہے معیز کا سامنا کرنے کے حوالے سے سوچ سوچ کر

//Cut//

Scene No # 33

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ، بچی

بچی بستر پر سو رہی ہے معیز بے حد پریشان صوفہ پر بیٹھا ہے جب عائشہ آہستہ سے اندر داخل ہوتی ہے معیز نظریں اٹھا کر خفگی سے اسے دیکھتا ہے پھر کہتا ہے۔

معیز: میں کب سے انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔

عائشہ: (نظریں ملائے بغیر) کچن کا کام تھا۔

معیز: (بے ساختہ) اس سے زیادہ ضروری یہ بات چیت تھی۔

عائشہ: (بے حد آکورڈ انداز میں) آ تو گئی ہوں۔

معیز: یہاں آ کر بیٹھو۔

عائشہ چند لمحے جیسے کچھ سوچتی ہے پھر آ کر معیز کے برابر میں صوفے پر آ کر بیٹھ جاتی ہے دونوں کے درمیان ایک لمبی خاموشی آتی ہے۔ پھر معیز کہتا ہے۔

معیز: تم سے کتنی بار فون پر بات کرنے کی کوشش کی میں نے...... تم نے بات کیوں نہیں کی؟

عائشہ: (بے ساختہ) یہ باتیں فون پر نہیں کر سکتی تھی میں۔

معیز: پھر بھی بات تو کر سکتی تھیں...... میں کتنا پریشان ہوں گا اس کا اندازہ ہے تمہیں۔

عائشہ: (بے ساختہ) اندازہ ہے مجھے۔

معیز: (ناراض) پھر بھی تم نے بات نہیں کی......

عائشہ: آپ کا یہاں آنا ضروری تھا۔

معیز: وہ پھر بھی آتا میں بات کرنے کے باوجود بھی آ جاتا میں۔

عائشہ: (یک دم) مجھے اندازہ نہیں تھا کہ واپس آنا اتنا آسان ہے آپ کے لیے......میں تو سمجھتی تھی بہت مشکل ہے......ورنہ چار سال میں چند بار تو آ جاتے آپ۔

معیز: طعنہ مت دو۔

عائشہ: (سر ہلا کر) طعنہ نہیں ہے یہ طعنہ، گلہ، شکوہ یہ سب چھوڑ دیا ہے میں نے۔

معیز: (سنجیدہ) میں جواد کو contact کرنے کی کوشش کرتا رہا......وہ بھی فون نہیں لیتا رہا میرا......دوسری طرف تم بھی......آخر ہوا کیا ہے؟

عائشہ: امی نے بتا دیا ہوگا آپ کو۔

معیز: میں اس پر اعتبار نہیں کر سکتا......امی کو غلط فہمی ہو گئی ہوگی۔ اس عمر میں اکثر ہو جاتی ہے......میں تم پر اور جواد پر اندھا اعتماد کرتا ہوں......شروع سے بے تکلفی ہے تمہاری اور جواد کی......کوئی اب سے تھوڑی ہے۔ میں یقین کر ہی نہیں سکتا کہ......تمہارے لیے اپنی پسندیدگی تم سے بھی پہلے اس کو بتائی تھی میں نے......تمہارے بارے میں میری ہر کیفیت ہر احساس ہر جذبہ سے واقف ہے وہ...... میں نے تو کئی بار تم کو بھیجے والے کارڈ اس سے مشورہ کر کے لیے......تم جانتی ہو یہ سب کچھ...... میں مان ہی نہیں سکتا کہ تم دونوں...... چلو جواد پر میں اعتبار نہ بھی کروں تو تم پر تو ٹ......میں مر کر بھی یقین نہیں کر سکتا کہ تم کسی دوسرے مرد کو میری جگہ دے سکتی ہو......اور وہ بھی جواد کو میں نہیں مان سکتا۔

عائشہ: (یک دم) مان لیں......

معیز: (شاکڈ) کیا مان لوں......؟......

عائشہ: (نظریں جھکائے) یہی کہ میں نے جواد کو اپنی زندگی میں وہ جگہ دے دی ہے جو کبھی صرف آپ کے لیے تھی۔

معیز: میں جانتا ہوں تم غصے میں ہو......اس لیے یہ سب کہہ رہی ہو......تمہیں امی پر غصہ ہوگا......گھر والوں پر غصہ ہوگا......شاید مجھ پر بھی غصہ ہو......ہونا بھی چاہئے ظاہر ہے اگر اس طرح کی بات کوئی کسی عورت کے بارے میں بھی کہے تو وہ اسی طرح ری ایکٹ کرے گی جیسے تم کر رہی ہو......میں شرمندہ ہوں......اور میں نے امی سے کہا بھی

ہے کہ گھروں میں سو اختلافات ہوتے ہیں لیکن اس طرح کی الزام تراشی......

عائشہ: الزام نہیں ہے وہ۔

معیز: کیا مطلب؟

عائشہ: میں جواد سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔

معیز: (شاکڈ دہراتا ہے)......تم کیا کرنا چاہتی ہو؟

عائشہ: معیز تم مجھے طلاق دے دو......

معیز: ......تو وہ سب کچھ ٹھیک تھا؟......امی ٹھیک کہہ رہی تھیں......؟......

عائشہ: ......ہاں......

معیز: (یک دم غصے سے)......میں جواد کو جان سے مار دوں گا......اس نے میری پیٹھ میں خنجر گھونپا ہے...... میں اس پر اعتبار کرتا رہا اور وہ یہ سب کرتا رہا......تمہیں ورغلاتا رہا......آستین کے سانپ کو میں دوست سمجھتا رہا۔

عائشہ: (بے ساختہ) اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔

معیز: (غصے سے) اس کا قصور نہیں ہے تو کس کا قصور ہے......؟

عائشہ: (رنجیدہ) میرا......میں نہیں رہنا چاہتی تمہارے ساتھ

معیز: (غصے سے) تم......تم کیوں نہیں رہنا چاہتیں میرے ساتھ......میں مان ہی نہیں سکتا کہ تم میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتیں......ہم میاں بیوی نہیں ہیں دوست ہیں۔ عاشق اور محبوبہ کا رشتہ ہے ہمارے درمیان......

عائشہ: (بات کاٹ کر)......تھا......وہ رشتہ اب نہیں ہے ہمارے درمیان

معیز: (بے ساختہ) میں اب بھی تم سے ویسی ہی محبت کرتا ہوں عائشہ۔

عائشہ: (بے ساختہ) میں نہیں کرتی۔

معیز: (ناراض) میں نہیں مانتا تم جواد کی باتوں میں آئی ہو......اور کچھ نہیں......عورتوں کو ورغلانا آسان ہوتا ہے اور اس نے ورغلایا ہے تمہیں۔

عائشہ: میں جواد سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔

معیز: (بے ساختہ) تم اسے نہیں جانتیں۔

عائشہ: (بے ساختہ) پہلے نہیں جانتی تھی اب جاننے لگی ہوں۔

معیز: (غصے سے) تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اور کچھ نہیں...... کسی اور مرد کو یہ سب کہتیں تو۔

عائشہ: (بات کاٹ کر) تم میں اور کسی اور مرد میں کیا فرق ہے معیز؟...... مجھے بتاؤ......

معیز: (غصے سے)...... یہ مت پوچھو یہ پوچھو کہ مجھ میں اور جواد میں کیا فرق ہے؟...... موازنہ تو میرا اور جواد کا کر رہی ہو تم

عائشہ: (بے ساختہ)...... وہ فرق جانتی ہوں میں۔

معیز: (غصے سے) اچھا......؟...... تو مجھے بھی بتاؤ...... کیا فرق ہے مجھ میں اور جواد میں...... لیکن ٹھہرو میں بتاتا ہوں تمہیں...... مجھ میں اور جواد میں یہ فرق ہے کہ میں دوست کی بیوی کو بہن سمجھتا ہوں ان کو ورغلاتا نہیں میں کسی کے اعتبار کو ٹھیس نہیں پہنچا سکتا...... کم از کم اپنے بہترین دوست کو نہیں...... میں کسی کے گھر میں نقب نہیں لگاتا۔

عائشہ: یہ کام اس نے بھی نہیں کیئے۔

معیز: (غصے سے) یہ کام نہیں کیئے اس نے۔؟

عائشہ: (روکتی ہے) چلاؤ مت معیز...... ہم آرام سے بات کر رہے ہیں...... کر سکتے ہیں...... تم کیوں پورے گھر کو تماشہ دکھانا چاہتے ہو؟

معیز: (غصے سے) میں تماشہ دکھانا چاہتا ہوں۔ اور تم کیا کر رہی ہو؟......

عائشہ: (رنجیدہ) میں تو بری ہوں میں تو مانتی ہوں...... اسی لیے کہہ رہی ہوں تم چھوڑ دو مجھے۔

معیز: (غصے سے) میں تمہارے لیے باہر دھکے کھاتا رہا...... اور تم۔

عائشہ: (ناراض) میرے لیے؟ تم میرے لیے باہر دھکے نہیں کھاتے رہے معیز۔

معیز: (بے ساختہ) اس گھر کے لیے خوار ہو رہا ہوں میں پردیس میں تمہارے لیے...... تمہاری بیٹی کے لیے۔

عائشہ: (بات کاٹ کر) نہیں...... نہ میرے لیے نہ میری بیٹی کے لیے...... ہاں تم اس گھر کے لیے خوار ہو رہے ہو۔

معیز: (غصے سے) تم اس گھر کا حصہ نہیں ہو......؟ یہاں نہیں رہتیں......؟

عائشہ: (بے ساختہ) یہاں رہنا مجبوری ہے میری...... اسی لیے تو اس مجبوری کو ختم کرنا چاہتی ہوں...... باہر تم میرے لیے نہیں گئے...... تمہارا اپنا فیصلہ تھا...... تمہاری اپنی وجوہات تھیں...... ان وجوہات میں میں نہیں تھی۔

معیز: (رنجیدہ) میں اچھی زندگی دینا چاہتا تھا تمہیں اپنی بیٹی کو......

عائشہ: (اپ سیٹ) اچھی زندگی؟ تم نے تو زندگی ہی نہیں رہنے دی...... اچھی بری کا تو سوال ہی نہیں رہا۔

معیز: (غصے سے) ساری دنیا کے مرد جاتے ہیں دوسرے ملکوں میں کمانے کے لیے...... ان کی عورتیں تمہارے جیسی باتیں نہیں کرتیں شوہر کو دھوکہ دینے کے لیے تمہارے جیسے بہانے نہیں ڈھونڈتیں۔

عائشہ: تم کو دھوکہ تو نہیں دے رہی...... جو کچھ کرنا چاہتی ہوں۔ تمہارے سامنے کرنا چاہتی ہوں

معیز: (رنجیدہ) تم عورت ذات سے میرا اعتبار اٹھا رہی ہو۔

عائشہ: (بے ساختہ) اس کے لیے مجھے معاف کر دینا۔

معیز: (شاکڈ) مجھے یقین نہیں آ رہا عائشہ کہ یہ سب تم کہہ رہی ہو تم کر رہی ہو۔

عائشہ: (اپ سیٹ) مجھے بھی یقین نہیں آ رہا لیکن تم سمجھ لو...... میں بری تھی میں بری ہوں......

معیز: (رنجیدہ) تم صفائی کا موقع دیے بغیر مجھے سزا دے رہی ہو صرف اس لیے کہ میں تمہاری مرضی کے بغیر باہر چلا گیا...... تم مجھے چھوڑ رہی ہو۔ یہ سوچے سمجھے بغیر کہ کس کے لیے چھوڑ رہی ہو...... یہ سوچے بغیر کہ تمہارے اس فیصلے سے کتنی زندگیاں تباہ ہوں گی......؟......

عائشہ: بہت ساری زندگیاں بچ بھی جائیں گی؟

معیز: (طنزیہ) تمہاری اور جواد کی زندگی تم نے نور کا سوچا......؟ میرا سوچا......؟......

عائشہ: تمہارے لیے انیلا ہے۔

معیز: (بات کاٹ کر بے حد غصے سے) انیلا کو اس مسئلے میں مت لاؤ...... تم یہ سب انیلا کی وجہ سے نہیں کر رہیں......

عائشہ: (اس کی بات کا جواب دیے بغیر کہتی رہتی ہے) جواد نور کا بہت خیال رکھے گا...... ابھی بھی وہی رکھتا ہے۔

معیز: (غصے سے) تم سمجھتی ہو میں اپنی بیٹی کو تمہارے ساتھ جانے دوں گا...... میں کسی صورت نہیں جانے دوں گا......

عائشہ: (بے ساختہ) تم کیسے پالو گے اسے؟

معیز: (بے ساختہ) یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے......

عائشہ۔ میں ماں ہوں اس کی۔

معیز: (طنزیہ) تمہارے جیسی خود غرض عورتوں کو یہ نہیں کہنا چاہیے......

عائشہ: (ناراض) میں خود غرض ہوں اور تم......؟...... تم نہیں ہو......؟

معیز: (تلخی سے) میں خود غرض ہوں؟ میں تمہاری طرح کسی کی آنکھوں میں دھول جھونک

کر آفیئر نہیں چلا رہا۔ میں اپنا گھر نہیں توڑ رہا۔

عائشہ: (بے حد تلخ) ہاں کیونکہ تمہیں گھر توڑے بغیر سب کچھ کرنے کی آزادی ہے...... گرل فرینڈ رکھنے کی...... اس کے ساتھ گھومنے پھرنے کی...... کیونکہ تم پردیس کاٹ رہے ہو...... رزق کما رہے ہو۔

معیز: (ناراض) میرا انیلا کے ساتھ کوئی آفیئر نہیں ہے...... نہ ہی وہ گرل فرینڈ ہے میری۔

عائشہ: (بے ساختہ) ...... تم سمجھتے ہو میں تم پر یقین کروں گی؟

معیز: (طنزیہ) تم نہیں کر سکتیں کیونکہ تم خود جواد کے ساتھ آفیئر چلا رہی ہو اس لیے تم تو کوئی بہانہ ڈھونڈو گی...... کوئی تو عیب نکالو گی مجھ میں......

عائشہ: (سر جھکا کر) کوئی عیب نہیں نکال رہی میں...... تم کو تو برا بھی نہیں کہہ رہی میں...... سارا الزام خود کو دے رہی ہوں میں...... میں بہت بری ہوں...... تم بہت اچھے ہو...... اسی لیے تو تمہارے ساتھ نہیں چل سکتی میں...... میں ایک نارمل گھر چاہتی ہوں...... جس میں شوہر آتا ہو...... چار سال سے فون پر جھوٹے بہانے نہ بناتا ہو...... تم کو اپنے بہن بھائیوں کی زندگی بنانی ہے...... بناؤ تم...... مجھ کو اپنی زندگی بنانے دو...... نور کو نہیں دینا چاہتے...... مت دو...... لیکن اگر یہ سوچتے ہو کہ اس طرح بلیک میل کر لو گے مجھے...... تو یہ غلط فہمی ہے تمہاری...... میں اب تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی معیز کیونکہ مجھے کو اب تم سے محبت نہیں رہی۔

(وہ کہہ کر کمرے سے نکل جاتی ہے معیز تقریباً شاکڈ وہاں بیٹھا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 34

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ، جواد

عائشہ فون پر جواد سے بات کر رہی ہے۔

عائشہ: میں نے معیز کو سب کچھ بتا دیا...... اپنا سامان بھی پیک کر لیا ہے...... بہت جھگڑا ہوا ہمارا لیکن میں نے اسے بتا دیا کہ میں اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی...... وہ نور کو مجھے نہیں دے رہا...... تمہیں میں نے کہا تھا نا کہ وہ نور کو مجھے نہیں دے گا۔ لیکن میں نے اس سے کہہ دیا ہے...... کہ وہ اس طرح مجھے بلیک میل نہیں کر سکتا...... تم چپ کیوں ہو......؟

جواد مکمل طور پر خاموش ہے۔

جواد: (مدھم آواز) میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں عائشہ۔

عائشہ: (حیران) کس چیز کی معافی؟

جواد: (اٹک کر) میں تم سے شادی نہیں کر سکتا......

عائشہ: (شاکڈ) جواد۔

جواد: (اٹک اٹک کر شرمندہ) میں نے بہت کوشش کی ہے اپنی ماں کو منانے کی لیکن امی نے کہا ہے کہ اگر میں نے تم سے شادی کی کوشش کی تو وہ اپنی جان دے دیں گی...... میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں عائشہ...... لیکن میں...... مجھے اندازہ نہیں تھا کہ امی اس طرح ری ایکٹ کریں گی...... انہوں نے کل رات کو اپنی بھانجی کے ساتھ میرا نکاح کر دیا ہے...... میں نہیں کرنا چاہتا لیکن......

عائشہ کچھ کہے بغیر کسی بت کی طرح فون رکھ دیتی ہے شاکڈ کھڑی رہتی ہے یوں جیسے اس کی کچھ سمجھ میں نہ آ رہا ہو۔

//Cut//

Scene No # 35

وقت: رات

جگہ: عائشہ کی ماں کا گھر

کردار: عائشہ، ظفر، ماں، ملیحہ

عائشہ سر جھکائے بے تاثر چہرے کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے جب کہ اس کی ماں اور باقی دونوں لوگ غصے میں بولتے جا رہے ہیں۔

ماں: دیکھ لیا نا کیا کیا جواد نے...... اور تو اس کے لیے گھر توڑنے جا رہی تھی میں تجھے پہلے ہی کہتی تھی کہ دغاباز ہے وہ...... ارے جو دوست کا سگا نہیں نکلا تیرا کیسے ہوتا......

ملیحہ: قصور اس کا نہیں آپ کی بیٹی کا ہے...... اس کے دیدوں کا پانی مر گیا تھا۔ نند کا گھر اجاڑا...... شوہر کے دوست کو پھنسایا...... میرا بھائی تو اب شکل بھی نہیں دیکھے گا ایسی عورت کی۔

ظفر: سارا قصور آپ کا ہے اماں آپ نے بری تربیت کی اپنی بیٹی کی...... پہلے معیز کے لیے پاگل ہوتی پھری اور اب مجھے تو کہتے ہوئے بھی شرم آ رہی ہے...... پورے خاندان میں کہیں سر اٹھا کر چلنے کے قابل نہیں چھوڑا مجھے۔

ملیحہ: اور کریں بہن کی حمایتیں...... میری ماں روک ٹوک کرتی بری لگتی تھی آپ سب کو...... ارے انہی چیزوں کے لیے روک ٹوک کرتی تھی وہ......

ظفر: میں اب گھر میں نہیں رکھوں گا اسے...... جائے یہ جا کر معیز سے معافی مانگے اور وہاں رہے۔

ملیحہ: میرا بھائی نہیں بسائے گا ایسی عورت کو میں صاف صاف کہہ رہی ہوں۔

//Cut//

Scene No # 5 - B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ

عائشہ حال میں واپس آتی ہے وہ بے حد رنجیدہ نظر آ رہی ہے اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی ہے۔

// Freeze //

قسط نمبر 19

Scene No # 1

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ، ملازمہ

ملازمہ عائشہ اور نور کے کمرے سے ان کا سامان اکٹھا کر کے جیسے وہ نکالنے کی تیاری میں ہے جب عالیہ اندر داخل ہوتی ہے اور جیسے حیران رہ جاتی ہے۔ (بڑی حیرانی کے عالم میں)

عالیہ: یہ کیا ہو رہا ہے؟...... یہ سامان کیوں نکال رہی ہو یہاں سے......؟

ملازمہ: وہ فرح بی بی نے کہا ہے۔

عالیہ: کیوں؟

ملازمہ: وہ انہوں نے اس کمرے کو بچوں کا کمرہ بنانا ہے۔

عالیہ: بچوں کا کمرا؟ بچوں کا کمرا تو ہے اس کے پاس۔

ملازمہ: پر وہ بڑا نہیں یہ بڑا ہے۔

عالیہ: خبردار کسی چیز کو نکالا یہاں سے۔ رکھو سب کچھ جہاں پڑا تھا......

ملازمہ: وہ میں تو جی فرح بھابھی کے کہنے پر کر رہی تھی یہ سب کچھ۔

عالیہ: بتا دو جا کر فرح کو کہ عائشہ اور نور کا سامان نہیں نکلے گا یہاں سے...... کم از کم میرے ہوتے ہوئے۔

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ فرحان کے کمرے کی چیزیں اٹھا رہی ہیں اور اس کے کپڑے تہہ کر کے Cupboard میں رکھ رہی ہے۔ جب فرحان اندر آتا ہے۔

فرحان: (حیران ہو کر) آپ کیا کر رہی ہیں؟ (کام میں مصروف)

عائشہ: تمہارے کپڑے رکھ رہی ہوں ...... تمہاری چیزیں ٹھیک کر رہی ہوں ......

فرحان: (اسے روکتا ہے) ...... آپ چھوڑ دیں میں خود کرلوں گا۔

عائشہ: (ایک لحہ کے لیے رک کر) کیوں؟ ...... تمہیں میرا یہ سب کرنا اچھا نہیں لگ رہا ......؟

فرحان: ایسی بات نہیں ہے میں ہمیشہ سے اپنے کام خود کرتا رہا ہوں۔ (چیزیں خود اٹھانے لگتا ہے۔)

عائشہ: تمہاری ممی نہیں کرتی تھیں ......؟ ...... (چند لمحوں بعد یک دم پوچھتی ہے)

فرحان: نہیں She used to be busy (اسے جیسے Console کرتے ہوئے) (مدھم آواز)

عائشہ: لیکن میں اتنی busy نہیں ہوں ...... میرے پاس بہت وقت ہے ان کاموں کے لیے۔

فرحان: (بے ساختہ) لیکن پاپا نے مجھے منع کیا ہے ......

عائشہ: ...... کس بات سے؟ (چونک کر)

فرحان: میں آپ سے زیادہ کام نہ کرواؤں۔ (کچھ رنجیدہ ہو کر)

عائشہ: کیوں؟ ......

فرحان: پتہ نہیں ...... شاید وہ آپ کو overburden کرنا نہیں چاہتے۔

عائشہ: ...... یہ سب burden نہیں ہے میرے لیے۔ (مدھم آواز)

فرحان: لیکن آپ سارا دن کام کرتی ہیں ...... آپ تھک جاتی ہوں گی۔

عائشہ: (مصروف ہو کر کچھ عجیب انداز میں) کام سے نہیں تھکتی ...... جب تک یہاں ہوں تمہارا کمرہ میں صاف کیا کروں گی ......

فرحان: جب تک یہاں ہوں؟ What does that mean ...... آپ واپس جانے کا سوچ رہی ہیں ......؟ (چونک کر)

عائشہ: (مسکرانے کی کوشش) ہمیشہ کے لیے تو نہیں آئی ہوں ...... ویزہ ختم ہو جائے گا تو چلی جاؤں گی۔ (بے ساختہ)

فرحان: ویزہ extend ہو سکتا ہے۔ (کپڑے تہہ کرتے ہوئے یک دم اس کا ہاتھ پکڑ کر آنکھوں میں آتی نمی کو چھپاتے ہوئے مسکراتی ہے)

عائشہ: فائدہ نہیں۔

فرحان: I won`t let you go

عائشہ: اچھا کام تو کرنے دو ...... بعد میں بات کریں گے اس پر ......

فرحان: (بے ساختہ) میں پاپا سے کہوں گا کہ وہ آپ کو نہ جانے دیں۔

عائشہ کچھ کہنے کی بجائے کام میں مصروف رہتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 3

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ، حسیب

عالیہ بے حد خفگی کے عالم میں اپنے کمرے میں حسیب سے بات کر رہی ہے جو خود بھی بے حد غصے میں ہے۔

عالیہ: ہاں میں نے روکا تھا ملازمہ کو کمرا خالی کرنے سے ...... غضب خدا کا ...... کس سے پوچھ کر کمرا خالی کرنے کا سوچا تم نے ......

حسیب: کمرا پہلے ہی خالی ہے ......

عالیہ: وہ اس لیے کہ وہ دونوں یہاں نہیں ہیں جب واپس آئیں گی تو کہاں رہیں گی ......؟

حسیب: وہ واپس نہیں آئیں گی ...... نہ عائشہ نہ نور ......

عالیہ: ہو سکتا ہے کبھی رہنے آ جائیں ...... چھٹیوں میں ...... کچھ دنوں کے لیے ...... تو یہاں رہیں گی پھر وہ ......

حسیب: بھائی جان کا کمرا ہے نا ...... وہاں رہیں گی وہ دونوں ......

عالیہ: معیز کے پیسے سے گھر چلتا ہے اس کے پیسے سے گھر خریدا ہے یہ اور اس کی بیوی اور بیٹی کے لیے ایک الگ کمرا تک نہ ہو یہاں ......

حسیب: ایسی بات آپ نے پہلے کبھی نہیں کی ......

عالیہ: اب کر رہی ہوں ......

حسیب: اتنا خیال تھا آپ کو عائشہ اور نور کا ...... تو پھر پہلے جانے دیتیں ان کو بھائی جان کے پاس ......

عالیہ: خیال نہیں کیا تو برا کیا۔

حسیب: ...... اور اب خیال کر کے اور برا کر رہی ہیں ...... بھائی جان کی کمائی کا طعنہ دینا ضروری نہیں ہوتا ...... جانتا ہوں ان کے پیسے سے گھر چل رہا ہے ...... لیکن میرا

گزارہ ان کے پیسے کے بغیر بھی ہو جاتا ہے آپ کا اور آپ کی بیٹیوں کا گزارہ نہیں ہوتا ان کے پیسے کے بغیر......

//Cut//

Scene No # 4

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر/معیز کا گھر

کردار: عالیہ، عائشہ

عالیہ فون پر عائشہ سے بات کر رہی ہے اور بے حد رنجیدگی سے اسے کچھ بتا رہی ہے۔

عالیہ: فرح اور حسیب کو منع کر دیا کمرے کو استعمال کرنے سے میں نے......

عائشہ: امی استعمال کرنے دیتیں آپ انہیں۔ (مدھم آواز)

عالیہ: کیسے استعمال کرنے دیتی تم لوگوں کا کمرہ ہے وہ......نور کا کمرہ ہے......

عائشہ: (مدھم آواز)......نور نہیں یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لے گی وہ کہاں آئے گی واپس اور میں......میں تو واپس آ کر کہیں بھی رہ لیتی......

عالیہ: (عجیب نادم اداس لہجے میں) ایک کمرہ ہی تو دیا ہے اتنے سالوں میں میں نے تم دونوں کو......نور کیسی ہے؟......

عائشہ: (دوسری طرف عائشہ کی آنکھوں میں بھی تکلیف نمودار ہوتی ہے)......وہ ٹھیک ہے بات کریں گی؟ (نور کو سیڑھیاں اترتے دیکھ کر)

عالیہ: (بے ساختہ)...... ہاں ایک بار بات نہیں کی اس نے وہاں جا کر...... ابھی بھی ناراض ہے وہ دادی سے۔ (وہ ان سے بات کرتے کرتے نور کو کہتی ہے ریسیور اس کی طرف بڑھا کر)

عائشہ: نہیں ناراض نہیں ہے بس پڑھائی میں مصروف رہتی ہے......نور بات کرو۔

نور: ......کس سے......؟......(چونک کر)

عائشہ: تمہاری دادی امی ہیں بات کرنا چاہتی ہیں تم سے۔

نور: (تاثرات بدلتے ہیں) کس لیے۔

عائشہ: (بے ساختہ)......تمہیں یاد کر رہی ہیں اس لیے بات کرنا چاہتی ہیں۔

نور: (بے حد سرد لہجہ دوسری طرف عالیہ آواز سن رہی ہے۔ نور کہہ کر چلی جاتی ہے)......مجھے یاد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں انہیں......اور نہ میرے پاس اتنا فالتو

وقت ہے کہ میں ان سے بات چیت میں ضائع کروں...... پاکستان میں بہت لوگ ہیں ان سے بات کرنے والے۔

عائشہ: (کچھ نادم انداز میں اٹک کر ریسیور پر عالیہ سے کہتی ہے جس کی آنکھوں میں نمی ہے)......وہ...... کچھ جلدی میں تھی کہیں جا رہی تھی...... آپ کو سلام کہہ رہی تھی...... واپس آتی ہے تو میں کرواتی ہوں آپ سے بات...... میں فون کروں گی کل پھر آپ کو......اپنا خیال رکھیئے گا......خدا حافظ......

عالیہ: (بمشکل کہہ پاتی ہے) خدا حافظ۔ (عائشہ فون بند کر دیتی ہے)

عالیہ بے حد رنجیدگی کے عالم میں بہت دیر فون ہاتھ میں لیے بیٹھی رہتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 5

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، عائشہ

نور کوئی کتاب پڑھ رہی ہے۔ عائشہ نور کے کمرے میں کھڑی کچھ خفگی کے عالم میں اس سے کہہ رہی ہے۔

عائشہ: (سنجیدہ) مجھے بالکل اچھا نہیں لگا جس طرح تم امّی کے بارے میں بات کر رہی تھیں......انہوں نے فون پر سنا ہوگا......کتنا دکھ ہوا ہوگا انہیں۔

نور: (لاپرواہی سے) اتنی چھوٹی موٹی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا انہیں...... آپ دکھ کی بات کر رہی ہیں۔

عائشہ: (سنجیدہ) وہ کتنے شوق سے تم سے بات کرنا چاہ رہی تھیں۔...... چند منٹ تم بات کر لیتیں تو کیا ہوتا......؟

نور: (کتاب دیکھتے ہوئے) بات کرنے کا فائدہ۔

عائشہ: (بے ساختہ) وہ دادی ہیں تمہاری۔

نور: (بے ساختہ) جانتی ہوں......اسی لیے بات نہیں کرنا چاہتی ان سے......

عائشہ: (چند لمحوں بعد)......اور اگر انہوں نے تمہارے پاپا کو شکایت کر دی تو......؟......

نور: (خفا ہو کر)......آپ کو بس اسی چیز کا خوف ہے؟

عائشہ: خوف نہیں ہے مجھے......تمہارے پاپا کو دکھ ہوگا......وہ ماں ہیں ان کی۔

نور: (بے ساختہ) مجھے پاپا اور دادی دونوں کے دکھ کی پرواہ نہیں ہے جب ان دونوں کو میرے دکھ کی پرواہ نہیں تھی تو اب میں ان کے دکھ کی پرواہ کیوں کروں......؟......

عائشہ: (رنجیدہ ہوکر)......اچھی بیٹیاں ایسے نہیں کرتیں نور......

نور: (وہ بات کاٹ کر کہتی ہے اس کی آنکھوں میں نمی آنے لگتی ہے) میں اچھی بیٹی نہیں ہوں......کبھی میں نے کہا کہ میں اچھی بیٹی ہوں۔ میں ایک برے ماں باپ کی ایک بری بیٹی ہوں......

عائشہ: (بے ساختہ رو پڑتی ہے) میں بری ہوں...... بری بیوی ہوں بری ماں ہوں پر تمہارے پاپا کا کوئی قصور نہیں ہے اس میں...... (باہر کوریڈور میں سیڑھیاں چڑھتا معیز یہ سنتا ہے)

نور: (بے ساختہ) آپ کو نظر نہیں آتا ہوگا قصور......مجھ کو آتا ہے۔

عائشہ: (روتے ہوئے)......تم مجھے اور انہیں معاف کر دو ان ساری غلطیوں کے لیے جو ہم نے کیں۔

نور: (روتے ہوئے) معاف کر دوں......اور ایک اچھی بیٹی بن جاؤں۔

نور: آپ کو لگتا ہے یہ اتنا آسان ہے؟......میرے لیے اپنے آپ کو بدلنا اتنا آسان ہے؟......میرے لیے کچھ بھولنا اتنا آسان ہے......؟ (وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی کمرے سے نکل جاتی ہے۔ عائشہ وہیں بیٹھی روتی رہتی ہے)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: ملیحہ، عائشہ

ملیحہ فون پر عائشہ سے بات کر رہی ہے۔

ملیحہ: معیز سے بات کروادو میری......

عائشہ: وہ تو گھر پر نہیں ہیں۔

ملیحہ: (کچھ ناراض ہوکر) ایک ہفتہ ہوگیا ہے مجھے فون کرتے......کبھی وہ گھر پر نہیں ہوتا کبھی اسے کوئی کام ہوتا ہے۔

عائشہ: (بے ساختہ) وہ ابھی آجاتے ہیں تو میں ان سے کال بیک کروادوں گی۔

ملیحہ: (ناراض) ایک ہفتے سے یہی سن رہی ہوں میں کہ کال بیک کروادوں گی...... پتہ نہیں اسے یہ بتاتی بھی ہو کہ نہیں کہ میں نے کال کی ہے۔

عائشہ: ......(مدافعانہ انداز) آپ مجھ پر یقین کریں میں انہیں بتاتی ہوں۔

ملیحہ: (بے ساختہ تیکھا انداز) پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوتا تھا کہ اس سے بات کرنے کے لیے اتنی بار فون کرنا پڑا ہو......لیکن اب جب سے تم وہاں گئی ہو تو بھائی سے بات کرنا بھی مشکل ہوگیا ہے ہمارے لیے۔

عائشہ: (سنجیدہ) آپ مجھے بتا دیں میں انہیں پیغام دے دوں گی......

ملیحہ: (کچھ بے زار) بتانا کیا ہے۔ فرح اور حسیب نے جان عذاب میں کر رکھی ہے امی کی......یہی کہنا ہے معیز سے کہ فون کر کے سمجھائے انہیں۔

عائشہ: (چونک کر) فرح اور حسیب نے......کیوں؟

ملیحہ: (بے ساختہ بولتی جاتی ہے) کیوں کا پتہ تو انہیں ہی ہوگا......لیکن دونوں بدتمیزی کرتے ہیں امی کے ساتھ...... چھوٹے چھوٹے کاموں کے لیے وہ بیٹھی رہتی ہیں سارا دن اور ملازمہ دوسرے کاموں میں لگا دیتی ہے فرح...... نہ وقت پر کھانا ملتا ہے نہ چائے نہ دوا......اور اس پر امی اگر کچھ کہیں تو فرح بدتمیزی کرتی ہے اور حسیب بیوی کی طرفداری کرتا ہے۔

عائشہ: (پھر ملیحہ کے خاموش ہونے پر) میں معیز سے کہوں گی کہ وہ آپ سے بات کرلیں......

ملیحہ: (ناراض) میں نے تو امی سے کہا ہے کہ معیز سے کہیں کہ تم کو واپس بھیج دے جلد سے جلد......تمہارے ہونے سے امی کو بڑا آرام تھا......تم نے کب تک رہنا ہے یہاں......؟

عائشہ: (کچھ بڑبڑانے والا انداز) پتہ نہیں...... جب تک معیز چاہیں

ملیحہ: (بے ساختہ) نور ہے نا معیز کے پاس فرحان بھی ہے......تو تم واپس آجاؤ......تم نے کیا کرنا ہے وہاں......

عائشہ: (کچھ عجیب)......ہاں......واقعی......(انداز عجیب میں بڑبڑاتے ہوئے) میں نے کیا کرنا ہے میں معیز سے کہوں گی مجھے واپس بھیج دیں۔

//Cut//

Scene No # 7

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر، معیز

کردار: عائشہ

عائشہ چپ صوفہ پر بیٹھی ہوئی ہے۔ صوفہ سے کچھ فاصلے پر فون رکھا ہوا ہے۔ اس کے کانوں میں ملیحہ کی آواز گونج رہی ہے۔ اس کو کچھ یاد آنے لگتا ہے۔ معیز بیرونی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے اور دروازے کے کھٹکے پر عائشہ چونک کر جیسے ماضی سے حال میں آتی ہے۔ وہ اٹھ کر کچن کی طرف جاتے ہوئے معیز سے کہتی ہے۔

عائشہ: ملیحہ کو فون کرلیں وہ بات کرنا چاہتی ہے آپ سے۔ پچھلے کئی دنوں سے کتنی بار کال کی ہے اس نے......

معیز: (دلچسپی کے بغیر) کرلوں گا...... مصروف ہوں ابھی......

عائشہ: (سنجیدہ) ضروری بات ہے۔

معیز: (اسی انداز میں) ہمیشہ ضروری بات ہی ہوتی ہے۔

عائشہ: امی کے حوالے سے بات کرنی ہے اسے......

معیز: (چونکتا ہے) امی کے حوالے سے کیا......؟......

عائشہ: فرح اور حسیب خیال نہیں رکھ رہے امی کا...... وہ بہت پریشان ہیں۔

معیز کے ماتھے پر اب کچھ بل آتے ہیں۔

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، ملیحہ

معیز فون پر ملیحہ سے بات کر رہا ہے اور بے حد سنجیدگی سے اسے تسلی دیتے ہوئے کہہ رہا ہے۔

معیز: آپ فکر نہ کریں...... میں حسیب سے بات کروں گا۔

ملیحہ: تم حسیب سے تو بات کرو لیکن ایک اور کام بھی کرو......

معیز: (چونک کر) کیا......؟......

ملیحہ: (سنجیدہ) عائشہ کو پاکستان بھیج دو...... امی کو عادت ہے عائشہ کی...... وہ امی کی اچھی دیکھ بھال کرلیتی ہے۔ میں نے عائشہ سے بات بھی کی ہے...... وہ بھی تیار ہے آنے کے لیے......

معیز: (سنجیدہ اور کچھ ناپسند کرتے ہوئے) عائشہ پاکستان چلی جائے گی تو یہاں بچوں کو کون دیکھے گا......؟......

ملیحہ: (بے ساختہ) فرحان اس کا بیٹا نہیں ہے...... اور نور بڑی ہے اپنا خیال خود رکھ سکتی ہے...... اور جہاں تک تمہارا تعلق ہے...... تم تو پہلے بھی اکیلے ہی رہتے تھے...... تمہیں عائشہ کی ضرورت نہیں ہے۔

معیز: (بے ساختہ)...... آپ کو کیسے پتہ ہے کہ مجھے عائشہ کی ضرورت نہیں ہے......

ملیحہ: (بے ساختہ) تم اپنے لیے تو عائشہ کو نہیں لے کر گئے تھے بچوں کی اور گھر کی دیکھ بھال کے لیے لے کر گئے تھے۔

معیز: (سنجیدہ) عائشہ maid نہیں ہے نہ میں maid سمجھ کر اسے یہاں لایا ہوں نہ Nanny بنا کر۔

ملیحہ: (اسی انداز میں) میں نے کب کہا کہ وہ maid یا Nanny ہے...... میں تو صرف یہ کہہ رہی ہوں کہ امی کو اس کی عادت پڑی ہوئی ہے وہ امی کا خیال زیادہ اچھے طریقے سے رکھتی ہے...... اور میں نے خود عائشہ سے بھی کہا ہے واپس آنے کے لیے وہ تو تیار ہے۔

معیز: (جیسے ملیحہ کی بات پر کچھ خفا ہوتا ہے پھر دوٹوک انداز میں کہتا ہے) عائشہ کو بھیجنے یا نہ بھیجنے کے بارے میں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن حسیب سے بات کرلوں گا میں۔

//Cut//

Scene No # 9

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، حسیب

معیز اور حسیب فون پر بات کر رہے ہیں معیز اپنے سیٹنگ ایریا میں بیٹھا ہوا ہے اور کافی ناراض لگ رہا ہے جب کہ حسیب کافی نروس انداز میں وضاحتیں دے رہا ہے۔

حسیب: بھائی جان ایسی کوئی بات نہیں امی نے آپ سے جو کچھ کہا ہے غلط کہا ہے۔

معیز: (سنجیدہ) امی نے مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا...... ان سے تو اب بات کروں گا میں۔

حسیب: (بے ساختہ) تو پھر ملیحہ آپا نے بات کی ہوگی آپ سے۔

معیز: (ناراض) تم اس بات کو چھوڑو کہ مجھ سے کس نے بات کی ہے...... میں جو پوچھ رہا

ہوں تم صرف اس کا جواب دو......

حسیب: (بے ساختہ) بھائی جان آپ کو امی کی عادت کا پتہ ہے چھوٹی چھوٹی بات کا رائی کا پہاڑ بنا دیتی ہیں وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر چیخ پکار کرنے کی عادت ہے انہیں...... آپ بے شک عائشہ سے پوچھ لیں......

معیز: (سنجیدہ) مجھے عائشہ کی گواہی کی ضرورت نہیں ہے...... بات تمہاری اور تمہاری بیوی کی ہو رہی ہے تم بات کو اپنے تک ہی محدود رکھو۔

حسیب: (کچھ تلخ ہو کر) کون سا کام ہے جو فرح امی کا نہیں کرتی...... اس کے باوجود امی کبھی خوش نہیں ہوتیں۔ کبھی تعریف نہیں کریں گی۔ الٹا شکایت کرتی رہتی ہیں ہر آئے گئے کے سامنے...... کتنی شرمندگی ہوتی ہے ہمیں ان کے اس رویے سے...... اس کا اندازہ صرف ہمیں ہے۔

معیز: (سنجیدہ) میں اس لیے کہہ رہا ہوں اگر تم امی کے ساتھ اس گھر میں خوش نہیں ہو تو پھر میں امی کو یہاں اپنے پاس بلا لیتا ہوں۔ وہ گھر بیچ دیتے ہیں...... تم تو ویسے بھی مالی طور پر اب اس قابل ہو کہ اپنے لیے کسی گھر کا بندوبست کر سکو۔

حسیب: (کچھ گھبرا کر) بھائی جان مالی حالات کہاں اتنے اچھے ہیں ہمارے...... آپ کو پاکستان میں مہنگائی کا اندازہ ہی نہیں ہے۔ میری جیب کہاں اجازت دیتی ہے کہ کوئی گھر خریدنے کا سوچوں بھی۔

معیز: (سنجیدہ) تو پھر کرائے پر لے لو تم اپنے لیے گھر۔

حسیب: (بے ساختہ) بھائی جان کرائے کے گھر میں بڑی خواری ہے...... اور پھر آپ آخر کیوں گھر بیچنا چاہتے ہیں...... کل کو عائشہ یہاں آئے گی...... آپ آئیں گے...... تو کہاں رہیں گے آپ سب لوگ...... گھر تو اب ہم سب کے لیے خاندانی گھر جیسا ہو گیا ہے۔

معیز: (کچھ خفا) تمہیں گھر کی قدر و قیمت کا احساس ہے...... ماں کا نہیں۔

حسیب: (بے ساختہ) ایسی بات نہیں ہے بھائی جان...... میں قسم کھا کر کہتا ہوں۔

معیز: (بات کاٹ کر خفگی سے) قسم کھانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں...... میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ اگر تمہیں میرے گھر میں رہنا ہے اور مجھے ہر مہینے اس کے اخراجات کے لیے رقم بھیجنی ہے تو پھر تمہیں اور تمہاری بیوی کو امی کو عزت احترام بھی دینا ہے۔

حسیب: (بے ساختہ) وہ صرف آپ کی ماں نہیں ہیں...... میری بھی ماں ہیں بھائی جان......

ضرور کچھ غلط فہمی ہو گئی ہے ملیحہ آپا کو...... گھروں میں چھوٹے موٹے مسئلے تو ہوتے رہتے ہیں لیکن ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی کہ گھر بیچنے کی نوبت آ جائے۔

معیز: (کچھ دھمکی دینے والا انداز) اور ایسی نوبت نہ ہی آئے تو ٹھیک ہے...... مجھ پر امی بوجھ نہیں ہیں...... میں انہیں اپنے پاس یہاں رکھ سکتا ہوں...... لیکن انہیں اپنے پاس یہاں رکھنے کا مطلب ہے کہ میں اس گھر کو بیچ دوں گا اور تمہیں یا تمہاری فیملی کو کسی قسم کی فنانشل سپورٹ نہیں دوں گا۔

حسیب: (کچھ نروس ہو کر) بھائی جان...... آپ مجھ پر یقین کریں...... آئندہ امی کو کوئی شکایت نہیں ہو گی مجھ سے اور فرح سے۔

معیز: (وہ فون رکھ دیتا ہے) نہ ہی ہو تو بہتر ہے۔

اور کچھ دیر جیسے کسی گہری سوچ میں ڈوبا رہتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 10

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا بیڈروم

کردار: معیز، عالیہ

عالیہ فون پر معیز سے بات کر رہی ہے اور بے حد سنجیدہ نظر آ رہی ہے۔

معیز: ملیحہ نے مجھے بتایا تھا کہ حسیب اور فرح سے شکایتیں ہیں آپ کو...... میں نے بات کی ہے حسیب سے آج...... کہہ رہا تھا آئندہ شکایت نہیں ہو گی آپ کو ان دونوں سے۔

عالیہ: ہاں اس نے کہا ہے مجھ سے۔

معیز: آئندہ بھی کوئی مسئلہ ہو تو آپ ڈائریکٹ مجھ سے بات کریں ملیحہ کو بتائے بغیر۔

عالیہ: اس عمر میں آ کے شکائتیں نہیں کرتا آدمی...... دل کا بوجھ ہلکا کرتا ہے۔

معیز: مجھ سے دل کا بوجھ ہلکا کر لیا کریں۔

عالیہ: تمہارے سامنے تو اور بھی بہت سے بوجھ ہلکے کرنے ہیں میں نے۔

معیز: کیسے بوجھ......؟

عالیہ: تم سے بہت زیادہ قربانیاں لی ہیں میں نے۔ بہت زیادہ بوجھ ڈال دیا تمہارے کندھوں پر...... زیادتی کی میں نے تمہارے اور عائشہ کے ساتھ...... اور نور کے ساتھ......

معیز: ...... پتہ نہیں کس نے کس کے ساتھ زیادتی کی ...... پر جو بھی ہوا ٹھیک ہوا۔

عالیہ: نہیں ٹھیک نہیں ہوا......

معیز: سب کی زندگیاں بن گئیں اگر میری قربانی سے تو پھر

عالیہ: پر تمہاری زندگی تو چلی گئی اس میں ...... تمہارا بھی سوچنا چاہیے تھا۔ مجھے......

معیز: آج آپ عجیب باتیں کر رہی ہیں۔ ایسی باتیں پہلے کبھی نہیں کیں آپ نے

عالیہ: پہلے کبھی احساس ہی نہیں ہوا...... سوچنے کا وقت ہی نہیں ملا...... اور اب وقت ہی وقت ہے تو سوچیں ہی سوچیں ہیں پچھتاوے......

معیز: تو مت سوچیں جو گزر گیا وہ گزر گیا...... جب کچھ واپس نہیں آ سکتا تو پچھتاوے کا بھی فائدہ؟

عالیہ: مجھے معاف کر دینا معیز ساری اولاد کی فکر کرتے کرتے کچھ دیر کے لیے میں نے تیری فکر کرنا چھوڑ دی...... غلط کیا...... تیری زندگی تیری خوشی تیرے گھر تیرے بیوی بچوں کا بھی سوچنا چاہیے تھا مجھے...... فکر کرنی چاہیے تھی۔ مجھ کو۔

معیز: امی بس کریں...... مجھے کوئی گلہ نہیں آپ سے۔

عالیہ: ہوگا بھی تو تو کہے گا تھوڑی......

معیز: (بے حد سنجیدہ) اسی لیے کہہ رہا ہوں بس کریں۔

// InterCut //

Scene No # 11- A

وقت: دن/رات

جگہ: پارک/سٹور/گھر کا لان

کردار: معیز

معیز ایک بینچ پر بیٹھا ہوا ہے۔ اسے عالیہ کی باتیں یاد آ رہی ہیں۔ وہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عالیہ

معیز بے حد اپ سیٹ ماں کے کمرے میں بیٹھا ہوا ہے عالیہ بول رہی ہے۔

عالیہ: میری بات پر یقین نہیں آتا تھا تمہیں...... اب تم نے خود سن لیا اپنی بیوی کے منہ سے......غضب خدا کا...... دیدہ دلیری اور بے حیائی کی انتہا ہے...... کس طرح ڈھٹائی سے طلاق مانگی ہے اس نے ...... میں سوچ رہی تھی ...... روئے گی معافیاں مانگے گی...... مگر مجال ہے اسے احساس ہو...... کیا کرو گے اب تم؟

معیز: (اپ سیٹ) طلاق دے دوں گا اور کیا کروں گا۔

عالیہ: بے ساختہ) طلاق دے دو گے تو وہ تو جواد کے ساتھ شادی کر لے گی۔

معیز: میری طرف سے وہ دونوں جہنم میں جائیں...... شادی کریں یا مر جائیں...... مجھے پرواہ نہیں۔

وہ بے حد غصے میں کہہ کر کمرے سے چلا جاتا ہے۔ عالیہ بے حد پریشانی میں بیٹھی رہ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 13

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، نور، عالیہ، معیز

عائشہ بیگ تیار کئے نور کا ہاتھ تھامے اپنے بیڈروم سے باہر نکلتی ہے۔ عالیہ اور معیز باہر بیٹھے ہیں عائشہ خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھتی ہے تو عالیہ اسے آواز دیتی ہے۔

عالیہ: کہاں جا رہی ہے تو؟

عائشہ: امی کے گھر

عالیہ: تو جا لیکن نور نہیں جائے گی تیرے ساتھ......

(عائشہ چند لمحوں کے لیے بے حد اپ سیٹ ہوتی ہے اور کچھ بے بسی سے نور کو دیکھتی ہے پھر معیز کو دیکھتی ہے جو اپ سیٹ نظر آ رہا ہے لیکن اس کی طرف متوجہ نہیں ہے۔ پھر عائشہ آہستہ سے نور کا ہاتھ چھوڑتی ہے عالیہ نور کو آواز دیتی ہے۔)

عالیہ: ادھر آ نور...... تو کہیں نہیں جائے گی۔

نور: (ایک دم کچھ گھبرا کر ماں سے لپٹ جاتی ہے۔) میں امی کے ساتھ جاؤں گی۔

عالیہ: کہا نا نہیں جائے گی...... مدیحہ آ کر لے جا نور کو اندر......

نور: (رونے لگتی ہے بلند آواز سے...... عائشہ بھی اپ سیٹ ہے) نہیں...... میں امی کے ساتھ جاؤں گی...... امی...... مجھے چھوڑ کر مت جاؤ...... میں آپ کے ساتھ جاؤں گی...... میں نے یہاں نہیں رہنا۔

معیز: (برداشت نہیں کر پاتا ایک دم کہتا ہے) جانے دیں اسے یہاں...... میں بعد میں لے آؤں گا۔

عالیہ: (بے حد غصے سے عائشہ یک دم نور کو اٹھا لیتی ہے) تیری انہی باتوں کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ دو جوتے مارے ہوتے ایسی بیوی کو تو ہمت نہ ہوتی اس کی گھر سے نکلنے کی...... مگر تیرے سامنے تیری اولاد لے کر چل پڑی ہے وہ...... اور تو مجال ہے اولاد کو ہی روک سکے۔

عائشہ نور کا ہاتھ پکڑ کر یہ سب کو سنتے ہوئے اندر سے چلی جاتی ہے۔ معیز ماں کی باتیں سنتا اپ سیٹ بیٹھا رہتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 14

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عالیہ

معیز بے حد شکست خوردہ اپنا سامان پیک کر رہا ہے، عالیہ کھڑی کچھ خفگی کے عالم میں اس سے بات کر رہی ہے۔

عالیہ: تمہیں عائشہ کی اچھی طرح بے عزتی کر کے جانا چاہیے۔ اس کی ماں کے گھر جا کر کھری کھری سناؤ اسے تاکہ عقل ٹھکانے آ جائے اس کی۔

معیز: (ٹھنڈا لہجہ ناراض) اس سے کیا ہوگا؟

عالیہ: (ناراض) کیا ہوگا؟...... تیری طرح سیدھی ہو جائے گی...... پاؤں پڑ کر معافی مانگے گی۔

معیز: (وہی انداز) پھر کیا ہوگا؟

عالیہ: (بولتے ہوئے غصے سے) بے عزتی ہوگی اس کی...... شرمندہ ہوگی وہ اور اس کے گھر والے...... خوف پیدا ہوگا اس کے دل میں۔

معیز: (سنجیدہ)...... اور اس سے کیا ہوگا؟

عالیہ: (ناراض) تیری اسی چھوٹ کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے...... تو نے عائشہ کو جتنی

آزادی دے رکھی تھی...... یہی ہونا تھا۔ اب بھی چار باتیں اسے سناتے ہوئے تیری جان نکل رہی ہے۔

معیز: (یک دم غصے میں آتا ہے) اس کو چار باتیں سنا کر اس کی بے عزتی کر کے گالیاں دے کر بھی میرے دل میں اس کے لیے جگہ پیدا نہیں ہونی...... وہ میری نظروں سے گر گئی ہے۔ دل سے اتر گئی ہے...... تیری طرح سیدھی ہو کر ساری عمر جوتے بھی سیدھی کرتی رہے وہ تو میں نے کیا کرنا ہے اس کا۔

عالیہ: (بے ساختہ) پھر بھی تجھے اس کو جا کر کہنا چاہیے کچھ نہ کچھ...... اس طرح خاموشی سے جانے دے گا تو اسے کہاں پرواہ ہونی ہے اس نے تو شکر کرنا ہے کہ عزت بچی اس کی......

معیز: (سنجیدہ) عزت رہی ہے اس کی کوئی؟...... اور کہاں؟...... گندگی کا ڈھیر بنی ہوئی ہے اس وقت وہ...... میں نہیں تھوکوں گا تو بھی گندگی ہی رہے گی......

عالیہ: (بے ساختہ) تو دیکھنا میں کرتی کیا ہوں اس کے ساتھ...... کم از کم چھ ماہ ماں کے گھر بٹھاؤں گی اسے...... ہاتھ جوڑ کر معافیاں مانگے گی...... ایڑیاں رگڑے گی تب لے کر آؤں گی اسے یہاں...... اور خبردار تو نے آئندہ اسے کوئی روپیہ پیسہ بھیجا...... میں دوں گی اسے جو بھی دوں گی...... میں رکھوں گی اسے جیسے بھی رکھوں گی......

معیز: (تلخی سے) مجھے دلچسپی نہیں ہے اس میں اب...... لیکن میری بیٹی اپ سیٹ ہوگی اس طرح...... میرے جانے کے بعد آنے دیں اسے یہاں...... میں نور کو وہاں نہیں رکھنا چاہتا۔

عالیہ: (بے ساختہ) نور کو لے آؤں گی میں یہاں...... چھ ماہ بیٹی کے بغیر رہے گی تو۔

معیز: (سنجیدہ) یہ نہیں کروں گا میں...... بہت چھوٹی ہے نور...... ماں کے بغیر بیمار ہو جائے گی۔

عالیہ: ایسی ماں کا ہونا نہ ہونا برابر ہے...... جواد کے لیے بیٹی کو چھوڑ رہی تھی وہ...... یاد نہیں تجھے۔

معیز: (رنجیدہ) یاد ہے سب پھر بھی...... نور بڑی چھوٹی ہے ابھی...... کچھ بڑی ہو جائے تو......

عالیہ: (بے ساختہ) تیری جگہ کوئی اور مرد ہوتا تو عائشہ کے ہوش ٹھکانے لگا دیتا تو نے تو کچھ کہا ہی نہیں اسے۔

معیز: (تلخی سے کہتا ہے اور پھر پیکنگ کرنے لگتا ہے) بے وقوف مرد ہوں میں...... مانتا ہوں۔

//Cut//

Scene No # 15

وقت: رات
جگہ: معیز کا بیڈروم
کردار: معیز، جاوید

جاوید رات کو سو رہا ہے۔ جب کہ معیز بے حد اپ سیٹ انداز میں بیٹھا ہوا ہے۔ اس کی نظروں میں عائشہ کے ساتھ ہونے والا اعترافی سین آ رہا ہے۔ وہ جیسے کچھ غصے اور رنجیدگی کی حالت میں ہے۔

//Cut//

Scene No # 16

وقت: رات
جگہ: فون بوتھ
کردار: معیز

معیز بار بار فون بوتھ میں انیلا کو فون کر رہا ہے لیکن وہ فون ہی نہیں اٹھا رہی۔ وہ اس کے فون نہ اٹھانے کی وجہ سے بے حد اپ سیٹ ہو رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات
جگہ: انیلا کا گھر
کردار: معیز، انیلا

معیز انیلا کی ڈور بیل بجا رہا ہے انیلا دروازہ کھولتی ہے اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر چند لمحوں کے لیے جیسے ٹھٹھکتے ہیں۔ پھر معیز کہتا ہے۔

معیز: ہیلو

انیلا: ہیلو...... آؤ...... تم اتنی جلدی پاکستان سے آ گئے......؟

معیز: (معیز اندر آتا ہے اندر آتے ہوئے وہ نوٹس کرتا ہے کہ سٹنگ ایریا میں پڑے وہ کارڈ غائب ہیں جو اس نے انیلا کو دیئے تھے اور انیلا نے وہاں رکھے ہوئے تھے)......

ہاں...... نہیں...... تمہیں اتنی بار ring کیا میں نے...... تم نے answer ہی نہیں کیا۔

انیلا: ہاں بزی تھی میں...... بیٹھو...... کیا لو گے؟......

معیز: کچھ نہیں بس ملنے آیا ہوں تم سے...... کیسی ہو تم؟......

انیلا: تمہاری فیملی کیسی ہے؟......

معیز: ......کوئی فیملی نہیں ہے میری۔

انیلا: (طنزیہ) کیوں؟...... بیوی اور بیٹی می نہیں ہیں کیا؟

معیز: (بے ساختہ) That woman cheated on me

انیلا: (بات کاٹ کر) وہ تمہارا پرسنل معاملہ ہے۔

معیز: (معیز چند لمحے جیسے کچھ بول نہیں پاتا...... پھر جیسے کچھ شکست خوردہ انداز میں کہتا ہے) جانتا ہوں وہ میرا پرسنل معاملہ ہے۔ لیکن تم سے شیئر کرنا چاہتا ہوں......

انیلا: (تلخی سے) ایسا کیوں ہے کہ تم مردوں کو صرف تب شیئر کرنا یاد آتا ہے جب تم کسی mess میں ہوتے ہو...... اس سے پہلے سب سیکریسی چل رہی ہوتی ہے...... تم لوگوں کو عورتوں کو shock دینا اچھا لگتا ہے نا۔

معیز: (بے ساختہ) I am sorry

انیلا: (بے ساختہ) کس چیز کے لیے؟

معیز: (کچھ معذرت خواہانہ انداز) مجھے اگر پتہ ہوتا کہ شادی کے بارے میں نہ بتانے سے تم ہرٹ ہو گی تو میں ضرور بتاتا...... لیکن میں نے بس اتنا important ہی نہیں سمجھا اسے۔

انیلا: (ناراض ہو کر) تم نے اپنی بیوی اور بچی کو important نہیں سمجھا؟...... تو پھر important تھا کیا تمہارے لیے؟...... ہم regularly ملتے تھے بات کرتے تھے۔ ہر چیز پر بات کی تم نے میرے ساتھ۔ اگر mention نہیں کیا تو اپنی بیوی اور بچی کو

معیز: (بے ساختہ) میں ایکسکیوز کر رہا ہوں نا تم سے۔

انیلا: (تلخی سے) ایکسکیوز کوئی معنی رکھتا ہے؟

معیز: (بے بس) apologize کرنے کے علاوہ میں کچھ اور کر سکتا ہوں تو بتاؤ؟

انیلا: (بے حد رنجیدہ) بہت اچھا امیج تھا تمہارا میری نظروں میں...... لیکن تم نے خود کو بہت نیچے گرا لیا ہے۔

معیز یک دم بے حد اپ سیٹ انداز میں وہاں سے اٹھ کر چلا جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 18

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: جاوید، انیلا، معیز

معیز اپنے کپڑے پریس کر رہا ہے جب جاوید اسے آ کر کہتا ہے

جاوید: انیلا کا فون ہے

معیز چونک کر اسے دیکھتا ہے پھر باہر نکلتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 19

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز، انیلا

دونوں فون پر بات کر رہے ہیں۔

معیز: تم نے اپنے اپارٹمنٹ سے میرے سارے کارڈز ہٹا دیئے......؟......

انیلا: ......ہاں......

معیز: کیوں؟

انیلا: (بے ساختہ) مجھے لگتا تھا وہ اپنی shallowness سے میرا مذاق اڑاتے تھے۔

معیز: (سنجیدہ) shallowness?

انیلا: (سنجیدہ)......ہاں...... بے مقصد دیے ہوئے چند کاغذ کے ٹکڑے......

معیز: (سنجیدہ) تم سمجھتی ہو ان کے ساتھ میری کوئی فیلنگز نہیں تھیں......؟......

انیلا: (بے ساختہ)......نہیں۔ Feelings, truth اور trust کے بغیر صرف shallow words کے علاوہ کچھ نہیں ہوتیں۔

معیز: (رنجیدہ) I have made just one mistake

انیلا: (بے ساختہ) بہت بڑی غلطی تھی وہ......

معیز: (بے ساختہ) تمہارے لیے میری feelings genuine ہیں۔

انیلا: (بے ساختہ) میں یہی یقین دلانے کی کوشش کر رہی ہوں اپنے آپ کو لیکن صرف یہ سمجھ میں نہیں آتا مجھے کہ genuien feelings کی بنیاد کوئی اتنے بڑے جھوٹ پر کیسے رکھ سکتا ہے......؟...... Give me some time to overcome what you have done to me جیسی pain تم عائشہ کے ہاتھوں دھوکہ کھا کر محسوس کر رہے ہو...... ویسی ہی pain میں محسوس کر رہی ہوں۔

معیز کچھ بول نہیں پاتا

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: انیلا، معیز

دونوں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔

معیز: تمہارا غصہ ختم ہو گیا؟

انیلا: ہاں...... غصے کے ساتھ اور بھی بہت کچھ ختم ہو گیا

معیز: (بے ساختہ) میں شرمندہ ہوں

انیلا: (بے ساختہ) ہونا بھی چاہئے۔ اگر نہ ہوتے تو تمہارا امپریشن اور خراب ہوتا میری نظر میں......

معیز: (رنجیدہ شکست خوردہ) میرا امپریشن تو میری اپنی نظروں میں کچھ نہیں ہے...... کسی دوسرے کی نظر میں کیا ہو گا......؟......

انیلا: کیوں؟

معیز: (اپ سیٹ) جس آدمی کی بیوی اسے دھوکہ دے رہی ہو...... اس کی کتنی self esteem باقی رہ جاتی ہے۔

انیلا: (بے ساختہ) یہ اتنا بڑا ایشو نہیں ہے جتنا تم بنا رہے ہو...... صرف پرسنل چوائس کا معاملہ ہے...... وہ نہیں رہنا چاہتی تمہارے ساتھ اور بس اتنی سی بات ہے۔

معیز: (تلخی سے) یہ اتنی سی بات ہے......؟ یہاں west میں ہوتی ہو گی یہ اتنی سی بات...... ہمارے یہاں بیویاں شوہروں کو دھوکہ نہیں دیتیں۔

انیلا: (طنزیہ) تمہارے یہاں شوہر بیویوں کو دھوکہ دیتے ہیں شائد اس لیے۔

معیز: (بے ساختہ غصے سے) میں یہاں تمہارے طنز سننے نہیں آیا انیلا۔

انیلا: (بے ساختہ) تم طنز کرو گے تو طنز سنو گے...... بہتر ہے تم بھی generalize نہ کرو میرے ملک اور سوسائٹی کو...... fake اور fickle لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں...... اور cheaters بھی...... تو پھر کیا فیصلہ کیا ہے تم نے اپنی بیوی کے بارے میں......؟

معیز: (بے ساختہ) اس نے کوئی فیصلہ میرے لیے چھوڑا ہی نہیں۔

انیلا: (بے ساختہ) So you are going to divorce her بھی چاہتی ہے نا وہ......؟......

معیز: (مدھم آواز)...... ہاں

انیلا: (بے ساختہ) تو ٹھیک ہے نہیں رہنا چاہتی نہ رہے۔ زبردستی تھوڑی ہے۔

معیز: (رنجیدہ) اس نے مجھے بہت بڑا دھوکہ دیا ہے۔ میں یہاں گھر کے لیے اس کے لیے اپنی بیٹی کے لیے دن رات محنت کرتا رہا اور وہ وہاں میرے ہی دوست کے ساتھ...... Can you believe it?

انیلا: (آرام سے) can شائد وہ خوش نہیں ہوگی اپنی زندگی سے dissatisfied ہوگی

معیز: (ناراض) dissatisfied...... کس چیز سے......؟ میں نے اسے سب کچھ دیا...... سب کچھ دے رہا ہوں...... ساری آسائش گھر بیٹھے میسر ہیں پھر کیسی dissatisfaction کیا نہیں تھا اس کے پاس؟

انیلا: (آرام سے) Probably companionship

معیز: (بے ساختہ) یہ یہاں کی Terms ہیں، ہمارے معاشرے کی عورتوں کی یہ ڈیمانڈز اور ضروریات نہیں ہوتیں۔

انیلا: (تلخی سے) کیوں کیا وہ جیتی جاگتی انسان نہیں ہیں......؟...... یا پھر تم لوگ ان کو ڈمیز سمجھتے ہو؟......

معیز: (بے ساختہ) Marriage demands loyalty

انیلا: (بے ساختہ) On both sides

معیز: (تلخی سے) میں loyal تھا اس کے ساتھ اور loyal ہوں۔

انیلا: (بے حد تلخی سے) تو پھر میں کیا تھی تمہارے لیے اور کیا ہوں؟ sport...... ٹائم پاس۔

معیز بول نہیں پاتا۔

//Cut//

Scene No # 21

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز، عالیہ

معیز فون پر عالیہ سے بات کر رہا ہے جو بے حد سنجیدگی کے عالم میں اس سے کہہ رہی ہے۔

معیز: (مدھم آواز) عائشہ نے آ کر کچھ کہا ہے آپ سے

عالیہ: (بے ساختہ) کیا کہنا ہے اس نے......؟...... اور کس منہ سے کہنا ہے...... پر جواد کی ماں آئی تھی معافی مانگنے پھر...... میں نے کہا اب کیا فائدہ ان معافیوں کا......

معیز: (کچھ irritate ہوکر) عائشہ نے معافی نہیں مانگی آپ سے؟

عالیہ: (تلخی سے) کہاں......؟...... تیری بیوی ایک نمبر کی ڈھیٹ ہے...... منہ میں گھنگھنیاں ڈالے بیٹھ گئی ہے مجال ہے ایک بار بھی کہیں شرمندگی کا اظہار کیا ہو اس نے کسی چیز پر...... پر میں بھی سیدھا کر کے رکھ دوں گی اسے...... تو دیکھنا مجال ہے اب گھر سے باہر نکل کر دکھائے۔

معیز: (بات بدلتا ہے) مدیحہ کے لیے رشتہ تلاش کرنا شروع کیا ہے آپ نے......؟

عالیہ: (سنجیدہ) وہ کہاں مان رہی ہے فی الحال شادی پر...... منہ سر لپیٹے پڑی رہتی ہے وہ بھی سارا دن...... جواد کے صدمے کو دل پر ہی لے لیا ہے اس نے......

معیز: (بے ساختہ) سمجھائیں آپ اسے...... ملیحہ سے کہیں وہ بات کرے اس سے۔

عالیہ: (رنجیدہ ہوکر) سب بات کر رہے ہیں اس سے...... مگر کہاں اثر ہو رہا ہے اس پر ابھی نئی نئی چوٹ پڑی ہے...... آہستہ آہستہ ہی ٹھیک ہوگی...... اور تو نے اپنے بارے میں کیا سوچا ہے......؟......

معیز: (چونک کر) کس چیز کے بارے میں؟

عالیہ: (بے ساختہ) اپنا گھر بسانے کے بارے میں......؟

معیز: (تلخی سے) گھر بار بار نہیں بستے امی......

عالیہ: (خفا انداز میں) تیرا تو ایک بار بھی نہیں بسا...... کیسی بری بیوی ملی ہے تجھے...... ارے وہ تو اگر ملیحہ ظفر سے بیاہی نہ ہوتی تو میں کب کا فارغ کر کے بھیج چکی ہوتی عائشہ کو...... خون کھولتا ہے جب میں اسے دیکھتی ہوں...... اور کہہ دیا ہے میں نے اس کی ماں اور ظفر سے کہ میرے بیٹے نے باہر شادی کر لی تو اس کی ذمہ داری عائشہ

پر ہوگی...... وہ نہ یہ سب کرتی تو میرے بیٹے کو بھی دوسری شادی نہ کرنی پڑتی۔

معیز: (بے ساختہ) میرا شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ عائشہ نے شادی کے قابل چھوڑا ہے کیا مجھے......؟

عالیہ: (بے ساختہ) اسی لیے تو کہہ رہی ہوں کسی اچھی سی لڑکی کے ساتھ شادی کر لے ہاں...... تیرا جی ہلکا ہوگا...... کوئی دکھ درد بانٹنے والا آ جائے گا...... وہ کیا نام ہے اس لڑکی کا جو دوست ہے تیری...... ہاں انیلا...... اس سے شادی کیوں نہیں کر لیتا تو......

معیز جواب میں کچھ نہیں بولتا خاموش سوچنے والی نظروں سے ماں کی بات سنتا رہتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن
جگہ: پارک
کردار: معیز، انیلا

انیلا ایک ڈبیا میں موجود انگوٹھی کو چپ چاپ دیکھ رہی ہے اس کے چہرے پر خوشی کی بجائے سنجیدگی ہے۔ معیز اس کے پاس بیٹھا ہے۔ انیلا کچھ دیر انگوٹھی کو دیکھتے رہنے کے بعد اسی سنجیدگی سے ڈبیا کو بند کر دیتی ہے اور معیز سے کہتی ہے۔

انیلا: مجھے سوچنے کے لیے کچھ وقت چاہیے۔

معیز: (حیران) کیوں......؟

انیلا: (سنجیدہ) کیونکہ مجھے اپنے پیرنٹس سے بات کرنی ہے......

معیز: (سنجیدہ) تمہیں کیا لگتا ہے وہ مان جائیں گے؟

انیلا: (کندھے اچکا کر) پتہ نہیں...... تم نے عائشہ کو divorce کر دی ہے؟

معیز: (اٹک کر) ابھی نہیں۔

انیلا: (بے ساختہ) تو پھر بہتر ہے پہلے تم یہ کام کر لو......

معیز: (سنجیدہ) انیلا میرا اب دوبارہ کبھی بھی پاکستان جانے کا کوئی ارادہ نہیں

انیلا: اس صورت میں عائشہ کو divorce کرنا اور بھی ضروری ہے...... تم ساری عمر کے لیے اس کو اس طرح لٹکائے تو نہیں رکھو گے...... یا لٹکائے رکھنا چاہتے ہو......؟

معیز: (بے ساختہ غصہ میں) وہ جس سے شادی کرنا چاہتی تھی اس نے شادی کر لی کہیں اور وہ اب عائشہ سے شادی میں انٹرسٹڈ نہیں ہے۔

انیلا: (سنجیدہ) تو......؟...... عائشہ اب divorce نہیں چاہتی کیا؟

معیز: (بے ساختہ) میں اس سے contact میں نہیں ہوں۔

انیلا: (سنجیدہ) وہ تمہارے گھر پر نہیں ہے؟

معیز: (مدھم آواز) میرے گھر پر ہے۔

انیلا: (تلخی سے) What a joke! وہ تمہارے گھر پر ہے...... لیکن تم اس سے Contact میں نہیں ہو۔ For how long
(تلخی سے) ساری عمر اس سے بات نہیں کرو گے۔

معیز: (بے ساختہ) ہاں ساری عمر بات نہیں کروں گا...... اس نے بات کرنے کے لیے چھوڑا کیا ہے......؟

انیلا: (سنجیدہ) تو پھر گھر میں کیوں بٹھا رہے ہو اسے......؟ آزاد کر دو اسے تاکہ وہ بھی کہیں شادی کر سکے۔

معیز: (بے ساختہ) صرف بیٹی کی وجہ سے...... ورنہ......

انیلا: (بات کاٹ کر) یہ lame excuse مت دو معیز...... بیٹیاں پل جاتی ہیں...... تم ساری عمر وہاں نہیں جاؤ گے تو تمہارے بغیر بھی پل جائے گی وہ...... اسی طرح عائشہ کے بغیر بھی پل سکتی ہے۔ یا عائشہ کو دے دو بیٹی وہ زیادہ اچھی طرح look after کر سکتی ہے اس کی

معیز: (غصے سے دوٹوک انداز میں)...... میں ایسی عورت کو اپنی بیٹی کبھی نہیں دوں گا...... ایسی عورت کیا تربیت کرے گی میری بیٹی کی......

انیلا: (وہ ڈبیا اس کو واپس دیتی ہے) Then you decide first. کہ تم نے کرنا کیا ہے کس کو رکھنا ہے اور کس کو نہیں...... عائشہ کے ہوتے ہوئے کم از کم میں تم سے شادی نہیں کروں گی۔

وہ اپنا بیگ اٹھا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: رات
جگہ: فون بوتھ
کردار: معیز، عالیہ

معیز فون پر عالیہ سے بات کر رہا ہے۔

معیز: انیلا کو میں نے یہ کہا ہے کہ عائشہ کو طلاق دے دی ہے میں نے...... اگر آپ سے بات ہو اس کی...... تو آپ بھی یہی کہیں۔

عالیہ: (بے ساختہ)...... جو تم کہو گے میں ویسا ہی کہوں گی...... مجھے تو بس اس بات کی خوشی ہے کہ گھر بس جائے گا تمہارا...... نیشنلٹی مل جائے گی وہاں کی......

معیز: (چند لمحوں بعد کچھ مدھم آواز میں)...... عائشہ کو بتایا ہے آپ نے شادی کا

عالیہ: (بے ساختہ) ابھی کسی کو نہیں بتایا شادی کا...... شادی ہو جائے پھر بتاؤں گی سب کو۔

//Cut//

Scene No # 24

وقت: رات

جگہ: معیز اور انیلا کا اپارٹمنٹ

کردار: معیز، انیلا

دونوں بیٹھے ڈنر کر رہے ہیں جب انیلا اس سے کہتی ہے۔

انیلا: اب یہ ویک اینڈز پر اوور ٹائم کا سلسلہ کب ختم ہو گا تمہارا؟

معیز: کیوں؟

انیلا: (سنجیدہ) کیوں کیا......؟ ...... ویک اینڈ اسی طرح گزر جاتا ہے...... کوئی activity نہیں ہماری...... کہیں جاتے تک نہیں ہم...... اور میری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ تم ویک اینڈز پر کام کر کس لیے رہے ہو؟

معیز: (بے ساختہ) تمہیں پتہ ہے کس لیے کر رہا ہوں...... صرف ویک days پر کام کر کے savings نہیں کر سکتا میں...... پیچھے پاکستان میں بھی فیملی ہے میری...... سپورٹ کرنا ہے میں نے انہیں۔

انیلا: (بے ساختہ) ایک بیٹی ایک بھائی، اور ایک ماں...... آخر تین لوگوں کو کتنا پیسہ چاہیے ایک گھر چلانے کے لیے؟ اور کب تک۔

معیز: (سنجیدہ) تمہیں شادی سے پہلے پتہ تھا کہ مجھ پر ذمہ داریاں ہیں۔ انہی ذمہ داریوں کی وجہ سے میں یہاں آیا ہوں ورنہ پاکستان بیٹھا ہوتا......

انیلا: (سنجیدہ اور کچھ بے زار) میں نے تمہیں منع تو نہیں کیا انہیں سپورٹ کرنے سے...... پر ایک طریقے سے کرو...... پیسے کے لیے مشین مت بنو...... مجھے شادی کا کیا فائدہ ہے اگر میں نے outing کے لیے بھی اکیلے جانا ہے...... اس سے تو تمہارے ساتھ شادی سے پہلے کی زندگی اچھی تھی۔

معیز: میں کوشش تو کرتا ہوں تمہیں اور گھر کو وقت دینے کی۔

وہ ناخوش اٹھ کر جاتی ہے۔ معیز اپ سیٹ بیٹھا رہتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 25

وقت: رات

جگہ: انیلا اور معیز کا گھر

کردار: انیلا، معیز، عالیہ

معیز سٹنگ ایریا میں اکیلا بیٹھا ہوا ہے۔ وہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہا ہے۔ فون پر عالیہ بے حد خوشی سے اس سے بات کر رہی ہے معیز کے چہرے پر سنجیدگی ہے۔

عالیہ: سب کو بڑی خوشی ہوئی ہے...... پورے محلے اور خاندان میں مٹھائی بانٹی ہے میں نے...... ملیحہ نے بھی مبارک باد کے لیے فون کیا ہو گا؟

معیز: ...... جی......

عالیہ: ظفر سے چھپ کر فون کیا ہے اس نے...... بڑی خوش تھی وہ بھی کہ بھائی کے پیپرز بن جائیں گے اب...... حسیب بھی کہہ رہا تھا کہ بھائی کے پاس انگلینڈ گھومنے کے لیے جائے گا۔

معیز: (مدھم آواز میں) عائشہ نے کیا کہا؟

عالیہ: (بے ساختہ) لو اس نے کیا کہنا ہے۔

معیز: (مدھم آواز) روئی ہو گی۔

عالیہ: (بے ساختہ) کہاں؟ مجال ہے ایک آنسو ٹپکا ہو اس کی آنکھ سے...... ارے روتی تو تب جب تجھ سے کوئی لگاؤ ہوتا...... اسے جواد کا ماتم منانے سے فرصت ملے تو کسی اور کا سوچے۔

معیز کے چہرے پر جیسے خفگی مایوسی اور بے چینی ہے تبھی انیلا اندر آتی ہے وہ کسی ڈنر کے لیے بھڑکیلے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔

انیلا: I am ready تم پاکستان فون کر رہے ہو کیا؟

معیز: (کچھ گڑبڑا کر یک دم مسکرانے کی کوشش کرتا ہے) ہاں بس کر لی بات میں نے...... اچھا امی دوبارہ فون کروں گا آپ کو خدا حافظ۔

انیلا: کیسی ہیں تمہاری امی......؟

معیز: (کھڑا ہو کر) ٹھیک ہیں۔ تمہیں پیار دے رہی تھیں۔

انیلا: (مسکرا کر) اچھا......

معیز: (بے ساختہ) کہہ رہی تھیں کچھ کپڑے وغیرہ بھجوائے ہیں کسی کے ہاتھ تمہارے لیے۔

انیلا: (ہنستی ہے) ارے اس کی کیا ضرورت تھی......

معیز: (مسکرا کر) اب تم بہو ہو تو تمہارے لاڈ تو اٹھائیں گی وہ

انیلا: (مسکر کر) میرا دل چاہتا ہے پاکستان جانے کو......ایک بار ملنا تو چاہیے سب لوگوں سے وہاں تمہاری فیملی سے۔

معیز: (یک دم مسکراہٹ غائب ہوتی ہے) میں نہیں جانا چاہتا پاکستان اب

انیلا: (مسکرا کر) کتنی دیر نہیں جاؤ گے؟......بیٹی بھی یاد نہیں آتی تمہیں......؟

معیز: دیر ہو رہی ہے ہمیں......چلو......

انیلا: ......بات بدلنے سے مسئلہ ختم نہیں ہوگا یہ......

//Cut//

Scene No # 26

وقت: رات

جگہ: انیلا اور معیز کا گھر

کردار: انیلا، معیز

انیلا معیز کو بچوں کے کچھ کپڑے دکھا رہی ہے

معیز: (مسکراتے ہوئے) Very nice تم نے تو لگتا ہے سب کچھ آج ہی خرید ڈالا

انیلا: (مسکراتے ہوئے) نہیں ابھی بہت کچھ ہے خریدنے والا......تم کو بھی ساتھ چکر لگواؤں گی۔

معیز: (پیار سے) Anytime Janab

انیلا: (نور کے کچھ کپڑے نکال کر) اور یہ دیکھو۔

معیز: (چونک کر) یہ تو بہت بڑے کپڑے ہیں۔

انیلا: (مسکرا کر) نور کے لیے ہیں میں نے ...... مجھے اچھے لگے ایک جگہ پر تو......

معیز: (حیران ہو کر) اچھا......

انیلا: اچھے ہیں نا......؟

معیز: (بے ساختہ) بہت اچھے ہیں۔

انیلا: (تہہ کرتے ہوئے) اب پتہ نہیں سائز ٹھیک ہے یا نہیں۔

معیز: (بے ساختہ) نہیں ٹھیک ہی ہے سائز۔

انیلا: (سرسری انداز) تو پھر بھجوا دینا عائشہ کے پاس ہی ہے نا اب بھی

معیز: (نظریں چرا کر) ہاں۔

انیلا: (بے ساختہ) تمہارے گھر نہیں آتی......؟......

معیز: (بے ساختہ) عائشہ......؟......

انیلا: (ایک لمحہ کے لیے معیز کا چہرہ دیکھ کر کہتی ہے) میں نور کی بات کر رہی ہوں۔

معیز: (پھر نظریں چرا کر) نہیں آتی ہے کبھی کبھار......ملیحہ کے ساتھ......اس کا بہن بھائی آئے گا تو پکچر دیکھ کر بہت خوش ہوگی۔

انیلا: (مسکراتی ہے اور چیزیں سمیٹنے لگتی ہے) I am sure

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: معیز اور انیلا کا گھر/پاکستان میں عائشہ کا گھر

کردار: معیز، انیلا، عائشہ

دونوں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔انیلا بے حد خوشی کے عالم میں معیز سے کہہ رہی ہے۔

انیلا: That`s a great news آنٹی کی اور تمہاری تو بہت بڑی ٹینشن ختم ہوگئی۔

معیز: (مسکرا کر) ہاں شکر ہے اللہ کا......

انیلا: (بے ساختہ) مدیحہ خوش ہے؟۔

معیز: (بے ساختہ) خوش ہی ہوگی اس کی مرضی سے ہو رہا ہے سب کچھ......

انیلا: great

معیز: تم مبارکباد دے دینا امی اور مدیحہ کو......دونوں پوچھ رہی تھیں تمہارا......

انیلا: تو تم بات کروا دیتے۔

معیز: یار کیسے کروا دیتا تم باہر نکل گئی تھیں۔

انیلا: (اٹھ کر فون کی طرف جاتی ہے) ابھی فون کر لیتی ہوں......ابھی تو فری ہی ہوں......

معیز: (وہیں بیٹھا کھانا کھاتا رہتا ہے انیلا فون ملاتی ہے) کر لو......ابھی جاگ ہی رہے ہوں گے سب۔

عائشہ: (دوسری طرف فون اٹھا کر) ......ہیلو......

انیلا: (آرام سے) ہیلو مدیحہ......؟

عائشہ: (جواباً) نہیں میں عائشہ بات کر رہی ہوں۔

انیلا: (یک دم جیسے کرنٹ کھا کر معیز کو دیکھ کر کہتی ہے معیز کھانا کھاتے رک جاتا ہے) ......عائشہ کون؟......معیز کی بیوی؟

عائشہ: (کچھ حیران ہو کر) جی......آپ کون ہیں؟

انیلا: (معیز کا رنگ اب فق ہے انیلا اسے دیکھتے ہوئے فون پر کہتی ہے)......انیلا......تو معیز نے divorce نہیں کیا تمہیں۔ Why are you silent?

عائشہ یک دم فون بند کر دیتی ہے۔

انیلا: (معیز سے) تم نے جھوٹ بولا ہے مجھ سے؟

معیز: (گھبرایا ہوا) میری بات سنو انیلا......

انیلا: (چلا کر) تم نے پھر جھوٹ بولا ہے مجھ سے۔

معیز: (کچھ کہنے کی کوشش)......انیلا......

انیلا: (شاکڈ رنجیدہ) تم نے اس عورت کو کبھی طلاق نہیں دی۔ کبھی نہیں۔

معیز: انیلا پلیز......

انیلا: (بات کاٹ کر نفرت سے) Once a liar always a liar مجھے تم پر اعتبار کرنا ہی نہیں چاہئے تھا......تم سب پاکستانی مرد ایک جیسے ہوتے ہو۔

معیز: انیلا......پلیز ایک بار میری بات سنو......

انیلا: (انیلا اس کو دھکا دیتی ہے) کچھ رہ گیا ہے اب باقی؟ کوئی اور جھوٹ؟ کوئی اور دھوکا؟

معیز: دیکھو......

انیلا: (چلا کر) Get out of here

معیز: انیلا......

انیلا: (غصے سے اشارہ کر کے) Right away

معیز: Plz

انیلا: (چلاتی ہے) say get out of here ایا پولیس کو بلاؤں؟

//Cut//

Scene No # 28

وقت: رات
جگہ: منصور کا گھر یا سٹور
کردار: منصور، معیز

معیز بے حد پریشان منصور کے پاس بیٹھا ہوا ہے جو اس سے کہہ رہا ہے۔

منصور: تمہیں اتنا بڑا جھوٹ نہیں بولنا چاہئے تھا معیز...... یہ پاکستان نہیں ہے کہ شادی کے بعد سب کچھ کھلنے پر بھی عورتیں کچھ نہیں بولتیں...... یہاں بڑا مسئلہ ہو جاتا ہے۔

معیز: (پریشان) اب میں کیا کروں؟ میرا بیٹا تو......منصور میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا...... پتہ نہیں اس کا بھی کیا حال ہوگا۔

منصور: (سنجیدہ) تم انیلا سے معافی مانگو......

معیز: (بے حد بے بس) وہ تو تب مانگوں جب وہ کچھ سننے پر تیار ہو...... وہ تو شکل تک دیکھنا نہیں چاہتی میری۔

منصور: (بے ساختہ) اس کے پیرنٹس سے بات کر کے دیکھو......

//Cut//

Scene No # 29

وقت: رات
جگہ: فون بوتھ
کردار: انیلا، معیز

معیز فون بوتھ سے انیلا کو فون کر رہا ہے۔

انیلا: ہیلو......

معیز: ہیلو انیلا پلیز میری بات سنو......فون مت رکھنا۔

انیلا فون بند کر دیتی ہے۔ معیز کچھ بے بسی سے فون دوبارہ ملاتا ہے اور بار بار ملاتا رہتا ہے دوسری طرف سے کوئی فون نہیں اٹھاتا وہ بے حد اپ سیٹ ہے

//Cut//

Scene No # 30

وقت: رات
جگہ: انیلا کے پیرنٹس کا گھر
کردار: معیز، سلطان، سلطان کی بیوی

معیز چپ چاپ صوفہ پر بیٹھا ہوا ہے جب کہ سلطان اور سلطان کی بیوی بے حد خفا نظر آ رہے ہیں۔ ساس بے حد غصے میں بول رہی ہے۔

ساس: میں تو کبھی اس شادی کے حق میں نہیں تھی۔ مجھے تو پہلے دن سے یقین تھا کہ تم اچھے آدمی نہیں ہو لیکن بس انیلا کا دماغ خراب ہو گیا تھا وہ ہی پتہ نہیں کیا کیا بنا کر بیٹھ گئی تھی تم کو۔ (معیز سر جھکائے بیٹھا ساری باتیں سن رہا ہے۔)

سسر: (ناراض) اگر پہلے پتہ ہوتا کہ تم نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی تو ہم تو کبھی بھی اپنی بیٹی کو تم سے شادی نہیں کرنے دیتے۔

ساس: (بول رہی ہے اسی طرح)......اور اب اگر بالآخر اسے کچھ عقل آ گئی ہے تو تم چاہتے ہو ہم اسے پھر سے اس جہنم میں چھلانگ لگانے کے لیے کہیں۔

معیز: (شرمندہ) میں اپنی ساری غلطیاں مانتا ہوں پھر بھی صرف ایک بار انیلا سے ملنا چاہتا ہوں۔

ساس: (بات کاٹ کر) وہ نہیں ملے گی تم سے

سسر: (ناراض) اسے ملنا ہوتا تو وہ مل چکی ہوتی وہ ہماری اجازت کی محتاج نہیں ہے۔

ساس: (ناراض) وہ اگر ملنا چاہتی تب بھی میں اسے کبھی ملنے نہ دیتی......

معیز: (اپ سیٹ) ٹھیک ہے وہ مجھ سے ملنا نہیں چاہتی لیکن کم از کم میرے بیٹے سے تو ملنے دے مجھے......

ساس: (دوٹوک انداز) بیٹے کے بارے میں سارے فیصلے اب کورٹ کرے گا۔

معیز: آنٹی میں divorce نہیں چاہتا۔

ساس: (بے حد ناراض بات کاٹ کر) یہ فیصلہ تم نہیں انیلا کرے گی کہ وہ divorce چاہتی ہے یا نہیں۔

//Cut//

Scene No # 31

وقت: رات
جگہ: منصور کا گھر
کردار: معیز، انیلا

انیلا معیز سے فون پر بات کر رہی ہے معیز جیسے یک دم بے حد ایکسائیٹڈ نظر آ رہا ہے۔

معیز: مجھے یقین تھا انیلا تمہارا غصہ تھوڑا ٹھنڈا ہوگا تو تم ضرور مجھے کال کرو گی......

انیلا: (بات کاٹ کر) فرحان کی طبیعت بہت خراب ہے۔

معیز: (یک دم پریشان ہوتا ہے)......کیا ہوا فرحان کو؟

انیلا: (بے حد سرد مہری سے) اس کا بخار نہیں اتر رہا پچھلے کئی دنوں سے......روتا رہتا ہے وہ تمہارے لیے ڈاکٹر نے کہا ہے تمہیں ملواؤں اس سے۔

//Cut//

Scene No # 32

وقت: رات
جگہ: انیلا اور معیز کا گھر
کردار: انیلا، معیز

انیلا دروازہ کھولتی ہے۔ معیز دروازے پر کھڑا ہے۔

معیز: ......ہیلو......

انیلا: (وہ جواب دینے کی بجائے اسے اشارے سے کہتی ہے) اپنے کمرے میں ہے فرحان......

معیز: ......انیلا میں بہت شرمندہ ہوں تم سے۔

انیلا: (تلخی سے) وہ تمہاری عادت ہے۔ You are a habitual liar and habitual apologizer

معیز: ......میں......

انیلا: (بات کاٹ کر) فرحان کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں زندگی میں تمہارے جیسے جھوٹے آدمی کی کبھی شکل بھی نہ دیکھتی۔

معیز کچھ helpless کھڑا رہتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 33

وقت: رات
جگہ: انیلا معیز کا گھر
کردار: معیز، بیٹا

معیز کا بیٹا بستر میں لیٹا ہوا ہے۔ معیز کے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔

فرحان: ......پاپا......پاپا Where were you

معیز: (وہ اسے لپٹاتا ہوا کہتا ہے) am here بیٹا I am here for you

//Cut//

Scene No # 34

وقت: رات
جگہ: انیلا اور معیز کا بیڈروم
کردار: انیلا، معیز

انیلا اپنا میک اپ اتار رہی ہے معیز اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

معیز: ......ایک موقع اور دو مجھے۔

انیلا: ......کس چیز کے لیے؟

معیز: To win back your trust

انیلا: (تلخی سے ہنس کر) To win back my trust___Do you realy think it is possible اعتبار گنوانے کے بعد دوبارہ اعتبار بنانا......؟

معیز: (بے ساختہ) میں نے غلطیاں کی ہیں میں اعتراف کرتا ہوں......لیکن میں مجبور تھا۔

انیلا: (تلخی سے) اور زندگی میں جب بھی تم مجبور ہو گے تم غلطیاں کرو گے You are not man enough اور پھر جب پکڑے جاؤ گے تو اسی ڈھٹائی کے ساتھ ان کا اعتراف کرو گے۔

معیز: تمہیں اور بھی کچھ کہنا ہے کہہ لو......میں سن رہا ہوں......

انیلا: (ناراض) تم سن رہے ہو تو مجھ پر احسان کر رہے ہو کیا؟......تمہارے پاس سننے کے علاوہ کوئی آپشن ہے؟......یہ پاکستان تو ہے نہیں کہ تم مجھے شٹ اپ کال دے سکو......

معیز: (سنجیدہ) ایک کوشش اور کرنی چاہیے تمہیں اپنے relationship پر......

انیلا: (تلخی سے) تو کر تو رہی ہوں۔تم دوبارہ اس گھر اس بیڈروم میں بیٹھے ہو......یہ اس کوشش کا ثبوت نہیں ہے......کم از کم کل کو تم اپنے بیٹے کو یہ نہیں کہہ سکو گے کہ اس کی ماں نے اس کی خاطر کبھی کمپرومائز کرنے کی کوشش نہیں کی......ویسٹ کی عورت تھی اس لیے۔ویسٹ کی عورت کہاں ایسے کمپرومائز کرتی پھرتی ہے؟......

معیز: (سنجیدہ) میں جانتا ہوں میں نے تمہیں ہرٹ کیا ہے اور مجھے اس کا بہت افسوس ہے......

انیلا: (بے ساختہ) لیکن میں اب دوبارہ تمہیں یہ کرنے کا موقع نہیں دوں گی......نہ ہرٹ کرنے کا......نہ افسوس ظاہر کرنے کا۔

معیز: (بے بس) مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں؟

انیلا: (بے ساختہ) عائشہ کو divorce کر دو۔

معیز: (بے ساختہ) اور ظفر ملیحہ کو divorce کر دے گا......

انیلا: (بے ساختہ) وہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔

معیز: (بے ساختہ) میرا تو ہے۔

انیلا: (تلخ) تم نے دوسری شادی کی کہ ظفر نے کی؟......

معیز: (بے ساختہ) وہ اور بات ہے انیلا

انیلا: (تلخی سے) زندگی میں کبھی تو جرات دکھاؤ تم......کہ مجھے فخر ہو کہ میرا شوہر ایک بہادر آدمی ہے......Straight forward, upfront

معیز: نہیں میں بہادر نہیں ہوں......میں بہت کمزور اور بزدل آدمی ہوں......

انیلا: (ناراض اور طنزیہ) نہیں تم کمزور اور بزدل نہیں ہو......تم خود غرض A Selfish man out and out جس چیز سے تم کو benefit ملے گا وہ تم کرو گے......تم یہاں میرے ساتھ رہو گے لیکن پیچھے پاکستان میں بھی ایک بیوی رکھو گے۔ second option کہ اگر میرے ساتھ تمہارا رشتہ خراب ہو...... Then you can go back to that woman یہ mentality ہے تمہاری بلکہ تم سب پاکستانی مردوں کی......

معیز: تم نفرت کرتی ہو مجھ سے......

انیلا: نفرت کرتی تو مسئلہ نہیں تھا......نفرت ختم ہو سکتی ہے۔لیکن تمہاری عزت کرنا بڑا مشکل ہو گیا ہے اب میرے لیے......اور میر؟ رف یہ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ تمہاری عزت کیے بغیر میں تمہارے ساتھ کیسے رہوں۔؟؟

//Cut//

Scene No # 35

وقت: رات

جگہ: انیلا اور معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز رات کو اکیلا بیٹھا ہوا ہے۔اس کے کانوں میں انیلا کے اس سے جھوٹ کے حوالوں سے جملے گونج رہے ہیں پھر اس کے کانوں میں عائشہ کے جھوٹ کے حوالے سے جملے گونجتے ہیں وہ بے اختیار گہرا سانس لے کر ہونٹ کاٹنے لگتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 11-B

وقت: دن/رات

جگہ: پارک/سٹور/گھر کا لان

کردار: معیز

معیز جیسے بے حد رنجیدہ حال میں واپس آتا ہے پھر وہ وہاں سے اٹھ جاتا ہے۔

// Freeze //

قسط نمبر 20

Scene No # 1

وقت: رات
جگہ: معیز کا گھر
کردار: معیز، عائشہ

عائشہ کچن میں کام کر رہی ہے جب معیز وہاں جا کر خفگی کے عالم میں اُس سے کہتا ہے۔

معیز: ......تم نے ملیحہ کو کہا ہے کہ تم پاکستان آ رہی ہو؟

عائشہ: ...... میں نے یہ کہا تھا کہ میں پاکستان آ جاؤں گی۔

معیز: (بات کاٹ کر)......کیوں......؟ (سنجیدہ)

عائشہ: ......امی کی طبیعت خراب ہے اور اُن کو میری ضرورت ہے کوئی دوسرا اُن کا اُس طرح خیال نہیں رکھ سکتا جس طرح......

معیز: (اپنے لفظوں پر زور دے کر کچھ خفگی سے)......جس طرح تم......خیال رکھنے کے لیے یہاں بھی بہت سے لوگ ہیں......تم پاکستان چلی جاؤ گی تو نور کو کون سنبھالے گا......؟

عائشہ: (سنجیدہ)......وہ تو یونیورسٹی چلی جائے گی۔

معیز: (ناراض)......اور اس گھر میں کوئی اور ایسا نہیں ہے جسے تمہاری ضرورت ہو......؟

عائشہ: (بے ساختہ)......فرحان کے لیے آپ کافی ہیں......ویسے بھی آپ نے اُس سے کہہ رکھا ہے کہ وہ مجھ سے اپنے کام نہ کرائے......

معیز: (بے حد خفا)......ٹھیک ہے تم جانا چاہتی ہو تو چلی جانا......میں نہیں روکوں گا تمہیں......زندگی میں اپنا ہر فیصلہ کرنے میں آزادی ہے تمہیں......ہمیشہ ہی تھی......

(آخری جملہ بے حد تیکھے انداز میں کہہ کر وہاں سے جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 2

وقت: رات
جگہ: معیز کا گھر
کردار: عائشہ، نور

عائشہ نور کا سامان پیک کر رہی ہے اور بے حد اُداس لگ رہی ہے۔ ساتھ ساتھ وہ

پیکنگ کرتے ہوئے نور کو نصیحتیں بھی کر رہی ہے۔

عائشہ: ......کھانا ٹھیک وقت پر کھانا......گھر کی طرح مت کرنا......

نور: ......اچھا......

عائشہ: ......اور رات کو سونے سے پہلے دودھ ضرور پینا......

نور: ......اچھا......

عائشہ: ......مفلر لے کر باہر نکلنا......سردی کتنی ہے یہاں اور تمہیں بالکل پرواہ نہیں......

نور: ......ٹھیک ہے۔

عائشہ: ......اور دیکھو فون باقاعدگی سے کرنا۔

نور: ......کہا تو ہے میں نے......

عائشہ: ......اور فضول دوست مت بنانا یہاں......

نور: ......امی یہ پاکستان نہیں ہے اور میں سکول کالج سٹوڈنٹ نہیں ہوں......یونیورسٹی جا رہی ہوں۔

عائشہ: ......یونیورسٹی میں بُرے لوگ نہیں ہوتے کیا......؟

نور: ......میرے شوز کہاں رکھے ہیں آپ نے......؟

عائشہ: ......وہ دوسرے سوٹ کیس میں ہیں......

نور: ......اتنا اُداس ہونے کی ضرورت نہیں......میں ویک اینڈز پر آیا کروں گی......

عائشہ: ......ویک اینڈ سے پہلے 5 دن ہوتے ہیں۔

نور: ......فرحان اور پاپا تو ہیں نا گھر پر......پہلے بھی آپ کو مجھ سے زیادہ انہی کی پرواہ تھی......

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن
جگہ: پارک
کردار: معیز، عائشہ، نور، فرحان

معیز اور عائشہ دونوں پارک کی ایک بنچ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ دور فرحان اور نور چلتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ وہ دونوں بنچ پر ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور بے حد سنجیدہ نظر آ رہے ہیں۔ لمبی خاموشی کے بعد عائشہ معیز سے کہتی ہے۔

عائشہ: (سنجیدہ)......آپ نے فرحان سے یہ کیوں کہا ہے کہ وہ مجھ سے کام نہ کروایا کرے......؟

معیز: (چونک کر)......اُسے عادت ہے ہمیشہ سے اپنا کام کرنے کی......انیلا بھی نہیں کرتی تھی اُس کا کام

عائشہ: (بے ساختہ)......میں انیلا نہیں ہوں......مجھے کام کی عادت ہے......اُس کا کام کرنا اچھا لگتا ہے مجھے......

معیز: (سنجیدہ)......کتنی دیر کرو گی تم اُس کا کام......؟

عائشہ: (بے ساختہ)......جتنی دیر کرسکتی ہوں......جتنی دیر یہاں ہوں......

معیز: (سنجیدہ)......اور اُس کے بعد اُسے عادت پڑ جائے گی......اور پھر وہ کیا کرے گا......؟

معیز: (سنجیدہ)......بہتر ہے اُس کو ایسی عادتیں نہ پڑیں جو بعد میں اُسے تنگ کریں...... وہ پہلے ہی تم سے بہت attached ہو گیا ہے......تمہارے جانے کے بعد یہ attachment بھی ایک مسئلہ ہوگی......

عائشہ: (عجیب سا لہجہ)......attachment کہاں مسئلہ ہوتی ہے......؟ آدمی جب دل چاہے اس سے جان چھڑا سکتا ہے......آپ کو مسئلہ نہیں ہوا تو اُسے کیسے ہوگا......وہ تو بچہ ہے بھول جائے گا جلدی......(وہ کہہ کر یک دم بینچ سے اُٹھ کر چل پڑتی ہے معیز کچھ حیرانی سے اُسے جاتا دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: فرحان، نور

نور اپنے بیڈ روم میں اپنی چیزیں سمیٹ رہی ہے جب فرحان دروازے پر دستک دے کر اندر آتا ہے۔اُس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ ہے۔

نور: ......اس وقت تک جاگ رہے ہو......؟

فرحان: ......ہاں......تم کو کچھ دینا چاہتا تھا......

نور: ......کیا......؟

فرحان: ......یہ......

نور: ......یہ کیا ہے؟

فرحان: ......اس میں ایک ڈائری ہے......

نور: ......ڈائری؟

فرحان: ......ہاں......تمہارے لیے ہے......

نور: ......کیوں؟

فرحان: ......تم جا رہی ہو اس لیے دے رہا ہوں......

نور: Thank you......لیکن اس کی ضرورت نہیں تھی......

فرحان: I know......پھر بھی......

فرحان: ......اس ڈائری میں کچھ لکھا ہے میں نے تمہارے بارے میں......

نور: ......میرے بارے میں......؟ کیا......؟ ٹھہرو......دیکھتی ہوں......

فرحان: ......ابھی نہیں......یونیورسٹی میں پڑھنا......

نور: ......کیوں......؟ یہاں کیوں نہیں......

فرحان: ......بس ایسے ہی......

نور: ......کیا لکھا ہے میرے بارے میں......؟ کچھ برا لکھا ہوگا......بلکہ بہت برا لکھا ہوگا۔

فرحان: ......تم پڑھ لینا......اور میں نے کچھ کہنا تھا تم سے......

نور: ......کیا......؟

فرحان: ......That I am going to miss you. (فرحان کچھ دیر کہہ کر اُسے دیکھتا ہوا کمرے سے نکل جاتا ہے وہ کھڑی کچھ عجیب نظروں سے اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن/رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، معیز

نور اپنی وارڈ روب میں سے کچھ نکال رہی ہے جب معیز دروازہ بجا کر اندر داخل ہوتا ہے نور اُس کی طرف متوجہ ہوتی ہے معیز مسکراتا ہے اور اُس سے کہتا ہے۔)

معیز: پیکنگ ہو گئی......؟

نور: ......ہاں......

معیز: (سٹڈی ٹیبل پر ہاتھ میں پکڑا ایک لفافہ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔)...... یہ چیک بک اور دوسرے پیپرز ہیں تمہارے...... انہیں بھی رکھ لو...... (نور سر ہلا دیتی ہے معیز کرسی پر بیٹھ جاتا ہے یوں جیسے وہ کچھ بات کرنا چاہتا ہے۔ نور کھڑی اُسے دیکھتی رہتی ہے پھر معیز اُس سے کہتا ہے)

معیز: ...... یہاں آؤ...... (نور ہچکچاتی ہے لیکن پھر آ کر معیز کے سامنے بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔ معیز اُس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور بہت دیر تک اُس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر دیکھتا رہتا ہے۔ پھر ایک گہرا سانس لے کر کہتا ہے۔

معیز: ......آخری بار جب میں نے تمہارا ہاتھ یوں تھاما تھا اُس وقت تم پانچ سال کی تھی ...... بہت چھوٹے ہاتھ تھے تمہارے...... بہت سارے کام نہیں کر سکتے تھے......اب بہت بڑے ہو گئے ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں۔

نور: ......یہ کیوں کہہ رہے ہیں آپ مجھ سے؟

معیز: ......شاید میں نے باپ کے طور پر بہت ساری غلطیاں کی ہوں گی...... بہت ساری کوتاہیاں ہوئی ہوں گی مجھ سے...... ہو جاتی ہیں...... زندگی ماں باپ کے لیے آسان نہیں ہوتی...... وہ بہت سارے محاذوں پر ایک ساتھ لڑ رہے ہوتے ہیں...... جب زندگی اتنی مشکل ہو تو غلطیاں ہو جاتی ہیں۔

نور: ......اس وقت یہ سب کچھ کیوں یاد آ رہا ہے آپ کو؟

معیز: ......تم جا رہی ہو اس لیے بتا رہا ہوں...... ماں سامنے ہوتی ہے 24 گھنٹے اولاد کے ......اُس کی تکلیف اُس کی جدوجہد اُس کی مشکلیں سب نظر آتی ہیں اولاد کو۔

معیز: ......باپ سامنے نہیں رہتا 24 گھنٹے......وہ اپنے بچوں کے لیے بقا کی جنگ کیسے لڑتا ہے......اولاد نہیں دیکھ پاتی...... جو چیز نظر نہیں آتی...... اُس کو misjudge کرنا آسان ہوتا ہے...... میں غلطیاں کر سکتا ہوں کوتاہیاں کر سکتا ہوں But always remember......تمہارا باپ تم سے بہت محبت کرتا ہے...... وقت اور دوری اُس محبت کو کم نہیں کر سکی...... کم نہیں کر سکتی...... بہت تاخیر سے کہہ رہا ہوں تم سے یہ سب کچھ...... لیکن کہہ رہا ہوں...... .you are my daughter باپ کا رشتہ تمہارے وجود سے قائم ہوا تھا...... فرحان بہت بعد میں آیا میری زندگی میں...... اُس نے تمہاری جگہ نہیں لی...... کوئی نہیں لے سکتا...... جو کچھ غلط کیا میں نے اُس کے لیے مجھے معاف کر دینا...... (وہ مدھم آواز میں کہہ کر اُٹھ کر چلا جاتا ہے وہ نم آنکھوں کے

ساتھ بیٹھی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن
جگہ: سڑک
کردار: معیز، عائشہ، فرحان، نور

چاروں گاڑی میں بیٹھے ہوئے جا رہے ہیں۔ معیز اور عائشہ نور کو یونیورسٹی چھوڑنے جا رہے ہیں۔

عائشہ: ......تم واپس کب آؤ گی......؟

نور: (بے ساختہ)......امی جانے تو دیں پہلے......

عائشہ: ......ٹرین سے کتنا فاصلہ ہے......؟

نور: ......تین گھنٹے......

عائشہ: (یک دم کچھ کہنے کی کوشش)...... میں سوچ رہی ہوں اگر میں ساتھ......

نور: (بے ساختہ بات کاٹ کر) Ami I am not a child (کچھ irritate ہو کر)

معیز: ......تم کیا کرو گی ساتھ جا کر......؟

عائشہ: ......میں......؟ پتہ نہیں ہاسٹل کیسا ہے۔

معیز: ......دیکھ چکا ہوں...... بہت اچھا ہے......

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن
جگہ: ٹرین سٹیشن
کردار: عائشہ، معیز، نور، فرحان

تینوں کھڑے نور کو الوداع کہہ رہے ہیں۔ وہ باری باری اُن سے ملتی ہے اور پھر جاتی ہے۔ تینوں کھڑے اُسے دیکھتے ہیں۔

//Cut//

Scene No # 8-A

وقت: دن
جگہ: سڑک
کردار: عائشہ، معیز، فرحان

گاڑی میں مکمل خاموشی ہے۔ معیز خاموش گاڑی چلا رہا ہے۔ عائشہ بے حد اُداسی کے عالم میں گاڑی سے باہر دیکھ رہی ہے۔ فرحان چپ چاپ پیچھے بیٹھا ہوا باہر دیکھ رہا ہے۔ ایک لمبی خاموشی کے بعد فرحان یک دم کہتا ہے۔

فرحان: We are going to miss Noor pretty badly.

معیز: yes we are. (عائشہ یک دم سسکی لیتی ہے تو معیز چونک کر اُسے دیکھتا ہے وہ رومال سے اپنے آنسو صاف کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ فرحان بے اختیار جیسے عائشہ کو console کرنے کے لیے کہتا ہے۔)

فرحان: لیکن نور بہت انجوائے کرے گی یونیورسٹی میں ...... She will have a fantastic time there. (عائشہ کچھ کہے بغیر اسی طرح آنسو پونچھتی رہتی ہے۔)

// InterCut //

Scene No # 9-A

وقت: دن

جگہ: ٹرین

کردار: نور

نور ٹرین میں بیٹھی فرحان کی دی ہوئی ڈائری کھولے بیٹھی بے حد سنجیدگی کے عالم میں اُسے پڑھ رہی ہے۔

Voice over

فرحان: اپنی پرسنل ڈائری کسی کو پڑھانا بڑا مشکل ہے اور اُس سے بھی مشکل کام ہے اُس کو پڑھانا جس کے بارے میں لکھی ہو ...... But I am doing it with the hope that you will understand my feelings better than before.

// InterCut //

Scene No # 8-B

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: معیز، عائشہ، فرحان

معیز اور عائشہ فرحان کے ساتھ گاڑی میں ہیں۔ عائشہ اُسی طرح وقتاً فوقتاً آنسو صاف کرتے ہوئے گاڑی سے باہر دیکھ رہی ہے۔ معیز کچھ اور اَپ سیٹ لگ رہا ہے۔ (چند لمحوں

کے بعد اُس کے آنسوؤں سے جیسے چڑتا ہے۔)

معیز: ......حماقت ہے یہ

عائشہ: ......ماں ہوں میں

معیز: ......اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم پر رونا فرض ہو گیا ہے ......

عائشہ: (بے ساختہ) ......میری بیٹی ہے وہ

معیز: (ناراض) ......صرف تمہاری بیٹی ہے......؟

عائشہ: (بے ساختہ) ......ہاں میری ہی ہے میں نے پالا ہے تو میری ہی ہے ......

معیز: (بے حد خفا) ......تم کیا جتانے کی کوشش کر رہی ہو مجھے ......

عائشہ: (بے ساختہ) ......کیا جتاؤں گی میں ......؟

فرحان: (کچھ حیران ہو کر) آپ دونوں لڑ کیوں رہے ہیں ......؟ (معیز جیسے یک دم حیران ہوتا ہے فرحان کی بات پر پھر اسی حیرانی کے عالم میں عائشہ کو دیکھتا ہے۔)

معیز: (بڑبڑاتے ہوئے) ......لڑ......؟ لڑ رہے ہیں ......؟ نہیں لڑ تو نہیں رہے ......لڑنا کیوں ہے......؟ اب کیوں لڑنا ہے ......(عائشہ باہر دیکھتی رہتی ہے۔)

// InterCut //

Scene No # 9-B

وقت: دن

جگہ: ٹرین

کردار: نور

نور فرحان کی ڈائری پڑھ رہی ہے بے حد سنجیدگی کے عالم میں۔

Voice over

فرحان: ...... میں نے فرسٹ ٹائم اپنی ممی کی ڈیتھ کے بعد پاپا سے تمہارے اور آنٹی کے بارے میں سنا تھا......لیکن میں تمہارے اور آنٹی کے بارے میں بہت پہلے سے جانتا تھا۔ ممی نے بہت بار تمہارے اور آنٹی کے بارے میں مجھے بتایا تھا ...... But I could never ask papa about both of your ......شاید میں ڈرتا تھا ...... But I always thought about you ...... Never as an enemy but as a Sibling as a sister.

// InterCut //

Scene No # 8-C

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: معیز، عائشہ، فرحان

گاڑی میں ایک بار پھر خاموشی ہے۔ عائشہ اُداس لگ رہی ہے۔ معیز سنجیدہ ہے۔ فرحان پیچھے بیٹھا کھڑکی سے کچھ باہر دیکھ رہا ہے۔ پھر اچانک جیسے وہ کوئی خیال آنے پر کہتا ہے۔

فرحان: ......آپ دونوں نے پہلے کبھی اکٹھے travel کیا؟ (عائشہ اور معیز جیسے چونکتے ہیں اور ایک لحہ کے لیے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ پھر نظریں چرا کر دوبارہ باہر دیکھتے ہیں فرحان جواب کے انتظار میں ہے جب اُن کی خاموشی دیکھتا ہے تو کہتا ہے۔)

فرحان: Never ? (بے ساختہ)

معیز: ......کیا ہے...... بہت بار...... (بے ساختہ تصحیح کرتی ہے معیز اُسے دیکھتا ہے۔)

عائشہ: ......بہت بار تو نہیں صرف چند بار......

فرحان: (کچھ ایکسائٹمنٹ کے ساتھ)......کہاں گئے تھے؟

معیز: (معیز اور عائشہ دونوں گاڑی سے باہر دیکھتے ہوئے منتظر ہیں کہ دوسرا جواب دے ...... چند لمحے کے بعد معیز بالآخر کہتا ہے۔)......حیدرآباد گئے تھے ایک بار......

عائشہ: (مدھم آواز)......دوبار......

معیز: (سنجیدہ)......اور ایک بار نوابشاہ

عائشہ: ......اور سکھر

فرحان: ......اور......؟

معیز: ......بس

فرحان: (یک دم بے حد دلچسپی سے)......ہنی مون پر کہاں گئے تھے آپ دونوں ......؟ (دونوں ایک لحہ کے لیے جیسے ایک دوسرے کو دیکھ کر کچھ بول نہیں پاتے اور نظریں چرا جاتے ہیں۔)

فرحان: کہیں نہیں گئے تھے......؟

معیز: ......نہیں

فرحان: ......جانا چاہیے تھا۔ (بڑبڑاتا ہے دونوں خاموش رہتے ہیں۔)

//Cut//

Scene No # 9-C

وقت: دن

جگہ: ٹرین

کردار: نور

نور ڈائری ہاتھ میں لیے ہوئے ہے اور اُس کی آنکھوں کے سامنے flashes کی صورت میں فرحان کے ساتھ پاکستان اور پھر انگلینڈ میں ہونے والی اپنی ملاقاتیں اور گفتگو آ رہی ہے وہ کچھ سنجیدگی اور اُداسی کے عالم میں کھڑکی سے باہر دیکھنے لگتی ہے۔ وہ سوچ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ فرحان کی آواز اُس کے کانوں میں گونج رہی ہے۔

Voice over

فرحان: I don't know whose fault it was---- My mother's or my ...... father's? ......لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ جو کچھ ہوا وہ میری fault نہیں تھی۔ (نور بے حد سنجیدہ نظر آ رہی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 10

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

معیز کی آنکھ عائشہ کی سسکیوں سے کھلتی ہے۔ وہ نیند سے جاگ کر کچھ دیر ایسے ہی لیٹا رہتا ہے اور عائشہ کی سسکیاں سنتے ہوئے جیسے کچھ ڈسٹرب ہو رہا ہے۔ وہ دوسرے بیڈ پر لیٹی مدھم آواز میں رو رہی ہے۔ پھر وہ یک دم کچھ خفگی کے عالم میں اسی طرح لیٹے لیٹے کہتا ہے۔

معیز: ......یونیورسٹی گئی ہے وہ......سب کے بچے پڑھنے کے لیے گھر سے جاتے ہیں ...... اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیچھے سے ماتم شروع کر دیا جائے۔ (عائشہ اسی طرح سسکتی رہتی ہے۔ معیز کچھ دیر انتظار کرتا ہے پھر خفگی کے عالم میں پلٹ کر اُس کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔)

معیز: ......آخر رونا کس بات کا ہے تمہیں......اور وہ بھی آدھی رات کو......؟ اب میں اُس کو یونیورسٹی سے واپس لے آؤں۔

عائشہ: ......میں نے کب کہا......؟

معیز: ......تو پھر بند کرو یہ رونا دھونا......

عائشہ: ......میں رو تو سکتی ہوں اُس کے لیے......آپ کے گھر میں رہنے کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں اپنی مرضی سے رو بھی نہیں سکتی......

معیز: ......تم پہلے بھی ساری زندگی سب کچھ اپنی مرضی سے کرتی رہی ہو......اب بھی اپنی مرضی کر سکتی ہو......تمہیں تمہاری مرضی سے کون روک سکتا ہے......؟ اچھی طرح بیٹھ کر رووٴ......(وہ کہتے ہوئے خفگی سے اُٹھ کر باہر چلا جاتا ہے عائشہ اسی طرح سسکتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: فرحان، عائشہ

فرحان اپنے بیڈروم میں سٹڈی ٹیبل پر بیٹھا پڑھ رہا ہے جب عائشہ ایک ٹرے میں دو گلاس رکھے آتی ہے فرحان کے بیڈروم میں وہ پڑھتے پڑھتے ایک نظر اُس کو دیکھتا ہے دونوں مسکراتے ہیں پھر عائشہ اُس کے پاس سٹڈی ٹیبل پر ایک گلاس رکھتے ہوئے کہتی ہے۔)

عائشہ: ......آج بہت دیر ہو گئی پڑھتے ہوئے......؟

فرحان: ......ایک اسائنمنٹ بنا رہا ہوں......(ساتھ ہی اُس کی نظر دودھ کے دوسرے گلاس پر پڑتی ہے وہ حیرانی سے کہتا ہے) یہ دوسرا گلاس کس کے لیے ہے......؟

عائشہ: (روانی میں)......نور کے لیے ہے

فرحان: (کچھ حیران ہو کر)......پر وہ تو یہاں نہیں ہے......

عائشہ: ......ہاں......وہ......وہ تو یہاں نہیں ہے......مجھے خیال ہی نہیں رہا......(وہ بڑبڑانے والے انداز میں کہہ کر کمرے سے چلی جاتی ہے فرحان سنجیدگی سے اُسے جاتا دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ کچن کاؤنٹر پر ٹرے میں دودھ کا گلاس رکھتی ہے اور بے حد تھکے ہوئے انداز میں سٹول پر بیٹھتی ہے پھر وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیتی ہے تبھی فرحان کی آواز پر وہ چونک کر سیدھی ہوتی ہوئی اپنی آنکھیں صاف کرتی ہے۔

فرحان: Aunty, are you alrite?

عائشہ: ......ہاں......میں ٹھیک ہوں۔

فرحان: Noor کو مس کر رہی ہیں آپ؟

عائشہ: ......ہاں......اتنا عرصہ کبھی اُس کے بغیر نہیں رہی......عادت ہی نہیں اُس کے بغیر رہنے کی......لیکن عادت ہو جائے گی آہستہ آہستہ

فرحان: (ہاتھ پکڑ کر)......میں ہوں نا آپ کے پاس......(عائشہ جواباً اُس کا ہاتھ تھپکتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ،فرحان،معیز

عائشہ کچن میں کھانا پکا رہی ہے۔ فرحان لاؤنج میں TV دیکھ رہا ہے۔ جب عائشہ ساتھ سٹنگ ایریا میں پڑے ٹیبل پر برتن لگاتی ہے۔ وہ نور کے لیے بھی برتن لگاتی ہے لاشعوری طور پر......تبھی معیز بیڈروم سے نکل کر ٹیبل پر آ کر بیٹھتا ہے اور ساتھ فرحان سے کہتا ہے۔

معیز: ......کھانا کھا لو فرحان......TV بعد میں دیکھنا......

فرحان: ......او کے (عائشہ ٹیبل پر ایک ڈونگا رکھتے رکھتے لاشعوری انداز میں نور کو آواز دیتی ہے۔)

عائشہ: ......نور......نور......کھانا لگ گیا ہے......آ جاؤ......(کرسی پر بیٹھا فرحان سے حیرانی سے عائشہ کو دیکھتا ہے پھر باپ کو معیز بھی کچھ حیرانی سے عائشہ کو دیکھتا ہے۔ عائشہ اسی طرح آواز دینے کے بعد ٹیبل پر چیزیں رکھ رہی ہے۔ معیز اور فرحان ایک لمحہ کے لیے ٹیبل پر نور کے برتنوں کو دیکھتے ہیں پھر معیز کہتا ہے۔)

معیز: ......نور یونیورسٹی میں ہے۔ (عائشہ یک دم چند لمحوں کے لیے ساکت ہوتی ہے پھر اُن برتنوں کو دیکھتی ہے اور جیسے کچھ نادم ہوتی ہے۔)

عائشہ: (بڑبڑاتی ہے)......ہاں......نور تو نہیں ہے......مجھے یاد نہیں رہا......(وہ یک دم کہہ کر کچھ نادم انداز میں کچن میں کچھ لینے چلی جاتی ہے۔ جیسے اُن دونوں کی نظروں سے بچنا چاہتی ہو۔)

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات
جگہ: ہاسٹل کا بیڈروم
کردار: نور، عائشہ

نور فون پر عائشہ سے بات کر رہی ہے۔ عائشہ بے حد پرجوش اور خوش نظر آ رہی ہے۔

عائشہ: ......میں پہلے ہی فون کا انتظار کر رہی تھی......سوچ رہی تھی آج دیر ہوگئی......(مسکرا کر)
نور: ......ہاں بس لائبریری میں کچھ دیر ہوگئی......آپ کیسی ہیں......؟
عائشہ: (بے ساختہ)......میں ٹھیک ہوں۔
نور: ......فرحان کیسا ہے......؟
عائشہ: ......وہ بھی ٹھیک ہے......دوست کے ساتھ باہر سائیکل چلا رہا ہے......بلاؤں اُسے......؟
نور: نہیں کھیلنے دیں اُسے......بس اُسے بتا دیں......کہ میں اُسے miss کر رہی ہوں......
عائشہ: (بے ساختہ ہنستی ہے)......اچھا......وہ بہت خوش ہوگا یہ سن کر......
نور: ......I know......I know......آپ کا خیال رکھتا ہے......؟ (بے ساختہ)
عائشہ: ......ہر وقت......
نور: (ہنس کر)......good......؟
عائشہ: پاپا سے بات ہوئی؟
نور: (مدھم آواز)......ہاں روز ہوتی ہے......فون کرتے ہیں......(بے ساختہ)
عائشہ: ......دادی اماں بھی پوچھ رہی تھیں تمہارا......بہت خوش ہیں کہ یونیورسٹی چلی گئی تم......
نور: (مدھم جھجک کر)......آپ بھی میری طرف سے اُن کا حال پوچھ لیں......
عائشہ: (کچھ بے یقینی سے)......اچھا......میں......میں ضرور پوچھوں گی اُن سے......(کچھ خوشی سے)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: رات
جگہ: معیز کا گھر
کردار: عائشہ، معیز

معیز اور عائشہ اپنے اپنے بیڈ پر لیٹے ہوئے ہیں عائشہ جاگ رہی ہے پھر وہ یک دم اپنے بستر سے نکل کر کچھ بے چین انداز میں کمرے سے نکل جاتی ہے۔ اُس کے کمرے سے نکلنے پر معیز آنکھیں کھول دیتا ہے اور وہ بھی کچھ اضطراب کے عالم میں لیٹا رہتا ہے آنکھیں کھولے۔

//Cut//

Scene No # 16

وقت: رات
جگہ: معیز کا گھر
کردار: عائشہ

عائشہ رات کو نور کے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔ کچھ دیر وہ بے مقصد کچھ رنجیدگی سے بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑی نور کی تصویر ہاتھ میں اُٹھا کر دیکھتی ہے پھر اُسے رکھ دیتی ہے پھر وہ ایک ڈیسک پر پڑی نور کی کچھ کتابیں ٹھیک کرتی ہے۔ اُس کے بیڈ کے تکیے اور چادر کو صحیح ہونے کے باوجود بے مقصد ٹھیک کرتی ہے پھر اُس کی وارڈ روب کھول کر اندر لٹکے ہوئے کپڑے ٹھیک کرتی ہے۔ اُس کے انداز میں ایک عجیب سی رنجیدگی ہے۔ پھر جیسے وہ تھک کر ایک کرسی پر جا کر بیٹھ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات
جگہ: معیز کا گھر
کردار: عائشہ، معیز

عائشہ نور کے کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہے جب معیز اندر داخل ہوتا ہے وہ بے حد سنجیدہ ہے۔ عائشہ اُس کے اندر آنے پر چونکتی ہے معیز کہتا ہے۔

معیز: ......اب یہ کب تک تم راتوں کو آ کر اُس کے کمرے میں بیٹھا کرو گی......؟ وہ یونیورسٹی گئی ہے......آ جائے گی اگلے مہینے ملنے کے لیے......
عائشہ: ......مجھے نیند نہیں آ رہی تھی اس لیے یہاں آ گئی......

معیز: ...... جب تک اُس کے بارے میں سوچتی رہو گی نیند آئے گی بھی نہیں ...... آج وہ یونیورسٹی گئی ہے کل شادی ہو جائے گی اُس کی ...... وہ ہمیشہ کے لیے اس گھر سے چلی جائے گی ...... پھر کیا کرو گی تم......؟

عائشہ: ...... یہی چیز تو پریشان کرتی ہے ...... پھر کیا کروں گی میں......؟

معیز: ...... اپنا دل دوسری چیزوں میں لگاؤ......

عائشہ: ...... وہ میری اکلوتی اولاد ہے اُس کے علاوہ میرا دل کسی چیز میں نہیں لگتا۔

معیز: ...... میری بھی اولاد ہے وہ میں تو......

عائشہ: ...... آپ نے اپنی زندگی کے 18 سال میری طرح ہر وقت اُس کے ساتھ گزارے ہوتے تو آپ بھی میری طرح بے قرار ہوتے ...... آج اُس کی جگہ فرحان چلا جاتا تو پوچھتی میں آپ سے......

معیز: ...... فرحان نے بھی چلے ہی جانا ہے ...... کچھ سالوں کے بعد ...... ایسا تو نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ ساتھ رہنے والا ہے اولاد صرف تم کو نہیں چھوڑے گی ...... مجھے بھی چھوڑ دے گی۔

عائشہ: ...... آپ کی زندگی میں پھر کوئی اور آ جائے گا ...... کوئی نیا دل ڈھونڈھ لیں گے آپ جیسے 16 سال پہلے ڈھونڈا تھا......

معیز: ...... بہت جلدی شکوہ کیا تم نے......

عائشہ: شکوہ نہیں کر رہی صرف بات کر رہی ہوں......

معیز: ...... زندگی میں بعض دفعہ کوئی متبادل کام نہیں آتا ...... بعض تنہائیاں کسی چیز سے نہیں مٹتیں......

عائشہ: ...... آپ یہ کہہ رہے ہیں......؟

معیز: ...... مرد ہو کر یہ بات کہہ رہا ہوں اس لیے حیرت ہو رہی ہے......؟

عائشہ: ...... نہیں ...... 18 سال بعد یہ بات کہہ رہے ہیں اس لیے حیرت ہو رہی ہے...... 18 سال پہلے یہی سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی آپ کو......(بے حد رنج سے باہر چلی جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: معیز، فرحان

معیز اور فرحان گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ معیز گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے اور فرحان کو سکول چھوڑنے جا رہا ہے۔ فرحان بے حد خاموش اور سنجیدہ نظر آ رہا ہے۔ کچھ دیر اُس کی خاموشی نوٹس کرنے کے بعد معیز بالآخر اُس سے کہتا ہے۔

معیز: ...... تم کیوں اتنے خاموش ہو آج......؟

فرحان: (بے ساختہ) ...... آپ آنٹی کو واقعی واپس بھیج دیں گے؟

معیز: (چونک کر) ...... میں نہیں بھیج رہا اُسے ...... وہ خود جانا چاہتی ہے۔ (بے ساختہ)

معیز: ...... میں کسی کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا......

فرحان: (بے ساختہ) ...... لیکن اُن کے ساتھ تو ہمیشہ کی ہے آپ نے ...... وہ یہاں نہیں آنا چاہتی تھیں ...... آپ لے آئے اُنہیں......

معیز: (معیز چونک کر اُسے دیکھتا ہے۔) ...... وہ اور بات تھی ......(بے ساختہ)

فرحان: ...... اور کیا بات تھی......؟ (بے ساختہ)

معیز: ...... تم نہیں سمجھ سکتے فرحان ...... (بے ساختہ)

فرحان: ...... میں سمجھنا چاہتا ہوں

معیز: (کچھ جھنجھلا کر) ...... تم کہہ لو اُنہیں ...... اگر وہ رکنا چاہیں گی تو رُک جائیں گی......

(فرحان بے حد اپ سیٹ انداز میں مسلسل بولتا جاتا ہے۔)

فرحان: She is your wife. ......آپ کو کہنا چاہیے اُنہیں ...... ایک گھر بنا ہے اتنی مشکل سے ...... Don't break it again papa ...... آپ مس نہیں کریں گے اُنہیں......؟ (معیز بے حد اپ سیٹ اُسے دیکھتے ہوئے گاڑی چلا رہا ہے اور جواب نہیں دیتا۔)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: رات

جگہ: ایک گھر کا بیرونی منظر

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ کچھ بے تابی کے عالم میں گھر کے باہر چکر لگاتی ہوئی جیسے معیز کے انتظار میں ٹہل رہی ہے۔ بالآخر اُسے معیز دور سے چلتا ہوا آتا نظر آتا ہے۔ وہ قریب آتا ہے تو اُس سے کہتا ہے۔

معیز: ......تم اس وقت باہر کیا کر رہی ہو......؟ گھر میں سب ٹھیک ہے؟

عائشہ: ......آپ کا انتظار کر رہی تھی آج بہت دیر لگا دی......

معیز: ......گاڑی خراب ہوگئی رستے میں......اس لیے......(دونوں ساتھ چلنے لگتے ہیں چند لمحوں کے بعد معیز اُس کی طرف ایک لفافہ بڑھاتا ہے۔ عائشہ چونک کر اُس سے کہتی ہے۔)

عائشہ: ......یہ کیا ہے......؟

معیز: ......دیکھ لو......(لفافے میں سے گلاب کا ایک پھول نکلتا ہے۔ عائشہ پھول دیکھ کر ساکت رہ جاتی ہے اُس کی آنکھیں پانی سے بھر جاتی ہیں۔ وہ بمشکل کہتی ہے۔)

عائشہ: ......میں نے سوچا آپ کو یاد نہیں ہوگا......اب اتنے سالوں بعد......

معیز: ......بھولا تو کچھ بھی نہیں......

عائشہ: (وہ یک دم نظریں چرا کر تیز قدم کرتی ہے)......جلدی چلنا چاہیے بہت دور آ گئی میں گھر سے......

معیز: ......میں بھی......(وہ بھی بڑبڑاتا ہے عائشہ پھر جیسے ٹھٹھک جاتی ہے۔ معیز دور بینچ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔)

معیز: ......یہاں بیٹھیں کچھ دیر......؟ (عائشہ سر ہلا دیتی ہے۔ دونوں بینچ پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔)

//Cut//

Scene No #

وقت: رات

جگہ: لان

کردار: معیز، عائشہ

معیز لان کے سامنے برآمدے کی سیڑھیوں میں بیٹھا ہے رات کا وقت ہے۔ عائشہ چائے کا کپ لیے آتی ہے اور اُس کے عقب میں کھڑی اس سے کہتی ہے۔

عائشہ: ......چائے......

معیز: ......رکھ دو یہاں......(عائشہ چائے اُس کے قریب سیڑھیوں پر رکھتے ہوئے واپس جانے لگتی ہے جب معیز اُس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ وہ ٹھٹھک جاتی ہے اور چونک کر اُسے دیکھتی ہے۔ معیز نظریں چراتا ہوا ہاتھ چھوڑتا ہوا اُس سے کہتا ہے۔)

معیز: ......بیٹھ جاؤ......

عائشہ: ......کچن میں کام ہے......

معیز: ......ہو جائے گا وہ بھی

عائشہ: (اٹک کر)......فرحان کو دودھ کا گلاس دینا ہے ابھی......

معیز: (بے ساختہ)......تم کس چیز سے بھاگنا چاہتی ہو......؟ مجھ سے؟ یا میرے سوالوں سے......؟ (مدھم آواز)

عائشہ: ......اب نہ آپ سے ڈر رہا ہے نہ آپ کے سوالوں سے......

معیز: ......تو بیٹھ جاؤ پھر......(عائشہ چپ چاپ سیڑھیوں پر اُس کے قریب بیٹھ جاتی ہے۔ دونوں کے درمیان چائے کا ایک کپ ہے۔ کچھ دیر دونوں خاموشی سے بیٹھے رہتے ہیں پھر معیز بالآخر اُس سے بات کے آغاز کی کوشش کرتا ہے۔)

معیز: ......تم سے کچھ کہنا چاہتا تھا بہت دنوں سے......

عائشہ: ......میں جانتی ہوں۔

معیز: ......کیا جانتی ہو۔

عائشہ: ......یہی کہ آپ روکنا چاہتے ہیں مجھے یہاں لیکن وہاں پاکستان میں میری......

معیز: (بے ساختہ)......تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں......

عائشہ: (چونک کر)......معافی......؟ کس چیز کے لیے......؟

معیز: (مدھم آواز)......اتنی ساری چیزیں ہیں کہ سمجھ نہیں آ رہی کہ کس کس چیز کے لیے مانگوں......میں ایک اچھا شوہر نہیں رہا......

عائشہ: (مدھم آواز)......بیوی تو میں بھی اچھی نہیں رہی......

معیز: ......میں نے بہت زیادتی کی تم سے......

عائشہ: (چونک کر)......آپ نے کیا زیادتی کی......؟

معیز: (بے ساختہ)......تم پر تمہاری ہمت سے زیادہ ذمہ داریوں کا بوجھ ڈال دیا میں نے......انسان ہوتے ہوئے بھی فرشتہ دیکھنا چاہتا تھا تمہیں......بہت لمبی سزا دی تمہیں ایک غلطی کے لیے......زیادتی کی تمہارے ساتھ......اپنے ساتھ......نور کے ساتھ

عائشہ: (رنجیدہ)......آپ نے کیا غلط کیا......؟......میری ہی غلطی تھی......میں اتنی بہادر اتنی مضبوط نہیں ثابت ہوئی جتنا مجھے ہونا چاہیے تھا......آپ نے سزا دی ٹھیک کیا......؟ سزا کے علاوہ کیا derserve کرتی تھی میں......؟

معیز: (سنجیدہ اور شرمندہ)...... جو بھی کیا غصے میں کیا میں نے ...... غصہ ختم ہونے میں بہت دیر لگ گئی ...... اور جب ختم ہوا تو میری زندگی میں ایک دوسری عورت تھی ...... اولاد بھی آ گئی تھی ...... واپسی کے رستے گم ہو گئے تھے ...... ڈھونڈنا چاہتا تو بھی نہ ملتے۔

عائشہ: ...... واپس کبھی نہ آئے آپ ...... 18 سال بعد بھی مجھ سے یہ سب کہنے میں اتنا وقت لگا آپ کو ...... پہلے تو پتہ نہیں۔

معیز: (بے ساختہ)...... تم نے بھی تو کوشش نہیں کی کہ میں واپس لوٹ آؤں ......

عائشہ: (چونک کر)...... یہ ممکن تھا کیا......؟ (رنجیدہ)

معیز: ...... میں 18 سال تمہاری طرف سے ایک وضاحت ایک معذرت کے جملے کا منتظر رہا کہ کبھی شاید کبھی تم مجھ سے ایکسکیوز کرو شرمندگی کا اظہار کرو جو کچھ تم نے میرے ساتھ کیا...... اور میں معاف کر دوں تمہیں ......

عائشہ: ...... مجھے کبھی نہیں لگا کہ آپ مجھے معاف کر سکتے ہیں ...... یہ احساس ہوتا تو......

معیز: (بے ساختہ)...... میں معاف کر سکتا تھا تمہیں ...... میں محبت کرتا تھا تم سے ...... کرتا ہوں تم سے ...... ایک بار معذرت کر کے دیکھنا چاہیے تھا تمہیں ...... تمہیں یہ تو deserve کرتا تھا کہ نہیں......؟

عائشہ: (رو پڑتی ہے۔)......I am sorry......I am sorry......

معیز: (رنجیدہ بولتا ہے۔)...... تکلیف یہ نہیں تھی مجھے کہ تم نے مجھے جواد کے ساتھ replace کرنے کی کوشش کی...... تکلیف صرف یہ تھی مجھے کہ تم اُس سے محبت کرنے لگیں...... تم کیسے کر سکتی تھیں......؟ میرا اور تمہارا تعلق اتنا کچا اتنا کمزور تھا کیا......؟

عائشہ: (روتے ہوئے)...... محبت کی بات نہیں تھی معیز ...... یہ ضرورت تھی ...... وہ ہمدردی کرتا تھا میرے ساتھ ...... خیال رکھتا تھا میرا اور نور کا ...... اُس کی زبان میں میرے لیے وہ مٹھاس تھی جو تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے پاس نہیں تھی ...... ہر چیز اُسی کے ساتھ شیئر کی تھی میں نے ان چار سالوں میں ...... نور کے پہلے قدم سے لے کر اُس کے پہلے دانت تک ...... میں کیسے اُس کی طرف نہ جاتی ......

معیز: ...... ٹھیک کہہ رہی ہو تم ...... (تھکا ہوا)

عائشہ: ...... میں تم کو بار بار واپس آنے کا کہتی رہی ...... تم جھوٹ بولتے رہے...... اس سال ...... اس سال ...... اس سال ...... مجھے یقین ہو گیا تھا تم کبھی نہیں آؤ گے...... اور انیلا کے تمہاری زندگی میں آنے کے بعد تو کبھی بھی نہیں ......

معیز: (بے ساختہ)...... انیلا کچھ بھی نہیں تھی ...... وہ میرے لیے کوئی معنی کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی ...... مجھے محبت نہیں تھی اُس سے ...... کبھی نہیں ہوئی ......

عائشہ: (بے ساختہ)...... اہمیت رکھتی تھی معیز وہ تمہارے لیے ویسی ہی اہمیت رکھتی تھی جیسی جواد میرے لیے ...... وہ تمہاری زندگی کے اُس خلا کو پُر کر رہی تھی جو میرے نہ ہونے سے تھا ...... لیکن فرق یہ تھا کہ تم اُس کے بارے میں بتا سکتے تھے ...... اُس کو گرل فرینڈ بنا کر اُس سے مل سکتے تھے ...... اپنی بیوی اور اپنے گھر والوں کو اُس کے بارے میں بتا سکتے تھے ...... (روتے ہوئے) ...... کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا کیونکہ تم مرد تھے ...... میرے پاس یہ option نہیں تھا ...... تمہیں جواد اور اپنے رشتے کو صرف شادی کے لیبل کے ساتھ ہی باعزت بنا سکتی تھی ...... اور میں نے یہی کرنے کی کوشش کی ...... لیکن مجھے پھر بھی سنگسار کیا گیا ...... کیونکہ میں عورت ہوں ...... انتخاب میرا حق نہیں ہے۔

معیز: (رنجیدہ)...... تم ٹھیک کہہ رہی ہو...... یہ جملہ 18 سال پہلے نہیں کہہ سکتا تھا تمہیں لیکن آج کہہ رہا ہوں ......

عائشہ: (روتے ہوئے)...... مجھے جواد کی طرف تم نے دھکیلا ...... اپنے جھوٹوں سے ...... میں تو صرف ایک گناہ سے بچنا چاہتی تھی ...... اپنی غلطی کو گناہ سے بچانے کی کوشش کر رہی تھی ...... محبت کی replacement کہاں ہوئی تھی ...... محبت کی replacement کہاں ہوتی ہے۔

معیز: (رنجیدہ آنسوؤں کے ساتھ)...... یہ سب کچھ بعد میں سوچا تھا میں نے ...... یہی سب کچھ ...... جتنی ملامت تم کو کرتا رہا...... اُتنی اپنے آپ کو بھی کرنے لگا تھا ...... مشرقی مرد منافق ہوتا ہے لیکن بہت مجبور بھی ہوتا ہے رزق کے لیے خوار ہونا اُس کے مقدر میں ہے ...... یقین اور تسلی صرف یہ ہوتی ہے پیچھے گھر میں جو عورت ہے وہ اُس کی دہلیز کو پامال نہیں کرے گی ...... اسی بات کا فخر اور گمان ہوتا ہے اُسے اُس کے گھر کی عورت یہ مان نہ رکھے تو ریت ہو جاتا ہے وہ...... یہ مان عورت ہی کو رکھنا ہے عائشہ...... (عائشہ اُس کی بات سنتے سنتے سسکیوں سے رو پڑتی ہے وہ اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہتا ہے۔)

معیز: ...... مت جاؤ ......

عائشہ: ...... میں نے بھی روکا تھا ایک بار آپ کو......

معیز: ......میں نہیں رُکا...... غلطی کی ......تم غلطی مت دہراؤ......(عائشہ اُس کے کندھے پر سر رکھے رونے لگتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 20

وقت: رات

جگہ: بینچ سے کچھ فاصلے پر

کردار: نور، فرحان

فرحان نور کے ساتھ چلتے ہوئے دور بینچ پر بیٹھی عائشہ کو دیکھتا ہے۔ جو معیز کے کندھے پر سر رکھے رو رہی ہے اور معیز اُس کے گرد بازو کیے ہوئے ہے۔ نور ٹھٹھک کر رُک جاتی ہے۔

فرحان: Here they are.

نور: (یک دم پلٹتی ہے) واپس چلتے ہیں......

فرحان: (بڑی دلچسپی اور تجسس سے گردن موڑ کر پھر پوچھتا ہے)...... یہ رومانس کر رہے ہیں کیا......؟Interesting

نور: (ناراض ہو کر)......Shut up

فرحان: (یک دم چٹکی بجا کر)...... میں نے کہا تھا نا تم shut up کے بغیر دو دن بھی نہیں گزار سکتی......you lost the bet.

نور: (ناراض)......تمہارے ساتھ یہ bet ہر کوئی ہار جاتا......تم کتنی فالتو باتیں کرتے ہو......(بے ساختہ)

فرحان: ......لیکن امی کا خیال ہے کہ میں سمجھدار ہوں......

نور: (یک دم رُکتی ہے)......کون امی......؟

فرحان: (پلٹ کر عائشہ کی طرف اشارہ)......وہ......

نور: (بے حد خفگی سے کہہ کر چلتی ہے)For God's sake(شرارتی انداز میں)

فرحان: ......yes just for God's sake. (دونوں گھر کی طرف لڑتے ہوئے بولتے جاتے نظر آتے ہیں)

//Cut//